









صفحہ	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ
۴۴۰	۴۴۱	۶	جیتنا	جیشنا	۴	۵	حلفاء
۴۴۱	۴۴۲	۹	فالہوول	فالہوول	۸	۹	غیراء
۴۴۲	۴۴۳	۱۳	بت	بت	۱۲	۱۳	تغیرلہم
۴۴۳	۴۴۴	۱۵	سیلم	سیلم	۱۴	۱۵	تفن
۴۴۴	۴۴۵	۱۷	وامنا	وامنا	۱۶	۱۷	تغیرلہم
۴۴۵	۴۴۶	۲	شیانیہ	شیانیہ	۱	۲	ایرجون
۴۴۶	۴۴۷	۱۳	لقراتہ	لقراتہ	۳	۴	ایرجون
۴۴۷	۴۴۸	۱۷	عرو	عرو	۵	۶	تحرکیم
۴۴۸	۴۴۹	۱۲	لذہ	ام ہذہ	۱۵	۱۶	تحرکیم
۴۴۹	۴۵۰	۱۶	یوم	یوم	۱۷	۱۸	شہد علیہ

بانیخیر

مطبوعہ مطبعہ انجمن پنجاب لاہور



صفحہ	صفحہ	مصحح	مصحح	صفحہ	صفحہ	
۳۹۱	مولقہ تخت	مولقہ تخت	۳۹۰	۱۳	وکذ	ولد
۳۹۲	نسبہا	خسبہا	۳۹۱	۶	عرو	عسرو
۳۹۳	پوپا	پوپا	۹	۹	نفس	نفس
۳۹۴	احال	حال	۳۹۳	۱۵	نہ	نہ
۳۹۵	ستور	سنور	۳۹۵	۱۲	الصبل	الصبل
۳۹۶	جش	احش	۳۹۶	۱۱	اسقم	سقم
۳۹۷	اعقد	اعقد	۳۹۸	۳	للب	للب
۳۹۸	ومر	ومرا	۳۹۹	۵	جنى	جانية
۳۹۹	ولتنزه	التنزه	۴۰۰	۱۱	ما	ماوشا
۴۰۰	على الاجل	على العاجل	۴۰۱	۱۵	لقنى	لقنى
۴۰۱	فاساليم	فاساليم	۴۰۱	۷	تلت	تلت
۴۰۲	الماہر	ماہر	۴۰۲	۷	والماضى	والماضى
۴۰۳	برے	برے	۴۰۳	۱۳	میرا	جب میرا
۴۰۴	چندان	چندان	۴۰۴	۱۵	اقسم	اقسم
۴۰۵	اصلہ	نفسہ	۴۰۵	۹	اوقت	وقت
۴۰۶	انبال	بال	۴۰۶	۴	جبالى	جبال
۴۰۷	وقيقن	وقيقن	۴۰۷	۱۲		

صفحہ	کلمہ	صحیح	صفحہ	کلمہ	صحیح	صفحہ	کلمہ
۳۴۶	جاء	حیاہ	"	عطار	عطار کا	۶	
"	دہر کن	دہر و کن	۳۵۵	یضد نا	ما یضد نا	۱۷	
۳۴۷	علقت	وعلقت	"	للمشبه	تکلیل للمشبه	۱۳	
"	مومنا	قومها	۳۵۶	واسین	والعین	۱۵	
"	یحمل	نحمل	۳۵۷	غرد	غردا	۱۷	
۳۴۸	کیفیہ	بالکیفیۃ	"	رافع	الرافع	۱۱	
۳۵۰	الحبۃ	لہ الخبۃ	"	الہا کان یغزو	الی ان یغزو	۱۲	
"	فقدوا	فقدوا	"	یا جن	ریا جن	۱۲	
۳۵۲	اس سے	اس لئے کہ	۳۵۸	یحک	الحک	۷	
"	الاسیر	الاسر	"	ہم	اوہم	۱۷	
"	الاصل فی	فی الاصل	۳۵۹	الفرس	الفرس	۱	
"	للمصفر	للمشفر	"	الیہ	الہم	۳	
۳۵۳	الغبی	الغبی	"	یحبل	عبل	۹	
"	بلجے	ہو	"	لمیل	فیل	۱۰	
"	للام	واللام	۳۶۱	اولمان	ولمان	۵	
۳۵۴	جوش	خوشبو	"	الشرک	الشرک	۱۲	



صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۱۵	مین	۲	۳۲۱	۵	فالاقرب	۱۵	۱
۶	پکار	گجڑ	۷	۷	انکانت	۶	۲۳۶
۷	بین	ہن	۸	۸	الاقصاف	۷	۷
۱۵	مانی	پانے	۱۱	۱۱	المحبوبۃ	۱۵	۷
۱	کردنم	کردیم	۱۶	۱۶	یادہ	۱	۳۳۸
۲	ور	و	۹	۳۲۲	وسوال	۲	۷
۷	دریاد	دریاد	۱	۳۲۳	رکد	۷	۷
۷	کسینم	کسینم	۱۰	۷	موضع آخر	۷	۷
۶	لم یفطم	لم یفطم	۱۱	۷	عقمتھا	۶	۷
۷	والخزور	والخزور	۱۵	۷	صبا	۷	۷
۲	فتہارے	سارے	۷	۷	وحکم	۲	۳۳۹
۳	الہلاک	الہلاک	۱۶	۷	وحکم	۳	۷
۱۱	الہ	امہ	۱۷	۷	خانہ	۱۱	۷
۶	شقیۃ	۷	۱۶	۳۲۲	قدن	۶	۲۴۰
۷	اغریۃ	اغریۃ	۸	۳۲۵	یحمل الجوا	۷	۷
۱۷	للاستفہام	للاستفہام	۱۷	۷	یحمل عنہ	۱۷	۷

صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر
۲۲۳	۲	معنا	۳۳۰	۱۶	لنا	۱۵	لہا
"	۸	کتاب	۳۳۱	۱	الورد	۱۵	والورد
"	۱۳	اولن	"	۹	الجزائر	۱۵	الجزائر
۲۲۲	۱	بخشنا	۳۳۲	۱	فینظر	۱۵	فینظر
۲۲۵	۱	ماقوم	۳۳۳	۲	جینا	۱۵	جنا
"	"	والجوان	"	۳	من	۱۵	من
"	۱۰	الدروع	"	۸	بالضربات	۱۵	بالضربات
"	۱۱	کل سائبہ	"	۱۵	قیامہم	۱۵	قیامہم
"	۱۴	وامواج	"	۱۶	عمرو	۱۵	عمرو
۳۲۶	۱۱	کہ ہیں	۳۳۴	۶	اخبرہ	۱۵	اخبرہ
۳۲۷	۱۳	اراد	"	۱۰	دہم	۱۵	دہم
۳۲۹	۳	ذکر السلوب	"	۱۱	مارا	۱۵	مارا
"	۹	بیضاتہم	"	۱۲	شتم	۱۵	شتم
۳۳۰	۸	الشبیہ	"	۱۴	انا	۱۵	انا
"	۱۳	ذا	۳۳۵	۱۳	بڑی	۱۵	بڑی
"	"	فانہ	"	"	بین	۱۵	بین

صفحہ	نکدہ	صحیفہ	صفحہ	نکدہ	صحیفہ	صفحہ	نکدہ
۳۰۳	۴	المشاع	۱۶	۳۱۰	تکلیب	۱۶	۳۰۳
۳۰۴	۵	تذکی	۲	۳۱۸	البعیر	۲	۳۰۴
۳۰۵	۶	نفسقوا	۱۵	۳۱۹	اخیه	۱۵	۳۰۵
۳۰۶	۱۰	بماق	۱۶	۳۲۰	ہڑائی	۱۶	۳۰۶
۳۰۷	۲	تضربہم	۱۱	۳۲۱	انٹیان	۱۱	۳۰۷
۳۰۸	۱۵	یکال	۱۲	۳۲۲	پیلی	۱۲	۳۰۸
۳۰۹	۱۰	ہمراہی	۱۳	۳۲۳	من شب آہ	۱۳	۳۰۹
۳۱۰	۱۲	معناہ شام	۱۴	۳۲۴	اتنا	۱۴	۳۱۰
۳۱۱	۲	وارادت	۱۵	۳۲۵	تغیب دہراؤ	۱۵	۳۱۱
۳۱۲	۱۳	والشرف عظمہ	۱۶	۳۲۶	اتنا	۱۶	۳۱۲
۳۱۳	۱۰	لعمرو	۱۷	۳۲۷	اتنا	۱۷	۳۱۳

صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر
۲۹۱	۲	علی	علیہا	۱۱	۱۱	اعزہ	اعزہ
۱۱	۸	جی گبرد	مے گردو	۱۵	۱۵	طاعہ	طاعہ
۱۱	۱۲	اشتمخ	اشتمخہ	۱۶	۱۶	امام	امام
۱۳	۱۳	اشتمخ	اشتمخہ	۱۷	۱۷	امرہ	امرہ
۱۴	۱۴	الاشباع	لاشباع	۱۵	۲۹۳	یہجون	یہجون
۱۷	۱۷	باہیکہ	تاہیکہ	۸	۲۹۵	مدہ	مدہ
۲۹۲	۱	کشکان	کشکان	۱۴	۲۹۵	قوم الدین	قوم الدین
۱۱	۲	فال دہم	فال دہم	۱۰	۲۹۶	ٹوڑی	ٹوڑی
۱۱	۸	زالال	لال	۲	۲۹۷	اشغال	اشغال
۱۱	۹	نخاسع	مباشع	۹	۱۱	سا	سا
۲۹۳	۱	فاخذ	فاخذ	۶	۲۹۸	والقرے	والقرے
۱۱	۲	تدخل	تدخل	۵	۲۹۹	کی	کی
۱۱	۲	ریاخا	ریاخا	۱۱	۱۱	پردارم	پردارم
۱۱	۵	من	من	۱۶	۳۰۱	فقطن	فقطن
۱۱	۱۱	حمرا	حمرا	۱	۳۰۲	تازی	تازی
۱۱	۱۱	بہایون	بہایون	۱۳	۱۳	طہر	طہر



نصفه	ک	نعلک	صحیح	صفحه	ک	نعلک	صحیح
۲۶۳	۱۳	حال	قال	۲۸۰	۱	هواه	تهواه
"	"	اتصال	اتصال	"	۱۴	یا جاپس	ویا چاس
"	۱۴	لامه	لامه	۲۸۲	۱۲	دوشاق	دشاق
۲۶۲	۱	مخاطب	یا مخاطب	۲۸۳	۱	هن	پئی
"	۶	وه هن	زر هن	۲۸۴	۳	انقدان	لفقدان
"	۱۶	الامانه	الامانه	"	۱۱	عمیونا	العیونا
۲۶۵	۱	نوا	نوا	"	"	المصاف	المصاف
"	۲	قیطع	قیطع	"	۱۲	تبرک	تبرک
"	۵	حرب هم	حرب هم	۲۸۵	۵	برسون	پرسون
"	۱۳	ازلت	ازلت	۲۸۶	۶	تبریک	تریک
"	۱۴	قنهر	قنهر	۲۸۹	۲	برنیته	برنیته
۲۸۶	۵	وان	وان	"	۶	عاج	شکرنگ
۲۸۷	۸	عند	عنده	"	۱۴	ترجیع	الترجیع
"	۱۳	حاجبه	صاحبه	۲۹۰	۲	فری	خرنی
"	۱۳	باتغلب	باتغلب	"	۵	والاشمط	والاشمط
"	۱۶	بجانیه	نجامیه	"	۶	سقا	شقا

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۲۵۸	۱۷	گرہ	کرہ	۲۶۶	۱۶	پہاڑوں	پہاڑوں
۲۵۹	۷	ٹورنے	توڑنے	۲۶۷	۱۰	المانے	المانے
۲۶۰	۴	سرخ	سرخ	۲۶۸	۵	الحج	الحج
"	۹	اٹھنا	اٹھنا	"	۶	تیم	تیم
"	۱۰	اللحم	اللحم	"	۱۶	بخشد	بخشد
"	۱۷	ولاینا	ولاینا	"	۱۶	بڑے	بڑے
۲۶۱	۱۳	زیبا	زیبا	۲۶۹	۱۶	صعقہ	صعقہ
"	۱۷	غلبنا	غلبنا	۲۷۰	۶	کبکے	کبکے
۲۶۲	۸	مہان	مہان	"	۱۷	خود	خود
"	۱۰	مہان	مہان	۲۷۱	۲	کرنا ہے	کرنا ہے
"	۱۶	خیاتہ	جیاتہ	"	۳	برہنہ ہے	برہنہ ہے
۲۶۳	۱۳	غلب تقضم	غلب تقضم	"	۰	حقہ سنہ	حقہ سنہ
"	۱۵	کیر و پیش	کیر و پیش	"	۱۶	لا بیل	لا بیل
۲۶۵	۵	ماننے	ماننے	"	۱۶	نیفد	نیفد
"	۱۷	لوگون	لوگون	۲۷۳	۵	یطیعون	یطیعون
۲۶۶	۵	بدالین	بدالین	"	"	یطیع	یطیع

نمبر	صفحہ	مجلد	نمبر	صفحہ	مجلد	نمبر	صفحہ
۲۴۱	۹	بیاض الصبح	۲۵۱	۳	سیا	شیا	مجلد
"	۱۵	جاء ذهب	۲۵۲	۱	یت	بث	
۲۴۲	۴	فروعة	"	۶	بطریقہ	بطریقہ	
"	۱۱	الغمام	"	۱۲	اوگ	لوگ	
۲۴۳	۵	ہندی ہندی	"	۱۳	دوکانو انی	دوکانو کنے	
"	۱۰	الاولی	"	۱۶	شعرہ	سعرہ	
"	۱۲	الکتاب العید	۲۵۵	۸	وعن	عن	
۲۴۵	۵	کذا شتہ	۲۵۶	۱۲	نرکی	نرکی	
"	۱۵	الریاح	۲۵۷	۲	اوالمبار	والمبار	
۲۴۶	۱	کتبہ	"	۲	وہج	والخرج	
"	۸	من جملہ	"	۱	لا مقو	لا مقو	
"	۲	تینے	۲۵۸	۱	ناگما	ناکا	
۲۴۸	۹	کستی	"	۴	فکٹ	فکٹ	
"	"	کستی	"	"	"	"	
"	۷	اسمین	"	"	چپ	چپ	
۲۵۰	۶	باجیم	"	"	کتبہ	کتبہ	
"	"	کریمہ	"	۱۳	والحمۃ	والحمۃ	
"	"	"	"	"	واستقرب	واستقرب	

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۲۲۱	۲	بوسار	ٹوٹاٹ	۲۲۹	۵	گہرے	گہرے
"	۲	بفید	بفید	"	۸	اسح	اسح
"	۱۰	بین	بین	"	۱۷	ایک	ایک
۲۲۲	۳	تقنبا	تقنبا	۲۳۰	۱۵	والد و ابرہہ و ابرہہ	والد و ابرہہ و ابرہہ
۲۲۳	۲	بغیم	بغیم	۲۳۱	۱۱	گہروئے	گہروئے
۲۲۳	۹	والا	والا	۲۳۱	۱۱	گہروئے	گہروئے
"	۱۳	برا	برا	۲۳۱	۱۳	کا	کا
"	۱۵	او	اور	۲۳۲	۱۰	شدہ	شدہ
۲۲۴	۱	غرت	غرت	۲۳۵	۱۶	ختا	ختا
۲۲۵	۵	تہ	تہ	۲۳۶	۱	الاف	الاف
"	۷	بیشی	بیشی	"	۱۴	لائن	لائن
"	۱۰	البتعال	البتعال	۲۳۷	۲	علی اشیاء	علی اشیاء
"	۱۳	جمبی	جمبی	۲۳۸	۱	والہری	والہری
۲۲۶	۲	جواب	جواب	۲۳۹	۱	انعام	انعام
"	۱۰	سقت	سقت	"	۱۲	اوروی	اوروی
۲۲۷	۲	بجا جہ	بجا جہ	"	۱۵	بہید	بہید
۲۲۸	۵	پڑی پڑی	پڑی پڑی	۲۴۰	۱۶	مہا	مہا

صفحہ	کے	صفحہ	کے	صفحہ	کے	صفحہ	کے
۱۷۹	۹	بکبزم	بالجبرم	۲۰۰	۵	والجبط	والجبط
۱۸۰	۱۵	الطریقین	الفریقین	۲۰۱	۷	تقسیم	تقسیم
۱۸۱	۱۳	اقال	اقال	۲۰۲	۱۲	لایرا فہم	لایرا فہم
۱۸۲	۲	باصرفہ طفا	باصرفہ طفا	۲۰۳	۱۳	بہوڑ یونکے	بہوڑ یونکے
۱۸۳	۴	بہوڑ یونکے	بہوڑ یونکے	۲۰۴	۴	آنا	آنا
۱۸۴	۱۵	علمت	علمت	۲۰۵	۴	شمارا	شمارا
۱۸۵	۱۵	انام	انام	۲۰۶	۶	المسترخ	المسترخ
۱۸۶	۱۶	لاستعداد	لاستعداد	۲۰۷	۴	فانا	فانا
۱۸۷	۶	لما یخرج	لما یخرج	۲۰۸	۱۳	بالقضاء	بالقضاء
۱۸۸	۱۰	الاولیٰ	الاولیٰ	۲۰۹	۷	للفاؤ	للفاؤ
۱۸۹	۴	ووجوب	ووجوب	۲۱۰	۵	تقبضہ	تقبضہ
۱۹۰	۷	افتدای	افتدای	۲۱۱	۲	المتخذ	المتخذ
۱۹۱	۱۶	اتحاد الرسل	اتحاد الرسل	۲۱۲	۱۲	طبارہ	طبارہ
۱۹۲	۱	بروی تاوان	بروی تاوان	۲۱۳	۱	تکلیف	تکلیف
۲۰۰	۷	من یصیب	من یصیب	۲۱۴	۱۱	والقطر	والقطر



نمبر	کلمہ	معنی	نمبر	کلمہ	معنی	نمبر	کلمہ
۹۲	تسبہ	تشبہ	۱۲۶	۲	گرفتہ ام	گرفتہ ام	۱۱
۹۳	اچھی اچھی	اچھی اچھی	۱۲۷	۱۷	لا تسبیح	لا تسبیح	۱۲
۹۵	پرائیون	پرائیون	۱۲۸	۶	بخورم	بخورم	۱۳
۱۰۰	المضرخی	المضرخی	۱۲۹	۱۲	دوڑنی	دوڑنی	۱۴
۹۸	گرٹہ	کرٹہ	۱۳۰	۱۶	قام	قام	۱۵
۱۰۰	جکی	جکی	۱۳۱	۱۰	قرب	قرب	۱۶
۱۰۱	وہ فعل	وہ فعل	۱۳۲	۱۵	بسی	بسی	۱۷
۱۰۱	الحکمہ	الحکمہ	۱۳۳	۵	مفعولہا	مفعولہا	۱۸
۱۰۲	تثب	تثب	۱۳۴	۱۰	جوسے	جوسے	۱۹
۱۰۳	افروغہ	افروغہ	۱۳۵	۳	تجکو	تجکو	۲۰
۱۰۴	وغد	وغد	۱۳۶	۱۰	ویوما	ویوما	۲۱
۱۰۵	سرمہ آگین	سرمہ آگین	۱۳۷	۲	تذکر	تذکر	۲۲
۱۰۶	سمعہا	سمعہا	۱۳۸	۱۰	ویا	ویا	۲۳
۱۰۷	اذا حذہ	اذا حذہ	۱۳۹	۳	استقلوہ	استقلوہ	۲۴
۱۰۸	پرے	پرے	۱۴۰	۱	تلاقیما	تلاقیما	۲۵
۱۰۹	استقی	استقی	۱۴۱	۳	تبا	تبا	۲۶

نصف	نصف	صحیح	نصف	صحیح	نصف	صحیح
۴۰	۷	الابصار	۷۲	الصابر	۱	بالذیال
۴۲	۲	الشمس	۷۵	لشمس	-	یطیر
۴۴	۴	زمان	۷	زمان	۱۱	دنگ
۴۶	۷	الصغیر	-	الصغیر	۱۵	یودین
۴۸	۱۷	المتقی	۷۶	المتقی	۵	المزج
۵۱	۱۷	الاستغراق	۷۷	الاستغراق	۸	اصحابها
۵۲	۱۱	الطائر	۷۸	الطائر	۱۶	اور
۵۶	۱۱	جایش	۸۰	جایش	۶	باطراف
۵۸	۱۰	گری	۷۹	گری	۱۵	لعل الله
۶۰	۱۰	نور	۸۱	نور	۲	لعمرو
۶۱	۳	یور	۷۷	چروا	۳	انفسی
۶۲	۱۵	نما	۷۵	نما	۱۶	گهری
۶۴	۷	سجود	۷۶	سجود	۱	البرق
۶۵	۱۳	الاستغراق	۷۸	الاستغراق	۱	فاق
۶۷	۱۱	الاستغراق	۷۹	الاستغراق	۱۷	انخاف
۶۸	۱۰	الاستغراق	۸۱	الاستغراق	۱۳	ازجبا

## خلط نامه

باعث کثرت اعلاط این است که مصنف کتاب در اکثر سال گذشته یعنی ۱۱۸۵ هجری قمری مبتلای  
مرض شدید بود که او را زنده نمی پنداشتند تا اینکه بعضی اخبار بخاران دروغ بخار خبر گرش بخاشتند  
و آنرا که در ایام پیشین بقابل کتاب پرداختند بیاقت مقابله نداشتند چه چنان کرد و مردمان پسند  
علاوه از این سنگ ساز هم سنگ سازی خوب نینداند و اصلاح مفاسد خوبی نمیتواند

نیمها	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۲	۱۱	هَذَا الرُّكْبُ	۲۳	۱۲	بِگَرْتِی	بِگَرْتِی	۱۲
"	۱۱	اَلِیْ مَعْنٰی الْفَاءِ	۲۴	۱۵	اِپْنِے	اِپْنِے	۱۵
۵	۱۳	هَذَا الْمَعْنٰی	۲۵	۵	لِجُوعِیْ	لِجُوعِیْ	۵
۶	۱۴	نَبِت	۲۶	۱۳	بَسْمَت	بَسْمَت	۱۳
۹	۷	پِلُون	۲۸	۱۶	وَقِیُول	وَقِیُول	۱۶
"	۱۳	جَمْعُ مَكْرَمٍ	۲۹	۱۷	پَاس	پَاس	۱۷
۱۱	۳	یَرَادُ	۳۱	۶	الرِّجَالُ	الرِّجَالُ	۶
۱۶	۱	سِلِّی	۳۲	۱۳	لَدَنَّة	لَدَنَّة	۱۳
۱۷	-	تَمِّی	۳۶	۱۲	دِهَانِی	دِهَانِی	۱۲
۲۱	۱۴	مَقْصُوعًا وَقَصُوعًا	۳۷	۱۳	وَرَادُ الْمَنْدِیَّةِ	وَرَادُ الْمَنْدِیَّةِ	۱۳



بقائے بلوئے بلا و یقال لیلة فلان بلا حسناً تجر لا اذا قاتل قتلا شديدا واللام فيه هو من عن  
 الصفات اليه وتشكيله لبلو والنت في التقطيم والبلو بالياء يقول وهو الالك للرقاب والشهيد علم موكر  
 يوم الحيارين وقد كان بلاه بلا عظيماً مسيغوكه اين بادستاه ويا جدار ومنتدین ما اسما  
 مالک وديله است و حال زور موضع حيارين بخوبی میماند و حال این بود که بلا و آنروز  
 بلا و عظیم بود و مادران رود قائم و ثابت بماندیم یعنی سید بادشاہ یا اسکا باپ مالک اور  
 ہمارا اور موضع حيارين کے دور کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو جب کہ حال یہ تھا کہ قتال  
 اسکا سخت اور اتقان اسکا نہایت دشوار تھا گو وہ ہم ہی تھے کہ ایسے وقت میں تجر  
 الحمد والنت للند علی ان وفقہ بشریح ہذہ القصایہ کانت مفضلة شریفة

ان وصال وسیع اعلم انجیست کے کشف مبانیہا و معاینہا لے ان ظفرت

بجارت بتوفیقہ مزرعہل و هو المستعان علی ما یریدہ الانسان کذا

اور حقیر او عظیم و قد تم و بلغ النانیہ یوم الاحد الی عشرین جمادی  
 الاولی شہ الف و ما ینسج مسح و تسین علی بن علی بن الحسن الخاسن علیہ السلام

افریختہ انفا و کفایت و زمان و تاملین بلوہ لا ہور کانت

ما زان فی بیتہ السلام فنجاب لعد کبیر الی ہما جز

حماہ علی و کانت لاری بہ قالا للہ جز

والاعمال من الذین

فیظرونی فیہ ولا یمل الا عفو ان کانیہ زلل و یقول

یعنی تہار و بعض بہائی بندوں پر بنے تیم کے استی سواروں نے دھڑا مارا جس کے بہتوں  
 میں ایسے پہلے تھے جنکی بہالین موت یقیناً یا حکم قطع تہین اور تم سے کچھ نہ ہو سکا قال  
 ترکو ہم تلجین و آہو انہا یاصم منھا الحد او البازر المرفوع للذامین و انصبو  
 لمن غزو علیہم لا فادۃ المقام و الحمد بیان و استیناف و یقال لمحہ بالسیف مخففاً و شدتاً و ادا  
 ضربہ بضرہ یا شدیداً و یقال صر محب و الادب الرجوع و العباد للہ بالستہ و الہا بجمع نسبت  
 بہو الغنیۃ و اراد بہا الابل یقرینہا الحد او اصمہ جملہ اصم اسے لایسب شیا و منہ جبکہ الشی لیسے  
 یصم اسے لا تبغیر عیوبہ و لا تسبہ ا یقال نسیم الحداء بالفہم و الکسر صوت الحدادی و غنادہ  
 و ہوین سجد و الابل علیہ الغنا و لغد سمیۃ لایفہم دکنے یا صمام الحداء عن کثرۃ الابل و الحدادۃ  
 یقول ترکو ہم مقتولین تلاً شدیداً و رجو الغنائیم ابل یقیم الاذان حدادۃ انہا من کثرۃ  
 لہم تاخذ و ابناہم میگویند کہ انقوم را بکشتند و بگذاشتند و چندین شتر بغینت  
 بردارند کہ حدی خزانان انہا کو بشہار کرے کر و از دست شہا بچ نکش و  
 یعنی او نہوں نے تہار و بہائی بندوں کو جان سے مارا و دیسچو چو گئے گئے اور  
 اتنی غنیمت لیگی کہ انکے حدی خانوں کے آوازیں کانوں کو بہا کرے تہین اور تم  
 کان و باو بیٹھے ہو قال لہم خیلو ابنے رزاج بہر قاولطاع لہم علیہم و عملو  
 یقال جل المکان و بہا و انزل بکون و اعلی المکان و بہا و انزل لہ غنیہ و اسکنہ و ابرق و  
 الارض اتے تھو کون نہا حجارۃ و نزل و طین و لطاع بالنون فابہلین کقطاع و کتابتہ  
 بالجزئیہ ابنے رزاج و ہم بطین مرن تلب و المجرور فی لہم یعنی رزاج و فی علیہم لثامین لکرتہ

الهام و الفزع الزرع و الضمیر المجرور لیس قضا و القدر بالقاف فالصبا و الهمة الکاسر و الدق  
 و تاصیه الظهر کنایه عن الآخذ الشدیده التي یکسر الظهور و تدتها و الجار و المجرور و فی عمل الضمیر علی  
 الحالیة من الضمیر فی فاء واد الیا و الملا بسة و الا براد التکین بالبر و الغلیس بالجملة العطر  
 و حرارة الجوت و اللام عوض عن المضاف الیه و الجملة عطف علی الجار و المجرور من حیث انهما مال  
 یقول ثم جبرها تم تلخیص بمصیبة تکسر الظهر لشدتها و لم یکن الا ایکن غلیس صد و هم یرو  
 مسیگیو ید که بعد ازان الیشان بآفته و مصیبة باز کشنده که کر می شکست و تشگی  
 آمان آب سرد و از سردی خود فروغی کرد و یعنی پیرو و بان سے الی مصیبت لیکر  
 پیرے جو کر کو توڑتے تھے اور ٹھنڈا پانی اونچی پیاس کو نہیں چھپاتا تھا۔ قال  
 و شمالون من تمیم باید یحکم رماح صدور و ثمن القضا و رخی ثمانون علی انه قال  
 فصل مخدوف و النظم الاول نعمت الاول والثانی نعمت لسان و صدر الریح سنان و القضا  
 الموت و الحکم القاطع و الجملة نعمت رماح و من حدیثه ان عمر بن عمر و القیم السعدی خرج مع  
 ثمانین رجلاً من تمیم فاغار علی بنی قطن من تغلب یقال لهم بنو رماح بتقدیم الهمزة علی البجعة  
 و کانوا یسکنون ارضاً یقال لها اطلح و هی فی البحرین فقتل منهم کثیراً و لم یوجد منهم و  
 فیسیم لقیول عمر بن کلثوم التغلبی بیستان الها جل القریم ابن عمر و غداة اطلح قد صدر  
 یقول و غداً یسکنون ثمانون فارحاً من تمیم کانت فی ایدیم رماح استهت الموت القاطع و  
 الفاصل مسیگیو ید که بر تو سے از شما ہشتاد و سولہ نئی تمیم کہ جنین نیز با بدست خود و کشند  
 سناہناسے تاباںش مرگ قطعی و یا حکم فاصل بود دست عارت بکشند و ندو بر اور اکبند

التوا بالقوفاتیه ولسد مصدر التواہ اللہ ہلکہ ليقول اعم علینا جانیۃ بنی قضاۃ من انہم اغار  
 علیکم وقتلوا منکم منہو ما کان لکم بل علینا انما اجرہموا علیکم او فی اجرہم علیکم شئ  
 من التوا و شئ من الابلک میگوید کہ آیا بر ما جریمہ بنی قضاۃ کہ شمارا یا مال غارت  
 و غلبہ تیغ جلالت گردانید نہ لازم ہے آید بلکہ دامن ما از داغ جرایم آنان پاک و صاف  
 است و در انحصار ہلاک ما مقصور نیست یعنی کیا بنی قضاۃ کا یہہ جرم کہ انہوں  
 نے تمکو تباہ کیا ہم پر عاید ہوتا ہے یہ غلبہ ہی بلکہ ہمکو اونکے کو تمکون کا کوئے  
 و ہیا بہین لگتا اور نہ وہ ہماری ہلاک کے باعث پڑ سکتی ہیں۔ قال ثم جاور  
 الاستبحون فلم ترجع لہم شامۃ ولا زہراء الضمیر المرفوع للذین اغارت علیہم  
 قضاۃ و کانوا من اغلب والاسترجاع الاستمرار و الجملة حال من الضمیر المرفوع فی جاء و  
 و مفعول الاسترجاع محذوف و ترجع تحیل المجہول و المعروف و الشامۃ الناقۃ السوداء و الزہراء  
 الناقۃ البیضاء لبقال مالہ شامۃ ولا زہراء اذا کان فقیراً ممدماً و الغرض تعیین بنی اغلب بالاعتماد  
 ثم بالجرمان ليقول ثم جاء الذین اغیر علیہم منکم بنی قضاۃ الغیرین لیسترون منہم ما غنموا  
 من الاسوال فلم ترد لہم ناقۃ سوداء و لاناۃ بیضاء فرجعوا فی امین خاصین میگوید  
 کہ بعد آزان انقوم لغارت بر وہ پیش قضاۃ آمدند و مال خود غارت مگر قضاۃ جواب  
 صاف دادند چنانچہ از شتر ماوگان سیاہ و سفید و پس کردہ نشد یعنی بہر وہ ہشت  
 کے مارے قضاۃ کے سامنے کھڑا لائے اور مال اپنا چاہا مگر وہ نہ پس چاہا چاہا  
 کالے کو ہی واپس ہوئے قال ثم فاء و انہم لبقاصۃ الظہر و لا یبر و العلیل



بیکار رفت از ما بوده اند بلکه از شما بوده اند یعنی جن لوگون نے سکو مارا ہاڑا وہ  
 ہم میں سے ہنیں بن اور نہ قیس اور جنبل اور خدا و تمہاری لوٹنے والے ہیں سے  
 ہیں یا وہ لوگ جو ماری گئے اور قیس اور جنبل اور خدا و چون ہی اکارت گئے ہم میں سے  
 تھے بلکہ وہ تمہیں سے تھے قال ام جنبا ما بنی شقیق فاما منکم ان عذر تم بڑا و ردی نہیں  
 لیند فاما من خرم بڑا و ابجنا یا جم جنیتہ وہی البرمیتہ مرفوع علی الابتداء و خبرہ مخذوف و  
 بقیق لا اہم لہم و لا ہم و انما ہم من شقیقہ لانما وہ غنہ لقص الہم و نقیض الوفا و خرب القوم  
 عثم ردی من قبرہم و الضمیر المجرور للموصول اعتبارا للنفی و ذو اللفظ و البرا و جمع بری یقول  
 ام علینا جرایم بنے حقیق لانما نابریون منکم ان عذر تم و من جنس کل من لیند و قسیرہ  
 میگوید کہ آیا گناہان بنے حقیق برال لازم مے آید و این نے شو و چہ ما از شما  
 اگر عہد شکنید ہم کو کردہ عہد شکنان و قرب الشان سخت بیزایم یعنی کیا ہم پر بنے  
 عین کے بڑے کو تک پڑینگے غلط ہم لوگ تم سے اگر تم بیوفائی کرو اور سارے  
 بیوفان کے جماعت اور انکے پاس پڑوس سے بہت بیزار ہیں قال ام علینا  
 جرّمی قضاۃ ام علیس فیما جنوا اندا و الجوی الجنایۃ و قضاۃ  
 عظیم من احیا الیمن و مرثی من بیانہ فی القصیدۃ الخامسة تام الثانیہ بمعہ بل و خدا  
 و جنی الرجل اذا جرّم و ما موصولہ او مصدریۃ و الضمیر لقضاۃ و حدیث جنایتہم انہم کا نواتد  
 افکار و علی تنقلب فقتلوا و انہما و بائکہ فسلوا بہم ما فعلت بہم کذا نقض علیہ فی الاغلا  
 و الانداج جمع ندی و ہوشی من البتہ و ہو کما تہ عن قلیل من التلوٹ و فی الاغلا

والجوز الوسط والمحل اسم مفعول البعير الذي حمل ثقله والاعباء جمع عبء وهو الثقل وفي  
التشبيه اشعار بان بنی اقلب قالوا على بكر اقوالا شتی وذا منہا ليعقل اسم علينا جنابة  
ایا وبن نزار من انہم اغاروا علیکم وذا منہا ليعقل انکم فعلت بنا کما یعلق الالف بال بوسط البعیر  
المحل ليعقل علینا مع اقوال اخر میگوید کہ آیا این جرم آیا وبن نزار کہ دست غارت  
بر شما کشادند و مال و متاع شما بغارت پر وند بر ما عاید گشته و چنان سبابه شدہ کہ بار ما  
دیگر یک شتر بار کر وہ مے بندند یعنی کیا یہ گناہ آیا وبن نزار کا کہ او ہنوں نے ستمو  
مارا و ہاڑا ہم پر باندھا گیا جیسے لڑے اونٹ پر اور بوجھ رکھا جاوے۔ قال ليعین اللہ علیہ  
والاقیس والجنل ولا حذر اویقال ضربہ سیف مخففا وشدوا بالجمع یعنی ان کیوں  
جمع مضرب اسم ناعل وان کیوں جمع مضرب اسم مفعول فان کان الاول فالاسماء الثلاثہ  
یعنی بہا قیاً و جنلاً و خذاً اسماء الرجال اغاروا علی غلب و قتلوا انہم و لیسوا من بکر او من  
یشکر و فیہ ابراء لانفسہم وان کان الثانی فی اسماء رجال قتلا من بنی غلب و لم یخذ  
بشارہم و فیہ تعبیر لہم والاول النسب بالمقام یقول لیس سنا بنی بکر او بنی لیشکر بن ضربہ کم  
بالسیرۃ و لیسوا من اغاروا علیکم و ہم قیس و جنل و خذاً حقے لوخذ باغالبہم اولیس سنا من  
ضربوا بالسیرۃ و لاقیس و جنل و خذاً مقتولون و قد ہرت و ما ہو ہم بل کلہم منکم  
میگوید کہ اگر شمار خوب زد وند و کشتند از ما نیستند و نہ قیس و جنل و خذا  
کہ بہر شماغات انداختند از ما بودہ اند پس ہمچو از افعال ایمان بر ما لازم نمی آید  
یا این کہ انان کہ زدہ و کشتہ شدند از ما نیستند و نہ قیس و جنل و خذا کہ خون ایشان

وذا انک لاند جنبا لانی  
اغاروا علی غلبہ

ہذا لے المنذر لیسالہ الامان۔ علی ان یخرج لہ من ملکہ رکن المنذر الیہ واقام النعمان معہ  
 فقتلہ ثم غلبہ ففتقر من کان مع المنذر واما اسد فغلا لے کل بنے خیفہ اشعار بابا ہم  
 کاواراضین بہ علی انہم کانوا یبغونہم فصل احد من القوم الیہم تولا لے فقر و باع  
 ان العاقرة کان ہو قد اربن سالف رفیہ تعمیر لے تلعب بما صدر عن حلفاء ام و کانت العرت  
 یعیرون بفعل الحلفاء و اعراض لہم و بن ہند علی بنے تلعب و ما موصولہ عطف علی خیفہ و  
 ضمیر المفعول محذوف و من بیاتہ و محارب بن دو یقہ بن لکینہ باللام نا کان فالراء الموعودہ  
 بن انفعی لطن من عبد القیس رہم من رسیہ و کانوا قد اجتمعوا علی غزم فسا و غارت علی بن تلعب و غبار  
 قمریہ بلایہ یقول ام علینا جفایت بنے خیفہ احلاکم من قبلہم المتذرعیدہ ام علینا چنایہ بن جھتہ  
 غیر اس بنے محارب جیت کانوا قد اجتمعوا علی فسا و ملک گویہ کہ آیا بر ما ست این گناہ  
 بنے خیفہ احلاف شہاکہ شمر بن عمرو خفہ مندر بن باء السماء پدر این ملک راتر و و غل ختہ  
 یقتل رسائید و مال و متاعش را دستمال غارت گردانید و با بر ما گناہ بنے محارب است  
 کہ در قمریہ فسا را فرہم آردہ بود و ند و غزم فسا و غارت شد یعنی کہا میجہ کہا بنے خیفہ  
 ہمارے حلیفوں کا کہ او ہنوں نے مندر بن السماء اس بادشاہ کے باپ کو دہو کہ  
 سے مارا ہم پر پڑتا ہے یا کیا یہ گناہ بنے محارب کا جو غیر اگھانوں میں بڑے ارادہ پر اکھٹے  
 ہوئے ہمارے دو پر و الا جا و کمال ام علینا جھتہ آیا و کانیط بجوز الحما لالاعبا  
 آیا و بن ترار بن ہند سے عظیم کانوا لیسکون بخلا و العراق و قد کانوا غار و علی بنے تلعب  
 تعمیر بہم و والنوط التلیق بالفعل مجہول و اما فی بعض المصارع و الشہ محذوف بدل علی السباق

لقب ثور بن عوف و لقب به لانه كان كعادته انكر لغته اميه و غنى بالقبيسة و هو ابوهم و لذا منع عن  
 و هو ص معروف بنهم ام القيس الشاعر و امر القيس بن غالب بن الصمان له رضر و ان ليغم بل  
 احتمال منه و غم الرجل اذا غلب بشي من دون جهد و مشقة و حصل له الغي و غرا الرجل اذا سار لقتل  
 العدو و من الجرا عطف على علينا و من حديثه على ما نقل في الاغانى عن غير الاصمعي  
 ان كنده كانت قد غرت بنى تغلبت منهم كثير و سبت لسنة منهم و اسقت اليهم فلم  
 تدرك بنو تغلب ثارهم و لم يغيروا على كنده في شئ و صبروا على ما صابهم فالشاعر  
 يعيهم بذلك و يقول بل اعلينا جناح ان يغزوكم غازي كنده و ليغم مالكم و منا مجازاة  
 ما فعلوا بكم اے لا يغني ان يكون الامر كذلك - مے کو یہ کہ بلکہ آیا گناہ تاراج بنو كنده  
 کہ غازي آنان بر شما دست انگنده بو بر ما عايدے گرد و دوازا بادش از گرفت محو  
 شود يعنى بلکہ گناہ سے كنده کا جنہوں نے تھکھوٹا گھسٹا تھا ہم پر لازم تے  
 اور ہم سے اسکا بدلایا جاوے گا و اہ یہ ہے خوب ہوئی کوئی کرے کوئی بہرے  
 قال ام علينا جري خيفه ام ما جمعت من محارب فخر اولده ايضا منقطعة مكانه  
 قوله تعالى ام لهم اعين جيرون بها ام لهم آذان يسمعون بها و الجري بالجيم مفتوحة و الراء  
 مشددة مقصورة و الخبائية و بنو خيف بن لحييم باللام فالجيم مضرة بن صعب بن علي بن بكر بن  
 من بكر و كانوا خلفا بنى تغلب بن كهنم بن بكر و لذلك لم يشاء كهنم في حرمهم و غنى بجريهم  
 ما فعله شمر بن عمر و سخط بالند بن باو السماء و من حديثه على ما في الاغانى ان المنذر  
 بن ناء السماء لما عارب الحارث بن جبلة فانساه و بعث الحارث مائة غلام تحت لواء شمر



راہ سے الگ جا پڑا اور نفسا نے خواہشیں لکھی ہوئی عبدون کو توڑ بہنیں سکین تھیں  
 غنا باطلاً وظلماً کما تعتر عن حجرۃ الریاض الطبا والعن مصدر عن الرجل اذا  
 اعترض امامک وسدک والظلم وضع الشے فی غیر محلہ کلما ہما مصدر عن مصدر عن مصدر عن مصدر  
 سینہا فنانیۃ الیخ ومنہ العقیرة وحی الشاة النی کا نراید کونہا لا یتم والفعل محبول وعن المعاد  
 والحجرۃ یفهم الہمال المتقدۃ علی الجیم الحطیۃ وهو یا ینصب حل من لیس الغنم من دقانی کطلب وهو  
 مقم فاندرا فو الریض والریض الغنم مع رعائہا اذا اجتمعت فی الضہب والمحل الراوی ہا نفس الغنم  
 والطبا یشیح طبع معروف دکانت العرب فی الحامیۃ تذوقوا لجل ان بلغت قمۃ مائۃ فعملیہ اور  
 یشیح شاة منہا علی الاضنام فاذا بلغت مائۃ یخرج طیاراً او طبیۃ بدایۃ حتی استعمل بذ الفعل فی ہند  
 وقصر الہند قال کعب بن زبیرۃ فاعتر الطبا ای کعب بن زبیرۃ یقول الغنم لعل غنم لک غنا باطلاً  
 وظلمتو ظلماً فاحشاً حیث افتریم علینا ووشیم بنا عند رب ہند فہذا وحش ان  
 ندج کما یشیح الظی ببلأ عن الشاة للتذوق من غیر جرم ہما والتزام من النادر مسیگوید کہ  
 شہا وجر باطل معارض مائید وستم ناس براسم کرویدہ برہا ہمت بستید وتمر بن ہند  
 بنجتم اور وید چنانچہ حال باجمال ان آہوان سے ماند کہ بجای نبادگان نذر کردہ کشتہ سے  
 گرد و چنانکہ درامثال شہا جاری است لیکن تم بلا وجہ ہماری ارطے آج اور تم نے ناحق  
 ہکو ستیا کہ ہم پر چبٹا جوڑا اور عمر بن ہند کو ٹہر کا یا سواب ہم ایسے مار چکے یا  
 جاوینگے جیسے جنگل کے ہن ہریان ہانے ہوئی بکریوں کے بدلہ میں ماری جاتے ہیں  
 فالام علینا جناح کندیۃ ان لغیم غازیہم ومنا الخیر اوام منقطۃ والجمع الذنب کفۃ

درو حلف ذی الجہار و ذی الجہار کا تب سرقا ہم تقام نے سجا ملیہ علی فرسخ من عرقہ بنا حیکہ یکب  
 و کان عمر بن ہنداد ابوہ المندرا صلح فیما بین بکر و تغلب و اخذ العہود و الکفلاء و من کل سے  
 شامین غلاماً علی سبیل الرین و قدم مجہل و عطف ما قدم علی العہد و الکفلاء و جمع کفیس  
 بمنہ الضامن عطف علی العہد و البقیل و اذکر و العہد الذی اخذنا و منکم فی ذی الجہار یوم  
 الاختلاف و اذکر و ما قدم فیہ المواثیق و الکفلاء و من الفریقین و لا تعد و اعما التزم میگوید  
 کہ آنچہ کہ ان بعد و بیان و ضمانت فصل ضمانت فیریقین در موضع ذی الجہار واقع شدہ انرا یا کہ کہینہ  
 بران قایم باشد یعنی تم ادن قول قسموں اور فصل ضامنوں کے ضمانتوں کو یاد کرو جو ذی الجہارین  
 آدمی ہیں اور ادنبرجے رسول قال حذر الجور و التعدی و بل نیقض ما فی المہارق

الامہل و الحذر الخافہ منسوب علی آہ مفعول کہ کہنے قولہ تعدی حذر الموت و الجور التجا و زغن الطراط  
 السومی و بالجمہ قولہ نیقض القضاہ و التوسط و بل للاستفہام الامکاری و النقص نقیض الامکار  
 و المہارق جمع محرق معرب مہرہ و یعنی ہر القطعہ من الشرب الی کانوا لیسقطہا بالمہرق و  
 لیکون فیہا العہود و المواثیق و یستعمل فی صلیف العہود قال الطایفی خیر تسو و وسطہن مہارقہ و  
 الامہل جمع الہوی لقولہ و اذکر و اولک مما نہ ان لیسد عسک الجور و التعدی و لا یقض الاسواء انفسا  
 ما یکتب فی الصلیف من العہود و المواثیق میگوید کہ عہد و بیان موضع ذی الجہار انین  
 اندیشہ یا کہینہ کہ جو رتدی از ذات شما صادر کرو و آنچه کہ انہو و و شریطہ و عہد نامہ ہا  
 مے کرد و ہوا و نفسا نے این و آن آنرا نے سکند یعنی ذی الجہار کے قول قسموں کو  
 اس اندیشہ سے یاد کرو کہ مبادا تم سے کوئی کہوٹے بات ظہور میں آے اور سید ہی

کے خیر خواہ اور غلام بین اور سہارواؤں کے درمیان میں ایک طراوت منظر ہے جو درجہ اور بطور  
 واسطے میں قال فاکثر کو الاطیع والتعدي واما تعاشوا ففی التعاشی الداء الخاء  
 للتریب والخطاب یعنی تعلب والیطع بالمہملہ المکسورۃ فالتحانیۃ فالجمعۃ التکثیرۃ الاہتمام فیہ  
 ولم یصعب التعدی للضرورة مع کونہ منفعلا لہ واصل اما ان ما فانی شرطیت ومارائدہ والاعاش  
 التعاشی والتجاہل والداء المرض یقول واذا کان الامر کما قلنا وقد سقیم ذلک یا بنی تعلب فاکثر کو  
 التکثیر والتجاہل وزعمہ بعد ان تعاشوا عند نقیہ التعاشی واصلہا کہ چون حقیقت منظر  
 این است کہ بیان کردیم و شہادت بنیدید پس اسے جو تعلب غرور و تمہیدی را بگذازید و اگر دیدہ و  
 دانستہ چشم پر پوشیدہ حق نہ بیند پس در ان مرتضیٰ است کہ شہادت را با بغضیت خدا ہر کرد۔ یعنی  
 جب کہ بات یوں ہے جو کہ ہم کہہ بیان کئے گئے اور تم نے اپنے کانوں سے سنی تو ای تغلیب بہت نہ  
 او چہلو اور بہت طرہ کر کہ پڑ اور اگر جان بوجہ کہ تم نہ دیکھو اور حق کو چھپاؤ تو اس میں وہ ہمارا  
 ہے جو حکم رسول کریم کے۔ قال واعلموا اننا وایاکم فیما اشرطنا یوم احلفنا سواؤ۔  
 السوا واعدہ یعنی لا سوا واطلاق علی الایتن والجمع وبالحوالیقۃ القندہ و یقول واعلموا انما دکر سوا انما  
 الخ وناہ من الشرط لیسیم تکلف نے ذمی الجواز فلا یسئل لئلا یتجاوز ما لا لکم ان تجاوزہ و دکر ای گوید  
 کہ بعد انکہ میں کہ باو شہادہ و دوران برابر ہستی کہ روز عہد پر بیان بہ جز ولازم گرفتہ ایم و کسی را از باو شہادہ  
 مجال تکاوز و تعدی ہستے نہ اندہ۔ یعنی یہ خبر سمجھو کہ ہم تم دونوں میں شرطوں میں برابر ہیں  
 جو قول قسم کے دن باہم ٹپڑا کیسٹن اور التزام اور کیا کیا کسی کو بہتر ہے سے مخالفت کی مجال  
 نہیں قال واذا کروا عہد ذمی الجواز و ما قدم فیہ العہود و الکفلا

اکبر و قریب نعت ز سنان و غنہ بالجاء المحمدر لعلی الاصل لللطیفة التي تكون بلا جزاء  
 ولا من وفیہ شمار بن ام ایس لم کن من السبایا القیل وولدنا عمرو بن ام ایس بنت محلم الشیبانی الذی  
 بہر حال ہذا ملک بن زمان قریب جین اتانہر با حیت کانت مسکوتہ نکاحا صحیحی فخر اناب ہذا ملک بن  
 جبہ امہ سے گوید کہ چند سے گزرد کہ ما عمرو بن ام ایس شیبانیہ راز سیدہ ایم چہ ام ایس  
 دختر شیبانیان برادران بابور و بطور نکاح صحیح در خانہ حارت کند کہ کہ جہا فساد این ملک بود و راقہ  
 بود و او کا بن اودا کردہ و ہمار سیدہ یعنی بنیہ عمرو بن ام ایس شیبانیہ کو جن جب پسر <sup>طہ</sup>  
 عرصہ گذرا و وہ اس با و شاہ کا ماسون تھا و ام ایس حارت کند ہی اس با و شاہ کے ماسکے گہر  
 میں بطور نکاح داخل ہوئے اور مہر اسکا پورا پورا ہو و مصل بہر اغرض کہ اس با و شاہ کا ماسون  
 ہمارا نواسہ تھا۔ قال مشکھا تخرج النصیحة للقوم فلاة من و و منها افلاذ الضمیر المحرور للقرۃ  
 الاستفادة من قوله و ولدنا و یخرج مضارع معروف من الاخراج و الضمیر المخلص و ارا و یخرج لعلی  
 یفسدہ باللام تعالیٰ الضمیر و لفعی لہ قال لعلی اذ الضمیر المد و رسولہ و اللام فی القوم لعلی ہا سے  
 عمرو بن ہند و اخوانہ و الفلاة الضمیر الواسع مبتدأ مخذول للضمیر الضمیر المد و ولد و اللام و جمع فلاة  
 جمع فلاة و قد استیعبت الفلاة للقراتہ الوسیعہ لعلی قول مثل ہذا لعلی یخرج من المخلص و ارا و الخیر  
 لعمرو بن ہند و اخوانہ وہی واسطہ و در ہا و سالیط مسیگوید کہ مثل قرابت مذکورہ جنہا  
 اتفاقا نہا مسیکن کہ مامض خالص و خیر خواہ عمرو بن ہند و جواران و نولیا نشا با شیم و در  
 او الشیمان و اسطاست فرخ کہ و را و دیگر و سالیط فرخ واقع شدہ یعنی ایسی قرابت  
 جیسے چینیہ بیان کی ہے اسبات کو ہم سے ظاہر کرتے ہو کہ سچ منظر ہند و را و مسکی با ہی ہست



بدلیہ میں بر خلاف اوسکی مرضی کی قتل کیا اور وقت بچھتا کہ کوئی انتقام اپنانے سے سکتا تھا اور  
 معاوضہ مفقود تھا۔ قال وایسا ہم قیسۃ املاک کر ام اسلاہم اعلاہ و فی الاغانی  
 وفدیہا ہم الشہیر المنسوب للمنذر و اگر دمن کان سمر والا ملاک جمع ملک بکسر اللام و قد جاء جمع ملک  
 بالفحہ والا سلاہم جمع سلب و هو بالسلب من المتقول مایکون علیہ من الثیاب والا سلیح والا غلا  
 بالجمع جمع غلہ و غلا من غلا و ضد رخص و من حدیثہ ان المنذر بن ماء السماء و جہ خیلان من بکر  
 فی طلب حجر بن عمر و الکندی فظفر و انبستہ من آل حجر و التوہم المنذر نامہ بنحیم فی ظاہر بحیرۃ فذبحوا  
 بمکان یقال لعنہ الاملاک و ینہ یقول ایہ القہریمیت مدکاس بنی حجر بن عمرو یساقون لشیئہ یقولون لایقول و  
 ایسا ہم و فدیہا ہم قیسۃ مدک من بنی حجر بن عمرو کرام کان اسلاہم غالیۃ مے گوید کہ ناہنہ شہر  
 بکریم الاصل را کہ ہمارے سلاح ایشان گراں بہا بود گر قمار کردہ بخدمت منذر و آل داود لاوش اور ہم  
 و ہمد را فدا و ایشان کریم یغی ہم ایسے نوشہ را و یکہ کر لائے جو خاندانی شریف اور ہتھیار  
 اور یکہ پڑے اس کے قیمتی تھے اور خود منذر اور اوسکو بان کچھ پیرند کیا مال و ولدا ہما عمرو بن  
 ام ایاس بن عن قریب لما انما الحبا و کا تب العرب تقول انما ولدنا فلانا اذا کان من اولاد بنی ہاشم  
 و منہ قول حسان و لدنا رسول اللہ صلعم حیث کاتب مسلم بن زید الفزرجیۃ ام عبد المطلب و قول بنہ  
 سلیم و لدنا رسول اللہ صلعم حیث کانت عا کذبہ بلال منہم ام عبد مناف و عا کذبہ بنت مرۃ منہم ام شہم  
 و عا کذبہ الا و قہ منہم ام وہب بن ابی سلمہ لامہ و منہ قول صلعم ابنہ و العواک من سلیم و  
 بکر و ذہا عمرو بن الحماث بن حجر الحماث و الحماث جد عمرو بن منذر لامہ و ام عمرو بن الحماث ہذا  
 ام ایاس بنت عرف بن معلم الشیبانی و انما قالہ انما الشاعر و لدنا لان بنی لشکر و بنی شہیدان کما ہما

بر عن اشتداد الحرب ليقول ما جزعنا تحت الغبار شيئا من الخزع حين فزوا وجرنا عنا متفرقين وحين  
 اشتدت الحرب اشتدادا شديدا لم يبق من الكندي كوند كوند من الكندي كوند كوند من الكندي كوند كوند  
 بكم خيقتندوا تشيكا بسيار تيز و تابان گرديد بازيرگرود و غبار از حاله بجالی مگر و ديم و رسته صبار  
 دست نداديم لعنه جب چون كندی اورا دسكه همراهي نوک دم بهاگے اور لڑائی بڑی گرم ہوئی  
 تو ہم گرود و غبار کے توجھے دھواں بر گزنگاہ برے قال واقترامه رب غسان بالمنذر کر  
 اولاً لکان الدما یقال اقاده به اذ اقتله به قودا فزرب غسان ما بدل من الضمیر المنسوب بدل الکلم  
 من الکلم اذ تیز رفیع البهام الضمیر لکدور کافے قوله علیه السلام و یلمه مسعر حرب و عثی رب غسان  
 ملک غسان و بما یلمه کانت لبقول ذلک قال الذبیانی فندی لک من رب طریقے و تالذی عثی  
 بالمعجمه فالله علی المشدود ابن خدام بالهبط بن شدک الدال قبیلہ فہم ملوک غسان و قیل ان غسان  
 ما و من زید و یسوع فہم من آل مازن بن الازد و عبد مسیب فہم آل الشام سموا بہ و ہم بنو  
 جفہ و بنو حارث و بنو ثعلبہ و بنو عوف و بنو مالک و بنو خازنہ و قد ملک الشام بنو جفہ و المنذر  
 بن ماء السماء و کان قد قتل یوم عین الیاع نے قتالہ اصحارث العنانی و امکہہ خلافت الرضا  
 و کان محمول من کال الشیء بالشیء او اسوی منہا بالکلیں و قاسمہ بہ و بالجملة لیسعمل فی التساوی یقال  
 ہما یکما یلان امریتسا و یان لبقول و قتلنا ملک غسان بالمنذر علی ایادہ و خلافت رضا حین  
 لیتساوی الدما من حیث لا یتقہ احد من احد و لا یقتل قاتل بمقتل مے گوید کہ بابا و شاہ  
 غسان و العوض من ذین ماء السماء بر خلافت رضا و کبشتیم و حال ابن ابودک کہ باب معاوضہ مسدود  
 بود و در اثمان مقتول انتقام گرفتہ نے تو اسند لیعنے بنے شاہ غسان کو منذر بن ماء السماء

ان کلام جا غسان  
 من ذلک

جون آل بنی الاوس غنمو وکانہ وفوا و الجون الثلثہ بدل من الاول کما فی قولہ تعالیٰ  
 لعلی بلغ الاسباب اسباب السموات ولفظ الآل متعمم وذلایقومتہ قولہ تعالیٰ ما تکرر آل موسیٰ و آل  
 یارون قال فی الاغانی و جون ہذا بن عثم قیس بن معد یکرب وکان قد جاء بالمنع بنی اکل المرار  
 و معہ کثیر شفاء فجار بہ بنو بکر و نہیموہ و لا کلمہ لم یغنی الاوس فان اسرید بہ معاویہ بن حجر  
 اکل المرار الملقب بالجون لشدة سوادہ فلما لوی جده فی تمام نسبہ اوس و العنود بالمہلک بن یزید بن مالک  
 کعب بن السجاء الکثیرۃ المطریق لقالی سجا بہ غنمو اذا کانت کذلک و السجاء یستعار للبحر الکثیر قال الحماد  
 غلما و نوا صلا فافرق جمع حاکمنا تندی اسر تہا و ما لہ حیثہ بالذی لیقطر الدم والد فوا  
 بالمال الہمدی فالغاء العقاب یقال للبعج فی منقارہ ویشبہ بالرجل الشجاع و قد قال فی السابق کان ہم  
 القاء اسے عقبان و النسبۃ بین العقاب و السجاء ان العقاب اذا اصابہ المطر یكون فی نشاط قال  
 یصفی العقاب صائر غدا ینقص صیبان المطر و اخذ لبعفہم العنود من العناد وفسر الذموا جہا بالہضبة  
 الممتدة و لا یسا عدہ اللغۃ و لا اوس و النصف التام ليقول وکان مع الجون بنی الاوس کثرت فاسم السجاء الکثیرۃ  
 اما کانہا عقاب واحدة فی وقوعہا و فمۃ واحدة او کان کل رجل منہا کان عقابا یسمی کوبید کہ ہمراہ  
 جون بنی اوس شکر ی بوکہ لسان ابرسیا رب و مجمع او یارب و لا در او چون عقاب شکار جو بوی  
 جلی بنی اوس کسندے کو ساتھ ایک ایسا بڑا لشکر تھا جو بہر ہی بادلوں کی مانند اور ہر جوان اوسکا  
 شکاری عقاب تھا۔ قال ما جرحنا تحت العجا جہ او و لو اشتد لا و اذ ملط الرصلا و الجینج  
 لقیض الصبر و العجا جہ الغبار الذی یجری و اذ ملط فیمہ و یقال و لاہ الد و انوا فمۃ و لو انما لقال تعالیٰ یوکرہم الا  
 ہذا و مثلاً و حال معناه متفرقین و التلطفی الاستعمال الشدید و الصلح ما لفع و قد یکسہ النار و کسہ

ملک قطرات المطر

الماء والصلوی البیہ المطویۃ فارسیہ چاہ برآوردہ بقول قائلنا ہم روزنامہ اوغرتنا ہم علی  
 جبہ ہم طعن تحرک رماحہ فی منافذ ہا و مواضع ہا کما تحرک الدلاء فی الماء الکثیر من البیہ المطویۃ  
 او فی البیہ المطویۃ الکثیرۃ الماء مے گوید کہ آمانز اروگروان و پس پاچوگر و انیدیم و یاہر  
 پیمشانیہ ماء ایشان بر دیم بز و نیزہ ہاکہ در مواضع طعن چون دلو ہا جنبانیدہ مے سسد کہ در  
 آب فراوان چاہ برآوردہ جنبانیدہ مے شو و یعنی ہم اون سے ٹپے بہر جا اور اونکے  
 سوہنے بہر سو یا اونکے ماتون پر وہ بہالی لگائے جو اپنے گلے کے جلون میں ایسے ہلکے  
 جاتے تھے جیسے ڈول او بہاری ہوئی کنوئیں کے گہری پانی میں خوب بہرنے کی غرض سے  
 بلا خر جاتے ہیں۔ قال و فلکما غفل امر القیس عنہ بعد ما طال حبسہ و احتیاء الیوم یقطع  
 و انکسر و لذلک تنقص القسمۃ الفکیۃ فیما و الفعل الطوق و یقال لہ بما سمعہ فارسیہ گردن بند و البرجہ  
 عنہ لاسر القیس و العناء و الحبس و الاسر و منہ العا للاسیر و کالو الفخر و ن لبک العناء و غنہ  
 البیت فخر لا فہم و منغہ علی عمر بن ہند و معنی باسر القیس ہذا امر القیس بن المنذر را خا  
 عمر بن ہند و ذلک لانه کان قد اسر غسان بعد ما قتل ابوہ النذر یوم عین ابان فبقی اسیر  
 بممدۃ ثم افارت بکر علی بعض بوادی الشام و قتلوا الکاک من ملک غسان و القدرۃ امر القیس  
 ہذا من ستم فیہ یقول و قطعنا غل امر القیس بن النذر عنہ فانجیہا بعد طول جلسۃ اسرہ  
 مے گوید کہ ماگردن بند امر القیس از وی بریدیم و از قیدش رہائی دایم ابدانین  
 کہ مدت گرفتاریش بطول انجامیدہ ہو یعنی ہم نے امر القیس بن منذر کا کل چوڑیا  
 او غسانوں کے قید سے نکال ابد اسکی کہ اسکی قید سے پر عرصہ گزرتا تھا۔ قال و مع جواد



جمع شیل و مہو ولد الاسد و الاسد اداکان لہ اشبال بدوم عضبان میکنے بدعن و دام  
 غضبہ و شدتہ و عنہ بالربیع ربیع الانستہ الذی بانی فیہ النور و یتبرق فیہ الارض  
 و یتبرق فیہ الشجار و ہوشیہ معروف عند ہم قال السانۃ بلیت فان ہیکل اوقابوس ہیکل -  
 ربیع الناس و الشہر الحرام و شمرت قامتہ شمرۃ عن الساق اسے استندت و شملت  
 اذ اکثرت شبا عتھا الغیر اعمستہ الفظ لوجود الغبار و کثرتہ فیہا الصیف حجر بالشیخ و السخا و  
 اشعار اسبب اجتماع الناس علیہ و بعض لغز و ہند فاندہ لکن شجاعا و لاسیحا فسیقول ہوا سد  
 فی معرکہ القتال من اشدا اصناف الاسد و روسہ اللون کسار للفراسین شدید الغضب کما یکن  
 عند ما یکن لہ اشبال و ربیع للناس حین تقوم شتہ الغیراء مستعدۃ و کثرت شناعتھا -  
 مے گوید کہ او و میدان جنگ شیر گلابے رنگ است کہ بسیار قوی دزدور آور مے باشند و  
 شکار ہار مے شکنند و در غیظ و غضب مے ماند کہ گویا بچہ ہادار و اگر سال خط کہر بستہ بر خیزد  
 در شتی اور بسیار گرد و در حق مردمان ابر بہار مے شود و موسم ربیع مے گرد و لیغے وہ  
 میدان کا شیر اور شیر و نین سے در و لیغے گلابے رنگ ہے جو بڑا ویر و ولا و ہوتا  
 اور شکار و کھو توڑا ہے اور رات دن برابر ہنکتا غرات ہتا ہے اور جب کال کے  
 برسے دن زور پراوین اور برائی اونکے حد سے بڑہ جاوے تو ابر بہار کے طرح برس  
 اور بہار کا مہینا ہو جاوے - قال جھینہا ہم لطنین کما تنہز فی جمۃ الطومی الدلا و الحمد  
 علی الخذ و فی الذکر و الجحہ الروع و الفرب الجحۃ و نہر الدن و بالذن فاہا و النامۃ  
 اذ احکما فی البیت من الار و الفعل مجہول و الجحہ بالجحہ المذخۃ الماکثر و البیر الکثیر

السرو ای الدرغ الفارسیة المنسوبة و معنی خضره الدرغ اجتماع الصدر و الوسخ علیها لدوم  
 اللبس و لا یبعد ان یاربها الکتیبة الفارسیة و معنی خضره تا کثرتا فان یقال کتیتة خضر اذا  
 كانت عظیمه کثیره صحیح به فی القاموس و الحجة الطرفیت حال من حجر و من حدیثه علی  
 ما فی الاغانی ان حجر بن امیام قدام کان قد غار المرء القیس النخعی بعد عمرو بن هند فی جمع کثیر من کنده  
 و غیرهم و کان یؤکد مع المرء القیس فقا تلوا عن حجر او ردوه خائفاً خاسراً فقول ثم قالنا من  
 جده الملك حجر بن امیام قدام الکندی و قد کانت له دروغ فارسیة علما بالوسخ و الصدر  
 او کتیتة فارسیة کثیره مع گوید که بعد از ان بحایت حداین پادشاه بجانب حجر بن امیام قدام  
 الکندی گردیدیم و چنان کردیم که او را پس پائے گردانیدیم و حال این بود که زره مای فارسی  
 رنگ آلوده و یا لشکر عظیم همراه خود داشت یعنی پیریم اس پادشاه کی وادے  
 کے طرف ہو کر حجر بن امیام قدام کندی سے لڑے پڑے اور اس کو مار کر بہ کجا یا اور حال  
 یہ تھا کہ فارس کے زره بگتریلے کچیلے یا فارس کا ایک بڑا لشکر ہمراہ اس کے تھا قال اسد  
 فی القاموس و درهموس و ربیع ان ثمرت غبراء و فی الاغانی بیت اسد فی  
 القاموس و انشال و ربیع ان شفت غبراء رفع اسد علی الحنبریة و ہوتشہ بلنغ حیث حمل  
 المشبه علی المشبه و القاموس کنایة عن القتال و المورد نوع من الاسد یقال له ذلک شہینا له  
 بلون الورد و شہ بہ الرجل الشجاع لکنہ نہ تہذو قال بیت و رد علی اسعد بن حدیثا بن  
 بین ضراغم عشر القراغم الاسود القویة و العشر بالضم جمع الا عشر بالفتح فالثنته فالثنته الاسد  
 الاغبر و الهموس فقول من الهمس و هو الکسر یوصف بہ الاسد لانه کثیر الصید و الانشال

پر گندہ و رگھای پالے ایشان مجب خون گندہ بود یعنی تنے او کو کوہ شہان کی چوٹے  
 پر چڑھایا اور حال او نکاحیہ تھا کہ وہ الگ الگ تفرق تھے اور دو مالکی رگین لہو سے بہرگی تھیں قال و فعلنا ہم  
 کما علم اللہ و ما ان للہی اسمن و ماء الفعل و ما شین تمنہ اذا عدے بالباء کان بمعنی  
 الاسارة و اذا عدے بالی کان بمعنی الاحسان قال کذک فعل بالجزمین و قال ہل علمتم ما فعلتم  
 بیوسف و خیب و قال الا ان تغفلوا الی اولیاءکم و قولہ کما علم اللہ تاکید مثل تھا و غیر شک فان  
 ما علمہ اللہ کیون واقیہ و کلمہ ان فیہ زیادہ و انما من من جان اذا ملک و کل من لم یوقی للکث و فہو  
 خان و الدم قدیرا و البشار و قدیرا و بدلتیہ و منہ قولہم لم علی دم یقول و اسانہم کما علم اللہ  
 اسے خاص غیر شک لبس للذین لم یفسقوا للصدق و الرشاد و ہلکوا علی ضلالہم دیات و لا اثار  
 مے گوید کہ ماہریشان بد جہنیم و سیک نہ ختم چنانچہ خداے تعالیٰ بخوبی میداند و برائے  
 کس نیچہ کی توفیق باشند و بجرکات ناشائستہ خود ہلاک شوند بدل و خونہائیت یعنی ہم او  
 بری طرح چھپیں ایسی جیسا کہ خدا خوب جانتا ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جبکہ ہلائے کے توفیق  
 نہ ہے گے اور وہ اپنے کو لوگوں سے تباہ ہوئے نہ بدلا ہے نہ خونہا ہے قال ثم حجر الحسن

ابن ام قنطام و ہ فارسیہ حضرت اثم للذین فی الذکر او فی الواسع و عنی بجر ہذا حجر  
 بن الحارث بن عسر و الکندے اب امر القیس الشاعر فان ام حجر ہذا ام قنطام بالقاف نبیۃ  
 القیس بنیہ و بدل علیہ قول امر القیس عم ابی ابو حجر بن قنطام قال شایح دیوانہ و کلمہ ابو زید  
 و انما قال الحسن بن یزید بن حجر بن معاویہ فانہ جد الحجر المدکور و نصب حجر الفیل محذوف و الواو  
 حالیہ و الفارسیہ الدروع الفارسیہ کلمہ فی قول درید بن جہتہ عم سہم اہم فی الفارسیہ

الفیثیۃ للفرقة  
 اسد دہم قوم من ہنوتہ

سوی کوئے ہٹا نہیں سکتا تھا جب میں چلتے نہ زمین اب جھلکتی تھی زمین ہووین اور خجام

سے نہڑے اور بہت چلا چکا ہووے اُنہا ہوا تھا قال فرد و ما ہم لطمین کما یخرج

من خربة المراد الماء عطف على حرف التشبيه والاختراجه بالبعجة فالهامة فالموحدة كقبة عروة المراد

او اذنها و كل شئ يستدير و المراد بالجمجمة فاعلمه جميع مرادة و هي الرق المملوس من الماء و التمشية

بهم معروف عندهم قال الزمان في عيبه وطلع كنغم الزرق عند الزرق ملوان ومن اخذه بجنبه المزدب

نوشه وان نقد اخلا يقول فاما نساهم فردو بانهم عن افاء الملك طبعين نافذ يحرج الدم من منفذه كما

میخرج الماس من عروق الرزق الملحمه كويده كما مبدأفت ايشان كوشيد عرجا نچه از قديم ايشان

اما بطبعی نر و اندیدم که خون از صفرا و چنان میرفت که آب از دماغه و یا گوشه مشک لب بریز

میرودیجے ہم نے اول کیا کیا اور ایسے مارے سرہے بھگیا جسے حد سے یوں لوجا ہوا

جیسے ہر پہل کے مہری یا دوسکھو ہر مگھ پانی جا رہے ہاں و مگھ ہم علی حرم ہما

سكنا و في الايام عظيم على الامراء و السراة في مكة و مكة سبعة ايام و ادا ركب

وَأَحْرَمَ أَبْجَدًا كَمَا سَمِعُوا أَنَّهُ أَبْجَدُ فَارِسِيٍّ وَهُوَ هَكَذَا بِأَرْبَعَةِ بِلَاقِيٍّ مَعْرُوفٍ وَاسْمُهُ

مجموعه کتب معتبره و نفیسه است که در این کتابخانه موجود است و در این کتابخانه

بعض عمره المضاعف المنقولاً جملناهم على الف حسب شأنهم ما انما افقط لهم المراه صعدوا

الی انفس المحجل وقتہ کا نواسٹ فریق و دھیت اساتذہ من الصعود سے گوید کہ برہمنی کوہ

مثلاً آنال مسوگر دانید چه برین محض شرطند که بر مینی او بر آیند و حال این بود که خود ریش و

1



السید البری یزید بن الحلو و دکنی بالقمر طعن الیہما فی فہم القریظ لایکون الاسف الیہین فقال کہ شکر  
 ای یما فی صرح بنہ القانوس و عنہ بقیہ المذکور علی سبیل التجرید لیسجد بالحقہ فالخوذة  
 العشرة الصنابة والعرب تشبہ بجلید الشدید بالحق الصلب نقول اجتماع احوال تیس بن معد یکرب  
 لاسین ورواها لیسین بسید یما فی جدید شید کا تہ صلب سے گوید کہ گرد تیس بن معد یکرب  
 فراہم آمد و ہمہ زرہ پوش و ہمراہ آن سالار یما فی بودند کہ ورشدت و صلاحیت سبک خارا  
 سے ماند عینہ تیس بن معد یکرب کنڈی کی گردا کٹی ہوئی اور حال او نگاہیہ تھا کہ زرہ نگہ تیس  
 ہوئی اور ایک ایسی نیشی ریش کی ہمراہ تھی جو کڑی تیر کے مانند تھا قال وصفت من العوام  
 لا تنہا ہ الا بمیضۃ عسل اللقیۃ بالمخارفا لغوا یمین کا مسہد الجاحد و رفته علی الایہ اور  
 و تیکہ للتعظیم لکثیرہ والعواکب جمع عاکب من عسکت المرأة علی زوجہا او انثرت و حضرت امرہ  
 و یکنے بر عن الحق الکثریہ و یکنے باین العاکب عن الکبریم الشیخ کا یکنے عنہ باین حرۃ و ہو بقدر الصفا  
 والمعنی المنع والبرہۃ انصاف المصوب للصفیت والبیضۃ لغت کیتۃ ومعنی البیاض الکلیۃ ان کیون ذات  
 وروئے صافیہ و بیضات لامعہ والرعندہ بالجلتین تانیث الارسل و ہوا الحق و اعلیٰ کہے بہا  
 من الکفۃ اتنی لایخاف العواقب و ہوسن لوانہم شجاعہ و مسہ تولد تعالیٰ ولا یخاف عذابا اسے  
 عقیقہ اور رستہ و تیس بن معاذ الممدۃ طویلیہ سے گوید کہ مجھ آہا این است کہ گرد و عظیم از کبر  
 زمانہ کریم کہ کا انفت او بجز شکر سے نہ توانست کہ وہ روزہ ہی خشان و خوش و اسے تابان  
 و شستہ باش و از انجام کار نیند شد و ترازو بیار باشد بعم فاسد فراہم آمد سید عینے  
 اور عین سے ایک یہ ہے کہ ایک بڑا غول اچھٹا کیوں کی پوتون کا حکو ایسے لشکر کی

شوقا بہ ولایت بدین دلتوئے مے گوید کہ مشوای آنان گردید و یا این کہ آب و خرمایہم انیش  
یا حمراہ ایشان بود و آنخسبہ کہ کف اسے خواب و غمور سے آید و بختان شود از و غموش  
میوزند و میر بخت یعنی پیر وہاں بدایا و کور و اندکیا اور حال یہ کہ پانی اور چھوڑے ساتھ  
او کی یا ساتھ او کے تھی اور حق یہ ہے کہ خدا کا کام پورا ہوتا ہے اور شامت کے مارے بخت

چلتے رہتے ہیں بل ان کو کھنڈ غرواف قہتم الیکم ہستیہ اشراء  
منسوب بقبل محذوف والغور وصر رغرۃ اذا خدعہ و لصبہ علی انہ حال من الصیر المنسوب  
فی تنوینہ منہ خواہدین بدیل لیتو کہ کو قہتمہ و ہم وعین و لی کہ کہ من الغیر فی ذی منہ عین و بدیل لیتو  
منہم و محذوف عین بشیو کہ کہ بدیل علیہ قولہ ہستیہ اشراء فان الاشرا کیوں محذوف و عا و السوف من قیض  
الغور و الہستیہ ما بقدرہ الانسان فی نفسہ و الاشراء فعلاء من الاشراء و جعل طبرہ والمرح فارسہ  
فریدگی و مال سستی و ہندیہ انانا و اوچا بن بقول اذ کہ و ان کہم تنوینہم خواہدین علی ان یا تو کہ علی  
غرۃ و ذراع لیکن لکم عند او قد کہتم محذوف عین بلا حکم و شو کہتم ف قہتم الیکم انیکم انہ کات  
نشتہ من بطر کہ کہ گوید کہ یا کو منید آرا کہ شمار زوے ایشان چنین کہ کہ کہ طبرہ و ماہ میلینہ کہ کہ در صورت  
نہائی نما خدعہ و بدیل یا نہما شو کہ خود فرہیتہ و بدیل چنانچہ آرزوے حزاب شما ایشان را بجا بن شما

روانہ گردانید معینہی تم جب کی بات یاد کرو کہ تم بہ آرزو کرتی تھی کہ وہ کہل کھلائے اور میں فکر اگر  
ایسی ویسی جو عیاں تو کوسے عذر قائم رہے و یا تم دھوکا کھا ہی جوی تھے اور اپنے شان و شوکت  
پر اترا تھی تھے تو تمہارے آرزوئی جو اوچھین سے تھی او کو تمہارے طرف چل گیا فال بغیر کو  
غور راہ لاکن رفع الال شخصہم والضحیٰ مضرب غرور علی المصدر تہ و آلالہ

منفسہ فلا یوجد فی المکتب لکن تبعی ما صر لعیبہ تعاقب بین علی عمرو بن ہند فیقول اذکر و اذا نزل  
 بذا الملک و اذخو النعمان قریبہ <sup>من</sup> یونیت ملک عسان فی الارض العالیۃ و المکان العاکمان اقرب  
 دیار نزولھا موضع الاعوص مے گوید کہ یا کونید آن روز کہ خود این پادشاہ دیار و غریزایو  
 نعمان قریب میون و خست شاہ عسان را بر یک ن لبب رفرو و آو پس اقرب مقامات نزول او موضع  
 اعوص بود یعنی ترجمہ کہ بات یاد کرد کہ آپ اس پادشاہ نے یا اذکر کہ بہا سنی نعمان نے شاہ عسان  
 کے بیسیون کا دولا ایک اونچی جگہ پر اوتا را پر سب جگہوں سے بہت قریب موضع اعوص تھا قال  
 فمات لہ قراضیۃ من کل حی کاہنم القار التا وے الاجتماع ومنہ تاوت الطیر اذا  
 اجتمعت والضمیر الحبر و لیس المستحق فی احوال و القراضیۃ جمع قرضات بالقاف فالمتحد فالمتحد  
 فالوحدة اللق الغفیر و الح القوم و الضمیر المضموب للقراضیۃ القار جمع لقوة و ہی القاب  
 و هو طایر معروف بصید الارانب و نحو ما و منہ و میں الباری عداوة و کیوں کہ بر منہ و قیل فانیۃ  
 شاہین و لیس بذاک جملۃ اثببت فیغت قراضیۃ یقول فاجتمعت لصوص من کل قوم کاہنم عسان  
 تطلب الصید مے گوید کہ پس از برائے اواز ہر گروہ این چنین غار نگران گرسنہ چشم فراہم  
 آمدند کہ کبان عسان شکار جو بودند یعنی ہر خاص اسکے لئے ادھر ادھر سے ہر قوم کے  
 پہنچے ٹیڑی ٹیڑی ہوئے جو عقاہون کے مانند تہی قال فہذا ہم بالاسودین المرسلین  
 بہ الاستقیار یقال ہما ہم اذا تقدمہم و من الہادے و یجوز ان یتکون معینے ارسلہم و الاسود  
 المار و التمر و النطف حال لہم لیسبلغ بالفتح البالف السافذ لاسنیۃ شے و شقی بد کر ضنی حزن بہ  
 و اختط یقول تقدمہم و ارسلہم بالماء و التمر و امر اللہ بالغ نافذ لاسنیۃ مانع و نفاظ بہ الذین

منه ثار و ولائته و مدائنه حتى القاتل و ذلك في حق المقتول فما يوجد في بعض النسخ من مقتول  
عليه خطأ فان التسخير يكون فانما مقتولا و اضيب مجبول رواها با و اراده قال تعالى حيث اصحاب  
اسنة ارا و في الاغاني توالي العلاء و العفاء و ملدروس و سبعة ب عفاء الكوم و يكون بالديات يقال  
الكوم فلما خاضته ديا متا قال زهير عني الكوم بالسين فاصبحت و انما عجم به لان هر دم مقتول  
كان اشد عار عندهم فقول و من قتلوه من قتلوه في قول عليهم حيث اويح ذنبا ره و لا بد تيرمين اريد عني الكوم  
بالديات و توالي العفاء عموما كويد كه كه ارنه تغلب بريت ايا ان شته ذن خون او باطل شد و وقت  
كر زنه ايم و كونه با و است خو نبه اے آهنا بار بريت و ما بود و و و و و و نبه ايش هم گرفته زنده بيقعه  
تقليد بين سے جو كے اوكے ہاتھ سے مار گئی تو خون او کا ضایع گیا اور جب كنجی پرانے  
زخم خو نبه و ن کے دینے سے بار بڑی سائی جاتے تھے تو کسی نے بات او كے پوچھی قال او اهل  
العلیاء قبة میسون فادنے و یار ما العوصا و مضوب بفعیل مخذوف و اصل  
منه انزل و اسكن و اسكن فی عمر و بن منہ علی <sup>عطی</sup> ناقص نے الا غاسے من انه اغارت خو كجھ علی  
بعض رواة الشافعیة كمال كمال من نو ك عمن و القذو امر العتیس بن المنذر و اخذ عمرو بن مسند  
بقا لك الملك يقال لما میسون و لا تحسبه نعمان بن المنذر علی قول بعضهم حيث قال و ج عمرو بن منذر  
احام نعمان الى الشام بعد قتل ابو المنذر و با تحم كمان ذلك با حانة من كبر و علی الارض العالیة و  
اس الجبل مضوب علی الطرفیة يقال حل السبل و حله السبل و منه قوله تعالى و احلوا المقامه و <sup>نقته</sup>  
النهار المستدیر و بتعیر لخصه مضوب علی بعض قولیه و انما للترتیب و الا دنے الاقرب و الله یار جمیع دا  
و الحزب و المیسون و العوصا را بملتین علما را و به الا عوص و هو موضع في بلاد بابل و اما العوصا



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن  
موسى عليه السلام

صیغہ اباع قتل ہمارے مرج علیہ قتل از نظر الحارث والاؤل شہر و قریب و در عارہ بالکسر تہ  
المرعی قال تغلب خیر صید الریاء و فی ہذہ الکلمۃ تعریف علی بن النعمان تغلب و عسراء و عمرو و ہند  
علیہم تہمل علیہم عمرو بن ہند علی ان یاخذنا المذہ قالوا الطین ابن ہند انار عارہ لہ قتل بل قاتلہ ہند  
تغلب مثل التکلیف الی قاسا او مناصین سا المذہ قتل عدوہ بل یکن رعاء و عمرو بن ہند ستے  
لم یکن لہ ابنین مقاسا تھا مے قاسا سیدہ و قاسا سیدہ لم یکن در عارہ مے گوید کہ آیا شہا  
حفت تہم کی ماوراء و روز کشیدید کہ سیدہ مخی بجگ حارث عسائی نہ و اند شدہ بود آیا ماشبانان عمرو بن  
ہند بود و غیر سکہ شام حثبائی فرور کشیدید و ماکشیدیم و ماشبانان عمرو بن ہند بودیم یعنی کسب  
تسے ہمارے قوم کی رسمی نگینین او ہما بن جبکہ سیدہ مخی حارث عسائی مے لڑیکو گیا تھا کیا ہم عمرو  
بن ہند کی چڑی تہ قال ما اصابوا من تغلب فی طول علیہم اذا اصیبت العمار ما موصولة  
بمعنی من تغلبت علیہ یعنی الشرط و لہ ذلک دخلت القام فی خبر ہار و روسے من اصابوا و یقال اصابہ اذا  
خضر و یجوز قول اوہب و یخوہا و الغیر المرفوع فی الفعل لیس لابل عثمان فان بنی تغلب لہ شہداء  
فلک الحروب تھے قتل احدہم و طیل و مدہ بل و عمرو بن ہند و اتباعہ قال فی الاغانی و دعار و  
بن ہند بنی تغلب بعد قتل المذہ علی ان یاخذنا شہارہ من اہل عثمان فقالوا لا یطیع احدنا من آل المذہ  
انظر ابن ہند انار عارہ تغلب عمرو بن ہند و جمع جموع عاکشیرہ و انتم لا یغزو احدنا بل تغلب  
انار ہم و قتل ہم کشیدہ تھے استغفہ من کان بعد فاسک عنہم ثم طلت دما قتلہم و ذلک  
قول الحارث ما اصابوا من تغلب انتہ و ضمیر لغیر مفعول محذوف و الاصل ما اصابہ و من بیانہ  
و یقال تل و مدہ جموع لا اذہا بیان لم یخذ شہارہ و لا بیتہ و یقال ظل علیہ و مدہ اذا لم یخذ

الذی فیہ ثلثا من عظیم ولا ارض خشبہ ذات حجارۃ مے گوید کہ ہر کہ از ما بگریزد و مگر کہ  
 بلندوزین سنگلاخ اور انجات نمی دہد عینے جو کوے ہم سے جان اپنی بچا کر بھاگی تو بے پھاڑ کے  
 چوٹی اوپر ہر ملی زمین او کو بچا نہیں سکتے قال ملک اضرع السبرنیۃ لایو جدد فیہا لایا  
 لدیہ کفی امر فرغ علی الحبزیۃ من مجدوف و ہوا ما ضمیمہ واسم اشارۃ والمرجع او المثار الیہ  
 حمر بن ہند اضرع اذ لہ و روئے صنلع السبرنیۃ و ہوا فعل صقۃ من ضلع اذ اشدت و توے خبر مجدوف  
 و انجدت ملک و البریۃ تخفیف فعیلۃ من برء اللہ اذ خلق و المجر و فے فیہ نالہ و الکفا و کسب المثل  
 الماوی یقال اضرع کذا فہ و کفوءہ و عنہ بالریۃ اشدۃ و الجادۃ فانہ کان شدیداً جلید اولہ لقب  
 بمضطرط الحجارۃ یقول ہا نک اذل کل الخلائق فقیرہ و قسمہ او ہوا تو اجم و اشد ہم لایو جدد فی الخلائق مثل لایا  
 لدیہ من اشدۃ و الجادۃ مے گوید کہ عمر بن ہند پادشاہی است کہ ہم خلائق را منقاد و مطیع خود  
 گردانیدہ دیا و اتوے و اشد ہمہ دنیا است و در تمام دنیا مثل قوت و جلالت و یافتنہ نمی شود  
 بیغنیہ بحدہ پادشاہ ہے جسے سارے خدائی کو مطیع اپنا بنایا و ہ سارے دنیا سے بڑا

زبردست ہے اور جو بات اس میں ہے وہ کہیں پائے نہیں جاتے قل کما کیف قومنا

اذا عزمنا نزل عن الابرار عزم الکاف اسمیۃ و محمداً النصب علی المقبولیۃ  
 و الظاہر انہ اراد بقومہ بنی شیکر بن بکر و یحوز ان یکن مرادہ اکثر بنی بکر فان بعضہم کہنی حنیفۃ  
 لم یکنوا مع المنذر و اتہ اراد بالمنذر بن مامر السمار و اباعمر بن ہند و لایعبد ان میرا و بالمنذر  
 بن اعمش بن المنذر بن مامر السمار او عمرو بن ہند و کان لقباً بالاسود و ذلک لان کلامہا کان  
 قد صار لقباً للاحارث الاعرج الغسانی ملک لثام الا ان ہذا المنذر سار بعد ما قتل ابوہ فی

الحرم وہی شوال و ذوالقعدة و ذوالحجہ و المحرم قال تعالى و منها اربعه حرم و كانت العرب لا یغزون و لا یقاتون نسجھا و نبات مرسانہ تمیم فانه تمیم بن مرز و الجملة حال من ضمیر لم یستسلم فی احرامنا یقول ثم اعزنا علی بنی تمیم فخلنا فی الاشهر الحرم و قد كانت نبات مرز اوی سنا تمیم اما بنی سنا مے گوید کہ عبدالرحمن بن بنی تمیم فاقویم و دست غارت یکشاویم و دجل شہور حرام و شتی گردیم کہ زبان بنی تمیم در بیان مکتیرگان بوزنہ بعینہ پیریم بنی تمیم پیریلہ اور طبرستہ پیرے ہاتھ مارے پیر حرام ہونوں میں ایسے حال میں داخل ہوئے کہ بنی تمیم کے عورتیں ہمارے لونڈیاں تھیں قال

لا یقیم العزیز بالبلد السہل ولا یسفع الذیل الخباء الا قاتلہ اکون یقال اقام بالمكان اذا سکن فیدوام والبلد القطعة من الارض ومن غیر السبلد المسجد و اکثر ما یتعل فیما کان منہا معموراً و لکن یقال للدار والمصر والقرية والعزیز یقتضی الذیل معروف و السبلد اللین الضعیف والخباء الہرب والامراع فیه و السبیت خرج مخرج المثل یقول لا یسکن العزیز من الرجال فی البلد السہل الذی لا یلازم شاة ولا ینفع الہرب الذیل فانه ذیل حیث یکون مے گوید کہ مرد عزیز در مقام ذیل اقامت نہ کند و مرد ذیل اگر محبت ہو و نہ نیکدہد بعینہ عزیز آدمی ذیل یکے میں نہیں ہر تہا ہے اور ذیل آوے کو ہاگت نفع نہیں دیتا ہے قال پس بنی الذی یو امل منا

اس طلوع و خورہ و حبلہ کلکس ہا بعینہ نا و لا و بنی من الانجاد و دول و و اول فرومنہ الخوئل معناه المنقر قال تعلل لیسیر و اسن و و نہ نو ملا و اسر الشی اعلاء مرفوع علی تانہ فاعل الفعل ان بنی و الطول الجبل عظیم و اشجرة بالفتح الارض الغلیظة الرحباء بالفتح فالحجیم الارض الخشنة الکثیرۃ الحجارة و خصھا بالذکر لان اسس الجبل لا یصعد الیہ و الارض ذات الحجارة تیغہ قطعہا یقول لا بنی





ولیس امن الموضع آئے وقت الحرب میں یہاں بکر و تغلب ناہا حسن لا غیر غیرۃ مصغرا  
کچھ نہیں دیکھیں پوچھا لاحد منهم و آردات و کان یومہ لتغلب علی بکر و جنو بالمہمة فالنوں بالکسر  
و کان لبسبنی تغلب بن حکامہ بن بکر علی تغلب و طین السدر و قیل لہ الفضیۃ و العقیۃ  
مصغریں و کان لتغلب علی بکر و قضیۃ بالعارف فالعجۃ المشدۃ بالکسر و قیل لیومہ یوم  
و کان لبکر علی تغلب و لعلہما موضعان و قعت بینہما الحرب بین بکر و تغلب و بین زہیر بن جبابہ  
الکلیعی و کثرت القتلی فی تغلب و ذہب و ما وہم ہر راحی لم یوخذ شبارہم ولا بد باتہم و العار  
فیہ معنی الی و قد صرح بہا فی حدیث حرام ما ین عمیر الی ثور و المجبور فی فیہ للوصول و لعل  
جزء مقدم و المجزۃ خبر الشریط و الاصل ففیہ الاموات و لکن حذف الفاء ضرورۃ کما فی  
قول البہدلی عم مطیعہ من باتہا لا یضیرنا اے فلا یضیرنا و غنیۃ بالاموال منہم  
القتل الذین لم یوخذ شبارہم و بالاحیاء القتلی الذین اخذ شبارہم فانہم کا نوایر عون  
ان القتیل الذی یوخذ شبارہ کیون چاہا و فی قبرہ نور الذی لا یوخذ شبارہ ہو  
سیت و فی قبرہ ظلمۃ بقول ان کشفتم عما بین لمحۃ الی الصاقب من الارض فیوجد فیہ موت  
من القتلی الذین لم یوخذ شبارہم و ہم منکم و احیاء من القتلی الذین اخذ شبارہم و ہم  
مننا سے کوید کہ اگر شما ہمہ زمین از وادی لمحۃ تا کوہ صاقب بکشاید پس در ان مکان  
مہتند کہ عوض ایشان گرفتہ شد و آمان از شما ہستند و کشتگانید کہ عوض ایشان گرفتہ  
شدہ و زندہ ہستند و آمان از ما ہستند یعنی اگر تم وادی لمحۃ سے لیکر کوہ صاقب تک  
گر ٹھی مردی او کہا رو تو بہت سے کشتی او سمین ایسے ہیں جسکے خون کا عوض ہمیں

منقطع و افضل من شمس و من دون مالدیه الشما المقسط العادل بقول ملک  
 عادل و افضل من شمس علی الارض و فقیر الشما مالدیه من الحفعال الحمیده میگوید که  
 بن پادشاه دادگستر و بهترین جسم مردمان است و آنچه که با او از کمالات و محامد است  
 ثانی کسی بداهت را رسد بعینت به پادشاه مضاف او را سر آرمیون که اچا ہے اور  
 کوئے آدمی او کے کماؤن کی موافق او کو سراہ نہیں سکتا ہے قال ایما خطہ ارد تم فادو  
 الیما تستقی بہ الامار ایما مضوب علی ہنیکون مفعول ارد تم او مرفوع علی اسکون الضمیر المفعول  
 اخذ و فادو کلثہ ما زایدہ و الخطہ بالضم الامر و شبة العقدة و ادسے الشی الیہ اذا قالہ لہ افضلہ بہ  
 علی تم و جہ و تشخی علی صنیعة المونث الغایب مجہولاً و رفعہ علی الاستیذان کما یقال تم بدو  
 الامیر کا نہ جواب و سوال و الامار جمع ملازم اشراف القوم و کنے بشعار ہم عن زوال شکوہم  
 فان الشک مرض یخاطب الامار تم علی سبیل الالتفات من الغیبۃ الی الخطاب و یقول ائی  
 امر ارد تم او اسے امر ارد تم ادادہ فادوہ لہینا تشفیہ باشراف القوم من مرض الشک میگوید کہ  
 ہمارے کہ شما بخوابید و پیش کردن او شمار منظور باشد بر ما پیش کنید حاضران مجلس  
 کہ اشراف و کرام مستند بآن شفای کامل خواہند یافت و شکوک و شبہات ایشان زایل خواہند  
 یعنی جو بات تم چاہو وہ بلا شک ہمارے سامنے پیش کرو پہلے آدمیوں کی شک و شبہ  
 جاتی نہیں کہ قال ان نبستم باہن ملجہ فالصائب فیہ الاموات و الاحیاء  
 انیش تعقید النون علی الموحدة فالملحۃ کشف القبور و الحبث عن المستور ماموصولہ و ملجہ  
 بالکسر غیر مضروف و ادو الصائب بالملحۃ فالملحۃ جبل معروف کا نہ ہوتا

او التفریق علی ان کیوں مصدر مچھو لا و کیوں ہو مرفوعاً علی الاستدعاء و التفرق خبر مقدم  
 والجملة انشائية علی ان کیوں و دعا للتحلیل و لم یکن فی تالی للتحلیل و منقولہ محذوف و لا یبعد  
 ان یراد به المتعدي المعروف و کیوں فاعل ثانی و تانیثہ علی ان المصدر یوثق و ینکر  
 اسے و تالی الاجلار اسے الاستخراج عن لبسہ ایکن لخصمها فلا کیوں قادر علی ان یخرج  
 مالکها عن بلده و قال فی الشرح مشبہ ان یجول لخصیل و ان تانی لخصمها ان یجلی صاحبها  
 او طائے اقول ان ہذا تانیثہ اذا کان الاجلار معنول تانی ورح لا کیوں الاستغناء علی المعنویۃ  
 و ہو مرفوع یقول ان ہذا ملک اسے المنب قدیم بحسب مشبہ یجول لخصیل فی الغزوات و  
 الغارات و تالی ان تقصر ما و تطیع غیرہ لخصمها الجبلار عن بلده او تلے الاجلار اسے الاخراج  
 عن الوطن ایکن لخصمها فیخرج صاحبها عن بلده — گویا کہ امین پادشاہ از منسل ارم  
 بن سام قدیم السطنت است و ہمارا ہے ایچینین شاہ اسپان در معارک غزوات و غارات  
 سے دونہ داز کے و کوتاہ ہے و از فرمانبرداری سے غیر اباسے کند ہر کہ خصم آہنا باشد تاکہ  
 او خانان خود دور افتادہ یا دیو یا امی کہ خود خارج از خانان کردن ازین اباسے کند کہ برآ  
 خصم آہنا باشد تاکہ مالک آخارا از خانانش ہیردن کند معینہ یہ پادشاہ ارم بن سام  
 کے اولاد اور قدیم سے خاندانی ہے اور ایسے ہی گھوڑے دور قتی میں اور کمی کوتاہ ہے  
 ہینین کرتے اور دوسری کے ہینین مانتے انکے بدخواہوں کا خانہ حزاب اور وہ اپنے  
 یار و دیار سے باہر ہوں یا خود جبلا وطن کرنا اسباب سے انکار کرتا ہے کہ وہ  
 او کو دشمنوں کے لئے ہوتا کہ وہ اوسکے مالکوں کو گھر سے باہر نکالین قال ملک

ورتاه بالهتله فالقواتية اوله وارجاه والمويكيسن الامر العظيم والتهسية والصغار الشديدة  
 سميت به لانه لا تنعم وعاز من تقليب او لا يسمع فيها بعضهم بعضاً والمجار والمجرور سفتق بال  
 فانه يقال ذل له اوله ولا يبعد ان يكون حالاً من مويك فان حال السكرة الموصوفة قد تقدم  
 قال علمية موحشاً طلل قديم يقول عبده ساشد العصب على الحوادث لا ترجيه للدهر ذلة  
 شديدة فلا يذل له ويبقى على جلالته مكي كويده بر حوادث زمانه حتمين وسجاسة خود  
 ترشروى وچنين خبرى وقوى كسج آفت سخت اورا مطيع ومنقاد زمانه نمى گردد  
 يعنى بربد مزاج اور عادتون پر چنجانى والا سكو كوسى سخت آفت زمانه كا دليل نه بنا  
 قال ارحمى بمشكلة جالت كحسيل وتابى لخصمها الاجلار الارسة نسبة الى ارم بن  
 سام بن نوح عليه السلام واراد به عمرو بن مهند اللخمي فانه من آل نضر بن ربيعة بن الحارث  
 بن مسعود بن مالك بن غنم كصرد بن نارة كتمانته بن لخم بالمعجزة بن عدس بن الحارث  
 بن مرة بن ادد بالدين كصرد بن شيب بن عريب بن زيد بن كهلان بن سباب بن شيب  
 بن برب بن قحطان بن هو علب السلام بن عبد الله بن رباح بن حبلة زكنور بن عاد  
 وقيل رباح بن عاون بن عوص بن ارم بن سام بن نوح عليه السلام وكنت به عن شرافة  
 نسبة وقدم ياسته والبار للملاسة وجمالت من الجولان والماسخه بمعني المضاعف ليل  
 تأتى على ان المقام مقام المرح وجمالت القوم عن الموضع جلار واجلوا اجلاد تفرقوا منه و  
 قد يفرق بانه يقال جلوا اذا تفرقوا من الخوف واجلوا اذا تفرقوا من القحط ويقال اجلادهم  
 اذا اخرجهم عن بلديهم بالحكمة لانه لازم ومتعدد الظاهر ان المراد به التفرق عن البلد او



سنے اور حال بخیر تھا کہ اوہمیں خود مینے اور خود نامی سمائی ہوئی تھے قال مکان  
 المنون تروے بنا ارغن جو نامی باسب عنہ العمار الفار للعتیق والمون البیر  
 ومنه ریب المنون اسے خواہ وہ تروے من روے کچھ کرے ادا رہے بہ والا رغن  
 الجبل المرتفع انہی لہ الف مقدم بقا للبحث عنہم قال المحاسی عم الی میا و ارغن بکفر  
 قال خدا بن زہیر عم و ہما ہم بارغن مکفر مغلوب علی انہ حال من الضمیر المجرور نے  
 بنا و الجون لفتح الجیم قیال للامین و الاسود و حبش بوصف بکلیہا قیال کتیبہ خضر و جاد  
 اذا کانت ذات اسح و صیدہ و کثرہ کثیرہ و قیال کتیبہ شہباز اذا کانت ذات درو  
 لامعہ و ہستہ حدیدہ و سیوف صقیۃ و الانجیاب الانشاق و العمار السحاب المرتفع و کنہ  
 بالانفاق اسحاب عنہ عن ارتفاعہ بحیث یخرج راسہ منہ و قیال و انفق عن الارض  
 اذا خرج منها قیال مکان الدھریۃ الناس بنا و نحن حبش کجبل مرتفع امیر و اسود  
 نیشق عنہ السحاب المرتفع فیخرج راسہ منہ مسیوید کہ پس گویا کہ زمانہ مردمان را جانیند  
 و حال این است کہ مائل کو ہی ہستم کہ سفید و یا سیاہ است و چندان سر کشیدہ کہ  
 ابر بند از و شکافہ میوہ عینے پیر گویا زمانہ لوگون کو ہمارے ساتھ مارتا ہے اور حال  
 یہ ہے کہ ہم ایک ایسے اونچی کالی یا دھوا ہمارے مانند ہیں جسکی چوٹے بڑے اونچی باد لون  
 کو چیر کر باہر نکل گئے ہے قال مکفر اسے الحواش لا تروقہ للدم ہر موید صما  
 السحب الشدید العبوسۃ الغضبان و ہومن صفات اشباب الحبش و اکثر ما سئل  
 مع الارغن المراد بہ الحبش کما فی المنہر عن المذکورین وعدے بعلی لقصنہ معنی الغضب

حکم لا یوصل الی جوفہ والعقار بالقاف فالملطین فغلا من النفس وروح الصدر وروح  
 النظر ویکینه بعن الابرار بالتکبر والحجة الفعلیة حال لقول فقیہینا مع ویشہم بنا وتقولہم علیہم علی  
 لکننا من بعضہم وعداوتہم ترغنا الی المکارم والمعالی حصون مسیقة وغرہ ابیتہم گوید کہ  
 پس باوصف بدگوئی وعیب جوئی ایشان برہمان بغض وعداوت کہ میان ما وایشان بود  
 فایم وثابت مانیم و حال این بود کہ جاہے استوار و آبروی نخت شمار مادم بدم مارا بدیدہ <sup>مگر</sup>  
 یعنی پرہم باوجود آنکہ جوڑوں کی اوسی عداوت پر جمی رہے جو ہمارے اوکلی چلی آتی تھی  
 اور حال یہ تھا کہ ہمارے کوٹ اور گدہ اور ہمارے بڑے بات کہو دم بدم بڑبائی تھے  
 قال قبل ما لیوم بمضیت بعیون الناس فیہا غیظ و اباہم کلمہ ما زایدہ فحمت  
 بین المضاف والمضاف الیہ و بعض متعہ بنفسہ فالبارد خستہ علی المفعول زایدہ وکنے  
 تلیض العیون عن الاعمار فان البیاض العین کنا تہ عن العمی قال تعالی و ابضیت عیناہ علی  
 ثم قال فارتد بصیرہ لمسکن فی الفعل والمجرور فی فیہا الغرہ والتعطی بالملطین نیما تھانیہ  
 ان یکون الانسان طویل العنق ویکینه بعن التکبر فان التکبر عین غرہ وبقال غرہ عبط اذا  
 کان انیا متغیا و الاباء الکراہۃ والعصیان والحجة الطرفیہ حال من المسکن فی مضیت  
 یقول قبل ہذا الیوم امت غرتا عیون الناس حیث لا تطیعون ان یطروا البینا وقد  
 کان فیہا تکبر و ابارمے گوید کہ پیش از امروز آبرو کے مآب و تاب با چشمہاے مردمان  
 کو گردانید چنانچہ گزشتین مامی تو استند و حال این بود کہ خود او تگبری و عصیان فی داشت یعنی  
 آج سے پہلے ہمارے چپکے دھپکتے غرت فی لوگوں کی آنکھوں کو اندھا کیا چنانچہ وہ محکوم دیکھ

عمرو بن کثوم الثعلبی فان کان دشمنی ہم عند عمرو بن مہدی و لا عند عمرو بن مہدی و مل لا استقام  
 و معناه النفی و الخیار و تفرقة بین المذنب و المقتصد و بالذکر و فی الہدایة الاتی نقول یا ایہا الذی سنیق بالوشے  
 عند عمرو بن مہدی بلعد غما بالفرش و لیس لہ بقا فان الکذب لا یبقی و لا یدوم حے گوید کہ اسے  
 انکہ عمرو بن مہدی اہلکات دروغ را آستہ پیراستہ میرساند و این را بقاسی نیست چہ دروغ از  
 خود سے کشاید عینہ ای وہ کہ عمرو بن مہدی کے کانون میں ہمارے طرف سے ہو نکلتا ہے اور چوٹی  
 چوٹی باتیں بڑے ٹپ ٹاپ دیکر سناتا ہے اور چوٹی کی پانچویں مثال لا تخلف علی غراک  
 انا طالم اقد و شے بنا الا عدا و خالہ حسب و طنہ حذف مفعولہ الثانی و لا یخذف الا عل  
 قلة نص عبد الرضی و الغرار بالفتح اسم الاغراء و ہو الحث علی الضرر و الا لایام و انا بالضب  
 بتقدیر اللام و بالکسر علی الاستیفاء و بنا متعلق بوشے فان الوشے متبذرے بالبار نقول  
 لا تخدنا خاشعین اولہ علی اعراک عمرو بن مہدی علینا بالوشی و القول الباطل لانا و انا و انا و  
 بنا اعدا و ناقبک فتم تخشع لہم شیا حے گوید کہ تو این کجاں مہدی کہ ماہر انخوا سے  
 و انخوا سے تو کہ بخت عمرو بن مہدی آرا کا جاری برے سرسند و آدم و دست زار سے پیش  
 ہچو تو ہی بدایم چہ شیرازین ہم بدخو اناں ما غمارے کردہ اند و باہان شان و شوکت  
 خود بودہ ایم عینے تو یہ منجنا کہ ہم تیرے ان باتوں سے کہ آج کل تو عمرو بن مہدی کی کان  
 بہر رہا ہی توڑے بہت دب جائیگی چنانچہ پہلے اس سے ہمارے پیری برا چاہنی والوں  
 نے یاد شاہ کے کان پر سے مگر ہم ویسی ہی ٹکری رہے قال فبقینا علی الشارۃ فبقینا  
 حصون و عثرة نقار الشارۃ المنقض و العدا و و نماہ و رفہ و الحصن کل موضع

يقال اجمع امره اذا غزم عليه قال تعالى اذا جمعوا امرهم وموليس بمعنی الاطباق كما توهمه  
 بعضهم فانه يحسن على والعشرا بالكسر محروفاً ما بين المغرب والعتمة وقيل انه من رول  
 الشمس الى طلوع الفجر وصبح الرجل اذا دخل في الصبح والنفوس بالجمع كثير الاصوات  
 ولهم حال منه يقول غرّموا على امرهم المقدّر في انفسهم عشا فلما دخلوا في الصبح دخلت فيهم  
 كثرة اصوات مختلفة كثر واما الاجتماع مع كويد كه منكم عشا غرم مر مقصود كروند  
 وقتی كه داخل باد وشدند شعور عظیم ایشان هم وچند بادا وگروید یعنی رات کے وقت  
 ایک بات اونہوں نے جی میں بٹانی اور جب ترگا ہوا تو وہ اکٹھی ہوئے اور بہت بڑا  
 شور مچایا۔ قال من مناد ومن مجيب ومن اضھال حسیل خلال ذاک الرغاء  
 من بیانیتہ و موبیان الضوضاء و مناد و مجیب کلاہما بتقدیر المضاف والمضماہل صوت  
 الفرس و خلال الشئ بالکسر وسطہ ومنہ خلال الدیار و ذاک اشارۃ الی مجموع الاصوات و  
 الرغاء بالراء المعجمة والعین المعجمة لغراب صوت الابل ومن قولہم لا راغیت فیہا ولا ثاغیتہ  
 يقول اصعبت لهم ضوضاء من صوت مناد و صوت مجیب و صوت فرس فیہا صوت  
 الابل مع کويد کہ شورا ایشان از بانگ آواز کنند و بانگ جواب دہندہ و بانگ اسپان  
 کہ دران بانگ شران و بخلوط و مولف بود یعنی صبح ہوتی سے شور اوانگھا اوٹھا  
 جسمیں بچارنے والون اور جواب دینے والون کی آوازیں اور گھوڑوں کا ہنہانا اور اونٹوں  
 کا بڑانا تھا قال ایہا الناطق المرش عنہ عند عروہل لذاک بقار النطق ہوا تکلم بما  
 یفید فی الخجۃ و قرش الكلام زینہ و زخرفہ و عارے لعین انقصنہ معنی التبلیغ و عنہ بہ



منادی الذنب ولا یسمع الخیلة الخلاء هذه الخیلة بیان لقوله یعلون علینا والخی  
 البری من الذنب والخلاء البراءة منه والخیلة اعتراض علی مذنب المخبئین بقول یخبطون الذنب  
 هو بری من الذنب منام من هو مذنب من غیرنا ولا یسمع البراءة البری اذا سمع قول الوشاة وعمل به  
 وفیه تعریف بعمره من مہد فانه کان یسمع قول بنی تغلب و یوشع علی بنی کبر مع گوید کہ میگیا ہاں  
 مارا بیان گنہگار ہے آئینہ زد کہ ازماستید مگر بیگناہی میگیا ہاں اسودے منید ہد قول مخالفان  
 شفیہہ شیوہ بان کارستہ نہ گرد معینے وہ ہمارے بیگناہوں کو پر اسی گنہہ کاروں سے ملتا  
 ہیں مگر جہاں لگانی بجائی والے کسے سنی جاتی ہیں وہاں بیگناہی کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے  
 زعموا ان کل من ضرب العیر موال لہنا وانا اللولاء ختلف فی معنی قولہ من  
 ضرب العیر بحسب اختلاف معنی العیر ختلف ان من کان یعرف ہذا البیت قد ذہب <sup>لک</sup> و  
 استفاد من القاموس ان من ضرب العیر کنایۃ عن الناس حیث قال وما درے اتے من  
 ضرب العیر معوی ای اے الناس ہوا انتہی اقول انا ارادہ العرب الناس لان اکثرہم کانوا مل  
 الوہر فیضون او ما و الخیام ایضا کانوا <sup>معیشت</sup> اوحشی وعینہ بالموالی الا حلاف موالی الموالات  
 واللولاء بالفتح الموالون قال فی الصراح و یقال و ہم ولا وفلان اسے موالون کہاتے بقول قالوا  
 ان کل الناس موالون ہم فیدرنا جہم سے گوید کہ آناں چنیں کجا تیرید کہ ہم مردمان حلفاء  
 ماستہند و ما حلفاء ایشان شہیم و ہر کس ہمیکہ از ایشان جدا رہے گردو رہا لازم ہے آید یعنی  
 او نہوں نے بھیہ برا لگایا کہ ہے کہ ہمارے لوگ ہمارے ہم ہو گئے ہیں اور ہم اس کے ہو گئے ہیں  
 اور جو نہ کریں وہ ہم ہیں قال اجمعوا امرہم عشا و فلما اصبحوا صحبت لہم فضا

فیوماً والانباء جمع بناء وهو الحسب العظیم والحطب الامر العظیم وعناه اذا همہ واداه سارہ  
 خزنة صدسره وكلما الفعلین مجهول والخمسة نعت خطب والصغير المجرور ليقول واتانا امر عظیم من  
 الاخبار والحوادث یو دنیا و یخرنا سے گوید کہ منجہ اخبار و حوادث بما امرے رسیدہ کہ بدن  
 نگین و گران خاطر سے گردیم یعنی منجہ حادثوں اور خبروں کے وہ بات ہو پونجی جسے  
 ہو سوتا یا اور ہمارے ہی کو کہنا یا قال ان اخوانا الاراقم یعلون علینا سے قیام  
 نفتح ان علی ان الخمة بدل من خطب کما فی قوله تعالی وتضینا الیہ ذلک الامر ان دابر ہوا  
 منقطع وبالکسر علی الاستیفاء کما ان سائل عن ذلک الامر فقال والاراقم لقب آل شیم  
 بن کبر و اخوانہ معاویہ و حارث و عمرو بنی کبر بن حبیب بن مغیر بن عمرو بن غنم بن تغلب و قد قال  
 انہم آل ارقم بن عدس بن معاویہ بن تغلب قیل انہم آل ارقم بن کبر بن حبیب المذکور و قیل انہم  
 الاراقم کما قیل لآل اوص بن جعبہ الاحوص والاول اشہر و مستحب لان عیونہم کانت اشبه  
 بعیون الاراقم و هو مختلف بیان لاخواننا و علیہ یفہ علیہ و قد سے قال تعالی ولعلنا یضہم  
 علی بعض القلیل اسم القول کا لعل و من کثیر القلیل و القال والاحاء بالمعنی الاستقصاء فی  
 النزاع و الکلام و السب لہ و الخمة الطرقتیہ حال من الضمیر فی یعلون و منہ ہم قولہم ان بنے کبر  
 لم یستقوا شبان تغلب فتوا عطا یقول و ذلک ان اخوانا و بنے عمنا الاراقم یعلون علینا سبب  
 کلام ہم سے گوید کہ ان میں است کہ برادران ما اراقم براتے سے مسکنہ و حال میں است  
 کہ در قول ایشان مباغذ بیا است یعنی وہ بات یہ ہے کہ ہمارے چچری ہمارے اراقم پر  
 نقد کرتے ہیں ایسے صورت میں کہ اس کے کہنے میں محض مباغذ ہے قال یخلفون لہ

فان روية اشع فرع وجوده والصحراء الارض المستوية في لبن غلظت والفضاء الخالي عن النبات  
 يقول وترى خلفها اطلال نعل من خلفهن اقطع نعل ساقطات اطهرتها الصحراء ورث بها  
 حمرى كويدك توبد بالش پارناى نعل بسینی کہ پس آہنا پارناى نعل دیگر افتادہ وروسے  
 دشت آہنا را ظاہر کرد اینکہ بعینہ او اسکے سچی نعلوں کے کڑے دیکھے خوشکے سچی اور کڑے  
 نعلوں کے میں جو جگہ جگہ پڑے ہیں اور روسی زمین نے او کو نمایاں کیا ہے قال اہلہی بہا  
 الہو اجراء کل اہل ہم بلدیہ عمیہا رقیال تلے بہ اذ النعل الہو اجمع ہا برة و ہ نصف الہو  
 علی السوارستی بلان الناس ہجرون شہیا امور ہم منسوب علی الطرفیہ و حضہا بالذکر  
 لان العرب یفخرون لہم ہم فیہا قال عیطوفون الطائی کل ہا برة و عنی یمن الہم الہام الما ضے  
 فی الامور و بسلیہ ہی المناقہ الی تشد علی قلب صاحبہا فتوت جو عا و عطشا و صفہا لہا انہم  
 کا نو اشد دن عینہا علی اٹھا کانت تمی شدہ الجمع و تشبیہ فی العجز و السكون فی موضع  
 بقول العرب ہلک المناقہ نے ہرا الہو جب حین کیون کل ہام کا بسلیہ العیا و فلا یبرح صنہ  
 حمرى كويدك من بدان شتر مادہ در عین چاشتمائے گرم وقتی کہ ہر ذی مت بکام شدت  
 حار ت بدان شتر مادہ مے ماند کہ بر گور صاحب خود سنبہ مے گرد و ترشنہ و گر سنہ می ہر  
 الہو و لعب مے کم عینے مین اوس ساندنی پر نہت اکھتا عین ٹہیک دہ ہرون مین  
 او ہر او دہ ہر تاجون جبکہ بڑے بڑے مت والے مثل اوس اونی اوٹنے کے جوانی مالک کے  
 گور پرانہ ہی ہر او ہر کے پیاسے مرکز اپنے جگہ سے نہ ہیں قال و اما ما من الہو احدث  
 و الامنا و خطب نقبی بہ و لنا و الہو احدث جمع مادہ تو ہی اتنے تحدث یوما

خارج الکوفۃ فی البیت عند وقوع الشمس علیہا فارسیہ گردہوا کہ نورآفتاب از روزن پید گشت  
و يقال المغرب الذی یقع علی الشیاب و کلما یصحح و جمیعہ خبر کان مع وحدۃ اسمہا شمس  
عندہم و منہ قولہ تعالیٰ کانہ روس الشیاطین یقول اذا امرت ملک الساقطہ فی سیرہا مرس  
یا مخاطب من سرعہ سیرہا و سوغه خطواتہا خلفہا غبارا و قیفا ضعیفا کانہا ہبار او دفاق الرطب  
الشی شتر علی وجہ الارض و تقع علی الشیاب سے گوید کہ چون آن شتر مادہ روان و دو  
گرد پس تو اسے مخاطب بجهت تیز و بدین و کامھائے فساد نہایتش بدینا بشتر ملک غبار  
برہنہ کیسان گردہوا کہ نورآفتاب از روزن پید گرد و یا بر یک باریک خاکے کہ بر جاہا سے  
می نشیند سے باشد بعینہ جب وہ ساندہ فی چپٹ کر چلی تو اس کے تیز چلنے اور بڑے بڑے دکن  
کھنہ سے سچی اس کے ایک ایسا ہلکا غبار دیکھتے تو جیسے دھوپ کی پٹنے سے روزن دوا  
پر کچھ گرد سے دکھائی دیتے ہے یا ویسے خاک سے جو کہ دن پر پڑتی ہے قال طرافا من خلفہ  
طراف ساقطات التوت بہا الصحراء الطراف بالمہمتین فالقاف لکتاب القطعۃ  
من جلد الفعل فارسیہ پار فعل و فعل تعبیر کیوں من المجلد بحث شید با سور علی الرسغ کما ان  
فعل الفرس و نحوہ کیوں من الحدید و لصبہ بالسا میر معطوف علی منیا و من خافہن طرف فاعلہ  
طراف و الطرفیۃ لغت طراف و جمعیۃ الضمیر و الساقطات باعتبار ان کل خف طرافا فیکون انفع  
وان کل طراف فی معنیہ الجمع باعتبار الابرار کما قالوا فی توجیہ قولہ تعالیٰ فسواہن سبع  
سموات ان السماء فی معنیہ الجمع و عنہ بالطراف اقطاعا کما تدل علیہ کلمۃ ساقطات و  
اوسے برہما و اطھرہ و رنہ و لاینبی ان یؤخذ بمعنی الافا و الابطال فان قولہ قرسے بہا



فالقار فعل من السقف محركة وهو الطول مع نوع النحر مے گوید کہ بر کام خود بچنین شتر ماده  
 یا سے بچو کہ تیز رفتار باشد و آن شتر مرغ ماده بماند که نوجوان دامدار و لاد صغار و صحرا پرور  
 و دران قامت و خیز کورشت بوده باشد یعنی اپنے مطلب پر ایسے ساند فی سے مدولیت ہوں  
 جو بڑی تیز چلنے والی اور ایسے شتر مرغ کی مانند ہو سے جو اچھے جوان اور چھوٹی بچوں کے مان  
 اور کھل کے پی ہوئے اور لاینبہ قد و لے اور تھو سے سے کبری ہی ہو سے قال التست  
 بناء وافرغها القصاص حصصا وقد دنا الامسا رائس الصوت سمعه وادركه المستن  
 في الفعل المنقذ والمباراة الصوت النخعي وافرغها خافه والقصاص القاص من قضيه او صفاة  
 والعصر العشي الى احمرار الشمس طرف والدنو القرب والامسا الدخول في المسار وكل البيت  
 نقله وصفها اولاً بكونها نام ریال فان لم يصبيان تزدان تلبس اولادها اسرع ما يكون وصفها ثانياً  
 سمعت صوتاً خفياً وافرغها الصبا وقت العصر وقد قرب ان تدخل في المسار فاعتقت في السير  
 علی قدر قوتها مے گوید کہ ناگاہاً واز سے شنید و مہنگام عصر اور اصبا دی تبر سائید و قریب  
 بود از ظلمت شام داخل گرد و پس دتیز رفتاری سعی یفنگار برد یعنی او سنے آوے کہ  
 پہلے سے اور شکاری کی چونکائی سے چونکے ہوئی جب کہ عصر کا وقت آخر تھا اور شام ہی  
 الکی تھی ہوا سنے بڑے دور کی تاکہ جان او سکے بچی اور شام سے چلے چلے چون کو باد کیو قال  
 فترس خلعها من الوقع والربع منبجيا كانه اميا الف التفتيق والخطاب لكل  
 من يتا في الرقية والغیر المجرور للنافذ وكلمة من البيت والوقیة سرعة السير والرجع من  
 المملوات والمنين الميم فالنوبين الغبار الرقيق الضعيف والمیار جمع ہمار و ہوا میرے

در اینجا چه خبر است؟ پس این را به دست خود بنویسید و به دست خود بنویسید

الانسان من

الانسان من المتيقن ان موضع شخصين برافروخت چنانچه بيان روشنی صبح بلند و تابان گردید یعنی  
 مہندے اوسراگ کو بہت سے لکریان لگا کر موضع عقیق سے موضع شخصین تک روشن کیا چنانچہ  
 دیک اوسکے صبح کی روشنی کے طرح او بہرے قال غیرانی قد استعین علی الہم اخف  
 بالثومی النجا کلہ غیر مہین یعنی لکن فائنا تفضل فی المنقطع بض علیہ الرضی وقال بیت  
 وکل ابی بابل غیر اتنے اذا عرضت اولی الطراییل وکلید للتحقیق کما فی قولہ تعالیٰ تدعیام لہ  
 المعوقین و استعین مضارع شکر الغرض بیان الاستمرار و الہم المقصود الاتم و الثومی المقیم  
 کالتا دے اراوہ و البال للنفدیۃ و ہجاء سرخہ اسیر و منہ ناقہ ناجیۃ و نجیۃ یتول وان بعدت  
 مہندے و نفرت سے دلائے نامتاد بان استعین علی ما مہمت من امر اذا استخف الاسراع  
 المقیم الثا و منہ و حرکہ عن محلہ سے گوید کہ اگرچہ خنداز من بریدہ دورے گزریہ  
 مگر من خود روہ این ہستم کہ بر طلب سترک خود قستی بارے میجویم کہ من مرقیم با ضرورت سفر  
 ازجا بچیمانہ یعنی یہ مانا کہ مہتاب و در چپ گئے مگر یہ دہنگ اپنا سدا سی چلا آتا ہے کہ  
 جب مجھ بیٹھی بیٹھائے کو ضرورت جگہ سے ہلاوے تو میں اپنے کام پر مدد و ہونڈا ہوں قال  
 یرزوف کا ہما متقدم ریا ل و ویتہ تفقار البار للابستغاثۃ و ہی متعلقہ بایستین  
 و الرزوف بالمخفیۃ فالغائبین قول من زف النعام فی سیرہ اذا امرع و منہ قولہ تعالیٰ فاقبوا  
 الیہ یرزفون و المتقدم بالکسرۃ ثانی البطل و ہوا الفتنۃ الثا حج من النعام و الریا ل جمع مال و ہو ولد  
 النعام و مصغیہ لان حب الاولاد یكون باعثا علی سرخہ اسیر و البدویۃ نسبتہ الی الدو و  
 ہوا الفلۃ و کنۃ یہ عن قولہما فان الجود ان الصراۃ لضعیف فی المحضر و استفاد بالہتدۃ فالتقا

راس الجبل قراہا من بعید سے گوید کہ منہ پیش چہان تو در آخر روز آتش برافروختہ چہ  
 سرکہ آرا بلند سے کند و منہ نماید یعنی منہ نے تیرے آنکھوں کے سامنے دن کے دیتے  
 اگ جلاسی چنانچہ پہاڑ کے چوٹی او سکو او بہارتی ہے اور گہلا دکھاتی ہے قال قمتورت  
 نار ما من بعید بخزانہ سے بہات منک الصلا یقول تو زانرا اذ ارا  
 من مکان بعید و الخزانہ بالجمعات الثلث کمالی حبیل معروف کا نوافو قدون النار علیہ عند  
 حدوث افریغیون علیہم والبار معین علی وہیات اسم فعل ماض معینے بعد اشد البعد و الصلا  
 بالفتح مصدر صلب بالنار اذا اصاب علی بہا و شدة و الکسر النار و کلاہا محتمل بقول فرات نار ما من  
 مکان بعید علی راس جبل خزانہ بعد منک الا اصطلاحا ہا اولک النار اشد البعد سے گوید  
 آتش اور ابر سرکہ خزانہ از دور دیدے مگر انتفع تو بدان آتش و یا خو و او از نو بیاورد و راست  
 یعنی پہر تو نے اوسکے اگ کو خزانہ پہاڑ کے چوٹی پر دور سے دیکھا مگر تیرا پنا او سے  
 یا وہ اگ آپ ہی تہم سے بہت دور ہے قال او قد تھا بین العقیق شخصین بعد و کما  
 یلوح الضیاء المستکبر فی الصل لبند و ہذا الاقفا و غیر الاقفا و الاول لاختلاف الموضع  
 و العقیق موضع مخید و شخصان موضع آخر وضع اسمہ علی صنیعہ اثنیہ کالجبرین و الفایغیہ  
 الی وقد مر ہذا البحث فی اول القصیدۃ الاولی و العود و الخشب و تنکیرہ للکثیر و الباء للاستفانۃ  
 و لاجل الشیء طرہ و لمع و لصیار الصغیر و ہوا قوس من النور و کذلک قال تعالیٰ جعل الشمس  
 ضیاء و القمر نور و اراد چنیہ العجف فان العرب تشبہ النار بالعجف قال الحماسی عیت و منہج بعد  
 دعوتہ بشقرا مثل العجف ذاک و تو دما اے دعوتہ بنار شقرا و نموت کا عجز بقول و قد

پس واوے شیب است پس موضع شغبان است پس ابلا است یعنی پر سب سے  
 نزدیک روض القضا ہے پھر موضع شرب کی واوے پر شغبان ہے پر ابلا ہے قال  
 لا اری من عہدت فیہا فاکب الیوم ولہا و ما حییہ البکاء الطرف اغنی  
 فیہا یحیی ان تغین بارے وان تغین بعدت الدلہ بالذلالمقہ فاللام بالفتح والتحریک ذباب  
 القلب من الغم والفعل کفرح یقال دلہ اذا تجر و جن جہا منصوب علی آتہ مفعول لہ او حال تبویل  
 المشتق و ما فنیہ او استہناہتہ کما فی قول الرئیہ رض عم و ما یرد بکای زندا و الا حارۃ  
 المرود منہ قولہ طحت فحارۃ شیا اے قماروت شیا و ما احار جوا با مار دہ یقول لا ارے  
 الیوم فیہا من عہدت بہا و لا ارے الیوم من عہدتہ فیہا فاکب الیوم من دلہ او الہا و ما یرد بکای  
 مے گوید کہ من در موضع مذکورہ امروز آئے نہ منیم کہ در انہا بد و ملاقتہ شدہ بود پس امروز  
 از در دغم مے نام و مے گریم و حال آنکہ گریہ سچ سودنے دہد چہ بر من چہیزے روئے کند و یا چہ  
 رد خواہد کرد یعنی وہ مکان آج سونے پڑے ہیں اور جن لوگوں سے وہاں کبہ ملاقات ہوئی  
 وہ وہاں نہیں مین سوغم الم سے روٹا ہوں اور روز نا کچہ فایدہ نہیں دیتا ہے یا کیا فایدہ او گنا قال  
 ولعینک او قدرت منہن النساء صبیلا ملوے یجھا العلیاء البالیات  
 ادخلت علی مشتی العین اے ملا تہ بخدا رک و حضورک و اطہرت فون تو بن ہند لافضا  
 و الا صیل آخر الیوم و روئے خنیا و اموا الاخر نقیض الاول و اراد بہ آخر الیوم و المنصب  
 علی الطرفیۃ فی کل منہا و الوسے بہ رفعہ و اراد بالعلیاء اس الجبل لبیل قولہ لاتے خزار  
 و ہو جبل معروف بخیا طب نفعہ و یقول او قدرت منہ بخدا رک النساء فی آخر الیوم یہ فیہا



کہ سیرۃ شہداء میں ملائے ہوئی فراق کے خبر سنائی اور بعد اہکے اوسکے مقاموں میں سے  
 بہت نزدیک موضع خصلہ سے جو دہنا ربلاؤتیم میں واقع ہے قال فالحمیة فالصفا  
 فالعناق ففراق فغادرب فالوفاء الحمیة بالمہمة فالنہایتہ الشدة موضع قال  
 امر رئیس عم ہجر ع حیاة کان لم یتیم بہا والصفا بالمہمتین معنی الفاعل کتاب جہاں بقرب  
 وادب نعمان والاعناق جمع عشق وعشق الجبل باعلامہ وفاق الفاء فالنہایتہ فاف  
 کتاب جبل والغادرب بالمہمة فالذل المعجزة فالموحدة موضع حبیل فان ارید بہ الموضع فهو  
 مرفوع عطفا علی الاعناق وان ارید بہ حبیل فهو محذوف عطفا علی فراق والوئی مقصود موضع  
 ولاکنہ تدریسہ ورتہ بقول فاقربہا بعد الخصاص الحمیة فالصفا ففوالی ففراق فغادرب فالوفاء  
 عے گوید کہ بعد از ان اقرب مقامات ملاقات او موضع حیاة است پس صفا است پس  
 موضع بلند کو وفاق پس غادرب پس وفا است یعنی کہ بعد اوسکے ملاقات کے سب مقامات  
 میں سے بہت نزدیک موضع حیاة ہی پر صفا ہے پھر یہ کہ وہ فراق کے کوئی مکان ہیں پھر غادرب ہے  
 پھر وفا ہے قال فریاض القطافا ووتیہ الشربہ فالشعبان فالابار ورض القطاف  
 وقد یتقال لہ ریاض القطاف موضع والا ووتیہ جمع واد واد بہا الواو سے وانما جمیعہ باعتبار  
 الاجزاء کان کل ہمزہ منسہ او مستقل والشربہ بالمعجزة فالمہمة فالوحدۃ تہیہ لکفہ موضع قال علقمہ  
 ع حبیل باریاد بانحاء شربہ والشعبان اکثہ وضع اسمہا علی صیفۃ التشبیہ کا لہجہ میں و  
 الاجنادین والا بارنا الموحدۃ کا لہجہ موضع وہذا بعد الموضع المذکورۃ بقول فاقربہا ریاض  
 القطاف وادی الشربہ والشعبان فالابار عے گوید کہ بعد از ان موضع ریاض القطاف

المشوا و يقول حسب تني اسماء فراقها ولا عذر في ذلك فانه كمن ثاويل من الثوار - مے گوید کہ  
 ما را اسماء از فراق خویش گاهی خشید و این مضائقه مدار و چنانچه تم قلمت گاهی میرنج و تنگ می آید  
 یعنی اسماء من بگویم ستمی که آب هم حلقه من او را بهما رافراق سیم سویم به بات اچمی کاتین  
 اسکے کہ بہت ستر سنی والہ رہی رہتے او کتا جاتے مین قال او متباہینہا تم دولت ایت ستر  
 منی کیون القادریال ولاہ دبرہ اذا دبر عشم و اشعر لکملہ الاطلاع و خذلہ الاستقامہ مفعولہ و غیر  
 خود و کان تانہ نقول اخر تنافرا قیامہ بلستنا دبر ہا فاد برت غنا ولیت اطلاعی باز مے  
 یوجد القادریال بعدہ حاصل مے گوید کہ پشتر از فراق خویش آگاہی داد و بعد از ان پش  
 کر و اندیدہ خود گرفت و کاشش کہ این میدانم کہ باز کے ملاقات خواہ شد بغیر پہلے  
 جائی کی سنا ہی پر پیٹہ پر پیٹہ چپتی ہوئی اور کیا اچھی بات ہوئی کہ پہلے کا تپا محکوک جاتا قال  
 بعد عہد لنا برقمہ شمار فاونے دیار یا انخلصا الطرف متعلق بآذنت فهو ظرف  
 الا لایان والعہد القادریال والبالا لظرفیت والبرقہ بالضم الارض الغلیظہ و برقات العرب کثیرہ  
 منہا برقمہ شمار و قال فی القاموس برقمہ شمار جبل معروف و قد عدنا من البرقات حیث عد  
 البرقات والقادریال للترتیب والا و نے الا قرب من الدنو و هو القرب والترتیب بحسبہ والدیار  
 جمع دار والضمیر الحرج والاسماء المختصہ بالمعجۃ فاللام فالمعجۃ کحوار موضع بالمدنی بنی تمیم  
 یقول ما خیر تنافرا تہا بعد ما عہدنا بہا برقمہ شمار فاقرب دیار یا انخلصا مے گوید کہ اسماء  
 فراق خویشین بعد ازین حسبہ داد کہ برقمہ شمار ملائے گردید و بعد ازین موضع اقرب معانا  
 ملاقاتش زمین خلصا است کہ در وہنا رہنے تمیم و متع است یعنی اسماء نے بعد اسکے کہ

الكبرياء شيئا في ثم اخذ الهند والاشراف من الفريقيين وبعث بهم الى مكة للحجاء وبعث معهم الغلاق  
 بالبحر المتين في ذلك يقول الحارث بن اعين في هذا البيت فبلا سعت لصاح الصديق كصلح ابن مارية الا حضم  
 وقبس تدارك كبر العراق وتغلب من شدة الاعظم عني ابن مارية نبت الصباح الغلاق وهو المراء  
 يقول في فقه الغلاق منهم سعي حب كاذب شيمه فليشوا على ذلك ماشا الله ثم سرح النعمان  
 بن المنذر المذكور كجا من بني تغلب الى جبل طي فزولوا به صانع كان لبني شيان وتيم اللات من  
 كبر فذكر كبر تغلب انهم اخروا من الماء الى المفازة فمات القوم عطشا فانت بنو تغلب عمر وبن  
 منند واستقروا على كبر وقالوا لبيكرت غدرتم ونقصتم العهد فقاتلهم كبر انتم الذين ضلوا ذلك  
 راو عيتهم البطل عسينا وقد تغلبناهم اذ اوردوا حملناهم على الطريق اذ اخرجوا فمات عليا ان ضلوا  
 اسيل واشد الحارث بنه القصيدة يذكر فيها عدة ايام العرب يعبر بنو تغلب بعضها بقصر حيا  
 وبعضها تغلبناهم بعد وبن منند بانه لا يلزم كبر ما حدث ثم تغلبوا على بنه الحارث ولم يزل في  
 نفسه من ذلك شيء حتى مات تمام عمر وبن كلثوم فوقع ما ذكر في ترجمته عمر وبن كلثوم  
 قال ابو عراش بن النوفلي قال الحارث بنه القصيدة في حول كامل لم يكن ملوما وقد قاطها على الاشكال  
 وقال الاصمعي لما انشد الحارث بنه القصيدة مرتجلا بين عمر وبن منند قام عمر وبن كلثوم واخر  
 قصيدة النونية اے المذكورة قال شيان في انشد الحارث بنو كذا على قوسه لا تشعرا  
 يش من شدة الغضب هذا حقيقة العلم عند الله قال اذ تغلبناهم اسماء ربنا وميل  
 منه التواء من الخفيف والقاسية متواتر يقال آذن به اذا خشي البين الفراق والشوار  
 بانفع السكون والاقامة وسنا والملا لسيه على القلب فان الملا من صفات المدرك ولا ادا

الحارث بن النوفلي  
 بن عدي بن منند

ہند یہ بخود کلمہ کل مجرورۃ عطفا علی اسباع او علی جامعۃ والنسر طایر معروف یا کل البیعت قاصیۃ  
 اگر کسی و ہند یہ گد بالغاف الفارسیۃ بکسور او تشعیم بالمجتمین فالہتہ النسر الحسن بقول ان فیہ لانا فیعلان  
 بی من السب و شتم فلہا عند فانی واللہ لقد ترکت اباہا صغفما طغۃ لاسباع او کل صبیح و کل نسر  
 حسن لا فیدر علی الکب سے گوید کہ اگر کسی ان صغفم را بد گویند و دشنام ہا بہ ہند سختی بیجا نہ  
 ایشان و معذورانہ چمن پر لاشہ از یک شتم و خورش درندگان و یا فقار ان و اگر گن سالخوردہ  
 مخدوم یعنی اگر وہ دونو مجبور اکہین اور میرے آبرو و بگاڑین تو وہ معذور ہیں اسلئے کہ میں نے  
 او کی باب کو در زدن یا بچون اور پرانے گدون کے لئے چوڑا و اعلم انی قد اتبعت فی شرح ہذہ  
 القصیدہ ما کان مذکور فی دیوانہ و ترکت ماسک صاحب العقد الثمین فی سلک المخولات و ان  
 کان قد ذکر بعض الشراح بعضاً منها و لکنی اوقفت تحقیق صاحب العقد الثمین ہذا و العلم عند اللہ

### القصیدۃ السابغۃ

مدۃ للحارث بن حمزہ کبیر الحارثی المحدث و شدید اللام فالمحدث بن مکروہ بن یزید بن عبد اللہ بن مکہ  
 بن عبد بن سعد بن جثم کص و بن عاصم بن ذبیان بن کنانہ بن شکر بن بکر بن وائل الی آخر  
 السبب المذکور فی ترجمۃ طرفہ من حدیث ہذہ القصیدۃ علی ماروس عن ابن الکلبی ان المحدث  
 بن مار الہما الصلیح بن کبر و ثعلب و شرط علی الحسن یقین ان اسے تمسبیل و جد فی قوم منہم فہم صابغین  
 لہم و ان وجہ یہ مجتہدین قسین مینہا ففیظ اقربہا الیہ و قد توفی ہذا الامر قسین بن شہر حیل بن



منضم باجتمین گزشم بن منضم واحا حصین بن منضم الذی یانین بن بنی مرو بن عوف بن سعد  
بن ذریان یقول وقدانی قدانی اناموت ولاکون ولا ندور حادوثه الحربا ورمی الحرب علی ابنه  
منضم سے گوید کہ قسم بخدا کہ میں تیرے ہم کہ میں ہیرم و حادوثہ سخت جنگ دیہا سیاہی گردان  
پیکار بر سر پران منضم مگر وہ یعنی خدا کی قسم کہ میں بہت سے بہت در شاہوں کہ میں مر جاؤں  
اور لڑائی کا وعدہ لڑائی کی چپے چکی منضم کی دو فوٹو کے سر پر نہ چلے قال شاعری عرضی و لم  
اشتموا و النادر بن اذالم القہا و فی شتم الطعن والعرض بالکسہ جانب الرجل من نفسه وجہ  
بجھڑنے من نقص و نکث ایضا و اضافہ اشتم الخین البیہ علی قصد الاستمرار و الماضی لیکون الاضافۃ  
معنویۃ و یصح البقیع نقلا لایسہ منضم المرفوعہ والنذر الزام لا لایجب یقال نذره علی نفسه اذا اوجبه  
علیہ بالانذار و لغیت حرکۃ الحزف فی لم القہا علی المیم کما یقال فی قال یقول الذین کثیر ان عریضہ و نقصان  
من علی الدوام و اعتماد لک فی الماضی و لم اشتم ہما تاط و میذراقتے اذالم القہا سے فی غیبی میگوید کہ  
آنا کہ پوسٹہ آبرو میں کشتہ و مراد شام میدہند و من پیشام ایشان پیر و خاتم و وقتیکہ مرا  
فی بنید نذر خون من سے کسند یعنی وہ کہ سدا محکو گالیان و قتی میں اور میں نے کہی او کو  
گالی نہیں دے ہے اور میرا او کا آئنا سامنا نہیں ہوتا ہے تو وہ میرے مارنے کے  
تہ برین کرستے ہیں اور اپنے ذمہ پر واجب ٹھراتی ہیں قال ابن نعیم اقلقہ نرکت  
ابا ہما جزا السباع و کل نر شمع جزا الشرط محذوف قسم سبب  
مقامہ و الجز محکہ الطقہ و السباع حبس سبع و ہو کل  
مقتبس من الحيوان و فی دیوان جزا النجا مقہ و ہو بالبحرۃ فالیم فالملہ الصنع فارسیہ گفتار

وغنے بکمل فرسان طی فاضلم قد کا نوافدا عار و اعلا ابل بنے عبس وقد کا نوخلو فاضلین  
 عنتره ذلک فکر وحدہ علیہم وانقد الابل من ایدہم وحذیم بالمہلۃ فالذال المعجمۃ فالتعانیۃ  
 کثیر علم وفی بعض النسخ حذیم بالمہلۃ فالمعجمۃ للام کحفر تقول اللہ عطفنا و حدے فرسے  
 علی الذین کا نوافدا عار و اعلا ابل من فرسان الطی وقد کان الدم لیل من صدرہ  
 حتی یصلو لیلہ حذیم بنیۃ وینہم و عار و امنی بہا و ترکوا لابل مے گوید کہ سوگند بخدا کہ من  
 اویہم سپ جو رابر عار نگران بنے طی کہ بر شتران ماموت عارت کش وہ بودند برافندیم  
 و جالین بود کہ خون ارشید او میرفت تا ہیکن آن سواران دو پیران حذیم اسپر خود گرد آید  
 و شتران ما گنبد شند یعنی حذیم کے قسم کہ خاص میں نے اپنے گھوڑے کو بنے طی کے اون  
 لیٹرون پروڈالاجہون نے ہمارے اونٹن پروڈا مارا تھا اور جلال تھا کہ گھوڑے کی چاتی ہو بہا ہوا  
 رہی تھے یہاں تک کہ اون سواروں نے حذیم کے دو بیٹوں کو مجھے پھینکے کے لئے ڈال دیے  
 بنایا اور اونٹوں کو چوڑ کر ہاگ گئے قال ولقد خشیت بان اموت ولم تکن للحرب  
 دایرۃ علی ابنے صمضم اللام موطیہ للقم وقد للتحقیق والماضی معنی الحال وقد جو زوا  
 وقوع جو باللقم بلا تا کی دایفان علیہ الرضی والباء وحذیم علی المعول زایدۃ فان  
 اثنیۃ متعد بنیۃ ذلک مثل قول الرجبۃ نصرب باسیف و زرجو بالفرج اے زرجو بالفرج ولم تکن معنی لا تکن  
 و نے دیوانہ ولم تدمن و اید و روہو معنی لا تدرو والدایرۃ المحاذیۃ العاتۃ و منہ تر بص بک الد و ابر  
 ای الحوادث و یجوز ان کیون صفت تلخ و ف و ہو رے و ہذا اقرب قال ۱۶ اذا دارت رے  
 الحرب الزبون و اجار و الجور و اعنی للحرب حال من دایرۃ مقدمہ علیہا کو نہا کرۃ محضہ و معنی با

کہ جو توجہ جانتے ہے اس پر سمجھ رہے اور جو نہیں جانتے اس سے واقف ہو قال حالت رح  
 نبی بغیض دو کلم وزوت جوانی الحرب من لم یحرم یتقال حال اثنے دؤ  
 اذ واقع صاحبہ دونہ اے فتامہ و غنی نبی بغیض عیسا و ذبیان فاحضہ بنو بغیض بن  
 ریش کام غیر مرتہ و ضمیر جمع المذکر المفرد المثنی فی الخطاب شایع عندہم قد ذکرتم فی مواضع  
 عدیدہ مع الشواہد و زواہ بالمعجۃ فالواو فارقد و منہ الزاویۃ والجوانے جمع بغیض من خلیفۃ  
 علیہ اذ جرحہ بکیت لزمہ غمرہ و غنی بہا النفس التی حیث الحرب علی عیسی و ذبیان کتیسین  
 زبیر عیسی و حذیقہ بن بدر من ذبیان و حسب الذنب اذ جرحہ و حسبہ و غنی بہ من لم یکب  
 الحرب و قد استلہ برکیع بن زیاد و شداد بن معاویہ و لذلك قال رسیع ہذا بیت مرق علی  
 البلاء و حتی صطرت اجذہمیتہ حرب جباہا فماتفرج عنہ و ما اسما یقول حالت رحام عیسی  
 و ذبیان قد اکلم و ہرے بالغتہ اشد المنع و فارق الذین جباہ الحرب الذین لم یکسبوا -  
 مے گوید کہ جنگ عیسی و ذبیان و میان ما حائل گردید و کینچہ باعث جنگ بود  
 از کھانی کنارہ کردند کہ ہرچ خسل ایشان در و نبود و بی گناہ گرفتار بلا گردیدند یعنی  
 عیسی اور ذبیان کھارے تمہارے تو مون میں لڑائے قائم ہوئے اور یہہ بڑا پردہ حائل ہوا  
 اور لڑائی کے اوٹھانے بہر کانے والے الگ ہو گئے اور کینچہ آفت میں پڑ گئے قال  
 و لقد کررت المہرۃ مہرہ ختمہ قحتمی الخلیل با بنہ حذیم الامام موطیۃ ملقہم  
 و الکرا العطف و المہر بالغنم و لد الفرس ذکر اذ اقوس و ارادہ فرسہ او ہم دو  
 کر ختمہ اذ مخرج منہ الدم و سال و الفخر الصدور و المعجۃ حال من المہر و التقی جعدہا فخر و خیرہ

التي تركب في ديوانه جمالي وجويع حمل والعرب تستخر بالقبيل وركابهم وكميون بها عن سيم  
 حيث يشاء وان معانهم فيه والمشايع الرقيق الصاحب الذس ثيليك واللب العقل  
 والجنة الاستتية حال الحزم بالهنة فالقاء <sup>فالمعروف</sup> النفع والضمير المنسوب للعب والراي النظر بالقبيل  
 وروى بامر اوسب المحكم لفظا وعنه يقول ان ركا في متفاداة لي وتطيق تسيير تحي حيث اشاء من السبل  
 يكون <sup>علي</sup> عقل وادفعه براسه او بامر محكم مے گوید که شتران سوارے من مطيع و متقادوم بوده  
 چنانچه بر بائے که سواران سیر و عقل سليم من رستين است و برائے و يا بامرے که استوار  
 و محکم باشد و ارميدانم يعني ميري سواريان سیرے کنين من مين جهان چاهتا هون و لان  
 جاتا هون اور ميرے عقل ميرے ساتھ رہتی ہے کسی سچے کي بات پراو کو تکليف و نيا هون قال  
 اني عدائي ان ازورک فاعلى ما قد علمت و بعض مالم تعلی فقال عداه اذا جاوز  
 و كاف الخطاب كمورة و فاعلى جميع بين الحقيقة و المجاز فان معناه فاستقيم على علم  
 ما قد علمت و اعلى بعض مالم تعلی على ان بعض مالم تعلی عطف على ما قد علمت و يجوز ان يكون فاعلى  
 بعضه مستقيم على علمه و يكون حامل بعض مالم تعلی محذوف و فاعلى طبعه في تصور و يقول اني جاوز  
 ان ازورک يا عبدة لوقوع الحرب بيننا و بين قومك فاستقيم على علم ما قد علمت من حجة  
 و شغفي و اعلى بعض مالم تعلی من متعالتے شدايد الفراق مے گوید که اے عبدة از من  
 بفرستگها و در افتاد که چشم شتاق را بنور جمال تو برافروزم پس اکنون ميبياید که آنچه  
 تو از من ميدي اني بيان مستقيم و قائم باشے و آنچه که نمنے دانے از و آگاه شوے يعني  
 او عليم به بات اب کو من جايے که من تجو انکه هر که و ديون پس اب هي مناسب ہے



بیکن و شنت یک لجاو ذوال کثیر فی محبوبہ شبنم مرغی اللہ فی خمسی شبنم یا لعدنی و غنم ترخم  
 غنم و ہوناوی حذف منہ حرف الذم بقول اللہ شقی نفسی ما کان بہا من الذم و ابرہ  
 سقمہا الذم بعرضہا من قولہم فی قول الفوارس من قومے و یک یا شنتہ اقدم علی الاعداء  
 مے گوید کہ قسم بجا کا این قول سواران کہ اسے کجخت غنمہ پیش برو بر دشمنان حملہ کن جانم را  
 شفاے کلی بخشید و مرضی کہ لاحق حال ادب و یک قلم نایل گردانید یعنی خدا کے قسم کہ سوار و کما  
 کہنے کی او کجختی کے مارے غنمہ اگی ہو اور دشمنوں پر حملہ کرے جان کو بڑے راحت  
 اور میرے مرض کو بالکل بویا قال و الخلیل تقم الجبار عوا ب من بن شیطنتہ و اخریم  
 الو او حالئذ و الحجة حال من فاعل شفی و هو العال منہا و الاقام الدخول بالمروية و فکر و الجبار  
 بالحقہ فالوحدة فالهک کسحاب بالان من الارض و العوا بس جمع عالس و ہوتغیر الوجه بمضوب  
 علی الحائذہ الشیطم بالمجتہین منہا تثنیہ بصفتیل الفرس الطویل الذکر و الشیطنتہ مونثہ و الاجر و ما کان  
 من الفرس قصیر اشعر و الجبار و الجور و حال بقول و لقد شفی نفسی قولہم ذلک و قد کانت الخیر  
 مدخل الارض اللبنتہ و من عوا بس الوجه من بن فرس طویئہ و فرس طویل قصیر اشعر مسکویہ کہ  
 حال این بود کہ پائے ستوران در زمین نرم و گردناک فرو مے شد و ہمہ ترش روے و در میان  
 اسپ مادہ کلان داسپ کلان و کم موے بود و بعینے حال یہ تھا کہ بڑے بڑے گہوڑے  
 کم بالون والے اور اچھی اچھی گہوڑیاں لائے گئے کہ نرم زمین دہنی جاتی تھیں اور چہرے اونکے  
 جگر رہتی تھیں قال ذلل رکابی حیث شنت مشابہی لہی و حفرہ براے مہرم  
 الذلل جمع ذلول و ہو ضد الصعب یقال صعبت علیہ و آتہ اذا عصت علیہ و الرکاب الابل

و شکایت آنها با شک روان و با شک نرم که از صہیل کم میباشد من خود بعینہ پیرا و  
 اپنے چہاتی کو تیرون کی مار مار سے پیرا اور بہتے آنسوؤں اور چوٹی آواز سے ادنیٰ ترخون  
 کی شکایت مجھ سے کی قال لو کان یدرے ما المحاورۃ اشکے ولکان لو علم  
 الکلام مکملی با استغنائہ منہ کما فی قولہ تعالیٰ ما کنتم ندرے ما الکتاب والمحاورۃ مرجعہ  
 الکلام بین المحیطین قال تعالیٰ فقال لصاحبہ وہو یجادرہ ویکلمکے خبر کان و فی دیوانہ  
 م لو کان یدرے ما جواب نکلم بقول لو کان یعلم ذلک الفرس ما راجعۃ الکلام بینہ و بین  
 صاحبہ لاشکے الی بالسان ولکان یکتبی و علم الکلام مے گوید کہ اگر آن اسپ صفت  
 گفتگو مے با مہی مے دانت بزبان خود شکایت میکرد و اگر گفتگو کردن میدانت من  
 گفتگو مے نمود بعینہ اگر وہ گویا بات چیت کرنا جانتا تو زبان سے سکوہ ادا کرتا  
 اور اگر وہ بولنا جانتا تو مجھ سے بولت قال ولقد شفنی نفسی و ابرء سقمہا قیل القوار  
 و یک عشر اقدم اللام موطنہ للقمم و اسقم بالضم المرض و ارادہ سقم النفس العار الذی  
 کان لہ من قولہ انہ عبد ابن سوداء و کثر ما یقول ہذہ الکلمۃ فیہ تیس بن زہیر و عمار  
 بن زبایہ بن عبس و قد کان بینہ و بین عمارۃ عداوۃ و محابۃ و قیل فی الاصل ماض  
 مجهول ثم نقل الی الاسمیۃ بمعنی المقولۃ فاصنیف اصناف الاسم و منہ قولہ تعالیٰ و قیلہ یرت  
 ان ہو لاء و وی کلمۃ تعجب فیقال و یک وقت کہنی ہیا عن الویل فیکیون بمعنی و یک و ہ  
 کلمۃ یسے ہیا علی المخالف و قد استعملت ہمنہا للوافق اشعار بانہ کالمخالف حیث لا یقدم علیہ  
 قد یستعمل کلمۃ الشکر و المنع فی موضع الخیر و الحب کما یقال لا اباک ولا اخاک و تربت

البیہ زغل فیہا و تخنح منہا مے گوید کہ عشرہ را درین حال میخاندند کہ نیزہ ہاے دشمنان  
 در سینه او ہم اسپ او بان رسنہاے چاہ در میشد و بر مے شد یعنی مے وہ لوگ عشرہ کو امید  
 حال میں پکارتی تھے کہ دشمنوں کے بہائی گھوڑے او ہم کی چاتی میں گھستے اور نکلے تھے جیسے  
 کہوئین کے رسیان کہوئین میں جائے نکلے ہیں قال مارکت اریہم شجرۃ نخرہ و لبانہ  
 حتی یشربل بالدم الشجرۃ بالخشۃ فالجیۃ فالہتہ بالضم ما فوق صدر الفرس و نحر الفرس  
 صدرہ و اللبان البفتح صدر کل ذی حاف عطف علی الشجرۃ و المجروران ملا دہم  
 و تشر بل لبس العرب بال بقول مارکت اریہم الشجرۃ صدرہ و صدرہ و حتی یشربل  
 صدرہ و لفتنہ بالدم لے لبس سر بال الدم مے گوید کہ پیوستہ سینه آن اسپ اعدا را  
 پس پاسے گرد م و در تیر و سنان او را مے انگندم تا اینجا سینه او و پا خود او و جامہ خون پریشہ  
 یعنی میں گھوڑے پر پاتا اور اس کے چاتی کے کہیل سے دشمنوں کو ہٹاتا: بیان تک کہ  
 بہا لون کی ہمارا مے وہ یا اس کا اگا بہو لہان ہو گیا قال فار و رعن و وقع القنا  
 بلبانہ و شکا الی تعبیرۃ و تخنح الماز و الار الاخراف و الوقع الضرب بال شے و لفتنا  
 الرماح و البان و التقدیر اللہما سبتہ و اللبان صدر الفرس و غیرہ من ذوات الحوافر  
 و العبۃ الدمع و تخنح صوت الفرس و دون الصہیل قال ع لم یو ذینے التخم و الصہیل و فی  
 الصلح تخنح یا بک کر و ن اسپ بر علف و بالحدہ مو غیر الصہیل بقول نصر ف صدرہ او  
 فالصرف بصدرہ عن و قفات الرماح و شکا ہن الی بدیع سایل و صوت  
 دون الصہیل مے گوید کہ پس سینه خود را از صدمات نیزہ ہاے دشمنان بگرداند

المعجزة ان يحث بعضهم بعضاً على الاقتداء ولا يقيد منهم احد والحجة حال والكر العطف والمذموم  
 كعظم المذموم جداً وتيقاً بل محمد وعنى بغير مذموم غير مذموم فان المقام مقام المدح وفي مثله  
 يعقب في الاصل لان في المبالغة والزائدة وغير مذموم منصوب على انه حال من ضمير المتكلم يكره  
 فيه ما صدر عنه وحده يوم اغار على عيسى وذهبوا بالهيم حيث كره عليهم وحده واستغذوا بالبر  
 من ايديهم وبنوع عيسى ينظرون فيقول لما ريت بنوع عيسى اقبل جميعهم بحيث بعضهم بعضاً على  
 قتال العدو ولا يخبر احد منهم كهرت على الاعداء عيسى مذموم وانفذت الغنمية من ايديهم  
 حى كويدهم كچون قوم خود رايد بخيالت ديدم كه همه كيد كير را بر جنگ دشمنان مى انگيرند و  
 كس نميخورد خود را سپ خود را گردانيدم و بر دشمنان افتادم و حال اين بود كه قابل تحمين و آفرين  
 بودم و بجز آفرين گاهي نشنيدم عيسى جب مين گشت و گيها كه سارے قوم اسپين ايك دوسرے  
 كو او بهار تى ہے اور كوے مرد او بہر تانہين تو مين ہي لوٹا اور دشمنوں پہ ٹوٹ کر گر اور حال تيا  
 کہ تحمين و آفرين کا قابل تھا اور واہ واہ کی سوائے کہي کچھ اور نين سنا قال يدعون عنت  
 والرياح کا ہنا شيطان مير في لسان الادہم الضمير في الفعل بسبب  
 وعنت ترخيم عنت في غير موضع السداء ضرورة منصوب على انه مفعول وروے عنت  
 بالرفع على ان يدعون بمعنی يقولون وهو منادى والاصل يقولون يا عنت والواو حالية و  
 الا شيطان جميع شطن بالمعجزة فالمعجزة المحبل الطويل قيل مطلقاً وتشبيه في الطول والحركة  
 واللبان صدر الفرس والادهم علم فرس نقص عليه في القاموس واللام زائدة فيقول  
 يدعون عنتاً باعلى اصواتهم حين ترحل الرياح في صدر فرس ادہم وتخرج منه كما ان شيطان



بہادر ایسے ہوں سے کرتی تھے جسکے معنی سمجھی نہیں جاتے تھی یا ماری مرنی کی بوقت  
 ایک آدمی وہ ہون سے نکلے تھی اپنے چچا جان کی وصیت کو نہیں بھولا قال اذ تیقون فی الآ  
 لم احم عنہا ولولائی لصا قی مقدمے الطرف ابدال من الاول ولم احم بیان مجتہد حفظت  
 اذ تعلق بقولہ احم و طرف لہ و يقال انما ہذا جلد بینہ و بین عدوہ کاجتہد والصیغہ فی الفصل  
 لنبی بس فان عثرۃ کان کیون و تدلہم فی الحرب وقد قال فی موضع ۴ و لقد عدوت  
 امام راۃ غالب اسے بنی غالب بن عبس وہم مہطہ و خام عنہ بالمعجۃ اذ انکض عنہ علی عقبہ  
 والصیغہ المحر و الاستۃ و مضائق الامر اذ اصاق شدیداً و هذا التفاعل للمبالغۃ کالتبارک والتعالی  
 ومنہ تبارک الذی و تعالی شانہ و المقدم موضع الاقدام و المجتہد متصدۃ بقول حفظت و صبیغی  
 اذ کان یحیی بنو عبس جبۃ بنیہم و بین استۃ اعداد ہم سلم تاخر عنہا اولم انا خر عن الاستۃ  
 اذ تیقون بل ایما و لو کان موضع اقدامی ضیقاً شدیداً الضیق مے گوید کہ وصیت عم گویا  
 جو ذاتی فراموشی کر دم کہ قوم میں مرا سپر سنا ہمارے کر دند کہ پس پاشم و یا میں سپر  
 شدہم و قتی کہ قوم میں مرا سپر سنا ہمارے موزہ اگرچہ بیاعت تنگی موضع اقدام پس ہم رفتہ  
 یعنی میں اپنے چچا کے وصیت کو ایسے وقت میں نہ بھولا جیسا ہا جی نہ اپنے میرے پناہ  
 میں تھی اور میں اونکی سپر تھا کہ چچی نہ مٹا میں یا یہ کہ میں چچی نہ مٹا ایسے کڑے وقت میں  
 جب کہ میں اپنے قوم کے قاتل بنا اگرچہ تنگی مکان کی ضرورت سے اگی ہو نہ غیظ قال لما  
 رایت القوم امین جمعہم تہیدامرون کر رست غیر مذمم عنہ بالقوم قومہ بنے  
 عبس امیر مہطہ بنے غالب بن عبس و الاقبال التوجہ بالیسیل والجمع الجمع و التذام بالذام

منہ تبارک الذی  
 و تعالی شانہ  
 و المقدم موضع  
 اقدامی ضیقاً  
 شدیداً الضیق  
 مے گوید کہ

اشقتین عن اللسان کنایہ عن الخوف والغریح لا ہانتہ وعنده یقول واللہ لقد ذكرت  
 وصیۃ عمی فی ذلک الضحیٰ اوستہ الحرب حین تبع الشقیان عن اللسان فخرج عنہ  
 خوفاً وفرغاً مے گوید کہ قسم بخدا کہ من وصیت عم بزرگوار خود را در عین چاشت بروز جنگ  
 اندران ساعت نماز غایت ہم جان بہا سے مردان کارزار از ملک و دنا ہما سے بر طرف میگرفتہ  
 فراموش ساختم و بران کار بندش ہم عینے خدا کی قسم کہ میں لڑائی کی دن ہیگ و دپہر سے میں  
 جب کہ ڈسکے مارے دانت لکھی پڑتے تھے اپنے چچا کی وصیت کو نہ بولا قال فی حوتہ الحرب  
 التی لاشیکلی غمرا ہا الا بطل غیر نعیم حوتہ الشی بالہتہ معطرہ والطرف بدل من الماء  
 ویکوذا یكون ظرفاً لقوس شفتین ورنے دیوانہ فی حوتہ الموت والمراد بالحرب فامضاً محملہ لغیرہ  
 بالمعجۃ فامضاً شدۃ والمبرور علی روایۃ الکتاب للحرب او للموتہ وعلی روایۃ الدیوان للموتہ والابطل  
 الشجعان فاعل الفعل لست نعیم بالمعینین صوت الابطال عند القتال وتکلم بکلام لا ینعیم معنہ  
 والاشدنا وعلی المعنی الاول منقطع وعلی لسانی مقتضی فان الاشکار کیوں بالکلام فلا یجیل فیصوت  
 الابطال عند القتال وانما یجیل فیہ الکلام الذی لا ینعیم معنہ یقول ذکر ت وصیۃ عمی فی معظم  
 الحرب التی لاشیکلی الشجعان شاید بالکلام لا بکلام لا ینعیم معنہ لعروض المقاساة والمعاناة  
 او ولاکن کان ہم صوت عند القتال مے گوید کہ در عین جوش جنگ کہ بہا دیران  
 دلاور شکایت سحنتیہاے اولیغیر از کلامی نمی کرد و نہ کہ معنی او فہمیدہ نے شد یا مگر  
 از دوان ایشان بر مے آمد کہ ہم کشتن و زون از انان شنیدہ مے گشت وصیت عم بزرگوار  
 خود را دوشتم عینے لڑائی کے ایسے وقت میں جسکی تخیروں کے شکایت بڑے بڑے

کہ خبیث قوی سے سفید رنگ و باطنی و لب سفید باشد و ہمراہ ماور خود روان میگردد یعنی  
 میں سنتی سے چیدیا اور او کو کچی برب سے خبر ہو گئی چنانچہ او سنے میرے طرف ایسے  
 گردن کو او بہار کر دیکھا جو اوس ہر نوٹ کے گردن کے مانند تھے کہ وہ اپنے مان کے ساتھ  
 چلتا ہووے اور رنگ اوس کا گورا اور اسکے ناک اور مونٹ پر سفیدی کا دہا مووے قال  
سببت عمر و اغیثا کر نعمتی و الکفر محبتہ لنفس النعم منی الرجل مجود لا اذا  
 اعلم نفعہ الی مثله تسعیل مفعولہ الاول صغیر المستکم والثانی فی عمر و الاول الثالث غیرت کر عمر و علم  
 ابن عمر نہ و شکر فی الاصل اطمان النعمۃ بالسان و القلب و الجوارح و الکفر اخرا و ما وجد یا و الخبیثہ  
 سبب الخبث کا یہاں سبب الخبث و الخبث فی قول جنسہ فی الناس ان عمر و الاشک  
 نفعہ علیہ و الکفر ان سبب الخبث لنفس النعم فلا ینعم بعد ذلک میگوید کہ من شنیہ ام  
 کہ عمر و شکر می نے آرد و حال این است کہ کفر ان نعمت طبیعت منعم را خراب میگرداند یعنی  
 میں نے سنا ہے کہ عمر و احسان یہاں نہیں مانتا ہے اور بات یوں ہے کہ احسان کے مانعہ سے  
 محسن کا بے برا ہو جاتا ہے پھر وہ رک جاتا ہے قال و لقد حفظت وصاۃ عمی بالضحی  
 او تخلص الشفقتان عن وضع الفم اللام موطیۃ للقسم و ارا و بالحفظ الذکر و عدم لسان  
 و الوصاۃ الوصیۃ و العلم معروف و لا یمید ان کیون المراد به اللاب و الضحی فوق الضحوة و ہو  
 ارتفاع النهار و اللام منی للبعد و روے فی الوعی و الطرف علی کلا التقدرین طرف حفظت  
 و ذیل من الطرف و تخلصت لشفۃ اذا التفتت و تحفت و تشجبت و الوضوح محرک البیان و وضع  
 الفم کما یتبع من الاسنان و لذلک یقال الوضوح لسان التفتت تبد و عند الضحک و تضحی

ان ارید بہا عبدہ الحبس والکلام ح خارج محسب لشل و موشع بالحث و التحصین یقل  
 له و لک اذا کان علی قرب الحصول له و الارتقاء الرست و المراما فیقول قد سبت و حبت و حبت  
 فقلت انی رایت غفلة من الاعادے الذین ہم اثار بہا فہم و باور فان الطنبیہ مکتبہ  
 لمن مویری ویراے مے گوید کہ چنانچہ آن کسیرک کہ سبت سبتہ بجانب او شافت و  
 بعد از تقشیر و تقصیر بسیار اینجور بن آید و کہ دشمنان را درین وقت غافل یافتہ ام پس برخیز و  
 معشوقہ خود بہرست آرچہ آہو مادہ شکار آن کس سیر گردد کہ تیر بر وقت میزند یعنی  
 پھر وہ لوٹدی کہتی ہے او و ہر کو چلتی ہوئے اور بہت سے چہان مین کہ بعد بحیہ خبر لائے  
 کہ مین نے دشمنوں کو غافل پایا اگر بن پرچے تو ابھی اوٹہ چل اور اپنے پایے پر قبضہ کر  
 اسلئے کہ ہر فی شکار اسکا ہے چونکہ پر تیر مارے قال فکنا انما التفت بحید جدایہ  
 رشائمن الغرلان حرارثم ہذہ الغار فضیتہ دل علی محذوف و تقض عنہ فانہ بدل علی  
 ذنابہ الیہا خفیہ و اطلابہا علیہ و التفتا لھا البیہ و فیہ اشعار شبا عتہ حیث ذمبت الیہا فی  
 الاعداء و الحیی معروف و الجدیۃ کسیر الجسیم فالذال المعذہ الغرال و الرشاء بالجمہ فالعجمہ ہمز  
 اللام محذو کہ الطنبیہ او اتومی و مشہ و الحرا ابیض اللون من اولاد الطبی و الارثم بالجمہ  
 فالشئہ افضل صفیہ من ثم کفرح اذا ابیض انفہ و مشقہ یقول قد سبت الیہا خفیہ فاطلعت  
 علی فانفت الی بعضی شبہ خفی و لد من اولاد الطبی فوسے مشی مع امہ ابیض اللون فی الحیۃ  
 ابیض الانف و شقہ مے گوید کہ بجز دشمنین اینجور را معشوقہ برد شتم پر واک  
 و دشمنان نکردم چنانچہ حکم اثر محبت بجانب من گبر و سے انفت شد کہ گردن آن آہو بہا نہ



من اراد ان يفتي في  
شئ من هذه المسائل  
عليه السلام

طبیعی صعب حاصل من حلت ہی اور حرمت علی او و قدرت علی بان نرجو  
من بعد اوان وقت الحرب بین قومی نبی عیسی و قومی بنی دنیان و لیتیم لهم تحرم علی بان لم نخرج  
اولا فتی الحرب بینهما مے گوید کہ اسے مردمان بدین میدان آہو مادہ شکار یعنی عبدہ را کہ او  
در قبیحہ کسی است کہ در حق او حلال است و برین بدین وجہ حرام است کہ او شوہر کردہ و یاد در میان  
قوم من نبی عیسی و قوم ادنی دنیان جنگ عظیم افتادہ و اسے کاش کہ او برین حرام نشدہ  
کہ او شوہر نہ دے و یا جنگ واقع گشتی یعنی اے لوگو دیکھو او س شکار کے ہرنے  
یعنی عبدہ کو چاہیے قبیض و تصرف میں ہے جس کے لئے وہ مباح ہے اور مجہد پر اسلمی حرام کہ  
اوسنے خاندن کریں یا اسلمہ ہمارے قوم اور اسکے قوم میں لڑائی پڑے اور کیا اچھی بات ہوتے  
کہ وہ خاندن کرتے یا مجہد لڑائی پڑے قال فبعثت جارتی فقلت لها اذہبی فحسبی  
اخبار مالی واعلمی الفاء للترتیب علی ما ہو صلی والبعث الارسال والختیس بالجمع  
الاخبار وبالها والمہذ طلب خبر الخیر ولذلك قال فحسب من یوسف و اخیه و یقال واعلم  
اے کن عیسی علیہ السلام فقیہین فیہم الامر فقیول استفت الیہا فبعثت جارتی الی دارہا فقلت لها اذ  
الیرافتحی لی اخبارہ و کو فی مہربا علی علم فقیہین مے گوید کہ مشتاق خبر او گردیدم چنانچہ  
کہیر کہ حضور اچھا جواب فرستاد و مگفتہ کہ بدو برائے من اخبار تو بگو و الفقیہینہ بگو یعنی  
میں مشتاق او کے خبر ہوا سو میں نے اپنے لونڈی کو اور چلت کیا اور یہ کہہا کہ او کے خبر دوں گا  
ہیں ایک تپا لگا قال قالت راست من الاعا و عتق و الشاة حکمہ لمن  
امور مہرم ہذا الکلام یدل علی محذوف والعرة الغفلة وعینہ بالثاة الطبیعی واللام فی العود

بن مروان المجید فی آخر عہد سے یک طرفہ رخ علی التبداء جو منبر محمد و فاطمہ علیہ السلام  
 مقامہ و ماہ النہار ارتفاع و فی دیوانہ النہار و ہونے منہا و کلاھا مصدر و زیادہ الوقت کم  
 فی قولہم ایک حق النجم اے وقت حقوق و خضیب مجہول و السبنان جمع نباتہ و اللام بدل عن  
 المضاف الیہ و فی دیوانہ اللہان و مہو بالفتح الصدر و ماہین الشدین و الروایۃ الاول  
 احو و فان اللہان اکثر المستعمل فی صدر الفرس علی الخضم کا نو اضر یون علی الروس  
 و اللہان و منہ قولہ تعالیٰ فاضربوا فوق الاعناق و اضر یونہم کل بنان و قال ع و یضرب  
 عند الکمر کل بنان و العظم بالمہذو فالخجہ کمر بصر عصارۃ شجر یصنع بعا و قال فی المصراع  
 نیل و سر نقول عہد سے بر و لقاس ایاہ کان حاصل و وقت ارتفاع النہار فضرب علی  
 رائد و نباتہ فخصبا بم غلیظ شیبہ العظم فی اللون و القیام سے گوید کہ ہنجم بلند شدن روز  
 با و مقابل شد چنانچہ بر سر و گشتاش بروز دم و ہر دو بخ فی رنگین شدن کہ نیل و سمہ سیما ند  
 یعنی میرا و سکا مقابلہ دن چہرے ہوا اور میں نے او سپردا کیسا چنانچہ سرا و را و نگلیان و  
 لہو لہان ہو گئیں اور ایسے لہو میں دو بین جو نیل و سمہ کی مانند تھا قال یا شاة ما مضی  
 لمن حلتہ حرمت علی و لیستہا لم تحرم منادے البذا محمد و فاطمہ و الشاة  
 مستغوب یعنی محمد و فاطمہ بہا البیتہ و مستغابا بعلتہ و کلمہ مازایۃ او حلت بین المضاف  
 و المضاف الیہ و مثکہ فی حذف الما و سے و زیادہ کلمہ ما بین المضاف و المضاف الیہ  
 قول الحماسی بیت یا طعنے ما شیخ کبیر یعنی البہال و انقص محرکۃ العید و الطرف لغت شاة و تحمیرت  
 مستانہ او معطوفہ مستغوب العاطف او حال بتبذیرت من استن فی حلت بقول ابہا ان الناس

و یقال ارادوا ان یخرجوا الیہا کہ وہ منہ سے نکلے اور وہ اسلام والی چیز حال والا ہمارا  
 والنواجد انہما والانیاب من نجدہ بالجیم فالمعجزة اذا عضد جمعہ جذب کیے باید انہما  
 عن الخوف والفرح وتغیر الوجہ قال لہ سنظر بما دے النواجد کالج ولما کان قد تسقیل ہذا  
 فی الصبح ایضا فانہم یقولون صبح کی بدست نوایزہ قال بغیر شیم یقول لما را فی قدر زلت فی  
 مہرکہ الحرب او عن فرسہ اریقتہ فاف علی غفہ حتی کثر سناہ من غیر صبح وتیم مسکیر کہ  
 چون مراد یہ کہ در میدان جنگ و یا از پشت اسب فرو و آدم و قند و نمودم بر خود بر تیرہ  
 دندان بر آورد یعنی جب او سنہ یہ دیکھا کہ میں میدان میں او ترا یا گھر سے زمین پر  
 آیا اور اس کے طرف کو چلا تو اس نے ڈر کی مارے دانست اپنی کفالی اور گر گرنے لگا قال  
 بالرحم ثم علوہ مہند صافی الحدیدۃ محمد بن قتال علاہ السیف اذا اتی علیہ من فوقہ  
 بالسیف او ضرب علی راسہ والمہن اسم یقول من ہند السیف اذا شخڑہ حدیدہ السیف العلہ  
 والانیاب بالمعجبتین کثیر القاطع یقول قطعنتہ بالرحم ثم اتیتہ من جانب فوقہ وضربت علی راسہ  
 سیف شنی صاف الحدیدۃ قاطع شدید القطع مے گوید کہ بعد از ان بنوک نیزہ ہش  
 فرو و ختم پس از ان قدری بالاشدہ بر سر شمعینی بزدہم کہ بر سنگ نشان کشیدہ و آہن  
 صقیل نایفہ و بغایت بران ہر عینے پیر میں نے او کو بہا کی بہا میں ہندہ اور  
 پیر او ہر کر ایسی توار او کی سر پر لگائی جو سان پر چڑھے ہوئے اور پہل کی چکتے اور بڑے  
 کاٹنی والے تھے قال عہدی بہ ہذا النہار کا منا خضب البنان ورہہ باعظم  
 العہد اذا عدتہ بالبارکان معنیہ المعرفۃ یقال عہد بہ اے لقتیتہ ومنہ قول عبد الملک

والسرحۃ الشجرۃ العظیمة وکلمۃ فی معنی سنی کا فی قولہ تعالیٰ فی جذوع النخل وکنے بکونہ بہ  
 علی مرتبہ عن طول قامتہ کھ کئے تا بط شد اقل بیت لغم فستی لغم کان روادہ علی  
 مرتبہ ۳۰۰ صر و متہ شاق و طول القامۃ مروج فی الرجال و غیرے مجہول تقال حدۃ الرجل  
 بالمعقلۃ فالعجۃ مجہول اذ السبب الفعل کا معنی مجہول لا سبب بالکسر کل جلد مروج مطلقاً و قیامہ  
 باللفظ خاصۃ فارسیہ چم پختہ و ہندو یہ ترے و کئے یعنی التریاست فان اعیہ نمو وادانیم کا  
 بلیسون کفار النعال و لذاقیل لابن عسر رض انک تمسب النعال البتیۃ اسے اتی قلبہا را تا  
 النعمم و التورم و الممن الحیوان مع خیرہ و کیون صغیفۃ من الامسلاہ و من جتۃ الارماغ فکئے  
 شجی کو نہ تور ما عن قوتہ و شدتہ و انما وصفہ بالصفات المذكورۃ لان سبب لغمۃ منی و کان  
 ذلک من عادات العرب غالباً یقول عن شجاع لایالی بالبحر احداست و مطیل عندہ و مارا  
 طوی القامۃ عیش نطن کان ثیابہ علی شجرۃ عظیۃ سید القوم حیث یس النعال البتیۃ قوی  
 شد یہ حیث لم یکن تور ما مے گوید کہ ارخنین بہادر مہیاں کہ پر و اسے زخمیہا نہاشت و خون  
 افراش نہ دوش باطل بود چندان دراز قامت گو گو یا جامع اشش بہ درخت کلان است و  
 لالار و لمتندہ بعلین چہ ہم پختہ ہو شد و نمودند و توانا کہ از شکوہ و در پراہہ یعنی ایسا مہیا  
 چو خون کونہ فی اوراد کئے با بریون کا خون او سپہ ضایع جاوے اور پڑا لالہا حبیبہ گمان  
 ہو کہ کپڑے او کئے اک برے و خت پر من اور پڑا توانا چو سپہ مان کی میٹ سے اکلیا پیدا  
 بہادر اور نہ است کہ چو تیان پنہ خنک و ترس مہی میں قال لما رانی قد نزلت امیرہ  
 اہری نواجذہ بغیر ستم را اما نزل نزل نزل فی میدان الحرب او النزل عن النزل

کے ذریعہ نفع  
 و وقتہ موضع نام المولیٰ  
 قال ان عمرہم  
 فی جنتہ فختہ





ما بین عقدتین من القصب و نحو و فی دیوانہ صدق القفۃ و القفۃ قصب الریح  
 و المقوم کالمعظم من قومه اذا انزل مبلد و عوجہ نقول منت علیہ کفی لطیفۃ عالمیہ متلبہ  
 بمرج مقوم حکم الکعب شد یا القفۃ سے گویا کہ دستم کمال چلا کی بکار برده یک رنجر  
 بران احسان کرو کہ راست و درست و ہمہ بند ہیش سخت و درشت یعنی میری ہاتھ درخت  
 پھرتی سے ایک ایسی پیالی کی یا سے احسان او سپہ کیا جو پور امید ماسا و ما اور پروں کا سپہ  
 کہ ہاتھ تل برجیۃ الفخرین میں سے جبریم باللیل معس السبل ع الضرم المضمیۃ  
 بدل من عاجل طعنہ یا عادیۃ الجار و قفۃ مخدوف و القفۃ من باقاء و ناہلہ فاسخہ مخرج الماء من  
 الدلو و متغیر لخرج الدم من منفذ الطنفۃ و الجسد من باخیم فاسخہ من مضو و کمسور الصوت فاعل یسیر  
 و العرب یخرب بالظعن و الضریۃ اذا کان لہا صوت یسمع من مکان بعید قال حسان ع بضراب  
 یا زان الخن لہ اسے سیدہ الخن من کما ختم السید و البسین خوف و معس من بطون و بلیغ غل  
 یہدے و الضرم بالخنزیر فاسخہ من خرم خضرم من خرم خضرم ادا اشتد جودہ نقول جاوت علیہ  
 لطیفۃ و سیدۃ الطنفین من منفذ یہدے ہو تھا ما بطوف باللیل من السبل المبیح اسے  
 مطہر نہا کیا کل منہ سے گویا کہ دستم بچیں طعنہ بران احسان نمود کہ ہر دو جانب  
 منفذ او فرسخ و کشادہ بود و باک بلندش شب گرد و درندگان گرسنہ و ظلمت شب سے  
 مطہوش راہ سے نمود یعنی میری ہاتھ نے پیالی کی ایک ایسے دار کے بابت او سپہ  
 احسان کیا ہوا او ہر سے او ہر کو نکل گیا او راو کے منفذ کے دو نو طرفین چوڑے چکی تیر  
 او حجب و وہ تھا تو ایسے او از موسیٰ جسے راست کی پہر نے والے درندے ہو کی کو اندر سے

عن فرسے و احار عک ثم استعانت استعمال الاسم باعتبار اللفظ الضعیف و استند  
 الیه قال زمیر عم و عیبت انزال و لرج فی الذعر و المنارۃ ان فیقال انزال انزل  
 و کراستہ کنایۃ عن کمال قوتہ و شجاعتہ و ہو معروف عند ہم قال امرؤ القیس ۴  
 و انزال لبطل الکریۃ نزالہ و لمعن اسم فاعل بن امعن فی الامر اذا مضی فیہ و توغل  
 مجرور علی انه لغت بجمع کما فی قوله تعالی لا فارض ولا کنفرت بقرة و الہرب محرکۃ الفراء  
 مضوب نزاع الفاض فان الامعان لیدے بقی المستلم طالب اسم اے اصلاح  
 بقول و رب رجل تام سلاح ستور بکرہ الشجعان الذارعون قوله نزال لم کین معنای  
 الفراء و لا طالب لاصلاح لاعتماد علی قوتہ و بکنتہ مے گوید کہ بس و لا و اصلاح پوش  
 کہ و لا و ان سلاح نزال اور امکر و ہبید اشتد و ہیچ وجہ گریزان دشتے جو بیان نمود  
 یعنی بہت سے ایسے سوار ماچو تیاروں کے پورے اور ہتیاروں میں چھپی ہوئے  
 اور اسکے اس کہنے سے کہ کھڑے سے نیچی او تر اچھی اچھی بہادر تیاروں والے  
 بہت بگڑتی تھے اور نہ وہ لڑے سے بہالتا تھا اور نہ وہ صلح چاہتا تھا قال جاد  
 یہ ای لہ لعل طعنه متیقن صدق الکعب مقوم فیقال جاوہ و علیہ  
 ولہ اذا حسن الیہ و من علیہ و فیہ اشعار بان الطعن کا نا احانا الیجبت نجاہ مز  
 مقاساة الشاید و النجد جواب رب والیہ و الیہ و یویدہ رواۃ ہاوت لہ کفہ  
 و البار الالے صلہ الجوفانہ فیقال جاوہ علیہ و والہ شایۃ للکعب و اشفت اسم  
 مفعول من شفتہ اذا سواہ بالشفاف بشفۃ محذوف و الصدق بالفتح الحکم و الکعب

غنم بچہ کر من مہندہ الحروب منہم بانے اجماع علی الحرب واشہدنا علی سبل واعف عند  
 حضور الغنم وقتہم فانا غنم ولا اشتراک سے گوید کہ حال من از مردان پرست حاضر  
 میدان جنگ ترازین جنبہ خواہند داد کہ من بجنگ سے آیم و رہنمیت نمی آیم لیکن  
 تو مردوں سے حال سیرا خوب پوچھ بی سو جو کوک لڑائیوں میں حاضر ہوئے ہیں وہ  
 بتھہ سے یہ کہیں گے کہ میں لڑائے میں جی جان سے آتا ہوں اور عنینیت سے بچتا ہوں قال  
 وید حج مکہ الکلماتہ نزالہ لامعین ہرباً ولا تستسلم الا وادرب والمہوج  
 بالدار المہبطہ فالجین کبیر الحبحم الاولیٰ وفتح النام اسلحہ المستوریہ وارادہ معاویہ بن  
 نزال الثقیفی السعدی جد الاحنف بن قیس السعدی ومن حدیثہ ان نبی عیسیٰ لما خرجوا  
 من بنی ذبیان النفلۃ والہجہ بنی سعد من یم فی القواہم وکانت اہم خیل عتاق وابل  
 کرام فرغت نبو سعد فیہا وسموا بعتہم فہم فہم بن قیس بن زہیر بن عیسیٰ فلما کان للیل  
 سرج فی السحر وعلی علیہا الا وادے ونبہا المار وامر الناس بالترسیل فارتحلوا وابت  
 نبو سعد یرون ناراً وسمیون خیرہا لہما صبحوا نظر وانا ذاہم ساروا فاقبوا ہم  
 فادروکوم بالحدود وہو واد بین الیملہ والحجر بن تھا تو ہم تھے انہزمت نبو سعد وکتل  
 غنمہ معاویہ بن نزال ثم رجع نبو عیسیٰ الی بنی ذبیان ولہ صطحا فادکرہ غنمہ بہنہ  
 فی قصیدۃ اخری ومن عادۃ العرب انہم مذکرون رجلاً معیناً الکلیۃ رب فی مقام المدح  
 والکلمۃ جمع کئے من کے نفسہ اذا سترنا بالدرع البصیۃ فغناہ لابس الدرع والبصیۃ  
 و نزال کلمۃ معناه انزل انزل انزل انزل فہر س فہر س اے انزل عن فرماک انزل



اور بڑے بڑے سورسپاہیوں نے اوسکو چاروں طرف سے گھیر کر ہالوں سے  
 کہاں کیل کیا ہے قال طور الجبر والقطعان وتارة يا وے الی حصہ القسی غیر مر  
 وے دیوانہ یعنی لفظ معان یقال حسره لداؤا عینہ وخلصہ لہ و یقال عرضہ لہ اذا جعلہ عرضہ  
 لہ و کلا تعقلین مجموعہ و الطعان مصدر و اوسے السیہ مال و توجہ و الحصد بالمہلات الثلث  
 الصلح الحکم القسی جمع قوس و الاضافۃ الیہ لفظیہ و معنی محذوف و العزم بالمہلات کثیر  
 جہتاً و کل البیت لغت المہندس المذکور و بیان الحال نفسہ یقول بعین و کل القوس تارة  
 مطاوعۃ الاعداد و تارة یوجہ الی حبش کثیر بحکم القسی الماہرۃ العربیۃ ایۃ اطاعن ب تارة  
 و اجعل بہ اخرے جسے گوید کہ گاہی برائے مطاعت اعدا معین و خالص کر وہ میثود  
 و گاہی بشکرے عیادت کہ بسیار بزوہ و سخت کمانہا میباشند یعنی کہی نیزہ باز و شمشون  
 کے مقابلہ کے لئے معین کیا جاتا ہے اور کہی ایسے لشکر پر ٹوٹ کر گرتا ہے جو گستی میں شیار  
 اور گرے کمانوں والا ہوتا ہے قال یخبرک من شہد الوقایع لسنۃ اعتمتی الوجع  
 و اعف عنہ المعتم الفعل من الاخبار مجرؤم علی انہ جواب ہا سالت فانہا یخبرک  
 قال الرضی و معانیہ فی المضارع الحضر علی الفعل و الطلب لہ فی معینۃ الامر و کاف الخطا  
 کمسورۃ و التیلع جمع و سید و ہون اسما و الحرب و اتے بالفتح متقدیرا لبارا و التضرع بالانبا  
 معنی الاعلام و الغشیان الهجوم یقال غشیۃ اذا هجوم علیہم و الوعی بالمہلۃ و المعنیۃ لا صوت  
 المجموعہ و یقال للحر بجمع الاصوات و عف الرجل عفت و عفا و عفا و عفا و عفا و عفا و عفا و عفا و عفا  
 من حیار او استتار و تنیل کف نفسہ عما لا یحیل و لا یحیل و المعتم الغشیۃ یقول سۃ الفرسان

ہلا کلمہ تخصیض و الفعل الماضی معنی استقبال فان العرب كانوا یخصیضونہم علی السوم  
 عنہم قال عمر بن الخطاب یطرب زوجتہ بیت طلق ان لم تلک الی اے فارس حلیک  
 اولستہ صد ابو شہما و عنی یحلیل الفرسان۔ و اما قال الی یا بنت مالک لا یخصم کانوا یحیی  
 ازواجہم یا مثال ہذا الکلمہ قال حاتم یا بنت عبد اللہ و انت مالک و قال آخر ع  
 یا جرتی یا بنت آل سعد و الجمل بعیدے بالبار و منقبہ یقول ہلات لیلین الفرسان عنہ  
 یا بنت مالک ان کنت لا تعلمین اے فاسالیم ان کنت کذکب مے گوید کہ اسی بنت  
 مالک اگر تو ماننے والے میں چپ را از حال میں میں پر سے یعنی اے بیٹی مالک کی انفرض  
 اگر نویسے خوبون سے و وقف نہیں ہے تو پہر کہوں پوچھ کچھ نہیں کرتے قال اذا لا  
 ازال علی رحالہ سبحانک و تعالیٰ و رہ الکلمۃ مکمل کما ذکر طرف و الرحالہ نوع من  
 السرج یخرج من الجمل لکریض لا یکن منیہ شی من الخشب و السباح الفرس الجواد الذی یسیر  
 کانیسج منیہ الماء و الہند یتقائم النون الخجیم بحجم المشرف الصدر و انت معا و التداول و  
 الکلمۃ جمع کلمے و هو الشجاع القوی و مکمل المجر و یقول ہلات لیلین الفرسان عنہ و لا ازال  
 علی رحالہ فرس جواد مشرف الصدر و تداولہ الشہان بالسطحان الکثیر مخرج شدید  
 الجراح مے گوید کہ تو چپ اپنے پر ہی حارث و قتی کہ بر زمین اسپ میاں ہم نہ خود غرق  
 و توانا و تو مند و بلند سینہ است و بجادران و لیرا و در میان تیر و سنان گرفتہ و  
 بغایت پس گوید مے باشد یعنی تو سوار و ن سے جب کی باب کیوں نہیں پوچھتی کہ  
 ایسے گورے کی کاٹھ پر ہونا ہوں جو چال ڈال کا ٹھیک ازراٹھوں کا ٹھ پورا ہے

میں نے پہچان کر چنانچہ خوف کے مارے ہوئے شانوں کے گوشت ایسے پڑکتے تھے جیسے  
 کہنے کی باجھ پڑکتے تھے وہ قال عجبت یہ اس کے کہ بجا جلی طعنے و رشاش نافذہ  
 کثرون العدم و روئے سبقت له العجۃ السرخۃ و یغیل کفرح لازم و اسبق متعدد الا ان یط  
 من و انہ لازم و یسے یغیل اس کی شنی الید مضافا و ان کیون مفردا مضافا فان الید سے  
 کا نقشہ فی من الید و العاجل یقتضی الاجل من کل شے اصنف اضاقۃ الصنفۃ الی الموضوع  
 و فی دیوانہ مبارک طعنے و المارن الریح اللین الصلب اصنف اضاقۃ الآلہ الی یغسل فانه  
 آتہ الطعمریان لما سبق و لذلك فصلت عن الاولی و الرشاش کما یاتیرشش من الیم  
 و الخیم و نحوہ و محرو و عطفاً علی الاحتمال و النافذہ نعت طعنے و الطاهران ہذہ الطعنے غیر  
 الاولی فان المذکورہ اذا احدثت مرۃ کانت الثانیۃ غیر الاولی و فیہ تفسیر بانہ عجلی  
 بطبعین متوالیین و العدم دم الاخوین و قبل البقم و الجار و المجر و خبر متبد و محذوف  
 و العجۃ نعت رشاش یقول عجبت لادسقت غیر سے کہ یہ اسے لطعنے عاجلہ و رشاش  
 من طعنے اخر سے نافذہ لوزہ مثل لون العدم مے گوید کہ منہستی کبار بروم چنانچہ  
 وستم بکمال چستی و چالا کے یک طعن شتابے و یک طعن دگیر کہ از یک جانب ما  
 بجانب و گیر نافذہ و رنگ خون منتشر رشش برنگ دم الاخوین میانہ پیشش او نمود و غیر  
 میرے ہاتھ نے بڑے پرتے سے ایک نیزہ بہت جلد او سپر چوڑا اور ایک دوسرا  
 ایسا لگایا جو آہ پار ہو گیا اور اس کے ہونے کے رنگت دم الاخوین کے رنگت سے بہت ہو  
 ملو تھے قال ہذا سالت الخلیل یا اسبت مالک ان کنت جابلہ بکالم تعلم

شبیا وان شمایلی و تکرے عن الادناس مثل علتہ مے گوید کہ چون بہوش می آیم  
 در بزل مال کو تا ہے نے کنم و عادات و تکرے من ہمان استہکامے وائے یعنی جب مجھ کو شو  
 آتا ہے اور شراب کا شاد و ترے جاتا ہے تو دولت کی لٹا نے میں کو تا ہی نہیں کرتا ہوں اور  
 میرے خوب و بیسی ہے جیسے کہ توجانتے ہے قال و حلیل حقانیتہ ترکست مجد لا مگو  
 فرایضہ کشدق الاعلم الواو و اورب و حلیل الزوج و العاتۃ الجمیدۃ لے تسفہ  
 حبہنا عن زوجا و عن الخیل و التریں و ترکست مستقن لے صیرت و ضمیر المفعول محذوف  
 و المحذول بالجم فامہلہ کعظم اسم مفعول من جدلہ اذا صرہ علی الجدلۃ اے الارض و مکا  
 صفیہ و یمن ذلک اضطراب اشقۃ فی الجملۃ کئے بکاء و الفریقۃ عن اعطایا و  
 تحہ تتعلق بالقلب و کیوں فی الکابل تضطرب عند الخوف لتعلقها بالقلب و یکینہ باضطراب  
 عن عروض الخوف و الفزع و الحمیۃ بحث ہما الاجزاء و السدق جہت الفم فارسیہ  
 کنج و بان ہندیہ باچہ و الاعلم شقوق اشقۃ فارسیہ کفتہ لب ہندیہ کہند و لعیف نفسہ  
 بالشیخۃ بعد ما وصفہا بالسخاۃ و یقول و رب زوج جمیدۃ غنیۃ عن الزوج او عن الخیل  
 بحسبہا ترکست مصرعاً علی الارض تضطرب فریقۃ خوفا علی نفسہ کما تضطرب شدق رجل  
 شقوق اشقۃ مے گوید کہ بسی شوہر این چنین زن خود کہ حسن و جمال خود پر دہ  
 شوہر و حاجت زیور نہ داشت بر بنیش و اکند م و گوشت پازہ شانہ او بزرگ کنج و بان  
 کفتہ لب جمیہ چہر جان خود مے ترید فیئہ بہت سے خاوند ایسے عورتوں کے  
 جو اپنے جوین کے بہرے سے خاوندوں کی پروا اور زیوروں کے حاجت ترک ہتی تھیں زین



المصنفۃ فی العلم الابرارین الذی وضع علیہ القدام اے المصنفۃ قال فی القاموس وابرار  
 مصنفۃ کعظم وکرم علیہ المصنفۃ وقال ندسے بن زید وابرار علیہ قدم بقول نقد شربت بن  
 النحر مزل الہیاء نقدیج من الزجاء صفر اللون ذی خطوط مستقیمہ و دقیقہ کا بن الحسن  
 بقرون بابرار امیغ کا بن فی الشمال علیہ مصنفۃ بخرج منها المراح صافیہ مصنفۃ  
 حے گوید کہ بجام گلبینہ کہ زرگون و باخطوط باریک و در دست راست و قرین بابرار  
 بود کہ سفید و تابان و در دست چپ و با صافی و پاکیزہ بود یعنی کا بنج کے ایسے پیالے  
 میں جو رنگت کا پیالا اور سیدی طایرون والا اور دامن ہاتھ میں اویزا ایسے چاگل کی بنا  
 تھا جو صاف و تابان اور بائیں ہاتھ میں لے ہوئے اور اوپر صافی پڑے ہوئے تھے  
 قال فاذا شربت فانتہ مستہلک مانی و عرضہ و منہ لم یحکم الاستہلاک  
 الاستہلاک و الاستہلاک کما تہ عن بدلہ و القادوس قولہ تعالیٰ انکلت مالا لبدا و فر العز  
 و عوا و ازاد و و فرہ اذا زادہ ولم یحکم مہول اذا جرحہ نقول فاذا شربت من الخمر  
 فانی انک مانی غیر مبال بہ نفیہ عرضی غیر مخرج مے گوید کہ دستی کو من می نوشم  
 مال خود صرف می کنم و اگر بوسے من اسز و ن می شود و ریش منے گردد یعنی چہ  
 شربت پیایوں تو مال اپنا کھاتا ہوں اور اگر بوسے میرے بڑھتی بڑھتی اور کوئی دہائی ہوتا تھا  
 صحیح فلما اقصر عن ندے و کما علمت شمایی و کتر مے الصحو نقیض لک  
 والندے الحو و تکیہ الخبیس و الکاف بعتیہ مرفوع علی الخبیرۃ و الشمایل جمع شال  
 و هو الطبع و الخلق و الکرم و المستندہ نقول اذا صححت عن لک فلما اقصر عن جنس الندے

عیسیر سیب سے گوید کہ ہر کہ برتن ستم کند مرہ ستم او در حق او مکروہ و نا  
 و بیان مرہ شریک تلخ و ناخوش باشد یعنی اگر کوئے محبوستا وے تو میرے سنا  
 مرا اندازین کے پہل کے مرہ کے برابر ہوئے یعنی او کے حق میں اچھا ہو گا قائل و لقد شتم  
 من المراتم بعد ما رکذ الہوجہ بالمشوف المعلم اللام مطبہ للقسام والمدامہ  
 کالمدام لانیس شراب سیطاع شرہ وایما لاجے وہی من الصفات الغالبہ والکوہ  
 القیام ولسکون والہوجہ جمع ما جرة و هو نصف النہار من عذز والشمس الی  
 العصر سبی لان الناس سکینون فی بیوتہم کانہم ہا جروا المشوف الشین المتحجہ اسم  
 منقول من شافہ اذا جلاہ یقال دینار مشوف اسے محبوت و فیہ اشعار بالاستعمال والمزاوہ  
 ایضاً والمعلم اسم منقول المسکوک والظرف متعلق بشربت یقول والقد شربت من الخمر  
 بیدل الدینار السنقی الصافی المضروب بعد ما سکن حر الہوجہ سے گوید کہ ستم  
 خدا کہ من بلاریب از بادہ صافی بیدل دینار نامندہ و نگارین بعد ازین کہ گرے  
 نیم روز ما فرو نشید جاہا کشیدہ ام عینے خدا پاک کے قسم کہ میں نے بعد اسکے کہ وہ  
 ہندے پیرین کہے چکول خیر کر کے شرا میں پی ہیں قال بزجا حہ صفراء دانست  
 اسرۃ قرنت بازہر فی الشمال مقدم البار للاستعانة والظرف متعلق بشربت  
 والزجاج فارسیہ آگینہ و شیشہ و سندیہ کاچ و کچ و الصفوہ حب الاوان عند العز  
 والاسرۃ المخطوطہ المستقیمہ و معنی ہا القح من الزجاج و قرنت مجہول والا زہر الابیض  
 الواضع لغت ابریق والشمال لغت فیض البین والظرف لغت ازہر و مقدم بالغار قال

وکلمات الدنیم کذا الدنیم  
 وادامہ وادامہ وادامہ وادامہ  
 علیہ فی سبب جلاہ

تو بہت نامناسب کیا اسلئے کہ میں سورما سپاہی چون اور زرہ بگڑتی تھی جوئے سواری کے  
 کپڑے بگڑنے میں پوسہ چار تنہ رکھتا ہوں اور پردہ نامرد سے چاہی یا نہیں کہ میں بنگلو  
 نہ دیکھ کر پوچھا اسلئے کہ سوار زرہ پوشش کی کپڑے میں بنگلو پر رعایت حاصل کر پھر تیرے  
 کیا حقیقت ہے قال اشی علیہا علمت فاسنے سہیل مخی لفتی اذالم ظلم نیال  
 اشی علیہہ اذ اذکرہ بہ وغلب فی ذکر القائب وضمیر المفعول و بیان المفعول کلاما محذوف  
 والصح اسہل التین والمخالقۃ البغیۃ فاللام فالعاقب المعاشرة بالاخلاق الحسنۃ و ظلم محذوف  
 بقول اشی علیہا علمت من شامی و افعالی فانہ سہیل معاشرتی بالاخلاق الحسنۃ اذ  
 اظلمت معاشرۃ والاشک ان اخرا لست قب من المعاشرة بعد علمہا ظلم صریح مشکوٰۃ  
 کہ ستائش میں بیان سکین کہ تو از افعال و شمایل من آرا سے دانے چہ حسن معاشرت من و  
 سہیل آسان است کہ بر من ستم کر وہ شود و درین ستم نسبت کہ من قب و مدایح کے  
 پوشیدن ظلم صریح است یعنی جو اچھی اچھے باتیں میرے بنگلو معلوم ہیں تو انکو ظلم کہلا  
 بیان کر اور ہرگز بچھا اسلئے کہ میرے ساتھ اچھی طرح سے رہنا سہنا جب تک ٹھیک ٹھاک  
 ہے کہ مجھ پر ستم نہ ہو وے اور یہ بات ظاہر سے کہ اچھی باتوں کا چھپانا بڑا ظلم ہے  
 قال فاذا ظلمت فان ظلمی باسل مراد اقہ کطعم لعظم غلت ماض مجہول و  
 اضافہ الظلم اسے ضمیر الممتنع من افناء المصدر المتعدی الی المفعول والباصل الشیء  
 اکرمیہ والمذاقۃ الذوق واطعم بافتح الذوق واطعم المحنظل وکل شے مرغیول  
 فاذا ظلمنی احد فانا ظلمہ ایاہ کریمہ مراد اذاق مثل ظلم المحنظل وکطعم کاشے مراے

عرق غلیظ و کدر کہ بر دوسہ دروغین زیتون و یا تقیان غلیظ کہ بگرد و سبوجو آتش افروز  
باشند از پس گوش چین ناتجہ کہ تندخوہ و لیر و دلاور و نیک نژاد و خوشترام واقع شد و سہان  
بودہ کہ کریم و کرم و قوے محکم و فارغ از کشاکش سواری و بار بردارے ہاشم دران مگر وہ  
یعنی وہ کاہر اسینا جو دروغین زیتون کے ٹپٹ یا دوجے تیل کے مانند ہو چکے گیہا کے آس پاس  
اگ جلائی گئے ایک ایسے اوشی کے قانون کے چھپی سے ہوتا ہے جو مزاج کی گرد سے اور بکیر  
کہنے والے اور نسل کے سچی اور میکٹ کٹ کے چنے والے اور ہا و صنف ان کھانوں کے ایک  
سانڈ کے مانند ہے جو کھانے کا پورا اور سوار سے بار بردارے کے بار مار سے چوتھا ہے قال

ان تغد فی دونی القصل فاستطیبا باخذ الفارس من استلم فقال انخذ فت فاذا  
قنا بما بعین المعجی فالذل انخذ فالفا اذا ارسلت علی وجہا و الخطاب فیہ لزوجة غیت  
لان سار العرب کن بعین بحین الارواح و تحقیق منضم انما لم یبصر ہم یا یو دے الی  
اشیاء و القناع کبیر انصاف الخمار فارسیہ بر انداز و ان سے و با شام و منہدی اور شے و جواب  
امشوط و حذوف و اتیم مقام سببہ و الطب بالفتح الحاذق امید سے بالبر و انستلم اسم فاعل  
من استلم الرجل اذا لبس اللاتہ اسے الدرع یعول ان ترسل الخمار دے و تحقیق عنہ فلا یغنی  
و کف فی غنی فانی فارس شجاع حاذق مجرب باخذ الفارس الدراع و انما یحجب عن الجان  
و قبل معناه و ان تحقیق عنی تو خذی الامی و فانی ماہر باخذ الفارس الدراع غلیظ لا اذن میگوید کہ انت  
مالک اگر پردہ بردوی خود کڈا ہے ہر کو خود نہائی درختی چون نمی شاید یرمن گوشتن سوار زہ

پوش مہارتے دارم و دیرودہ لا و ستر پردہ از نامر می باید و یا ایک ترا مزد و خواہم گرفت چون آ  
زہ پوشش یا بیکدام پس ترا کجا خواہم کہت معینہ اگر تو نے اپنے کھڑکی و زنی ڈالی اور جیسے یہ داس



والبار للما لب والضمير المحذور للكميل ونصب الجوانب على الطرفين ولتتم بالثابتين كبدية  
 انية معروفة شبيهة بالبحر الصغيرة تؤخذ من الخابس وينباع مضارع من الانباع ان  
 قال في العاموس انباع العرق سال من قال ان مصلح منع فاشبع الفتح فصار عينا ففضل  
 واضل مرفوع على الحسنة من اسم كان والضمير لاحد بما لا على الثمين والذفرى بالجمعة  
 فالفار فالحق مقصودا بالكرم خاف اذن العبيد سبل منه العرق عند شدة الند وكثيرا قال كعب  
 ع من كل نضال الذفرى اذا عرقت والغضوب النافذ العجوس والحبرة الماصية كالمختارة  
 وفي ديوانه مرقاة الحجر الكريمة الاصل والزيادة المتخفة في المشي والغشيق بالفار قالون  
 كشيقيق الغفل الكريم والكرم معروف وروى بدل المكم بالبدال الملقه ومعناه المعفض ويكنى  
 بعن الغنى القوس فان الضعيف لا يعي ولا يعي وفي ديوانه المكرم وهو الغفل الذي  
 لا يكرب ولا يحيل عليه ومعنى بالناتق الموصوفه نفسها على التغير مدحها بيان العرق  
 من خلف اذنها وهو مخرج في الساق والاسيما اذا كان كثير اقال كعب ع من كل نضال  
 الذفرى اذا عرقت ثم شبه العرق اسيل ثقل الزيت وانظر ان في اللون والقوام و  
 بناء التشبيه معروف عندهم قال نهر بيت وتنفع ذفر بالجون كانه عصيم كميل في المراحل  
 عقد اس وترشح ذفر انا برق غليظ اسود كانه بقيه قطران معقد في الغدور يقول كانه  
 ثقل زيت او قطران او قد به الوفو او قد به العبيد الن رخته غليظ واشتد وهو العرق  
 الغليظ الاسود اسيل من خاف اذ في نافه منها عجوس ماضية في المبالك كريمة الاصل متخفة  
 في المشي شبيهة بالغميا الكبير القوس الغشة الغير المذلل بالحمل والركوب ميگو بد ك

کسیچہ فیہا طی الا یزین ارسال و تعبیل اسے مع الایزین و الجار و المجرور و فی محل النصب علی الخائیم  
 من الحسن فی برکت و العقب بحر کہ ما فارسیہ بنی و ہندیہ بانس و اراویہ مایز مرہ اسے المرقا  
 الذی یقال لہ فی الفارسیہ ماسے و فی و سۃ المہندیہ بانس و ہنرے و مرلی و ذلک لانه و  
 بالمہضم و العقب المہضم جو المرقا قال فی القاموس و قد تہمضوۃ و ہضمۃ تکعظۃ و یضم النی  
 یز مرہا و الحش علیہ الصوت یقول حلیت جلوس الابل علی جانب مار الریاح فصات صوت  
 مر مار غلیظ الصوت فکانا حلیت علیہم معہم قصب و ہو لصوت صوتہ و قیل صات ما تھتھا  
 من الارض عند جلوسہا صوت قصب کسر علیہ الصوت فکانا حلیت علی قصب کذلک و  
 الخفی ان ید وصف لہا بالثقل و الناقۃ لا توصف بہ فان الثقل مان من مرقد السیر مکیوید  
 کہ بر جانب آب رواع انجان نالان شستہ کہ گویا ناسے شستہ و بدآواز ہمارا خود سے دشت  
 غرضہ بانگ ناموز و نش بیاگ ناسے شستہ بدآواز سے ماند لعینے آب رواع کی کنار  
 پر ایسے بولتی تھی جیسے جرس بے بانس بولتی ہو و سے اسلئے کہ راہ کے گرد و بخار سے آواز  
 اوسکے برے ہوگی قال و کان ربا اولحمیلا معقد الحش الوقود بہ جواب ثمم  
 میاع من و فرغ غصوب حبیرۃ زیاقۃ مثل الضیق المکرم الرب بالضم  
 مثل الزيت و لیس و الکھیل الجار المہذبہ مصغرا القطران <sup>ظلی</sup> بہ تعبیر الماجرب ہندیہ و ہونا  
 بالواو والمعروفہ بالمعقد اتم معقول من الحقۃ الذلہ اذا اعلاہ حتر علیہ و تقعدہ و حسن الناک  
 بالہتہ فالہتہ او قد بالہتہ العفل جہول و الوقود بالفتح مایوقد بہ النار و فی دیوانہ حش القیا  
 بہ و القیان کبیر رنات جمع قین و یوالعبد و العفل معروف و مفعول العفل عند وف

غیظ و غضب سے اوسپر چلتے ہے تو وہ بنا اوسکو موند سے کٹا بیچ اور بچوں سے نوجیا  
 قال ابقی لھا طول استقامت مرقدا سندا و مثل دعایم لمختصم الا بقار معلوف  
 واللام علی حنا او عین من داسفا بالکسر مصدر سا فر من عبدی بدلتقر بالعارف فالبطله فایم  
 اسم مفعول مایبج بالاعبر والحجارتہ یقال بنا و مرقدا و استقامت کہ الحکم استند نعصبه الی بعض  
 محبہ و الدعایم جمع دعوات و ہست الاستطوانۃ و اطو و شہلہا قوائہا الطوقیہ و المختصم یفجع الیہ  
 التماسیہ طرف من یختصم الخیل اذا خرب الخیمۃ و کسیر ہ اسم فاعل منہ و اضافۃ الدعایم علی  
 الاول لا و فی ہذا سبب و نہ الہیت الیوجب فی الشروع انما یوجد فی دیوانہ یقول ذہب طول السفر  
 بما کان زایدا فیمما ترک ہا و منہا جدا محکما خلیا مثل بنا و مرقدا و قوائم طوقیہ مثل سہا  
 موضع التخصیم و من یخصم مے گوید کہ چندان سفر کردہ شد کہ طول و امتدادش از دیوانہ  
 باقی گشتہ کہ بیان بنا ہنگ خشت استوار و دست و پا می فرو ماندہ کہ چون ستونہا  
 در وضع نمید و یخیزند و نہ ہنگ باشد یعنی اوسنی اتنی بڑے بڑے سفر کی ہوں  
 و رازی نے اوسکے لئے یا اوسکے ذیل و اول سے ایک ایسا بن باقیہ چوڑا جو اٹھ پندرہ  
 کی عمارت کی ماند حکم اور ایسے ہاتھ پاؤں سے رکھی جو خوشیہ یا خمیہ وانی کے ستون کے برابر  
 ہیں قال برکت علی جنب الر داع کا نما برکت علی نصب حشہ مہضم  
 انبرول جلوس الابل علی سیدہ و جوحا و جنب الجانب و الر داع بالہلات الشث کتابا  
 و جنب موضع فرامین و یوید الاول افی دیوانہ فان فیہ علی ما و الر داع علی ان اتنا  
 المار الیہ من اضافۃ العام الی الخاص کما فی شجر الاراک و علی الشانیہ بفرع مع کما فی قول

فی الغشۃ عند حصول الطعام عظیم الراس یشیح الشکل اسے عن سنو ریج شہا سے گوید کہ  
 از ضرب تازیانہ سے ترس و پہلو سے راست حوزہ چندان حیدر زد کہ گویا اوزان ازان دودستہ کند  
 کہ در آخر روز قریب نان خوردن آواز دے کند و سر کلان و شکل بد نما وار و یعنی اگر کہ کو  
 شتر از تریش سے گریز عین سے وہ کھوٹے کی مار سے ڈرتی ہے اور دامن جانب کو ایسے  
 دبا تی ہے جیسے اس کو شام کو کہانے پر بولنے والے بڑے سر اور برے صورت یعنی بلی سے  
 بچا تی جو جس سے اس کی فوج کو نفرت ہے اور خصوص جبکہ وہ نوچتا ہی ہو کہ قال جر جنب  
 کل عطف لہ غضبہ اتقا ما بالیدین وبالضم الہر بالکسر ذکر السنو مجرور  
 علی انہ عطف بیان لہزج الغشۃ و مرفوع علی روانۃ الدیوان علی انہ فاعل نیاسے و ہونیم  
 علی صنیۃ الغایب المذکور و لمحیب المربوط الی المحیب و یویدہ قول امر و لقمیس عم ترے  
 عند مجرے المفسر ہر آشیرا سے مربوط و لعطف لہیل والام یعنی الی و غضبی تا غیش لا  
 حال من یسکن فی عطف و اتقاہ جبکہ مینہ و مین عددہ یسکن فی العفل لہر و المصوب  
 للناقد یقول عن ذکر سنو ربو یجنہا اوسقو و سہا کل مالک السیم کلمات المناقہ  
 فی حال غضبہا علیہ اتقاہ و لک الہر ریج شہا الیدین و بعض الفم قریبہ فی تنقید ذلک الجواب  
 و معنی البتین علی مافے دیوانہ انہا تنقید جاتیہا الوشۃ مخافۃ السوط کا تا بعدہ بعد کبر مہما  
 و تعقب ذکر سنو کذا سے گوید کہ گویا ازان نگر کہ پہلو سے خورادور سے کند کہ پہلویش  
 مبتدا و مہرگا ہی کہ در عین شمنائی بران نگر کہ بتو مجرور و مہرگا ش میگز و و بہ پنجہ اش میچرا  
 یعنی گویا ایسے بلے سے پہلو دہلتے ہے جو اس کے پہلو سے مٹا ہو لہے اور جب کہ ہی وہ بکا



بجانب وجه الوحش بعد مجيئه وترغم يقال ناسه اذا بعد لازم وعده بالبناء فيه للنفعية ولقد  
 اخطأ من قال بها معني عن فان معناه حاتها بعد عن جانبها وهو كحائري والدف الجانب  
 واصطاد الجانب اليمين من اصافة الشئ الى نفسه باختلاف اللفظين وذلك جائز عندهم  
 قال الرضي والعرب يجوز اضافة الشئ الى نفسه او خالف اللفظان والجانب الوحش من جانب  
 الدابة يمينها فانه لا ينزل منه ولا يركب فهو وحش والاشئ ميمها يسار بالانه ما نوس بالركوب  
 والترول ومن معني عن كانه في قوله تعالى ذلك ما كنت منه تحيد والهزج كلف المعنى المصوت  
 والعش آخرة النهار وكان وقت اكلم غالباً وعليه قوله تعالى ولهم رزقهم فيها بكره عشي  
 والماء كعظم العظم الاس ابيض السفل وعنه به السور بقوله في الآتية من جنين اه فانه عطفها  
 له والعرب يذكرون تعلق السور بالثاق عند وصف سيرها كما ان الابل تكرر السور وتخاف  
 طبعاً قال امرؤ القيس نصف لينة عيت كان بها من احصيا سحره لكل طريق صادقة باقية  
 والخذ الكبر والترغم التعصب قيل نصف مرحا ونش طاف في السير بحيث كانه تبعها جانبها  
 الوحش من ستر مزبوطها قيل يصعبها بانها تحاف ضرب السوط فتبعد جانبها الوحش  
 عنه كان يراد به شها فيه وهي تبعه عن جانبها ذلك اقول بها اقرب الى الصواب فان  
 تحصيل الجانب الوحش الذي هو جانب اليمين يقتضي ذلك لانه من ضرب السوط لا تزك  
 انهم يكونون ضرب الكباد الابل عن اسفروا فاما هو يعبر عن ضرب اليد فان الكبد انما يكون  
 في جانب اليمين المتجه في الشئ ونش طاف في السير فلا تحيق بالجانب الوحش كالاخيه  
 يقول تحاف ضرب السوط فتبعد جانبها الوحش الى يمينها عنه حتى كانها تبعه عن مصوت

کل یوم یضیفہ بکے عشرۃ مثل العبد او مثل العبد او حال کو نہ مثل العبد لابس الغزو  
 الطویل مقطوع الاذن من الاصل مسیکو بد کہ دراز قامت کہ ہر روز بیضہ ماسے خود را  
 در موضع دو عشرہ می بیند اگرچہ دور فرستہ باشد و مثل غلامیکہ پوستین دراز پوشیدہ  
 و ہر دو گوش او بریدہ یعنی لایستہ کہ جو اپنے اند کو موضع دو عشرہ میں ہر روز کھینچتا  
 گوید کہ میں چلا جاؤں اور مثل ایسے غلام کی ہے جو بڑا پوستین پہنے ہوئی اور سچہ چہرہ کا چچا  
 ہے قال شربت بہار الحسنہ ضیں فاصحت زوراً عن حیاض الدیلم  
 الضیمہ المتکن فی الغزل للناقہ والباقیل زایدہ و خندے علی المنعول فان الشرب تنیدے  
 تنفس و قیل مجنبے من والدرض بالہمالات الثلث فالضاد للحمۃ کتفند و وسیع کسبع  
 ماران مختلفان شاہا لث اعز علی التغلیب و ارا دہا معاض علیہ فی القاموس و لیس رضاً  
 موضع کما تو ہمہ بعضہم و وسیع مجنبے صار و الزوراء المخرقہ و الحیاض جمع حوض و الیلم  
 باللال المہذک کصیقیل حیل معروف منہم و بین العرب عداوۃ حتی یکنے عینہم لا عدو یقول شرب  
 ملک الناقۃ من ماء و حرض و وسیع و فہارت مخرقہ نافسہ عن حیاض الدیلم التمین  
 ہم اعداء لاسلم شرب شیامہا — مے گوید کہ آن شتر مادہ آب و حرض و وسیع  
 کہ منجد آہاے عرب است فرو کشیدہ چانچہ ازا نگیر مے گروہ و یلم کہ اعداء ہند متفر  
 گردیدہ یعنی اوس ساندنی نے و حرض اور وسیع کا پاپے جو عرب کی پانیوں میں  
 سے ہیں مودلم ہاے دشمنوں کی حوضوں سے کوسوں پہاگتے ہے قال و کما تمنا  
 تناسی سحاب و فہا الوحشۃ من ہرج العشی ماوم و نے دیوان بیت و کما تمنا

او منوش این او ثوب صوف غلیظ بطرح علی صانع این غلیظ می گوید که آن شتر  
 مرغ وادگان جوان اتباع اعلائی سترش می کنند چنانچه هر کجا که او میرود همه پیش میرود  
 و هر کجا که او می پیزد بجانها و میزد و نذر حال این است که خود او یا سر بلند او بگوار خوش  
 زنان می ماند که پوشیده باشد و پادان جاسه شین مشابہ افتاد که بگواره زنان می آمد  
 بیغش و جوان شتر مرغیان او یکدو پنج ستر کی تابعین میوه چنان ده ها است و ده دان  
 بانی بین او جهان که بین او سکو دور می دیکته بین طرف او که دور قی بین او حال میوه  
 که ده آپ یا او سکه عورتان که جنارزه گواره به چو بلند و نمایان میوه است یا  
 نوی شین کار بکریا به گواره پر پرت می باشد قال صعل و غیری العشرة بصبه  
 قال العبد ذی العسر والطویل الاصل المصل بالبعثین الطویل مجرور  
 علی از نعت قریبین السنین او مرفوع علی از نعت من محذوف و الاول اقرب  
 و یعود من عاد المرضی و از نعت و المضارع یل علی الاستمرار و ذو العشرة موضع بالفتح  
 و البیض بافتح جمع بیض منقول بید و نعت اشعار صبر و صبره فان التعلیم بحب البیض  
 و لذائذ کتبی بانی البیض فاذا ترک بالسرع و لذائذ کرون و کمال البیض قال امرؤ القیس میت  
 علی تقنی حنین و العرس بمنعرج الوعد و البیض و العبد من تقایل البحر و الحار و البحر  
 فی محل الرضیع علی الحبثیه او فی محل البحر علی از نعت صعل او فی محل النصب علی ثم  
 حال من السکن نسی و و الفرو ثوبه معروف یقال له پوشتین و الطویل نعت و الاصل  
 صفة من الصلح و قطع الاذان من الاصل نعت لعبد یقول طویل او موطویل و یزور

يدل جرح البارز المرفوع في تعجب لقلص الغمام وقتد الرأس اعلاه و  
المجور للظلم المذكور والمنسوب له او لراسه والثاني ظاهر والى ج بالسر وكنت  
للتايشة المحقة والمحل وهو يحل على الشئ وظاهر كلام المعنيين لا يلزم الغش الا  
بأويل بعيد فالظاهر هو الجرح بمعنى ما يمنع على نعوش النار من الخشب نص  
على هذا المعنى في المحيط وقد استشهد بهذا البيت وهو الذي يقال له في بلادنا كبراه  
على الاصل وكوارة على التحفيف وقد يطبق الجرح على خشبات يشد بعضها الى بعض  
ويجمل فيها الميت وكلام المعنيين محتمل في رواية الديوان والزوج ثوب صوف غليظ  
يطلع على الودج والغش سر الميت اذا كان الميت عليه والميت المحمول عليه  
وكلاما يصح في البيت وقد يطبق على شبه محقة يكون شيكلا ويطبق على المروءة اذا  
وصفت على جنازتها صرح به في المحيط واللام في لبن للاختصاص والضمير للنار  
فان ذلك يجعل على نعوش النار خاصة والمجور والمجور لغت نعش او عرج و  
النجيم كعظم مناه العظمى باخوذ من خيم الشئ اذا غطاه شئ يعيق لغت له ثمان وحلقة  
التشبيه باسرا محال وقال شارح نعش الشئ المرفوع والنعش النعوش والنجيم  
المجمل خيم ثم قال شبه خلقه بركب من مراكب النار جعل كالخيمة في مكان مرفوع  
ولا يخفى ان كلاما من معنى النجم والنعوش لا يابا هذه اللفظة على انه لغزل عن  
الشعر يقول تبع تلك اقلص اعلى راسه فغير من حيث سار وبتين نحوه حيث كان يبرؤ  
من يديه وهو كانه في ارتفاعه وكان راسه الاعلى ما يوضع من الغشب فوق نطاشا

من نعش  
بغير



النعام ای تیسیرہ سے گوید کہ دیر خود چنان باشد کہ گویا تودہ ہاے ریک  
 شتر مرغ نر سے نکند کہ خاصہ نوع او این است کہ وسط ہر دو پا قریب و چون بریدہ  
 گوش ہاے باشد لعینہ چال او کے ایسے ہو کہ گویا ریت کے تھلون کے ساتھ ایک  
 شتر مرغ نر کے روندنی ہے جسکی پاؤ آتھیں پاس پاس اور اصل خلقت سے پوچھا  
 ہوتا ہے قال تاوی لہ قلص النعام کما اوت خرق یمانیہ لا اعم  
 طمہ علم یہاں تاوی الیہ اذ النعام الیہ قال تعالیٰ سادی الی حبیل وقال طرفہ سم  
 ویاوی الیہا لاشعث المتخرف - فاللام فیہ معنی اے والقلص لغتین جمع قلوص  
 وہی انتہ النعام ویکنی بہا عن فتیلتا تہا و اوت ماض معینہ المضارع والخرق بالمحطہ  
 فالمحطہ فالخاف کسب جمع خرقة وہی الجماعۃ من الابل وخص الیمانیۃ بالذکر لان اغلب  
 رعاة الیمین من الحبشہ تقریہم والاعم من لا یقدر علی الکلام انقصع والطمطم بالہطین کسب  
 من فی لسنہ عجمہ فارسیہ کنکلاج وسمند یہ تو تا و غنی بر العبد الحبشی نقول تا وے الیہ  
 فقیات النعام کما تاوی جماعات اہل یمانیہ الی عبد جشہ یہ عا ہاے گوید کہ  
 سمہ شتر مرغ وادگان نوجوان بجانب او پناہ مسکرا نید کہ شتران بہن بجانب غلام  
 جشہ کہ را می آہنا ہاے باشد جوق جوق سے آئند لعینہ جو ان شتر مرغیان اور  
 پناہ میں آتی ہیں اور او سپرد ہستی میں جیسے بین کے اونٹ اونٹیاں اپنے چرواہے  
 جیسے غلام کے جانب کو ڈرتی ہیں قال متبعین قتلہ راسہ وکانہ حدج علی  
 نفس لہن محنم وے دیوانہ ع رنوج علی حرج لہن محنم وے الحبط حرج

من وشمه اذ اسره ودرقه بقول ذات نشاطه تقرب سبب ونبها جینا دشما لمن حرج  
 وشمه بعد اسارت فی السیل متجتره فی مشیها عاتیه التجر تقرب لاکام ضربا شديدا  
 وشمه قافا قافا سبعة خطوات من حف شديد الوطی او ذات حف مشددا ووطی منها  
 او کل حف کذلک سے گوید کہ بعد از شب روی کر موجب فتور و کس می باشد و مخرج  
 از دفر نشاط این سوره اکثر بر بند و سنگام رستن خزان خزان برود و دگر هراسه فرسخ  
 حف شدید الضرب توده های رنگی بکنند و بسیار عیسیت ده جو رات بهر چکر او سنگ  
 مارے دم کو او هر دو هر مارے او چینی بین بهر ہی مشککه چله اور بر سرے برے ذکرت  
 سے ریت کی تھلو تھلو توڑی پتھر سے قال وکما نالطس الا کام شیشه تقرب  
 بین المشیمین وسم وسم وکما نالطس الا کام علی صیف المشیمین وسم وسم  
 کلاما قدر تفسیره انما العشیة آخر النهار وبالجملة بعد الزوال وسمه باعشیة سیرا  
 والبار للاستعانة ولسین العبدین شیمین مطلقا صنف الیه القریبیا صفاة لفظیة  
 فهو فی حکم الشکره و التسم بالنون فالحملة کجسر حف البعید و التسم و التسم بالمهملة  
 کمفعل مطلق و الا فین و کلاما و صنف اللطیم من حیث التفرع فان کل فاعله  
 بلون بعد شیمه تقریبا و ذالمان غایة المصغر بحیت کما هما مطلقا وعتان و بالجملة  
 سے منسل الذام و العرب تشبیه التفرع بالظلمة قال ربیر عیسیت کان الرجل منها  
 فرق صعل من الظلمان جو و جواه هو امر بقول و تكون فی سیه لکما تاهق الرمال  
 او او ذالمان و لیه عشیة میرا مجاہد قریب الحفین مطلق و الا فین سے منسل من

شیشه تقرب

صعل الذام و العرب تشبیه التفرع بالظلمة قال ربیر عیسیت کان الرجل منها

موضع شدن سپین شتر ماده یا یکا شانه او مرا برساند که در حق او این دعا کرده  
 که گاه ای استن شد و در چنانچه گاهی استن نشد و پنداشته نشد و پنداشته نشد و پنداشته نشد  
 شیء محروم بماند غرض آنکه تو نمند قوی باشد لعین میزبان ارمان بیہ ہے کہ  
 بین کہیں عید تک پہنچون بہر موضع شدن کے ساتھ نہیون بین سے کوئی ایسے  
 سادہ منی او مان تک پہنچاؤے جسکی حق میں بیہ دعا مانگی گئے کہ وہ کہی گہان  
 ہنوی سے سودہ کہی گہان ہنیں ہوئے اور تین اسکے دودہ سے ہمیشہ محروم  
 اور منقطع رہے غرض کہ قوی و توانا ہو وے قال خطارۃ زیاقہ غیب الرش  
 نقس الاماکام بوحد خف میثم وے دیوانہ نقض الاماکام  
 بکل خف میثم و وے بذات خف میثم الخطران ان یضرب البعیر ذنبہ بمینا و ثمالا  
 و منہ ناقة خطارۃ و یکنے بعن نشاط و غیب الشیء بعدہ مصبوب علی الطرفین  
 و السری السری اللیل و حد بالذکر لانه یعرض لکسل و العتور بعدہ قال علیقہ  
 یصف ناقة بلیت و یصبح عن غیب الرش و کانا مولدہ تخش القنص شوب  
 و الزیاقہ مبالوہ من زاف بالحمیۃ فالقار اذا تجتر فی المشی و الوطش بالواو  
 فالحمیتین الضرب الشدید بالخف و الاماکام الرمال و الموحد بالواو فالحمیۃ فالحمیۃ  
 ستہ المخطوات و الخف معروف یقال لرحیل الابل و السنعام و فارسیہ  
 سبیل و الوقص مصدر و قض العرس الاماکام اذا وقفا و کسرا فہو ہنأ استقامۃ  
 و علی الناقۃ ایانا و عنہ بذات خف نفسہا علی التہمیم و الخف المیشیم شید الوطی

موضع الحرام من الفرس يقول و فرشته اللین سنج کیون علی فرس سنج ایا  
برقی المراکل غلیظا الخمر سنج گوید کہ ستر نرم من زینی است کہ بر پشت آبی  
باشد کہ افرا نش استوار و بر د و پیلوش لبند و موضع تنگس تازہ و فریبہ واقع  
شدہ یعنی میرا گدا گدا ایک ایسے کٹورے کے کاٹی ہے جو انہوں کا نہ

پیرا اور پیلون کا اوہرا اور موضع تنگ کا چڑا چکلا ہے قال بل یسئلنی

دار الشذیۃ لعنت بحجروم الشراب مصرم کلمۃ بل یسئلنی

والابلاغ الاصل یبدی الی مفعولین قال تعالی ثم المبنی ماسر والقفل لا وجہ

المیث و اذمنت النون الخفیۃ فی فون الوقایۃ مشکہ قول زہیر ع بل یسئلنی اذ

داریم قیس و القیمہ المجرور غیبیۃ و الشذیۃ نسبتہ الی شدن بالمحجۃ فالمتحدہ محرکہ

موضع بالبین و تمیل کان یحسب من فحولہم و لعن مجہولہ اذا دعی علیہ بالشر و

سجن بالشراب اللبن فانه یشر ب و بحجروم الشراب عن الضرع الذی حرّم اللبن

و المصہ کہ معظم المقطوع المراد بالمقطوع عن اللبن و کسۃ لقطعه عن اللبن عن عفتہا

و عن قوتہا و جلا دتہا فان کلاما من الحبل والوصنع والارضاع یورث الصنف

و ہذہ الکناۃ معروۃ عنہم قال زہیر ع علی فرج محروم الشراب مجد و یتمنئ

وضوئہ الی عبیدہ و یقول بل یسئلنی الی دارا ناقہ شذیۃ دعی علیہا بان لا یخل

ابدا فاسحب حتی کان ضرعہا محروم اللبن مغلوطا عنہ اسی لم یخل قطا حتی

تقع و ترفع فتصیر ضعیفۃ عے گوید کہ آرزو دارم کہ منجدہ شتر مادگان



تام والصغير بينهما التية و فوق المعينة على والطير اذا نهر والوجه والحمة الفرس  
 المحشوب القطن ونحوها واسرة الطير والادهم الاسود ومن الحشيل وهو علم فرسه نص عليه  
 في القاموس والمجسم مفعول من المجسم الفرس اذا البس اللجام قيل تدخل حشيتي  
 في السواد الصلاح على ظاهر فرش لين تابع محشوب بالمتخوف او القطن واما  
 ابيت ليلتي على طرسته من اديم لم يلم لا يوضع عنه اللجام من غير كونه  
 صبح وشام بر بستر من راحته و ارام يستر يكتد من برشت ستور سياه كوكام واد  
 ميا شد عهد شب مے گرام لعينه عيله گد گدی گدی پر رات در بستی برشته  
 ہے او میں سارے رات ایک کالی کھڑکی کے پیٹھ پر کاٹا ہوں جیکے منہ  
 میں لگام ہوتا ہے قال وحشيتي مخرج علی عبلي الشوی نهد مراكله  
 لميل المحرم المیل الضخم الغليظ من كل شيء والشوے الاطراف  
 وقحف الراس والهند تقديم النون على الهاء المرتفع والمراكل جمع مرکل من المرکل  
 وهو ان تضرب الفرس برجلک المبرع في السير وقد استعمل الجمع فيما فوق  
 الواحد قال في الصراح مراكل ابدابة وويلوی ستور که بروی کد زنت در  
 ارتفاع المراكل واسودادها. صنف في الفرس قال زبیر غ و صاحبی وردة  
 نهد مراکها و قال ايضا ع الى صوته سود المراكل ضمروا الخجة هو كناية عن كثرة  
 الركض المستندة لكثرة الركوب والسبيل تقديم النون على الموحدة الضخم السيز  
 والمحرم تقديم الهاء على الخجة طرف من جرم الفرس اذا شاع عليه المحرم فهو

گا ہں بد است گرد و و حال این است کہ بان میجو ارہ نعمہ سہر الطیب خاطر  
 می سرا بد یعنی شہد کی نگہی جو اچھی بو پر مرقی ہے و مار منقرف ہی کی کو آئی  
 ہنیں دیتے اور خود کسی دم نہیں لٹے اور حال اس کا یہ ہے کہ متوالی گوئیہ کی طرح  
 اپنے موجود ہن کا قی رہتے ہے قال ہر جا بیک ذراعہ بذراعہ قدح  
 المکب علی الزنا والاحذم ونے دیوانہ عزدا ہن ذراعہ بذراعہ فصل المکب  
 علی المراد الاحذم المنج بالمخجہ فالحیم لکلف المطرب المنے تاکید لغزو المکب مع  
 وسین من سن اسکین اذا حردہ و یلزمہ بیک والذراع الید وکنے بہ عن النقصین  
 الذی یلین عند النساء والاطراب والقدح اخراج النار من الزنا ومنسوب  
 علی المصدرین من غیلفطہ و یویدہ مانے دیوانہ کمار و الزنا و جمع زند فارسیہ اس تہ  
 و المستعمل فی الہندیہ چاق و ہوتر کے فی الاصل والاحذم بالجمیم المخرج من ذہب  
 انما لغت المکب و ہو من اکب علی الشئ اذا لم علیہ ليقول لا يزال عینہ  
 و یصیق اسے یضرب بیدہ علی بیدہ کما فیصل القادح المکب علی الزنا الذاہب  
 الانال المخرج من النار و لا یغیفہ و لک مے گوید کہ پیوستہ میرا بدست  
 بدست میرا چنانکہ مرد بریدہ انگشت محنت چاق می کشد و رونے گردانند  
 یعنی وہ بھی گاتی ہے اور تالیان بجاتی ہے اور برابر بجای جاتی ہے جیسے  
 کمر و لکیر و لا چاق پر برابر جاتا ہے اور تالیان نہیں ٹوٹتا قال مشی و تصحیح  
 فوق طہر شید و امیت فوق سدا و ہم بلجم کلا لغت

وکوبها بجزی الما و فیها کل غشیة غیر منقطع مے گوید کہ ہر ابر بسیار بار  
 اندک و بسیار بران چرگاہ بارید چنانچہ ہر شام آب اندوچارے میماند و منقطع  
 نمے گردد یعنی بہری بہرے بادل تہورے بہت ہمیشہ او سپر بہرستے  
 رہے یہاں تک کہ ہر شام او سمین پانی چلتا رہا اور کہی نہ تو اُقال و حلا  
 الغراب بہا فلپس ببارح عز و کفعل الشارب المترنم و فی یونہ  
 بیت قرع الذباب بہا یعنی وعدہ نہر جا کفعل الشارب المترنم یقال خلاہ  
 اذا تغزوه و عنی بالذباب الزنبور و هو ذاب العسل فانه یحب الور و الریحان  
 و تیلند بر و ایچھاقت مضمرہ المتلسس بہ فی قولہ لیسف وادی العرض حیث  
 قال فذاک اوان العرض حی ذابہ زنا بیرہ و الارق المتلسس و الضمیر المحرور  
 للروضۃ و البارج الزایل المنفک و الغزو بالمعجزة فالمہلتین بالکسر کخجل  
 المظرب رافع للصوت من عز و کفرح و یقال و استغزو الروض للذباب  
 اذا دغاه المارکان یغزو عنی لفعیل الشارب المترنم لغزیدہ و ترنمہ و کنے  
 تغزو الذباب عن حملو ما عن غنیرہ و تغزیدہ عن نشاط و بشاط عن کثرة  
 یا صین الروضۃ و حسنہا و طراوتہا کما کنے المتلسس سیموۃ الذباب عن  
 خصب وادی العرض بقول و تغزو بہا زنبور العسل فلا یفک عنہا و حیث یترنم  
 من النشاط کما ترنم الشارب الخ المترنم مے گوید کہ کس شہد بیان  
 چرگاہ تازہ خلوت گزیدہ و دگیرے را دران نگذاشتہ چنانچہ اردے

بسیل برسون کا خاص من ہوا اور گوبر کا نشان اوسمین نہیں پایا گیا اور در ذن  
 سے محفوظ رہے ایک خمین عورت کی پاس ہی جیکے بوباس اوسکے منہ سے  
 بہا رہا آتی ہے قال جاد دست علیہا کل بکر حرۃ قمر کن کل فرارہ  
 کالذہم فقال جاد لدہ جاد علیہ وجادہ اذا من علیہم والنعیم والضمیر المحریر  
 للروضۃ والسکر بالکسر کل سحابة کثیرۃ الماء والحرۃ مشہا وہی دیوانہ کل عین  
 شہۃ والیسین السحاب الذی یاتے من جانب القبۃ والنثرۃ بالثقلۃ فالجہۃ المبدؤ  
 النبیۃ الکثیرۃ الماء والضمیر فی ترکن کل بکر من حیث المعنی دون اللفظ والقوۃ  
 الارض المظلمۃ المستویۃ والنشیۃ بالذہم فی المعان یقول جاد دست علی کل کثرۃ  
 کل سحابة کثیرۃ الماء ترکنت کل أرض مخفضۃ مستویۃ تلعب کالذہم  
 لما کان فیہا من الماء المحتبئ حے گوید کہ ہر ابر بسیار بار بران پر آگاہ  
 چندان ببارید کہ ہر خورد منای را چون دم سحابی تابان و در خشان گردانید یعنی  
 جو بادل پانی سے بھرے ہوئے تھے اوس پر اتنے برسے کہ ہر چو ٹی گہرے  
 کو رو پیچے کے مانند چکول کیا قال سحابة قسکابا فکل عشیۃ یجرے  
 علیہا الماء لم یضیم المرح الصب وایلان من فوق والستاب مصدر  
 سکب الماء واذ سحابة فالصب وکلاما مفعول علی التثنیہ فکل الے الفاعل  
 وکل عشیۃ مفعول علی الظرفیۃ والعشیۃ آخر النهار کالعشی وعلی معنی فی  
 والنصرۃ الانقضاء والحجۃ حال من الماء یقول جاد علیہا سح کل سحابة کثیرۃ الماء





انہا بعتک من فہما قبل ان یفکمت او تمیت مے گوید کہ بوی دمانش برنماشت  
چنان خوش است کہ گویا نہ مشک عطاری بخور دنی است کہ پیش از لہو رسک  
دمانش بوی شگین از دمانش تو رسیدہ غرضکہ بوسے دمانش بوی سگہ از فر  
مے ماند یعنی اسکے مونہ کے جوش ہناری نہا را ایسے بجا کہ گویا سگہ نازک عطر  
ایک حسین عورت کی پاس سے حبکی خوشبو اگلی دانتو کی دکانی دینے یعنی ہمسی بوی

سنی پہلی اسکے مونہ سے بھگو پونچتی ہے قال او عاتقا من اذ رعات معقا  
عما تنقہ ملوک الاعجم یقال عتقت الخ و اذ امت و حنت فہی عاتق و ہو مضموب  
محطا علی غارۃ فہو اسم کان و لجنب ہو الطرف السابق اعنی مجتہد و کذا فی التبت  
الاقنی و الاذ رعات کثیرۃ الہنرۃ و شہا بلہ یا شام معروف قوتی منہ الخ و المفق اسم  
مفعول من اعتق الخ و اذ ترکھا مدۃ فی طرف کعتقا شد و اذ الاعجم صفۃ لمخوف  
فانہ یقال حلل اعجم و قوم اعجم و البیت انما یوجد فی دیوانہ و لم ارہ فی شرح بقول  
او کان خمر الخ حقیقۃ من خمر و اذ رعات معقۃ من جموعت قہا ملوک الاعجم مجتہد منہا  
تاتی ریچما من مہا مے گوید کہ یا گو یا شراب کہ نہ از شرابہای اذ رعات از  
شرابہای دیرینہ شالان عجم بخور دنی است کہ بوی او از دمانش تو رسیدہ  
یعنی کوئی پرانے شراب اذ رعات شہر کی شہر بون مین سے حبکو شالان عجم نے  
پرانی تھا ایک حسین عورت کی پاس سے حبکی بوا اسکے مونہ سے برابر آتی ہو  
قال اور وضۃ انفا تضمن شہا عیش قلیل الدمن لیس معلوم شد

میٹی اور بہت مزہ کی تہ یعنی جیسوہ تیری طرف سے دیکھ کر مسکراتی تہ قال

و کائنات نظرست یعنی شادون رشاد من الغزلان لیس توام

الشادون الضبی الفقی والرشاد ہمز اللام محرکہ معناه الشادون والغزلان جمع

غزال وهو والد الطیئہ اذا شئ دوشب والتوام کل مولود مع غیرہ ویکون ضعیفاً

وکنے بھی گونہ تو اما عن قوتہ بقول و کائنات نظرست جین نظرت الیک یعنی

ولد طئی فقی قوتے من اولاد الطیئہ اے نظرت الیک کہا میطر بنوے مسکریو کہ

عید در توجہان مے گزشت کہ گویا چشمان آہو پچہ جوان مے گزرد غرضکہ چشمانش پش

مے ماند یعنی او سنی بچہ کو ایسے آنکھوں سے دیکھا جو ہر نوٹہ جوان کی آنکھوں سے بہت

مشابہتیں قال و کائنات فارة با حور شبیمہ تسقت عوارضہا الیک

من الغم الفارة نازحۃ المسک و عنی الناحر العطار و بایع المسک و لغیمہ الجیمہ

من القناتہ و ہے الحسن کالتقمۃ و عنی بہا عبیلہ علی التجریہ و الجار و المجر و

فے محل الرفع علی از خبر کان و المسکن فے سقت للفارة باعتبار الیج اولیجھا

علی الاستخدام و العوارض جمع عارضہ وہی السن التي يكون فے عرض الغم مفعول

سقت لللام فے الغم بل من المضاف الیہ و ہوا الضییر صیف نکتہ فہا و العرب

مجتہ اذا كانت طیبۃ علی الریق و تشبہا بریح الخمر و المسک و العود و الخراس

و نحو ابقول ان ریح ہا طیبۃ علی الریق حتی کا تھا نازحۃ مسک من نوازع عطا

مجیدہ سنا سقت رائیخہ کائنات فارة عوارضہا الیک من مہا علی معنی

چہ خوراک ایشان ہمراہ ایشان است و شتران سیاه صبر ز تشنگی می کنند یعنی  
از آن کوطنیون بین یا لئیس اوٹھیں دودہ دینے والے اور کالی کوتے کے  
دردنی پروں کی سے کالی بین اور اس سے کہانا اونکا اونکے ساتھ ہی اور  
اوٹھیںان پیاس کو بہت نہیں مانتے تو دوسری کر باوینگی قال اؤٹھیںیک

بذی غروب واضح عذب مقتله لذیذ المطعم مضروب  
مغبل محذوف و مشتمل فی القرآن والاستبصار الایسی کالسی والعزوب <sup>بذی</sup> محذوف  
الاستنار والمعاہد والواضح الابیض الصافی و فی دیوانہ باصیلے ناعم والاصغر  
الاحصل فی الرجل المائس فی الامور واستقیہ للضمیر لحدید الثاقبة فالناعم  
الحجید الحسن والاول اعرف قال الحماسی قلت بغاحم و بذی عز و سبب ما قتلوا احاک  
و کل من ذی غروب و واضح نعت للشعر فانه یوصف بالجدۃ والبیاض والمقبل  
طرف <sup>بذی</sup> مصدر مرفوع علی انه فاعل عذب والمطعم الطعم و عنہ به طعم و نفع  
و فی البیت الثقات من المستحکم الی الخطاب فانه یخاطب نفسه و یقول اذکر اذکاک  
تاسرک عبلہ ثم یخبر حدید ابیض صاحب حدید عذب المقبل اے حین تقسم البایک  
مے گوید کہ وقتی را یاد کن کہ عبلہ ترا سبک و نہانے اسیر ہو چکا  
کہ تیز و باریک و سفید و تابان و شیرین بوسہ گاہ و نوش مزہ بود و لذیذ  
در رویت و تقسیم میکرد یعنی جب کی بابت یاد کر کہ وہ تنگوار ایسے دانتوں کی  
لے دیکھا کہ پیاہشتی تھے تیز و باریک اور بہت ادھلی چکاتے اور چو منہ تیز



واقارش کہ خاکستری خورند از قریب ارتحالش مرا نگماهی دادند و تیر سینه ندید  
 خاکستری وقتی میخورد که سیاه باقی نمی ماند و چون گیاه باقی نمی ماند کوس رحلت نیویا  
 یعنی جب میں نے یہ دیکھا کہ لاد و اوٹ اسکی بیاسی بندون کی خوب کھان  
 کہا تو میں تو مجھ کو اس کے کوچ کرینیکا کھٹا پیدا ہوا اسلئے کہ کہاں سے ہونے پر خوب  
 کھان دیا کرتے ہیں قال فیہا آستان و اربعون حلویہ سودا کخافیتہ  
 القرباب الاسحم الضئیر الحمر المحمودة والحلویہ النافذات اللبن وسودا جمع سودا  
 والطاهر ان یاتے بہ حیرة الوقوع نعت ہمز و ہوتیز ما توفی العشرة ممن العقود  
 لکنہ نظر الی جمعیتہ معنی من حیث وقوع تیز الغدوالکثیر کما قبل الدرہم البیض و  
 الیزار الصفر علی ان یكون اللام شہا للاستغراق علی ان حلویہ اللابل والبنم الی  
 منہ مضاعداض علیہ فی القاموس والحافیتہ واحد الحوافی وہی الریاض اکثر  
 تخفی عند الضیم الطایر جاجیہ واخلت فی عدد ما یقتیل سبع و تسع عشر و تسع  
 ہی الاربع الیوائے فی المناکب والاسحم الشدید السواد و فی نوکر الحلوۃ اشعار  
 بان طعمہم معہم و فی سغیا بالسواد ابدان بانہم بیرعون فی اسیر فان سودا الی  
 تقیر علی العطش اکثر من غیرہا بقول فی ملک المحولات آستان و اربعون نافذ  
 حلوۃ شہ سواد بالسواد و فی الغراب الشدید السواد فی الخلون ولا یکثرون مکیویدہ  
 و ان شتران بارکش چیل و دو شترادہ شیردار است سیاہ رنگ کہ بہ پر پائے  
 ورونی کلاغ سیاہ مے ماند پس ضرور است کہ دو منہ زل زاکم منزل خواند کرد

محمودة وبالجملة جواب الشرط محذوف والمذكورة عنه لذلك المحذوف كما في قوله  
 تعالى ومن يتبع خطوات الشيطان فإنه يأمر بالفحشاء والمنكر لا يضرنا ما نزلنا من السماء من مطر  
 ذليل أو من غمام غبار ولا ينزلنا من السماء من مطر عذيقا ولا ينجيهم من العذاب شيئا  
 في ليل مظلمة لا يكون له عاقبة محمودة مع كونه كذا عبد الله الذي فراق كرتي  
 پس درین شك نمی ختم چه شتران سواری شما در شب تیره بهار با سینه شده و یا خوب  
 نمرودی چه انجی مشن بهتر نخواهد شد بعینه او عبده اگر توفی بدای پر کر باز دهنی و بهر  
 شك و شبهه نهین اسلکه که تبارک سواربان چهارون سینه باندی گنیم یا بهر  
 نیک اسلکه که اسخام اسکا بهتر <sup>بیشتر</sup> قال ما را عنی الاحمولة اهلها وسط الیها  
 تسف حب النخج میقال رابعه افرغوا المحمولة الابل لتنه تحمل علیها والوسط لیكون  
 الاوسط طرف ینصب علی الطرفین و الدیار جمع الدار و سف البعراكل البکال  
 من العلف و اسف ایاده و لفعل کتیل اسجون من المجر و او المریدین و الفرق انه  
 علی الشانی محمول و حب النخج مع قوله الثاني و علی الاول معروف و حب النخج  
 مع قوله و الجملة حال من المحمولة و حب النخج بالمجتبین المكسورین حب معروف یتقال  
 الحبة و خاشکته و حب کلان و اما وجع الروع فهو انهم كانوا اذا فتدوا و الکلاء  
 كانوا یسفون بالیم ایاه و یرسلون یدیم تحس الماء و الکلاء ثم یرتخسون علی حکه  
 یتقول و اما فوعی شی من قسه یا رتالها الاحمولات اهلها حین کن کسفین و او سفین  
 حب النخج فی الدیار التي كانت فیها مع کونه که شتران باربر و درویشان

بعینہ میں واپس آیا بالعباس المزار الزیاریہ و تبریع الرحیل اقام فی الربیع  
 وغیرہ ان بالہجۃ فالنون فالعجینہ فالقو فاستقیم مضغاً موضع وضع علی صلیبۃ  
 النبیۃ کالجین والاحب دین والعباس بالہجۃ کصقل موضع آخرینہا یونان  
 بقول کیف تصور زیارتاوت اقام الہما فی الربیع بعینہ میں و اقام الہما فی  
 بالعباس و بیہا یونان بعید رحے گوید کہ زیارت او چگونہ مستحضر کرد و وحال  
 این است کہ اہل اور موسم ربیع موضع بعینہ میں رخت اقامت کنند  
 و اہل اور زمین موضع عبس فزد و اسدہ عبس اب ملاقات ادسکی ایسے حال میں  
 کیسے ہو سکتے ہیں کہ ہاں ہی اس کے بہار کی دونوں میں موضع بعینہ میں بیہا  
 میں اور ہمارے لوگ اوہیں دونوں میں موضع عبس میں پھری ہوئے ہیں قال  
 ان کنت ازمت العراق فانما زمت رکاکم لبیل مظلم  
 الارباع بالہجۃ فالعجینہ فالقو والافدام علی امر لقیال ارمنہ و عبس و انما کاتہ  
 حصر ثبت ماند کرد بعد او تنفی ماسدہ و زم البعیر شدہ بالزمان و البعل جہول  
 و المركاب الامل لکے پر کھنٹ اسم جمع و ضمیر جمع المذکر الخاطب للخطبۃ  
 و ہو شایع عندہم قال ع ولا تحسبی انی متعت بعد کم فقال ع فان شئت متعت  
 النار سواکم قال تعالیٰ سلام علیکم اہل البیت خطایا لارہ رض و اللیل المظلم  
 بیان الموضع و یجزاں سیکون زم المركاب فی اللیل المظلم کتاتہ عن کونہ  
 مذموم العاقبہ فانہم كانوا یرعون ان کل امرکون فی اللیل لایکون لہ عاقبہ

حال والوالقسم والحبس الکعبه عرف به فی توفیم وروسه لعمرا یکم و  
 بالفتح فی القسم وکانت الحجابیه تقسم باقسام شتی والمرغم المطمع والمبتکل  
 نے لیس المقدر وحملة لیسنی جواب القسم یقول تعلقت عبیدہ علی غیر فقه منقری و  
 واقفل قومها طمعاً فیہا واطمعافیهما واقسم برب الکعبہ و لعمرا یکم معنی ان ما  
 قدره لیس مطمع ہے گوید کہ ناگاہ اور ادیم و فرقیہ اور ادیم و برین زعم و  
 کہ ادیمت من آید قوم اور اسے کشم و قسم برب الکعبہ علی جان پدر تو کہ این موضع  
 نیت یعنی اچانک گرفتار ہو گیا اور اس امید پر کہ وہ میری ہتھ آجائے  
 اور کئی قوم کو مارا ہوں اور خدای کی قسم یا تیری باب کی جان کی سوگند کہ وہ  
 اس کی جگہ نہیں غرض کہ اس طریقہ سے ہتھ آنا اور اس کا ممکن نہیں قال و قد ثبت  
 فلا یظنی عنسیر و منی بمنزلہ المحبت المکرم اللام لوطیہ لقسیم و الضمیر المجرور  
 بالفتح لنزول المستقام و الفعل المتکلف کفیه المذکورہ مفعول الطن الاول محذوف  
 قال الرضی و لا یظنی شیئاً غیر نزولک کذا و المحب المکرم کلاهما اسم مفعول  
 علیہ علی اللہ قامت و یقول و الله لقد نزلت قریبہ منی و کلمتہ عنی بمنزلہ  
 المحبوب المکرم فلا یظنی شیئاً غیر نزولک کذا ہے گوید کہ قسم بخدا اسے علیہ  
 یہ من چندان فرو دادم کہ محبوب و مکرم نہ رہے آید پس پھر امین فرود آمدن  
 ہر گمان نری یعنی تو میرے جی میں ایسے بیٹھ گئی جیسے کوئے محبوب کہیں  
 ہوتا ہے سو اس کے سوا کچھ اور گمان نہ کرنا قال کیف المزار و قد تربع اہلہا



مقابله والشتط البعد قال علقمه لكففي ليلي وقد شطط وليها والمراد مصدر  
 بمعنى الفريضة نصف وب نزاع النافض المضاف الى الفاعل وهو المفعول <sup>محمود</sup> والعصر  
 لكلف العسير حسب اصحح والطلاب المطالبة فاعله وكاف الخطاب كما هو في النظم  
 ان يوتي بضيق الغيب اية طلائها كنية فاسب ندسب اللغات من الغيبة الى الحقايق  
 على انفقو حصفوا بعنفه وتخرم بالهتمة فالمعجزة كغير علم كرام يقول حلت حصة في فضل قال  
 من بني ذبيان ولعبت عن زبارة الشاق وضاعت عبيد على ان اظا لكيب يا  
 محرم من كويده كعبيد وزر من اعدا كمنه وبيان اندخت اقايب اندخت و  
 اوزين دورا فداوه كاو عاشقان خود را بنهيد ويا عاشقان اورا بنهيد خنجر  
 طلب وطلال تو اے دختر محرم بر من سخت و سوار گردید عبيد و شبنم کی  
 زمین بر من جابسی اور عاشق تو کی دیکھنے دکھانے سے دور پر عروا کی چشم  
 کی تیرے طلب مجھ پر بہت تھارسی ہو گئی قال علقمتها عرضا و مستل تو جا  
 ز عمار و رب البيت ليس لمرحم يقال علق فلان و فلانة مجرلا اذا تعادوا و  
 علقتهما والعرض محركة ان يقرب شيئا من غير قصد قال بلا عشي بيت علقتهما عرضا  
 علقنت رجلا غيرتي و عسلى اخره غير الرجل و عني يقربها من مرة من عرفت  
 من سعد بن ذبيان واما قال قتل من لانه كان من فرسان عيسى في حرب عيس  
 و ذبيان قال بن الخطاب المحبسة كيف كنتم في محكم قال كنت الف فارس فقتل  
 فارسنا عشرة فنجل اذا جمل و انجم و انزع المطمخ و انزل كفركم فمحل لم ادر

ویکل امانا بالحرمان ما تشلم حے گوید کہ عجلہ در موضع جوا و فروکش  
 بیشه و خوش و اقارب ما در موضع قرن بنی بر بوع و بعد از ان در موضع صمان  
 و بعد در موضع متشلم نزد دیے آندند بعینہ و ہ کیا دن ستے کہ عجلہ موضع جوا میں  
 ٹہرتی تھے اور ہمارے لوگ موضع نمران میں پہنچے موضع صمان میں پہنچے موضع متشلم  
 میں چہ قریب قریب واقع ہیں پراؤ ڈالتے تھے بل حبیش من طلل تھا و تم عجلہ  
 اقومی و افخر بعد ام الشیم الفعل مجہول من حیث اللہ اذا البقاء والحب و العاقبۃ  
 و من تمیزتہ تبیین حسب الخاطب و یرضع الیہام الضمیر کا نے قولہ ع فذیک  
 من ریع و قولہ ع فیا لک من لیل و تقادم الشی اذا قدم و تقادم المكان اذا  
 جلا من ابلہ کا فقر قال الاسدی ع اسفر من اللہ محبوب و ام الہیشم کنیتہ عجلہ  
 بقول انک اللہ من طلل تم عصارہ و خلا عن ابلہ مع ما تحلت عنہ ام الہیشم  
 حے گوید کہ خدا ترانایم و ولیم دارا کہ تو شاں خانہ ہستی کہ کنہہ و دیرینہ و  
 بعد از رفتن ام الشیم حرا بسد ویران گشتہ بعینہ خدا بچکو و برکت قدیم کہ  
 چچہ نو و ہ پرانا کنہہ ہی حیر ایک زمانہ گد رکیب اور ام الشیم کی جائے چچی مینا  
 پر ا ہے قال حلت بارض الزائرین فاصححت عسرا علی طلا لک  
 انبت محرم و سہ فی دیوانہ شط زرار العاشقین فاصححت الزائرین زرار  
 الاسد مہوز العین زرار اذا صابت من صدرہ نفلانہ فی الفارسیدہ غریبان  
 فی النہیہ دہر کن والاسم دہر وک ویکے جن العدد فانہ زرار کا الاسد

فی الطول والارتفاع وجملة التشبيه حال او معترضة واللام المام کی دست لوم اسم فاعل  
 من قوم اذا مکث واستطرد عنه بنفس علی التجرید او شبه حاجته بحاجته الماکث  
 المتطرق بقول عرضتها حق المعرفة فوقف فیهما فاستقی وكانت عطیة کاللق المشیه  
 لافضی فیها حاجته من مکث ومتطرق فی امر من غیره سے کہ گوید کہ اجازین  
 کہ آن خانہ را بخوبی شناختن شد و خود گوید کہ چون قصر محکم بلند و استوار بود باین نظر در آن  
 ایستاده دایم کہ حاجت بر متوقف منتظر بر ابرام بعینہ عبد الکی کہ مبینہ اوس کہ یکو بخوبی  
 پیچیدہ اپنے او سے کہ جو ایک بر سے محس کے برابر تھے اسلئے وہ ان کو ایک کہ متوقف

منتظر کی حاجت کو پورا کروں و اگر دل کی ارمان نکالوں قال یحییٰ عسکله بالجوا و علیا  
 بالخرن فالصمان فالشم الحول تغیر منقبة و رلیا و اهل الرحیل عشیرة و قاریہ  
 معطوف علی عسکله بالجوا و قد مر بالخرن موضع لبنی بر یوح منیہ رماض و اہل ہار و  
 الصمان موضع بلج منیہ حرارة و ست قولہم من تربیع الخرن و شمتی الصمان و  
 تقیظ اشرف فقد احضب و اشرف جبل و استلم بالفوقانیة فالشکلة نفع اللام  
 ارض و الفاء للترقیب و لعلہ یکرر العہد الباق فان خطابہ و اربعیة الواقعة بالجوا  
 و وقعتہ الناقہ فیہا ثم خطابہ المطلق بقولہ ع صیت من طلل یدل علی ان عسکله لم یکن  
 یکرر وقت الخطاب و قولہ ع حلت بارض الزابین الخ و قولہ ع کیف المزار و قد مر  
 و یدل علی انہا لم یکن فی الجوامع بعد الخطاب اللهم الا ان میرا بالجوا  
 غیر الجوامع المذکور فانہ ما رکب منیرتہ و او اسے دیا عیس ایضاً بقول عسکله بالجوا

واقف است خوش و خرم و صالح و سالم و باش عینی و عین کی منزل جو  
 موضع چارمین واقع ہے کچھ دہندہ سے بول اور مار و مارگی و قوتون میں خوش و خوش  
 اور قوتون سے محفوظ رہے قال و ارنالانہ عصیض طرفہا طوع العناق  
 لذیذہ المتقسم رفع دار علی الحبہ تیہ من مخدوف دالانہ الجاریہ طیبہ نفس  
 و بعض الطرف تحفہ و الطرف العین و العنصیف تعیل فی معنی المفعول و ہو  
 مرج قال مع عصیض الطرف کجول وقد يقال لذیذ الطرف الفاتر فارسیہ چشم نیم خوا  
 کما یقتضی من الصراح حیث قال النفس چشم فرو خوا با نیدن و الطوع المطیع المقاد  
 سیوی فیہ المذکر و الموش یقال ہو طوع العناہل و فی حدیث ام رنہ طوع ابہا و  
 طوع اہل و العناق المعانقہ معنیہا سجدۃ المعانقہ بلا تکلف و لا مسیح و المتقسم موضع  
 التسم و ہو الشعر کما لم یسم بقول ہذہ و الجاریہ طیب النفس لطیفہ المطیع فاترہ طرف  
 سہلہ العناق لذیذہ المقبل من الشعر مے گوید کہ این خانہ توصیفہ زنی است  
 کہ مزاجش پاکیزہ و طبعش لطیف و حشیش نمجواب و در چہ پانیدن معذرت و بیک گاہ  
 سلک و ذانش لذیذ و شیرین است عینے یہ گہرا کیب ایسے نوجوان کا ہے جو  
 ہستی بونے اکھبوں کی نشیلی گلے گھاسنے پیر لگی ہوئی ہے اور اگلی دانت او کی  
 جو مسکرائی کی جگہ ہے جو منے چاہتے ہیں بڑے مزے کی میں قال و قفت فیہا  
 ناقصی و کما ہا قدن لا قضی حاجتر المستلوم انفا و اللطف و الجور للدار  
 و المصنوب للثاق و القدن محرکۃ الفقر المشید و العرب تشبہ الناقہ بالمعصر



والسبع الاثنتا عشرة والرواكد الثوابت من كذا اذا ثبت والجتم جميع جاثم من جثم  
 اذ لم يكن كانه يقول والله لفت جمعت فيه باناسي جسا طويلا او زمانا طويلا وانا اشكو  
 شتي وترني او وحي بقوت صوتها اے اثنتا عشرة ثمانية في مواضعها لازمة اما كنهها  
 مے گوید که قسم بخدا که من شتر ماهه خود را تا بدیر انجا نمیتاوه دهم شتم و حال این بود  
 که بدینگیاه های سیاه و پای برجای شکایت حال خود می کردم و یا آن شتر ماهه  
 در آنها دیدم نه نالیده یعنی قسم که اگر گفتم که من که من نه اینم او شیت تو عرصه شت  
 و نان روکی رکب ما در حال چه بنا کردی گویا یون کو دیکه و یکه که زار زار روتها و ششکایت

گرفتار تا قال یا دار عبده بالجوار نظمی و عجمی فحسب احاد اعرسته و اسلمی عبد  
 علم امراة من بنی مروان عوف بن سعد بن ذبیان و کان قهوا و اویسب بها و صغرا  
 موضع آخر خبیث قال ع عجب عبد من فنی تبذل ولم کن بنت عها کما تو عجمه  
 فانه یقول ع عجبها عرضا و قتل فوجها و علی هذا التفسیر قوها هم قومه و لم کن زوجا فانه  
 یقال فی طلبها لانه لا مسیته بیت و لرب المثل بعدک باذن ضخم علی ظن الجواد  
 مهبل غادرته متغفرا وصاله و القوم بین محجرج و محجل و الجوارع الجسیم فالوا و کتاب  
 موضع بالضم و الطرف حال من الدار و ع معناه انعم و قد مر تحقیقه فی شرح قول بدیه  
 ع الا انعم صبا ایما الرمع و حکم و ارجعه منضوب علی السند و نقل  
 یا دار عبده کما ید بالجوار و کللی شتی و انعمی صبا یا دار عبده و حکمی من الآفات میگوید  
 اے خانه عبده دیو موضع جوار واقع است چیزی گوید هنگام صبح که وقت غارت

برٹے سنج کے بعد چھ ماہ قال اعیانک رسم الدار لم یشکلم حتی تکلم کالام  
 الا عجم یقال اعیاء عنہ اذ عجزہ قال عم اذا جانب اعیانک واعد لربان و جملہ لغو  
 حال من الرسم و حتی غایۃ الاعیاء و جعل لستیک علی قشیرین متعارف و نفاہ  
 و غیر متعارف و ثبت و معنی ہم سکوت فانه تکلم الاصم الاحسم و معناه حتی اجاب بک  
 کما قال النحاسی بیت فاسمنا بالصمت رجع جوابنا فالبلغ به من ماطق لم یجاو و  
 الاعجم الاخرس و هذا البیت انما یوجب رسی دیوانہ بخاطب نفس و یقول اعجزکم رسم  
 الدار عن معرفتہ احین لم یشکلم تکلم متعارف عند السؤال عن اہلہ الی ان تکلم  
 تکلم غیر متعارف کما یشکلم الاصم الاحسم الی ان اجابک بالکوت فخرج غفرتا  
 سے گوید کہ رسم کہنہ آن خانہ صرفی زائد و جواب و سوال نداد ترا ارتقا ضیق او  
 سنگ و ناچار گردنا اسیکہ برف کسی گو یا شد کہ گنگ و کر باشد یعنی بسکوت و بشتا  
 کہ خانہ خانہ یار مت یعینے اوس گھر کے پرانے نشان نے جب بات چیت نمی اور  
 سوال بجا جواب نمونہ او کے چھپانے میں توجیح ہوا یہاں تک کہ وہ جب چھپانے

بہر ذن کے طرح تو لا تو پیر تو نے چھپا نا کہ یہ رسم گھر ہے قال و لقد صحبت  
 بما طویلا ماتتی اشکو الی سفیر روا کہ حشم الامام مظنیہ للقم و الباء  
 لاظرفیہ و الجوز الدار و طویلا لغت مصدر او ظرف و جملہ اشکو حال من صلیہ تکلم و روا  
 تزخ من و غا البغیہ اذ اصوات لصوتہ و الحذر حال من الساقۃ و اما زید و یزید و زید و یزید  
 حنت ماتتی و کت ماتتی و یریدون جنینہم و بکا و رسم قال تخون الی اجبال تکہ تہی

والا انکار وغادر منہ ترک ومن الاستغراق النفي المستفاد كما في قوله تعالى  
 هل ترى من فطور اے لانترے شبہا من الفطور وملتروم بالبدل المہتہ نظر  
 من تروم الثوب اذا وصلی ورقہ وروی من تروم وام معینہ بل وحدہ ما وجود  
 حرف الاستفہام بعد ما قال الرضی وقت یجی معینہ بل وحدہ وکذا اذا جارت  
 بعد اداة الاستفہام ثم ان کلمۃ بل انکانت للاستفہام الانکاری فالاقرب عن  
 نفی الی نفی والیت مثل قوله تعالى هل سیتی الاعی والبصیر ام هل ستی الطل  
 والنور ان کانت بمعنی قد فہو احزاب عن النفی اے الاثبات وہذا اقرب  
 فی الحجتہ ثم انه ونب فیہ ینیب الاقتصاب وهو الانتقال الی البلیايم وکانت الخلیۃ  
 ومن یبیم یغیدون ذلک ولا یبعد ان یکون قوله تعالى افلا یظنون الی الابل کیف  
 صفت خارجا مخرج الاقتصاب فانه الترم فی القرآن ما کان جارا یسمیہم  
 ویظفر ذلک عند التوغل فی القرآن وشارح الجاہلیۃ یقول ما ترک لشعر الاستفہام  
 من موضع اصلاح و ترمیم و موضع ترمیم بل ما عرفت وارا المجدوبیۃ او قدر غرتہا  
 بعد توہم مے گوید کہ شاعران معین موضع ترمیم و اصلاح و یا موقع ترمیم  
 باے تکرار شدہ اند کہ کسی بدستی پر داند و یا باقی بسر آید بلکہ خانہ دوست  
 بعد از توہم نشاء خفۃ یا شفاء خفۃ یعنی پہلی شاعرون نے کوے جگہ پہ  
 نہیں پہنچے تھے ہمیں چونکہ گانے کی حاجت پرے مادہ بچہ گلانے میں کمی کر  
 ہون کہ کچھ اسکو پورا کر میں بلکہ تو نے سوچنی کے بعد یار کی گہر نہ پہنچا نا

بن عمرو بن معاوية بن قراذ بالقاف فالمهملتين كغراب بن محروم بالمعجمين بن  
 ربيعة ادين عوف بن مالك بن قطيبة بالقاف فالمهملتين معمر بن عيسى بن  
 كعب بن ربيعة بن عطفان بالمعجمة فالمهملتان فالفاء كحكمة بن سعد بن ثيس بن جيلان  
 بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الى آخر النسب المذكور في ترجمة طرقة وكنات  
 امه امة حبشية تسمى زينة وكان ابوہ قفاہ اولاً ثم اعترف به لما راى فيه من الحق  
 والشجاعة وكانوا يفعلون كذلك ويقال له عشرة افعلى وشقيقة لثنا عطين سقينة و  
 بعد من اعزته الجاهلية وكفى له فخراً انه قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم يا وصف لي  
 اعرابي قطفاً صحبت ان اراه الا عشرة نقله في الاغانى وقتله وزير من جابر النہا  
 وقيل مبار بالهارة فالوجه كثر ادين عمرو الطاسى ولقب بالاسد المرصيص والكر  
 الماخذ البشيد ومن حديث هذه القصيدة انه كان في مجلس بعد ما اعترف به  
 ابوہ به رجل من عيس ويكره اده وانه نسبة عنتره وفخر عليه فقال الرجل الماشعر  
 منك فقال استعلم ذلك فاشد هذه القصيدة بذكر فيها ما يذكره شعراء الجاهلية  
 ونقير نقيل معاوية بن نزال السدي من سعدتيم يوم الغزو فبين وهو يوم معروف  
 قال هل غادر الشعراء من مترد ام هل عرفت الدار بعد توهم  
 من اول الكامل والقافية متدارك اصل هل على ان الهزة للاستفهام  
 هل ميسر قد قد آنى بهما زيد الحنيل الطاسى قال ع ايل رونا سفع القاع  
 ذى الاكم ثم حذف الهزة وانتميت بل مقامها ومعنى للاستفهام منها انفس



قادرین حین طیش سے گوید کہ دنیا و ہمہ اہل دنیا برای ماست وقتی کہ کسی را  
 می گیریم بقوت می گیریم و باز نمیکذاریم معینے تمہارے دنیا اور سارے دنیا  
 لوگ ہمارے ہیں اور جب کو ہم پکڑتے ہیں پھر نہیں چھوڑتے قال لسمی الطالمین  
 و ما ظلمنا ولا کنا بعبید الطالمینا نمنی فعل عجول والا بادة الہلاک من  
 بادید اذا ہک و تقطیع فیول سمینا الناس طالمین و ما ظلمنا احداً ولا کنا  
 ہکک الطالمین سے گوید کہ مردمان مارا سنگڑے بنامند و نابر کسی ستم  
 کردہ ایم نگر سنگڑاں را می کشیم معینے لوگ ہوگو ظالم کہتے ہیں اور ہم نے کسی کو  
 نہیں ستایا ان رستاہ نو والون کو ہم مارتے ہیں و اعلم ان ہذا البیتین لا  
 یوجدان فی بعضی الشرح ولا فی دیوانہ ولا کن وجہ فی الشرح الفارسی  
 و لا اثنی بذاک علی ان التولید فیہا ظاہر و عسی ان یکون من الحقائق بعضہم نہا  
 و تحقیقہ العظم عند الہ و ہوا علم بحقیقہ کل شے ۔

## الفصیلة السادسة

بندہ عنترہ بن شداد و قیل بن عمرو بن شداد و قیل عنترہ بن شداد و

ہم روی زمین از سواران و پیادگان پر کردیم تا اسیریکہ یا وصف فراخی و کشادگی  
گنجایش ماند داشت در آب و دریا و اگر شتی ملی بسیار چندان پر کنیم کہ پوشیدہ نگردد  
یعنی ہم نے سارے زمین کو سواروں و پیادوں سے یہاں تک بہر دیا کہ وہ کچھ

سمانیکہ اور روی دریا و کشتیوں سے ہم پاٹ دیتی ہیں قال اذا بلغ القطر  
لما صبی تخیر کہ الحجا برسا جدیدیا الفظام کتاب اسم من نظم الصبئی  
لذا قطع عن الرضاع ولت حال من صبی و الصبی لم یفطم بعد و الحزوظ السقط  
من علو الی سفل و الطرف یعنی لہ متعلق ساجدین فان السجود یعیدی باللائق  
قال عم و قن لہ اسجد اللیل فاسجد لہ و قل تعالی سجد و لیس و الحجا بر جمع  
جیز کسکیت و ہو الملک المتکبر و ساجدین حال تہ یقول اذا بلغ صبی لب الفظام  
و حان لہ ان یفطم تخیر الملوک الحجا بر دن ساجدین لہ فاطنک شبانہا و کہولت  
فے گوید کہ چون کودک شیرخوار با قریب این میرسد کہ شیر از وی بریدہ  
شود سلاطین حجار و ایسبہ می کنند و شان و شوکت پیران دجوانان ما  
برین قیاس باید کرد یعنی جب و دودہ تیار بچہ پیاداد و دودہ چوڑا سکی لک لک  
پہو تیار ہے تو بڑے بڑے جابر یا دشاہ او سکی آگے گر پڑتے ہیں قال

لنا الدنيا ومن اضحی علیہا و یطش صین یطش فما درینا الام  
لما خصاص و اضحی امانہ و انا قضا و علی معنی فی و السطش الاخذ الشدیر  
و قادرین حال و الالف الامشباع یقول لنا الدنيا و من یوفینہا و یطش

ربيع والفاء للتعطف والمعلول عليه محذوف يقول الا يا مخي طيب ابلغ عن ابني الطالح  
 وبني دعوى انكم تقتبتموا فكيف وجدتمونا مے گوید کہ آگاہ باش ای مخا طیب و  
 از جانب ما بنی طالح و بنی دعوی را بگو کہ شما ما را جنگ گردید پس ما را چگونه یافتید  
 یعنی او مخی طاب بنی طالح اور بنی دعوی کو ہمارے جانب سے یہ کہتے کہ تم نے  
 مجھ کو خوب برتاؤ کیا ہے کیا پایا قال اذا الملك سام الناس خفا انبياء  
 يقر الذل من ان يقال سامه كذا اذا كلف اياه واذاته اياه تبعه الى مفعولين و  
 منه قوله تعالى يسوءكم سوء العذاب والمحن ذلة وقراشي ثبت وسكن وروى  
 ان يعز من عز نفسي ذل والذل بالضم الذلة يقول اذا كلف الملك الجبار الناس  
 ذلة وهو انوارهم ما هنا ان يستقر الذل فينا او يغرس مے گوید کہ چون پادشاہ جبار  
 این دآن را تکلیف ذلت و خواری بدید ما ازین آیا میکنیم کہ خواری در ما قرار  
 بگیرد و یا عزیز نگردد یعنی جب پادشاہ ظالم لوگوں کو ستا دے اور ادا کرنے  
 ذلت چاہی تو ہم یہ نہیں مانتے کہ خواری کو ہمارے ہاں بھگانا ملے یا وہ عزت  
 دے قال طارنا البر حتى ضاق عنا ومار البحر علماء سفینا البر  
 تعريض البحر سوار کان معمور او غنیر معمور ومار البحر منصوب علی شرطیۃ التفسیر وروى  
 من البحر فیه البینا کذلک و سفین جمع سفینۃ منصوب علی انه تمیز ليقول طارنا  
 البرخیلا ورجالا حتى ضاق عنا علی سعة وغلار ومار البحر او نحن ملار البحر سفین  
 حتى لا یبقی فیہ موضع خال والی وصل اکثر کثرة لا تحصى مے گوید کہ

انا حفظ من بطيغنا وان عصى الناس كلمي ونحى في الهلاك من بعيننا وان اطلع  
 جميعهم عى كويدك كيدك مطيع ومنقذا مامى باشد حفظ و حمايت او ميكوشيم اگر چه  
 مخالف همه مردمان باشد و كيدك سر بر خط فرمان ما نهدار و با هلاك او سعى مينا كند  
 عى پرچم اگر چه موافق و مطيع تمام دنيا بود لعين و سب جانتى من كه جو كوى سهار  
 بان كومانى هم او كو طرح طرح سى پچا تى من اگر چه ده سار سى چان كى نمائى او  
 سب سى نگار كى او رجو هم سى پكار ركه هم او كى كوج سى سى تى من كى نمين  
 كرنى بلكه سى چو رطى من اگر چه سار دنيا او كى پيشه پر هو و سى قال  
 ونشرب ان ورونا المار صقوا و نشرب غيرنا كدر او طينا الور  
 نقض الصدور سقده غنم قال تعالى فكلوا وروا و صقوا كصعب نقض  
 الكدر كلفن و الطين التراب المختلط بالماء يقيى انا ورونا بار و كان معنا غيرنا  
 نشرب منه ما كان صافيا بحيث يروى معنا و غيرنا و نشرب غيرنا بعدنا ما يبقى منه  
 كدر او طينا عى كويدك چون ما و غير ما بر آلى بر سندا صاف او مينو شيم چى ما  
 سبقت كى نسيم و غير ما كدر و گل عى نوشد چه بد نبال ما در و عى آيند عى  
 جب هم لوگ كسى پانى پر پوچتو من تو پهل هم پيتى من او ريت صاف پتى من او  
 ده گدلا او رطى سى سى كتنى من قال الا ابلغ نبى الطماح عنا  
 و عيا كليف و جد ثوما الاعرف تنيد بنو الطماح بالمهلتين بن مارة بضم  
 النون بن ايا بن نزار بن من اباد و دعى بن جد بن اسد بن ربيعة بن نزار بن من



ذو قوتہ و جبکہ ممنوع مار دنا منعہ و تنزل حبشہ شینا ان نذرہ و انما افتر  
بذلك لان العرب كانوا ينجون النازل عن النزول و لا يزل الا بالاول و لذلك  
وقعت الحرب بين اهل اليمن و حبشہ من منہم جرہم عن النزول في بلادہم فطغروا  
بجرہم و اخرجہم من مکہ حتی گوید کہ اینہم میں انید کہ ہرچہ سچا ہم اور ابا زید اریم  
و ہر جایی کہ سچا ہم فرو دے آیم و سچ کس مانع و مزاحم مانے گرو عیسے حبشہ  
کو ہم روکنا چاہتی ہیں او سکو روکتے ہیں اور جہان او تر ناچا ستی ہیں و ان او تر تے  
ہیں اور کیا یہ مقدور نہیں کہ وہ سکو روکی ٹوکی قال و اما التارکون اذا  
خطوا و اما الاحذون اذا رخصنا يقال سقط عليه كفرح اذا غضب عليه  
و منه قوله تعالى ان سقط الله عليهم و يقال رخص الله عنهم يقول وقد علوا انما ترك ما  
عليہ و مکرہہ و ناخذ ما رضاه و کتبہ و کل ذلك باعتبار اخلا احد کبریا علی اخدا  
مکرہہ و علی ترک ما رضاه حتی گوید کہ ہمہ بخوبی میدانہ کہ ما مکروہ و حذرانے  
کہ انیم و مرضی جو را میگیریم و ہمہ بہ اختیار و رضای خود می گیریم و سچا پس زہرہ  
این بدارو کہ براخذ مکروہ و ترک مرضی مارا مضطر گردانند عیسے سب جانتر  
ہیں کہ جو سکو بڑے لگتی ہو ہم او سکو چوڑتے ہیں اور جو ہمارے میں کو بہا تے  
ہیں وہ ہم لیتے نہیں اور ہم اپنے مرضے کے پادشاہ میں قال و اما العاصون  
اذا طعننا و اما التارکون اذا عصينا العصاة المحظوظ قال تعالى والله  
اعلم من الناس و كما الفضلین مجہول و العزم المجتہد في الامر يقول وقد علوا

بر زمین آباد شدہ اند بخوبی مے دانند لعیت ہے جب سے معد بن عدنان کی اولاد زمین  
 پر آباد ہوئی تب سے بخوبی چانتی ہیں قال یا ابا المظعمون اذا قدرنا وانا المملکون  
 اذا بلینا البارصلۃ للعلم فیال علمہ و علم بہ و من علیم بذات الصدور والذی علم بما  
 وصفت و تعرفنا الخبیر بحضر و حذف المفعول المعموم فتدرا من قدر الرزق اذا  
 صمدوا من قدر علیہ اذا استطاعہ ولا یبعد ان یکون مجرلا من قدر علیہ رزقہ  
 اذا ضیق علیہ و انبلینا مجرول من ابتلاہ اذا احبہ یرہ یقول وقد علما یا ابا المظعم الاضیاء  
 و الماکین اذا قدرنا علی ذلک و لا یخجل بالفضل اخصین علینا رزقا فتوثر بخیرنا  
 علی انفسنا مع حاجتنا و انما ہلک الاعداء اذا تلبوا ناسا و الحروب و بخونا میگوید کہ  
 ہمہ قبایل معد بن عدنان میدانند کہ ما چون صاحب وسعت باشیم جہانمان  
 و مسکینان را مان دہیم و مال زاید را بنے اندوزیم و یا چون بفقروفاقرہ قبلا میگرویم  
 باوصف حاجت شدہ یہ جہانمان را را میخورانیم و خود را بنے دہیم و چون در مواسع استخوان  
 آرنودہ مشویم و دشمنان را می کشیم لعینے وہ سب جانتے ہیں کہ ہم جہانمان کو کہا نا کہلا  
 میں جب فراغت ہوتی ہے اور جگر ٹھنہیں رکھتے یا جب تنگی ہوتی ہی تو خود بہو کنی  
 رہتے ہیں اور مسکینان جہانمان کو مقدم رکھتے ہیں اور جب کوئی لڑائی ٹھرائی میں  
 ہیکو چاہتے ہیں تو ہم دشمنوں کو مارتی ہیں اور چانچ میں پورے اوترتی ہیں غرض کہ  
 ہم سخی و آباہی میں اور سورا سپاہی ہی ہیں قال وانا الما لغون لما اردنا  
 انا الما لکون بحبش شینا اما بالفتح عطفنا علی السابق یقول وعلما یا ابا



القاف و منها جميع فستد و هو موجود في ذوق السنين و ضرب بهو و كبير في نظير الى قوت  
 و يقال للمادل في الفارس يدعوك چوب و دسته چالک و في الهندية گلی و لثانی  
 في العربية القل الکبر و في الفارسية حقیقه و في الهندية و نذا و يقال للمجرب و کل من  
 و التثنية في الطيران و الخجلة العقلية نعت ضرب بقول و يمنع الطبايع عن الاعداء  
 شئ مثل ضرب تام تر می من السوا بعد تطير الى فوق کما تطير القلون من ضرب المتالی و  
 که زمان بوده نشین از هیچ چیز از تاراج غارت گران مثل آن ضرب تنیع مخفوط و  
 منیدار که از دستها را چون خوک چوب پران بهیسی یعنی سه ده شین و چون  
 کولیتون کی مار و مارسته کوی چیزه ایسه نهین بجائی جیسی توارون که ده و اریجائی  
 من جیسے پنجه گلی کے مانند او پر کورته من قال کانا و اسیوف مسلمات  
 ولدنا الناس طرا الجمعی تا سل اسیف اذا نزع عن عمده کله و الخجلة حال  
 و کنه بولادتهم الناس عن الکثرة و العرب تفخر بالکثرة قال الطائی بلیت تفری  
 بیضها عما نکتا بنی الاجلاد منها و الرمال و قال آخر بلیت حمینا کم من حی عوف و  
 مالک کتابت یردی المقرین بکالها - و يقال جاء و طرا ای جمیعین ماخوذ من الطر  
 و هو ضم الابل من النواحي بحیث لا یسقی و احد منضوب علی الحالیة من المناسبق  
 اذا سلط سیوف عن الاغناد و یكون الاشجان مسلما یكون الاخن حتی کانا ولدنا الناس  
 کلهم فکلهم منو تغلب مے گوید که چون متیغها از دنیا مہا بر کشیده شود بحر ناو گیرے  
 منظر یعنی آید گویا که ماہم مردمان دنیا را یدہ ایم و ہمہ منو تغلب ہستند یعنی



نفقہ و بالتسوی الور و ساتھ تفرع والور و علم فرسہ بقول طبعین افراسنا  
 الجیاد علی خلاف علیہ النساء من اللہ و ثقلین لست لستم باز و اجنا ان لم تنفونامن  
 الاعداء اے ان لم تقاوتوا عنائے گوید کہ برخلاف طبایع زنان ہسپان کریم مارا  
 کماہ و دانہ و شیر تازہ میخیزانند و ظاہر و باہر میگویند کہ اگر شما حفظ و حمایت مائیکند شوہر  
 مانتید یعنی تمام عورتین گہورون کے کہلانے پلانے سے حقے بن کر وہ ہمارے  
 گہورون کو آپسپنے بانہون سے کہلانے پلانے میں اور گہل گہلا کہتے ہیں کہ اگر  
 تم بکو بچاؤ تم ہمارے خاوند نہیں ہو معینے بکو وہ مرنے ماری پر او پنا رتی ہو یہاں  
 طعابین من بنی چشم بن بکر خلطن بمیم حساب و دنیا الطعابین جمع تعبیتہ و ہے  
 المرأة ما دامت فی الہودج و کتے برعن الحجر ایر مرفوع علی الخیرۃ من محذوف و  
 لمیم بالکسر الحال و الحسب ما بعد من مفاخرہ الالباء و المال والدین القہر و المذہ  
 و ہی ہہنا النصرا تہ فان بنی تغلب کا نواضارے و تکیہ الشلثۃ للتعظیم بقول بن  
 جریر من آل چشم بن بکر خلطن بن فایح حسابا ہر او قہرا و ظاہرا و دنیا غالباً  
 عے گوید کہ آمان زمان شریف آل چشم بن بکر مستند کہ دین و حسب را محبن و  
 جال آمیختہ اند غرض کہ این ہمہ دائرہ معینہ وہ پہلی مہمیان چشم بن بکر کی آل و  
 اولاد سے ہیں جنہوں نے دین و حسب کو حسن خوبی کے ساتھ اکٹھا کیا ہے یہ قتل  
 و ما متع الطعابین مثل ضرب ثرمی منہ السواعد کا ثقلینا مثل  
 ضرب لغت محذوف و ترے خطاب بغیر معین و من سببتہ و القول کبیر

ترانا یا مخاطب خارجیین من بلاد الی بلاد من غیر مسالاة وقد اتخر کل قوم خوفنا  
 قریبا لهم فہم یخافوننا حتی لا یخرجون من بیوتہم سے گوید کہ اسے مخاطب تو مارا  
 می بینی کہ ما از جایی بجائی مسیر ویم و از کسی نیز سیم و ہر قوم از ما میترسد و چنانچہ  
 خوف ما ر ضیق ایشانست و بحکم خوف از درون خانہ بر سنے آیند و بیچینے تو بہکو کہتا  
 کہ ہم باہر نکلے میں جہاں چاہتے وہاں جاتے ہیں اور تمام لوگ ایسے ہم سے ڈرتے  
 ہیں کہ ہمارا دھڑکیں اور کھڑکیں اور ہمارے ڈر کے مارے گھر سے باہر نہیں

نکلتے قال اذا مار جن مشین الہونیہا کما اضطرب متون الشاربین  
 حال حمد اسرار الضیاع المذکورة والہونیہا تضییع الہونی وہی الشبہ لثقیۃ  
 شیون علی الارض یوماً المتون الطہور والخمور یخرجون بالسن و قد الحضر فیقول  
 اذا مشین علی الارض مشین شتی لثقیۃ متیہ تضطرب متونہن کما تضطرب متون  
 الشاربین الکاری سے گوید کہ چون بر زمین سے نہ دناستہا آہستہ میچرا  
 و میا نہای باریک ایشان چون کمرای میچرا ان مست مسیر زو عیسے جب وہ  
 زمین پر چلتے ہیں تو ہولی ہولی چلتے ہیں اور متوالون کی طرح چھوٹے جاتے ہیں قال

یقین جیادنا و یقلین بستم لہونیہا و الم تسمعوننا یتال فانہ اذا طعمہ و الحیا  
 جمیع جملہ وہو الغریب الخبیر و السیر و یتال جاد نے حد وہ اسے حسن دانما و معین  
 محبۃ الافراس لان مسا العرب کن یحین علی الخیل و یغضبنا لمان رجالہم  
 یقوتہا الالبان و یحون لمانا غریۃ النین قال ہیئت تلوم علی ان منہ لوز

مجھے انہیں صریحاً بتا دے والا استلاب اسلوب فعل جمع مذکر معروف متعلق  
 والصبر فیہ للعبودۃ ولسبغین بالکسر السیوف المنقولات وافتح البیعات وروے  
 ابداناً ونبیاً والابدان المدروس الصغار ولسبغین بالفتح نیاسبہ ذکر السلوب منہ فاز  
 کلامین السلب والاستلاب یقید الیہما نقیال سلباً ثوبہ قال تعالیٰ وان یشاہم الذبا  
 شیاً وقال الشاعر عیارت لا تلتبنی حبہا ابداً والامر کے جمع سیر مفعول  
 بالفعل المذكور ان عدد من السلوب کالاشیاء المذكورہ ولوعلی التجوز والا فهو مفعول  
 فعل قبل قد مضی علی الفعل المذكور المقصد کثرت من قرئہ اذا شدة مع غیرہ فی  
 جعل واحد واطرف متعلق بہ قال تعالیٰ مقررین فی الاصفاء یقول انتمین علیہم السلام  
 المقبولین من الاعصار وروحم ونبینانہم وافر اسہم وسیوفہم واسراہم المشدودین  
 انکال من الحدید والیسوق اسراہم المقررین فی الاصفاء کے گوید کہ سو گند  
 وادہ اندوہد گرفت اند کہ سپان زہ ما و خود ما و تہنہای کشکان و نیز ایات  
 زنجیر سبہ آہن را بیا رند یعنی سخت متین دین کہ مقبول کھوڑے اور خودین اور  
 توارین اور زرین اور پکڑے جگر کے قید سے ضرور لاوین قال ثرانا بارین  
 وکل تحہ قد اتحدوا انما افتنا قریباً الخطاب نکل من تیان منہ الرویہ وبرز  
 الرجل اذا خرج الی القتال ومنہ قولہ تعالیٰ ولما برزوا لکجاوت ویجوز ان یسکون  
 من برز الرجل اذا خرج الی الارض الفضا وضمیر الجمع فی اتحدوا کلل تحو  
 فائستیفاء ومنہ معنی الحبیۃ وافتافہ الخافۃ اسے المفعول والقرین الحلبیس الانیس تلو

بیض حنّان من سماءنا خوف علیہ من ان یقتسین من الاعداء ویدلکن فی السبلاد  
 بالبیع والہرب نقلاً عنہن فی جد وجہدے گوید کہ در پس از نان جمیل و  
 شریف میباشند و ازین می ترسیم که اگر خدا نخواسته در نیچہ دشمنان خواهند  
 افتاد و منقسم خواهند شد و یا خراب و خستہ خواهند گردید چنانچہ جابنازی میگوید  
 و حفظ و حمایت آنان و قیقہ فرو ننگد ازیم یعنی ہمارے پچھاری گورے گورے  
 پہلی بیبیان ہوتی ہیں جب کی مٹی یا خراب و خستہ ہوئیگا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ  
 ہم او کو پچاتی ہیں اور مرنے مارنے میں کمی نہیں کرتے قال اخذن علی بن ابی طالب  
 اذا لا تو کتاب معلیما یقال اخذ علیہ عہداً و میثاقاً اذا قسم علیہ و منہ قولہ  
 وقد اخذ علیکم موثقا و الم یؤخذ علیہم میثاق الکتاب و لم یجولہ الا ازواج جمع لعل و  
 الکتاب الجنود و لم یعلم اسم مفعول من علمہ بلامتہ یعرف بہا و کانت العرب تعفل  
 قال مینک افوار سے لعلین تحت العجاہ خالی و عم یقول اخذن عبد علی الا ازواج  
 و عن علیہم جن لقتلہم الجنود المعلنین بعلامات یعرفون بہا سے گوید کہ شوہر  
 خود را وقتی سوگند میدہند و تحت عہد میگیرند کہ شوہران ایشان تقابل لشکر بای دیگر  
 علامات و نشان بر تنہند یعنی جب خاوند او مکی علامتوں والی لشکروں کی  
 مقابلہ برکوباند مٹی تو و ہون سے عہد پستی ہیں اور قیقہ پستی ہیں قال لعلین افرا  
 و بیضا و اسری فی الحدیہ مقررینا اللام حستہ علی جواب لعلیم اتفاقاً  
 من اخذ العہد کما فی قولہ تعالی و اذا تاذن ربک لعلین علیہم فان تاذن ربک



الروس مثل الرصایع اذا ملین جملتن مے گوید کہ برگستان پوشیده در معرکہ خبگ در  
 مے آید و زبان گوے کلام کہند و پر کنندہ موبرمے آید یعنی لڑائی کی کہنت میں کیا  
 پہنچی گئی تھی اور کلام کے کہندے کی طرح بکھرے باون نکلتی ہیں قال ورتماہن عمن  
 اباہم صدق و نور تھا اذا امتاہبنا کلمہ عن مہربنے بعد کھانے قولہم کا براعن کا بر  
 واصله الا یا دار الی الصدق من اصافہ الموصوف المعنوی الی الصفۃ المعنویہ کھانے قولہ  
 نقالی فقد صدق و مہر صدق و مہر یعنی الاحکام فی الافعال و فیہ اشعار بان آبادو  
 کا نو فرسانا ایضا والایراش تیرے الی مفعولین کا لتوریش بقول ملکنا مہن بالوراثہ بعد  
 آبادنا الصادقین فی الافعال و نور تھا بناء بعد متنا عنہم کلمات آبادنا عناد فیہ اشعار  
 بایہ لا یقید احد من الناس ان نیر غماہنا مے گوید کہ چون بزرگان باہر دندا و ارث  
 گشتیم و روزیکہ خواہیم مرد و اولاد و اولاد و ارث آہنا خواہیم گذشت یعنی جب ہماری  
 مرگئی تو ہم اون گھوڑوں کی وارث ہوئے اور جب ہم خرسنگے تو ہمارے چوٹی اوکئی وارث  
 ہو گئی قال علی آثارنا بیض حسان نجا ذرا ن تقسم او تہونا الا آثار جمع الاثر فیقال جلد  
 علی آثارہ ای بعدہ علی رسم قدمہ و فی وصف النساء بکسن و البیاض اشعار بوجہ  
 اتصال عنہن و کاشت العرب اذا لاد و قتال یقصر من ساء ہم خلفہم لیتا تموا عنہن نجا  
 علیہن و خشیہ عار و خزی نہن قال عمر بن سعد کرب البینات لما رایت ساءنا  
 یفخص بالخرابہ شلو بہت لیس کا ہنا بد السماء اذا تبدت غارت کشیم و درین نال لکشیں بیا  
 و نجا و معروف و تقسم چہل من قسمہ و ما فیہ الالف للاشبلی ع بقول و کیوں خلصا

حیاض تخرکھا الی یاح اذا جری علیہا سے گوید کہ شکنہای آن زمرہ یا فرج مجہول  
 المیر نامی ماند کہ بحسبنا نیدن باو مانع جنبہ یعنی اون زمرہوں کو سلوٹین گویا لایون  
 کے لہری ہین جو ہواؤں کے چلنے سے نمایاں ہوتے ہین قال و تھکنا عذاة الروح  
 جرد عرض لھا نقایذہ و اقلینا الروح الفرع ویراد بہ الحرب لائہا موضع لقا  
 والخوف و الحرج و جمع حسد و دھوا الفرس القصیر الشعر و عرض مجہول و التقایذ جمع تقیذہ  
 و دھوا الفرس الذی انتقد من ایسے العہد و ولت اللامسیۃ کما فی الذبیحہ و الاقل و فطام  
 الفلو و موقوف الارض یغن ولد الفرس لفضل جمع مونث مجہول و الالف لاشباع فیہ  
 یقول و تھکنا یوم البحر جلیل جرد و عرفن بائین نقایذہ و قد ولدن فی بیوتنا ثم فطمن کلکیمہ  
 بروز جنگ یا تخمین اسپان مارے بردار نہ کہ موے اندام شان سیار کم و خور و واقع شدہ  
 و این شہرت یافتہ کہ مانیدہ ماو خانہ زاد و نعت پروردہ ماست یعنی لڑائی کو دن اسے  
 کہوڑے کھو اوٹھاتی ہیں جبکہ بال بہت کم او گجہ جگہ مشہور کہ ہین او کو مہنی چپو کا بادورہ  
 ہمارے گہرون میں پیدا ہوے اور وہ وہیں پتی رہے قال و اردن دوا عا حمر  
 شمشا کما مثال الرصایع قد بلینا الدارع اللابس الدرع و درع العنق  
 یعنی تنگافانہ فی العربیۃ و برگستان فی الفارسیہ و پاکہر فی البندیہ و شمشت جمع  
 اشفت و ہو منتشر الراس و الرصایع جمع صریقہ بالمہلات الثلث و ہن عقدہ  
 اللجام عند العذار و فارسیہ گوے لکام و بلین جمع مونث غایب من یلی کر سفی  
 و الالف لاشباع یقول اردن مبار و الحرب لایات التجافیف و یجز جن منہا منشرات



بن سالم الخرزجی بیعت و معاہدات تمام سیافا قیقین و یحییٰ و مسال ابو جعفر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ایک روز کہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے  
 بہشتی بیعت کر کے فی الاغانی بقول یوکان علی رؤسنا بیضات و علی ابداننا دروع  
 جلود یا مینہ و نایدینا سیوف تستقمن تارہ و یمنین عے گوید کہ پر سر ہائے ما خود  
 تابان و بر تنہا ہی ناز ہائے چرمی بیانی و در دستہا ہی ماتہا ہائے بود کہ گاہی است  
 شید و گاہی گچہ گشت نصیبی حال یہ تھا کہ ہمارے سروں پر خود اور ہمارے  
 ہون پرین کے چرمین زرین اور ہمارے ہاتھوں میں وہ تلواریں تھیں جو سیدھی  
 ٹیڑھی ہوتے تھیں قل علیہا کل سبلتہ و لاص ترے فوق النطاق لھا  
 السابۃ الدرع الکاکۃ الواسعۃ قال یقال ان اعلیٰ سبلات و الدلاص البطلین  
 لکتاب الدرع المسینۃ اللامعۃ والنطاق لکتاب المنطقۃ و لھا حال من غصنہا قیقین  
 جلیہ لکونہ کمرہ مخفۃ والعصون بالجمین جمع غصن و ہو کل تنش فی ثوب او جلد  
 فارسیہ شکنج و کشن و منہ یہ سلوٹ بقول و کانت علیہا کل درع واسعۃ کاتمہ  
 لیتہ لامعہ ترے لھا غصنونا فاضلہ فوق النطاق لیسو غیا و سبھا عے گوید کہ ہر ہائے  
 بود کہ فراخ و نرم و تابان و شکستہ ہائش بالائی میان بند آویزان بود یعنی ہم ہر ایک  
 ذرہ پہنے تھے جو چوڑے چکل اور چمکتے دیکھتے تھے اور جسکی سٹوٹین سٹکی کے اوپر پڑے تھیں  
 قال اذا وضعت عن الایطال یومار است لھا جلود القوم جو ما یقال  
 وضع عنہا داطر حمنہ و استکن فیہ کل سبلتہ و البطل الشجاع الذی سبط عنہ

ملاحظہ فرمائے  
 و ترجمہ



ذلک علی ان بنی کلم یکنوایع المنذر یوسند ولم یصل آنحضرت علی احد قال لکم یا بنی  
 کبر السیلم الماتعرفوا ہمتا الیقینا الیک اسم نفل معنی تنجیح والثانی التکفید  
 الاول ولما المعین علم والاستغفار للتم تقریر ولعل فیہ اشعارا بحرب یوم دارون  
 قانہ کاٹ ملے قلب علی کبر بقول تنخوا عنایا بنی کبر ثم تنخوا عن الماتعرفوا الخبر لیسقین سنا  
 اے عرفتم ذلک میگوید کہ اے بنی کبر از ما کنارہ کئید وخیو شوید مہ چار ہا  
 امہ شما بد استاید یعنی ما و کبر لو الکتب تم ہمارے سے الگ ہو جاؤ گے یا تم

ایک پہچاننا کہ ہم کیسے ہیں قال المالم تعم فوامنا و منکم کتاب لطیفین  
 دیر یعنی کلاما لظرفین حال من کتاب مع کو نہ مکرمہ موصوفہ کلامی قورہ علمتہ موحشا  
 طلل قدیم و کتابتہ جمع کتبہ و ہوا حب و جماعہ اخیل من المائۃ الی الالف و المائۃ  
 افعال من الطبعن والارتما والمرامۃ و کلاما لظرفین جمع موزن غایب بقول الماتعرفوا  
 جنودا ایطاعون ویرامون یعنی ہم وقد کا نوامنا و منکم مے گوید کہ آیا شما آن لکھو  
 بدانتہ اید کہ از ما و شما بوند و تیر و نیزہ جنگ میگروند یعنی کیا تم نے اون لشکر و کون  
 نہیں جانا جو ہم تم میں سے تھے اون تیر و کئی بوجہ اور تیر و کئی مار مار سے برابر ہر شے

مارتے تھے قال علیہنا البیض فی الیل الیامی و اسسیاف فقیں و خیمینا  
 البیض جمع برصیہ و ہوا لغز فارسیہ خود و الیل بالختیاتیۃ فاللام فالنوحۃ محمدریغ  
 الحبل و و احو و ما یکن یانیا لان الحبل و فی الیمین تدرج حبیدا و الیقین الاستقامۃ  
 ضد الانحرار یوصف بہا السیوف کنا تیہ عن جودۃ الحدیدۃ و شدۃ الفتح قال علی

اثنال سے گوید کہ چون نوبت مقابلہ رسید ما جانب میسر بودیم و برادران غمخوار  
 در جانب یسار بودند عینے جب دشمن کا سامنا ہوا اور مرے مارنے کا وقت  
 آیا تو ہم دائیں طرف تھی اور ہمارے چھپی رہی بائیں جانب تھے قال فضا لوالا  
 صولہ ثمین ملہم و صلت صولہ فتمین ملینا الصولہ الحکمة والتا و فیہ  
 للوحدة و فی معنی علی والوالی القرب یقول فخطوا حكمة علی من کان یقیر ہم من الاعداء و حکمتنا  
 مرتہ علی ہر کان یقیر ہمے گوید کہ برادران ما بر آہنا حملہ آورند کہ بقرب ایشان  
 جو دند و ما بر ایشان حملہ آوریم کہ بقرب بودند عینے وہ اونپر پل پڑے جو اونکی مار پر تھے  
 اور ہم اونپر ہر سلی جو ہمارے دام پر تھے قال فاولوا بالہناب و بالاسبایا و انبا بالملک  
 مصفدینا اللوب الرجوع و الہناب جمع ہناب و ہناب من المال و الاسبایا جمع سبب و  
 ہے المرأة الماسورة و المصفد کرم الشد و بالصف و ہوا یوثق بہ الاسیر فقول فرحبوا بالمال  
 و النساء الماسورات و رجعت بالملوک و ہم مشد دون فی الاصفا و ہمے گوید کہ  
 برادران مال و زنان آورند و ما شہرا و کان راسقید آوریم عینے ہمارے بہارے  
 مال اور عورتیں لوٹ کر لائے اور ہم شہرا و دون کو پکڑ کر لائے قال فی الاغانے ان  
 نو شروان لما قتل الزما و قد طلب الحارث بن عمرو الکندی فخرج الحارث لما رافستہ  
 النذیر من دار السماء فنجس من ثعلب و بہار و اما و فلق الحارث بارض کلب و اغاڑا  
 علی الماد و اخذہ و ثعلب خاصہ ثمانین و اربعین من بنے اکل الما و مذک قول عمرو  
 بن کلثوم عم و آسا بالملوک مصفدینا و لاکن سباق الکلام فی ہذہ القصیدہ لا یقتضی

الحفاط یوتہا رقع الجاہل فی الدین الاسود اسے تترقع و جہا لہم فی  
 الدین الاسود و یقول و نحن حبنا الابل لا غنیہ نامے موضع ذے اس  
 وقد كانت نوقا الکبار الغراز الالبان تأکل العلف الیابس او قد کنت غنقہا  
 و لک مے گوید کہ ما بودیم کہ شتران خود را در موضع ذے اسطاف  
 چریدن باز داشتیم و لک داشتیم و حال این بود کہ شتر ما دکان کلان و شیدہ  
 کاہ خشک مے خوردند و یا آہن را ہمین مے خوراندیم غرض کہ ما از جای خود  
 نجنبیدیم یعنی وہ ہم مے تھی کہ موضع ذے اسطاف میں ہمیں استیان کو  
 روک رکھا اور حال یہ تھا کہ ہمارے بڑے دو وہیل اٹھیاں وہاں سکی  
 گہاں کہاتی عتین یا ہم او کو وہی کہلاتی تھے قال و کنا الایمنین او الایمن  
 و کنا الماسیرین بنو انیا الایمنون والاسیرون کلاہما مخفف والاصل  
 اشتاہا علی بارہ نسبتہ والانتقار کنایہ عن القتل و عشی بنی انیہ بنی  
 مکبر بن دابل فانہم اخوانہم حکما عنہم جملہ بقولہ عکاکا غنہ وہ و سبنہ انیا  
 ثم قوله بینا تمیل اسکیون مفرد او ان کیون مع اب لیکم علی آیین قال ع  
 لکین وفد نیایا لانیان کان مفردا فالمراد بالاب و ایل بن قاسط و ان  
 کان جمعا فالمراد بہم و ایل بن قاسط و من فوہ من الآبار ولا کسینی ما فیہ  
 من الایذان یفضیہم علی اخوانہم حیث جعلہم فی جانب امیر یقول  
 ولما قاتلت العدو کنت فی جانب الیمین و کان اخواننا ہو مکبر فی جانب

مثل کالیب لبید اعصار اعز سبقة من ذلک الیوم والرفد بالفتح  
 الاعطار والاعانة وبالکسر العون والاعطار یقول ونحن عمت فوق اعانة المعین  
 یوم اوقدت النار فی راس جبل خزانة وجمعت قبایل متعصدا  
 سے گوید کہ روزی کہ بر سر کوہ خزانے آتش افروز خستند و کجایان  
 کمر بستند و ادعطاء اعانت کارے کرویم کہ چکیس مکر و عین حیدن  
 خزانے پہاڑ پر اگ جلانے گئے اور لوگ ہر ہر ادھر سے کھینچے ہوئے اور  
 یمن والوں نے لڑائی ٹرائی تو امداد و اعانت میں ہم سے وہ بات میں پڑ  
 چو کسی سے نہ بن سکا لال و نحن الحبالسون چو کے اراط شرف کجا  
 الحوز الدربینا حذف مفعول محسب لئلا تأسف لعلی ما لثانی و تعریف  
 الخیر باللام محصور و ذوار اراط بالمتین کفراب موضع کائن قد نزل یغلب  
 و غیر ہم اتصال الصد و سفت البعیر اذا اکل باللفظ الیابس و اسف اذا  
 یاب فاعضل ان کان من المجرد فهو للوث الغاصیة وان کان من المجر  
 قه فهو للمکمل مع الغیر و بحجة کبیر الجیم و شدید اللام الا بل اکسب استعمل  
 فی الواحد و الجمع و الذکر و الانثی فاعل علی الاول مفعول علی الثانی  
 و الخیر بالمعجزة فاذا کما فی اکثر الشیء اللین و الدربین الیابس من لعلف  
 و الالات لا شباع و الحما تبما حال و اما استخر بک لایهم کا فوا  
 یغیرون بہ شاماً لیکونهم و سیر ہم قال الحاکم بیت و نحن فی دار

ای علی یا یکنون الغیر  
 ۲۰



الحیرو للناس والذمار کبیر المعجزة یجب علیک حفظه وحامیه مضموب علی المصنوع  
 باسم تفضیل او یقبل مقدر علی اختلاف القولین فی عمل اسم التفضیل  
 فی الطاهر بقول وندک نحن اسمع الناس کل یجب علینا حفظه عن الفقیر  
 والمخلل واولیهم عهدا ویمینا اذا عقدوا عقد الموالاة وحالفوا الی اصل انہ لیس  
 احد ذماره مثل مانسج ذماره لایوس فی احد عهده مثل مانسج ذماره  
 سے گوید کہ بعد از امتحان معلوم و مشکف میگردد کہ در خطا برسد  
 و نام بزرگان و انبیاء عهد و پیمان دارند بیع مردمان غالب و افزون مستقیم  
 عینے ریٹے جاچ تول کے بعد یہ بات کہل جاتی ہے کہ نام و سنگ کی  
 بجائی اصل قول متم ہے پورے کرنے میں تمام دنیا کی لوگوں سے تم بہت بڑے  
 ہیں قالی و سخن خدا و وقت فی خزانے بخت فوق ہند المرشدینا الفتاة  
 الکبيرة و کینی جمن العیون مضموب علی الطرفیۃ و اوت ماض بھول موافقہ  
 النار اسناد الی الطرف و خزانے بالجمہات الثلث حبیل کا نوبہ و وقتہ دن  
 علیہ النار لدفع عدو او علی عزم غارة و فیہ اشارۃ الی حرب کانت بین  
 العدو و اہل البین و قیل کان من حدیثہما ان اخت کلیم بن ربیعہ کانت  
 تحت لمید بن عسوق النسانی فلما عنتان فلطها السید و ما علی امر شکہ الی خم  
 کلیم فاجتمعت ربیعہ و من کان معہم و اوتہ و النار علی عرائس  
 کان سیدہم یومئذ کلیمبا و کان لواء ربیعہ فی یہ ثم ما تواتر

کوئی بڑا ہی حبیب ہم والی وارث نہیں ہیں قال مٹی عقد فریبا بحبل  
 تجذ الحبل او تقص القربا العقد شد كالعقل والقرن ان یجمع بین البیت  
 فی جبل واحد فالقرینة الثانیة المقرنة ولت بین الجبل المقرون والجذ القطع  
 والوقص کسر الغن صیف قوته وغرته میقول من فقرننا متنا بحبل فی جبل  
 واحد لا یجمع معه بل لا یخلو عن امرین اما ان یقطع الحبل او یتکثر نسق قوتها  
 مع گوید کہ چون شتر مادی خود را با شتر در رسی بر بندیم با او هر گز  
 نخواهد ماند بلکه یا رسن خواهد سخت و یا گردن متدین خود خواهد داشت یعنی  
 جب کہ چرخ اپنے او میں کو کسی اونٹ کی سانچہ ایک رسی میں باند میں تو وہ  
 ہرگز ساتھ اسکی سیر نہ کرے بلکہ یا تو رے سے ٹوٹے یا اپنے سانچے کی گردن  
 بنا وقد کثر فی الاغانی ان عمرو بن کلثوم هذا غار علی بنی تمیم ثم علی بنی فہر بنی  
 بن کبر ثم علی بنی حنیفہ بالیمامہ وکان اول من اتاه منهم نو ححیم وعلیم بن یزید بن عمر  
 بن شمر الخنفی فطعن بن یزید عمرو بن کلثوم وصرعه عن فرس وفسره وشدہ فی قد  
 قال الذی تقبل هذا وشد لہ بیت الی سائر الی ناقصی ہذہ فاطر د کما ساء  
 فنادی عمرو بن کلثوم یا ربیعہ فاجتمعت بنو ححیم بن جعب فہذا ہ عن ولید مع  
 انہ لم یکن ذلک وقتہ ثم حلت من القد واکرمہ وطمعہ قال و نو جد یکن امیرہم  
 و او فاحم اذا عقدوا امیرا مضارع مجہول من وجہہ و یکن تاکید والامان  
 تفضیل الحاج کما ان الماد فی تفضیل الواسی من وفاء اذا او فاء و الفیہ



موروثی داستان گوین کے لئے عمدہ و تنبیہ ہے قال عیاد با و کلثوم ما جمعا  
 مجمع من تراث الاکثرینا یقول در شتھا و جد سے عیاد و جد سے کلثوم ما جمعا  
 بہم لا بغیر ہم انبنا ترکہ الاکثرین الذین کانو قبیلہم عے گوید کہ مہمل و زمیر  
 و عتاب و کلثوم ہمہ را وارث صحیح ہستیم و ہذا ابن بزرگان میراث از  
 بزرگان پیشین یافتہ ایم یعنی مین مہمل اور زمیر اور کلثوم اپنے باپ اور  
 عتاب اپنے دادے کا والی وارث ہوں اور خاص انہیں بزرگون کے ذریعہ سے  
 پہلی بزرگون کے ترکہ کو پہنچایا قال وذا البرۃ الذی حدیثت عنہ  
 بہ نحمی و نحمی المحجرینا عطف علی ما قبلہ والبرۃ فی الاصل حلقۃ الفتا  
 البعیر و ذالبرۃ لقب کعب بن زمیر بن تیم بن اسامہ بن مالک بن بکر بن قیس  
 لعدۃ شعیبۃ کانت علی الف و حدیث مجہول و الخطاب عمر بن بند و حامہ حمایہ  
 معہ و کفہ و الفعل الاول مجہول و الثانی معرف و یجزان کیونکہ کلہما  
 معروف و الغرض من التکرار ہذا الدوام کھانے قول الحماسی عم یا دے و یا دے  
 الیہ الکلب و الربیع و المحجرین بتقدیم الحیم علی اہل بیتین قد مر بیانہ فی ہذا  
 القصیدۃ یقول در شت و البرۃ الذی حدیثت یا عمر و عن قوتہ و جلاوتہ  
 بہ کما نفع عن الضمیم و الذل و المنع و تمنع الظالمین عن الظلم و المظلومین  
 عن الظلمۃ عے گوید کہ من میراث ذوالبرۃ کہ حدیث شان و شوکت  
 و زور و قوت و شہدہ رسیدہ ام و بدولت او عز و محفوظ و



[illegible]

اسکی بر خود چسپید برگرد و داد از دست و پس گردن و جانب پیشانی راست کند  
 بشکند عیسی ایسی گری چوب او سکی ہے کہ جب رسید ہی کہنے پر انیسیتے  
 اور شری جو جاوے تو بہت بولے چنانچہ سیدی کرنے والے کے گردن کا  
 چیرا اور اسکی ماتھی کے کسی جانب کو زخمی کر کے قال فضل حدیث ہے  
 چشم بن بکر نقیص فی خطوط الاولیٰ لیستہ الاستقام لا کفار  
 والذات الاول متعلق نقیص والذات فی والذات بحیرت و ہوا مض مجہول و  
 المنقصر الخضران فی العقل والذین وحسن بالخطوب الحکایات بقول قد قلنا شیا  
 حکاکان لے من العز والشرف فضل حدیث یا حسن بن ہند نے حکایات السابقین  
 منقبضہ اتنے فی رطلی بنی چشم بن بکر کے گوید کہ آچہ حقیقت دوسری بیان کردہ  
 پس مجہول ہی و حکایات پیشینان شنیدے کہ نقصا فی و عقل دین بن چشم  
 بن بکر رسیدہ باشد عیسیٰ جو حقیقت تھی وہ تہور سے بہت بیان کی گئے ہیں کہ  
 قفسے کئی لوگوں کی کہا بیوان میں کہیں سنا کہ بنی چشم بن بکر کے دین دہرم اور  
 اور کئی سجدہ وجہ میں کوئی کمرٹ آیا ہو قال ورثا محمد علقمہ بن سیف  
 اباج لنا حصون الحیدر و نیا الحیدر الشرف علقمہ بن سیف الثعالبی  
 بنی خطاب بن سعد بن زہیر بن چشم بن بکر و کان سیداً کریماً و جواداً سخیاً و  
 الا بآئہ ضد الخطر الذین القہر و الغلب متضوب علی انہ تئیر و الحمد استیناف و  
 و کثرت امیون حالاً تنقید و یقول ورثا ال کلثوم شرف علقمہ بن سیف

الانقباض ومنه قوله تعالى استمزت قلوب الذين لا يؤمنون بولاه وعنه اذا صحت  
 وناس والعشورته تانث العشورن بالمعجزة فالمعجزة قالوا فانرا المعجزة فانون كسفر  
 الصلب الشديد حال من لم يكن في ولته والربون بالمعجزة فالمعجزة فقول من  
 الرزين وهو الذي يستوي فيه الموت والمذكر كما تقول في صبور تقول اذا  
 اخذ الثقات نقبا نقبا يخرج ما فيها من لبيل والاعوجاج است وفتقت  
 عنه واعصت ومات منه وهي صلبة شديدة دفقة مائة مائة كوكبه  
 في نيرة ما چنان سخت درشت افتاده كه چون اشکجه آله راست کردن ينهارا ورايگرو  
 تاكه كجاء ورايد ورايه راسته بيايد برزخ و منقبض گردد و ورايد ورايه نايد و بر كج  
 خود بماند و حال اين باشد كه بسيار سخت و دور مان باشد بعين هماره بهالي ك  
 چوب ايسه كركسي هي كه جب بانكه او سكو كپي اوسيد ماكرنا چا سوي  
 تو فخر كچه پيبي ايسه حال مين كه بهت سخت اور سباني والي هو و قال  
 عشورته اذا انقلابت رت شج قفا المشقف واخينا الانقلاب التحول  
 عن الوجه والارمان التصويت والمجده جواب اذا والشج بالكملة الحبرج والمجده حال  
 والقفار والارمنق والمشتق اسم فاعل من يقوم الرماح بالثقاف واليمين يمين  
 الحجة او شمالا واللام عن. الصناف ايسه وهو ضمير المشقف وتام الحجة نعت عشورية  
 يقول صلبة شديدة اذا تحولت عن جانب الوجه عند غش الثقاف بها صوت لصلبا  
 وآبار و هي كمره قفا المقوم حسيه مے گويد كه چنان درشت كه چون بهنگام رفت

لاکم حتی تبددنا و توعدنا مے گوید کہ اے عمرو بن مند از سیکہ حرف  
 غمازان مے نیوشی تو مارے ترسانے و چشم چشم مینامی میں کن و قدر  
 مہلت ہے چہ کلام روز است کہ ماخادمان و حلقہ بگوشان مادر تو بود ایم کہ تو مارا  
 بدان دعوے سیرسانی یعنی تو گوگون کے کہانے پہچانے سے سکو  
 وڑا تا وہمکا ہی میں جلنے دے بہت ہوئے ہم کس دن تیرے مان کی خادم  
 غلام تھے جو تو سکو انہیں دکھاتا ہے قال فان قاتلنا یا عمر و اعیت علی  
 الاعداء قبلک ان تلینا الفار للتعلیل والقناة الریح و استیع للعر والضر  
 و اعی علیہ الامر صعب و شق وان تلین بدل اشتغال من استکن فی اعیت  
 لبقول رویدا عمر و فان قاتلنا صعب علی الاعداء قبلک ان تلین لہم اے تم بدل  
 لعدو قبلک مے گوید کہ قدرے درگ بکن و تہد در اکبار چہ نیزہ مایش از  
 عہد تو پیش دشمنان نرم گزیدہ غرض کہ ماگاہے حوار و ذلیل شدہ ایم  
 یعنی اے عمرو بن مند اس بات کو چھوڑ سلو کہ تیرے عہد دولت سے پہلے  
 ہمارا بہالادشمنوں کی لچانے سے لچا نہیں غرض کہ ہم کسی سے دبے نہیں  
 قال اذا عرض الثفاف بھا اشمارت و ولتہ عیشوزہ زبوناً بعض  
 معروف بعدے بالبار و بیل و منفہ و الثفاف بالشلثہ فالفاف  
 کتاب حدیدہ سیوی بہا قصبات الرماح مبعوثہ النار فارسیہ سنگیہ منہ  
 باکہ و منہ تصقیف و ہو تقویم الرماح بہ و غصہ بالرماح کتاتہ عن تقویمہ والا شہیر



خستہ مرادۃ لک یا عمر بن ہند کون خدا ما و اتبا عالمین ہو دو کم و نایب کم فی ملک  
 الحادۃ و سفینہ کم گوید کہ اے عمرو بن ہند کبلام و جوارات شہر ماہر دار شہر  
 شہر زانو اتقد و یاد و مسیح بخون گریہ یعنی کس ارادہ یکس بات پر اے عمرو بن  
 ہند اوس قصہ میں یا اپنے بھائیوں میں تمہاری پیشکار کی فرمان بردار ہو جاؤ  
 قال باسے مشیتہ عمرو بن ہند تطیع بنا الوشاۃ و زدریا البارخے بنا  
 صلہ لک الوشاۃ فان الوشی سید سے بہا قال ع وشی یکب عندے کل دشمن  
 زرعہ و الا زور الاحتمار قال تعالیٰ تزدورے غنیکم بقول باسی مشیتہ عمرو  
 بن ہند تطیع الذین شیون بنی الیک و تحتقرنا سے گوید کہ کبلام ارادہ و  
 کبلام باعث قول غمزان می شنوے و چشم حقارت درما سے گئے  
 یعنی کس بات پر تو لگانی بھانے والو کی بات ماننا ہے اور کہو حقارت  
 کی نظروں سے دیکھتا ہے قال تہد ونا و تو خدا مار وید امنی کمالا کم  
 مقتویار وید معناہ مہلا و کتیل ضفہ مصدر محذوف اے اہلنا اہمالا  
 روید اومتی للاستفہام و معناہ الاکار و المقوتے نسبتہ الی المقوتی بالقاف  
 فالقوتانیۃ و جو حسن خدمۃ الملوک و کان الاصل مقتویین تشدید التہانیۃ  
 و لاکن خفف کما فیل فی الا شعرین و لا عجین و حض اسہ بالذکر لما انہ کان  
 سحر و فابہا علی ان منیہ نوع تحقیر بقول تہد ونا یا عمرو علی قول الوشاۃ  
 و تو خدا بالایلیق بنا مہلا عن ذلک فانامتی کنا سے لم کن قط خدا ما

ان تختنا الاحد وانا قد كسنا في امرنا انما تختنا واما كسنا مے گوید کہ باید پیک  
 قوم این نهند کہ با پیش کسی سر نہ و اکثیم و در کارے کاہلی کار بر دیم چو ما کاہ  
 چنین نکر دیم معینی کو سے قوم اپنے جی میں بیٹہ نہ بھیجی کہ ہم کسیکے دلیل ہو  
 یا کسی بات میں بودی گئی ہم کسی سے نہیں دی اور کہہ بود۔ ۷ نہیں

قال الا لا یجملن احد علینا فنجمل فوق جمل الجاہلینا یتقال جمل علیہ اذا اطفر  
 علیہ جملہ و نجمل مضروب علی ان جواب النفی او مرفوع علی الاستیفاء والاول  
 اولی و معنی بالجمل الجازات علیہ قال تعالی جزا سیتہ سیتہ و فوق لغت مصدر  
 محذوف بقول الا لا یجملن علینا احد من الناس فنجمل او نحن فنجمل علیہ جملہ  
 کیون فوق جمل الجہال اسے مجازیہ جمل شد من جملہ مے گوید کہ باید کہ  
 هیچ کس بر جاہل خود ظاہر نہ کند تا کہ ما جمل کنیم کہ پیش از جمل جاہلان باشد  
 معینی کوئی ہم پر جمل اپنا چاوے کہ ہم برہ کر اوس سے جتا وین قال

بابی مشیتہ عمر و بن ہند کیوں لقیں کم فیہا قطینا المشیتہ الارادة و لا  
 ان کیوں مونث مشیتہ و کیوں لغت محذوف کخط و حصہ لقیں استیع القاف  
 من کیوں دون المکات و منسب الجمع للواحد الخاطب علی جہۃ التعلیم و جہۃ  
 ذلک فی الخطاب التکم و رو فیہا قطین الخدم و المالیک و الاتباع للوجه  
 و الجمع و البیت نیل علی ان فی القصیدۃ انشدت بین یرے عمر و بن ہند کما  
 یہ شد بہ الخطاب التکم الا ان کیوں ذلک فی المقصور بقول بابی مشیتہ او



میرا نیم و یا بالسران ایشان از جانب پیران خود می ستیزیم یعنی ہم سارے  
 لوگوں سے مقابلہ کرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ اونکی بیسٹھوں کو اپنے بیٹوں کو  
 مار پیٹ کر تھما لیتے ہیں یا اونکی بیسٹھوں سے اپنے بیٹوں کی جانب سے لڑتی ہیں  
 قال فاما یوم خشتینا علیہم <sup>لنصب</sup> جن لینا عصبائینا <sup>الفا</sup> للتفصیل و مفعول  
 الخشیة محذوف فانه یتقال خشی علیک و کذا یعنی الجلیل الفوارس و لعصب جمع  
 عصبه و هی من الخلیل و الطیر و الفرسان ما بین العشرة الی العین و الشون جمع شنة  
 و ہی الجحاشه المتفرقة و اکثر ما یتعلمان معاً قال عدسے ع جذبیه یتخی عصبائینا  
 یقول فاما یوم خشتینا علیہم شیاً من الآفات الغارات فیعیفر سانا جماعات متفرقة  
 فی مکا من متفرقة و لسا یصیبهم ضررے گویا کہ لیکن روزی کہ برسران  
 خونشینانند شیه غارت و آفت می کشیم سواران ما جابجا متفرق میگرددند و در  
 زمین اعدایا پیدا شدند و عصبی چون بگویند کہ کجاست ہوتا ہے کہ ہمارے بچوں پر  
 کسی کا ہاتھ پڑے تو ہمارے سوار اوپر اوپر پھیل جاتی ہیں اور دشمن کی گہات  
 میں رہتی ہیں قال واما یوم الخشتی علیہم فمغن غارة متلییا یتقال امرعن  
 فی الامراء و جنس فیه غایرا و خاص فغارة مضروب بزح الحافض و التلیب  
 و الاصل فیه شد اللبة اے الصدر بالثوب و یکلل لذلك الثوب او تعلک بالثوب  
 فی المہندے کافی و گائرا و کافوا لفعیلون و کذا عند غزم الاغارة قال لم یجمل  
 بیت و ہستلما و تلیوا ان التلیب للمغیر یقول واما یوم لانتخاف علیہم شیاً



مجزئاً اشیان جمع شایب و نظرف متعلق خفیفاً و الرویة رویة القلب و لقیته  
 معروف و از رویه العلم الجول و لم معلوم نان کایم محذوف قال تعالی یقالون فی سبیل الله  
 فیقتلون و یقتلون و المجد الشرف و الشیب جمع اشیب و اشیب بیاض الشعر و اراکیم  
 الکبول و المجرین اسم مفعول و الاغفلا شباخ یقولون نصبا کتبیة شمل و انب شایب  
 یرون ان یقتلوا و یقتلوا فی المواقف تروا و شرفا لعم و کبول جرم و فی المواطن  
 یعنی کجوانا سیکه کشتن و کشته شدن را فخر خود میدانند و پیر سنیکه کار کرده و  
 جنگ از موده اند یعنی کبیر و جوانان که ساخته جوار فی مرے کو فخر اپنا میکنند  
 ایسی میدان کی ساخته جوار میمون مین همیشه گهی رمی رسیده بین قال حدیثاً التما  
 کلیم جمیعاً معارضة بیهیم عن بنیاء الحریة بالهکستین فالتحانیة المشددة  
 کالشر یا معند معنی المنازعة و المعارضة اصنیف الی المفعول و حذف فعله  
 کافی سایر المصاد و المضافه کما ذالک و ضرب الرقاب فهو منصوب و یجوز ان یقول  
 مرفوعاً علی الخبیرة کافی قولهم انا حدیال ای معارضتک و جمیعاً منصوب علی الخبیرة  
 و المعارضة المقاتلة حال تبا و یل الیهف کما فی قوله تعالی اسرافاً و بداراً ای سرفه  
 سب و رین و حدی یعنی التفتنه معنی المدافعة و یجوز ان یقول عن تو کسیدت یقول  
 معارض اناس کلهم جمیعاً و نحن معارضو جمیعاً فین انبارهم عن انبارنا بقا  
 او متقاتلین بنابراین عن جانب انبارنا همیکه کویکه ما معارض و مقابل جمیع  
 مردمان هستیم و حال سنیکه سپران اشیان را شایب و قال از سپران خود و

والاسنان بالمهنة فالنون احكام الامر و يقال غي بالاسناف اذا تجر في امره  
 صرح به في الصراح ومن سببه و اراد بالبول الامر الهائل ولم يشبه اسم مفول  
 من شبه له اذ مثل له و فاعله لا يكون وكان ثابته والالف للاستبصار ونسب  
 الشيء وضعه و رفعه و المحلة جواب اذا و مثل رموه لغت محذوف و رموه المراد  
 المهنة جيل منع من الصرف للعلية و التانيث والحد التثنية و الشوكة رسته  
 بالمحافظة المحفوظة على الاحساب و في قوله <sup>تثنية</sup> قال بليت النيس اكرم خلق الله قد  
 علموا عند الحفاظ و جوهر و بن حبس و منصوب على انه مفول له و كنت عطفت على نصبا  
 ان كانت كان ضمنية و الالفه المحذوطة ببيان اللواتع و تعريض المحذوطة للضم و سبب  
 يقول اذا التبس امر على قوم و تخر و انيس من خوف امر ابل مثل لعم و قوله نصبا للثنية  
 مثل جبر رموه ذات حد و شوكة المحافظة على احسابه و كان <sup>تثنية</sup> انزل كذلك هي كوكبه  
 چون قوم بباعث امری حکمین که قریب الوقوع باشد حیران و سرگردان باشند باسفل  
 می نطقت احصاب قدیده لشکر می نایم که نسیم که بیان کوه رموه ثابت قدم و جد و شکست  
 داشته باشد و از نه بقت می بریم و با پوسته سابق و غالب می باشیم <sup>تثنية</sup> نسیم چیست کوه است  
 و تم ایسی مصیبت کی ما سے جو ایسی آتی و لے جو کہ گویا آنکھوں کی سامنی کمر می آئے  
 اہل ہرئی پہرتی جو قوم اپنی پرانی ہوس کو بچانے کی لئے ایک ایسا لشکر کثرت کر تی  
 ہیں جو رمو پہاڑ کے مانند مضبوط و محکم اور حدت و شوکت کا پورا ہوا و ہم  
 سب سی اکی رہتی ہیں قال ثبیان بیرون لغت مجد و شیب فی الحذر



والطاهران المحمداً بیان الماسبق من المنع انفسه حال من ضمیر المکرم سے منع  
 او کلام متانف و لم یبر الکبیر ضد المفقود و الطرف متعلق بالفصل اے نقصتم  
 فی حقوق فان قتل الاخوان حقوق الوالدین وما ذامعنا اے شی و متیقو احبیل  
 ان یکون اصله متیقو فان قتل الاخوان و ذمها شیع قال ع و انهم کید و  
 فی صدورهم و قال ع امیت اسری و متیتی تذکی اے تبیین تذکی و انیکون  
 مبر علی الاصل و الالف لامشباع و متعقده محذوف بقول تقطع رؤسهم فی امر العید  
 عنهم من بر بالوالدین حیث قتلوا کلیباً فسقوا و اما جد هم الا علی انفسهم و نحن فی حقوق  
 حیث نقصتم و هم خواننا و موسینا فلایرون ای شے متیقو نابه مسکون بدیکه سولی  
 ایشان بدین جرم حقوق که کلیب کشتند و دایله جد بزرگوار خود را رنجانیدند میرام  
 و یاد حالی که باحق عید بزرگوار خود ستم چه قتل برادران حقوق جد و پدر میباشند پس  
 ایشان نمیدانند که یکدام چند از ما پناه گیرند پس شی هم او کنی سرون کو دایله جد  
 کی ستانی کی لئے جو کلیب کی قتل سے ناشی ہوا کاشی مین با ہم حقوق کی حالت  
 مین یہ کام کرتی مین ماسکی کہ ہائیون کا قتل کرنا پ و ادوی کا متناستہ پر وہ  
 گیرانٹ کی دایله پناہ کی جگہ مین پاتی مین او سخت حیران مین قال کان ہوھا  
 منا و منهم محاربت با یسک لا حینیا الطرفان اعنی منا و منهم کلاما تفسیر لغیر  
 المکرم الجور بالاضافۃ و المحاربت ثوب یف فیضرب بہ و یعیب بہ الصبیان و شیہ  
 بہ اسعیفی فی الخنۃ و الضرب بہ بالکلب بالمحاربت قال متیس بن الخنیم الادوی متیس



اتی ہے اور ہم لوگ اس کی لٹی لٹی مرقی میں تاکہ وہ پورے پورے کھل جاوے  
 قال ونحن اذا عاود الحی ضربت علی الاحفاض من مبیننا العماو جمع عمادة وہی  
 الانبیاء الرقیعة منہ قولہم طویل العماو و ارادہ الخبیثات والحی القوم والحزب القوط والاحاض  
 جمع حفص البہتہ فانہا رفاہم بعد منہ المبیث واثارہ و یقال للبعیر الذی یحل علیہ المیث  
 البیت واثارہ وروی عن الاحفاض انہ منی الاول علیہ الامام وکفی سقوط الخبیثات  
 علی امتیہ البیت عن تقویہا علی عزم الارواح و البیت الثانی نیاسب الثانیۃ  
 وکفی سقوط الخبیثات عن المحولات عن الخوف والاسراع فی الحرب او عن التزو  
 فی منزل و معنی مبینہ تقریباً و التقرب یعنی الجوار و البیت و معنیہا بنو مکر بن وایل فانہم کما  
 جیران تغلب و انفسہم و لاسیما بنو شیبان منہم نقول انہ سقطت الخبیثات من القوم  
 علی اثاث البیت بان نقوض علی عزم الارواح و سقطت عن محولات الابل عند  
 الفزع او حین البسند و انزل من تقریباً من الماعدار عے گوید کہ چون چھانے  
 قوم از جای خود برکنند ہر باب خانہ میفتد و حلت کردہ شود یککم اضطراب  
 خوف عدویا برآیند قیام و نزول از شران بارکش بقیہ حرتہ تطاول دشمنان  
 قرب و جوار را کوتاہ میسینیم یعنی جب قوم کی ڈیرے او کھٹے سامان ہوں  
 گرنی گلین اور کوچ کی ڈیرے یا کبر امٹ کی مارے یا او تر فی ٹھوسے کی ارادہ  
 پر اسباب او تپاؤں سے گرے تو پاس پر و صس کی دشمنوں کو روکتی ہیں تھل تھل  
 روہم فی غیر زخمایہ و ان ما ذابست قوما العبد الجسیم فالل العبد یقطع

[illegible]

کاشتی میں جو صقیل کے خوبی سے چکنی دیکھتے ہیں اور سروں کو گہاس ک طرح  
 کاشتی میں قال کان جاسم الابطال فیہا وسوق بالاماعز  
 یرتینا الجمجمة النخف فارسیہ کلمہ و مندیہ کہو پری مجمع علی الجمجم و حجم و لم یطل التجا  
 الذی یطل جرحہم و یدر او یطل عنده و مار الاقربان و المجرور المحرب و الیق  
 حمل البعیر یجمع علی وسوق و الامعز بالمیم فالمعز فالمعز المکان الصلب و الامعز  
 جمیعہ و الارتمار مطاوع الرے نقول کان قحوف الابطال الذین قتلوا فی  
 ملک المعرکہ کانت احمال ابل یرتین بالاکسنة الصلبة من موضع الی موضع  
 سے گوید کہ کلمہ ہی با در اسیکہ در ان معرکہ کشتہ شدہ بود و زیارتی شای  
 می ماند کہ بر زمینهای اینجا و آنجا افتاده باشد یعنی کہو پر باین اون و لا و رو  
 جو دمان ملری گئی تھی او ٹیون کے بوجہ معلوم ہوتی تھی جو کڑی رستنیوں پر او  
 او دہر پر ہی ہوں قال شق بجاروس القوم شقا و خلب الرقاب فلیلیا  
 الضمیر المجرور لسیوف و عنی بالقوم الاعداد کما فی قوله تعالی و لا تنہوا فی قتال  
 القوم و شقا مصدر موکد و الاختلاب بالخار المجتہ قطع الکلا و منہ الخلب لعل الذی  
 یقطع بہ الکلا رکالاختلا منہا لازم کما فی قول غنیمۃ ع و سیوقا تخی الرقاب  
 فتحقیقی اسے قطع نقول شق بالسیوف روس الاعداد شقا فاشا و لقطع بابا  
 الرقاب قطع الخلب الحشیث فلقطن سے گوید کہ سر ہای اعدا را بدان تیغها  
 سے شکافیم و گردنھا را چون گیاه تازه می بریم چنانچہ بریدہ میشود یعنی

هجوم سے آرتد نصیر بشمشیر اشیاء سے زخم لگے جب تک دشمن ہم سے نینہ  
 کی مار پڑتے ہیں تو ہم نینہ لگاتے ہیں اور جب وہ ٹوٹ کر گم گرتی ہیں تو پھر تلواروں  
 سے مارتی ہیں قال مسیر من قضا الخطی لدن و ابل و یمنین تخلیفنا البحر حب  
 اسرافل صقہ من السمرۃ و ہے احو و الوان الرمح والطرف متعلق بنطاق عن و  
 اتقا جمع قاة و هو مقب الرمح و یراد به الرمح و الخطی لستہ الی الخط و هو مقام <sup>السطح</sup>  
 فی البحر من قصب الی الراح لانہا تباع فیہ لانہ نبیہا و عنی بہ التاجر الخطی و لا  
 ان تكون باضاقة الموصوف الی الصقہ علی قول من یحوزه واللدن بالضم جمع  
 لدن بالفتح و هو اللین المضطرب و الدال الذی یلحق الیاس صمیع علی ذوال و ابل و کلمۃ  
 او معنی الواو کما فی قول الشاعری بیت سیان کسر غفیفۃ او کسر عظم من عظامہ و  
 البیض بالکسر السیوف المصقولۃ و الجار و الجور متعلق بنصیر او بسفین بدل من  
 السیوف باعادة الجار و الاختصار بالمعجۃ قطع الخلاء و هو الکلاء فارسیہ گیاه و  
 استعیر قطع الرؤس و الاعناق بقول رطاعن برماح سمر من رماح التاجر الخطی  
 فیمہ مضطرۃ و فقیہ یاستہ و نصیر بسیوف مصقولات لقطع الرؤس قطع الکلاء <sup>ط</sup>  
 سے گوید کہ ما دشمنان بدان نیز ما میر تیم کہ بختہ رنگ و بار یک و لرزان و از  
 نیزای فی فروش خطی می باشد و یہ تیغ ہاے کشیم کہ بکلا و حقیقتیاً بد و سر و گن و ہذا  
 چون گیاه تارہ می برود یعنی ہم دشمنوں کو ایسے بہا لائن سے مارتی ہیں جو  
 چتر ری لکھی ہو و خطی ہو اگر کے نیز دن میں سے ہوتی ہیں اور ایسے تلوار



و يقال للصخرة التي كسرت سلبها الحجارة تستفيد للحرب والطمح فقول من بنى الفاعل من  
الطمح يتوهم فيه المذكر والمؤنث وسمى بالحرب ايضا يقول مجنونا ما كان ينبغي لكم  
من القرب فاطمناكم فتبيل الصبح غربا تنك وطمح مني كوني كده درهما في شامختي  
و چاكي بكار برديم چنانچه بکمال شتابی پیش از چاه جنگی کنه شکست و می سائید بطریق  
احضرش شما آورديم معنی هم خوبست چپٹ تھارے لئی مہانی تیار کنی چاچو بر  
نجر سے پیلی وہ لڑائی بطور مہانے پیش کی جو ہمیں پس کر منیت و نابود کرتی تھے

قال نعم اناسنا ونعف عنهم و نحل عنهم ما حملوا اراد بالاناس الاخوان  
يقول نعم اخوانا جو دو عطا و نعت عنهم عند حاجاتنا فلانهم في شئ و نحل عن  
حاجتهم ما نخلو ناس من الغزوات والديارات وسائر الحقوق عے گوید کہ ہمہ بردار  
خود را میدہیم و حاجت خویش را پیش کسے از ایشان نمی بریم و آنچه کہ از تاوان  
و خوبیدہا و غیرہ بر ماے اندازند ما از جانب ایشان سے پر داریم یعنی ہم سب سہا  
ہندون کی کام آئی ہیں اور کسی بھائی کو ہم نہیں ستائی اور جو وہ ہم پر ڈالتی ہیں انکو

هم لي تكلف او يهاقي بين قال فطاع عن ما تراخى الناس عنا ولفيرت  
بالسيف اذا غشينا ماعدية طرفية و تراخي عنه بعد عنه و غشينا مجهول من  
غشينا اذا هم عليه قال اتحماسه عن غشينا و غشينا ثم حے و ترسے يقول فطاع  
الناس ما بعد دعا عن و نضر بهم بالسيف اذا هموا علينا عے گوید کہ ما وقتی کہ  
انسانی ما بقدر مسافت نیزہ از ما دور می باشند نیزہ باز سے ہی کہنہ و چون برآ

بوقی بن قال نزلتم منزل الاضياف منا فاعجلنا القرى ان تشتمونا  
 قد ذكرت عن الاصمعي ان الحارث بن حنظله لما ارتحل قصيدة عند عمرو بن هند وكان  
 بعض بني كبر حاضرا قام عمرو بن كلثوم <sup>ثقة</sup> بهذه القصيدة وعلى نياكون خطا بسني كبر الحارث  
 لانه تيانى ما سبق ثمانية قال هذه القصيدة بعد قتل عمرو بن هند وقد انكروا قال  
 الاصمعي غيره وعلى هذا لا يبعد ان يكون خطا بالقضاة على الالفاظ واعجابا كما يستعمل  
 ابو القرى ما بعد للضيف وان تشتمونا علة للعجائيل ولشتم السب والكلام على  
 سبيل الهكم والاستهزاء وجعل القرى على قسمين متعارف وغير متعارف وبذلك  
 تأولو قول عمرو بن معد كير بن تميمية سبينهم ضرب وجيع يقول نزلتم منا منزل  
 الاضياف فاستعملنا ثم انتم تشتمونا على فقد ان القرى كما شتم الضيف  
 ان نزل عليه <sup>م</sup> كويدك شامش مهبان يرباسه وداود بن جهمي في  
 مصحفي شمارودي بكابر برويم وكى كوتاس كرويم چازين ميسر سيم كرشاوشاها  
 بيسيد عيسى تم چهار كيهان ابى آس جيسى مهبان آقى بن چيناچه مهنى چش  
 تمهارى لى كهاتا يار كيانا كتم اولى سيد شى سنا وطل قمر نيا كم فخلنا قراكم قبل  
 البصير مر واة ملحونا يقال قرى الضيف <sup>ثقة</sup> ككرو او قراهم واهموا احاد  
 واطمه ويعدى الى مفعولين قال عم قريم لبريات وتعلم فمفعول الاول مهبان  
 الضيف المنسوب ومفعول الثاني مر واة والقرى ما بعد للاضياف اسم قسبيل تضييف  
 قبل ظرف للتجليل والقرى المصدر والمر واة كبر الميم آة الردى اى الهلاك

يكون ثقالا شرقي نجد و لهو بها قضاة اجمعين  
 اثنان بالثلثة فالفاء الكتاب جلدة تبسط تحت الرحى يقع  
 الدقيق عليها وقد مر بيان في عقيدة زمير الشرقي الجانب الشرقي و  
 النجد خلاف تهامة اعلاه اليمن واسفله الشام والعراق  
 و هو بلاد اهل نجد من آل ميس بن عميلان بن مضر بن بن عامر  
 و صبي و تميم و ذبيان و عنيدهم و اللهوة ما يقف في فم الرحا  
 من الجبوب يقال له في الفارسية خورش آيا و في الهند  
 كلاك عطف على ثقالا و قضاة بن مالك بن عمرو من آل حميد بن  
 با شيل على بلون كميرة من كلب و اسلم دلي و حيدان و  
 حياوة و غيرهم و كلهم بعيدون من احيا و اليمن يقول يكون ثقال  
 رحانا الجانب الشرقي من نجد من بعض بلاد آل مضر بن نزار و  
 يكون لهو ثقالا سائر بلون قضاة من بلون اليمن على كوكبه  
 سفره آرو اسيا ما جانب شتره نجد است که  
 آل مضر بن نزار در انجا باشد و خورش آيا ما  
 همه بلون قضاة اند يعني گرند اوس چکه  
 کا نجد کے جانب شترے ہے جہان  
 آل مضر کی رہتی ہے اور مکلا اوسکا سارے بنے قضاہ

عن كسر شوكتهم وولے یلے قرینیت یقول قد دخننا علی الخ الذین  
 لا نفرہم ولا یفرؤنہا تھے ہر ت علیہما کلاہم و قطعنا شوکتا دین کان  
 منا قریبا اے کسرنا شوکتہم والی اصل انا لانخاف شوکتہ تعبید ولا قریب  
 مے گوید کہ تو میکہ ازما فرنگیہا: بودند و ہمیشہ آشنائی در میان ما و ایشان  
 نبود بر آنان دخیل شدیم و سگان آنان بر ما عزیزند و کہے کہ  
 ازما قریب بود شوکت او ہم شکستیم غرضکہ از دست تظاول  
 ما ہمیشہ کس از قریب و بید رہائے نیافت یعنی ہمے آون  
 لوگوں پر دہڑا مارا جو ہم سے بہت دور تھے اور اکنے کہتے تھے  
 نا آشنا تھی اور جو لوگ ہمارے پاس پڑوس میں ہیں اکنے  
 شوکت ہمے ٹوڑے اور خوب اکنے دبا یا قابل منی نقل اے  
 قوم رحانا کیونکہ نوافی اللقاء لہما طمینا: ارجی استعارۃ للحب  
 وقد تصانف الیہا قال اذا کانت حی الحرب الزبون والطمین الذین  
 دستگیر للمقتولین یقول تے تنقل رحانا اے قوم یکونوا وقتہا اے  
 اذا تعلق قوما تقتلہم مے گوید کہ چون اسیاے خود را بقوسے <sup>ایشان</sup> می کشیم  
 آرد اوسے گردند غرضکہ باہر کہ جنگ مے کشیم غالب مے آئیم  
 یعنی ہم اپنے چکے کو کسی قوم کے جانب لیجاتے ہیں تو وہ  
 قوم اوسکا آٹا ہو جاتے ہے یعنی وہ پس جاتے ہیں قال



اس چاند بزان قایم و دایم کر دیم و حال این بود که عنانهای آسمان در گردنهای آنها تکیه داده و  
 خود آنها بر سر پاستاؤن کعبه بیست و نهم ایستاده و در حین آنکه گردنهای آنها تکیه داده و  
 پستای آنها در دهه و دهه طوفان و طوفان کی روک نظام او و مظلومون کی بوجہ کچھ کہتے ہی اپنے گہروں  
 او کی فریاد بہ عرصہ تک کیے حال میں کیا کہ وہاں کی کھنکھانے کے ہاتھ میں اور وہ تین پانچ پر کھڑے تھے قال  
 و انزلنا السبعیوت بذکے طلوع الی الشامات تنفی الموعدینا غنہ بالبعیوت  
 انخام والباء معینہ من و ذو طلوع بعینہم الموعود فامضوا من و الشامات بلاد الشام و ان  
 الاخراج من بلد لے بلد و الحسب بفسر قولہ تعالیٰ او نیفوا من الارض الموعدین او وعدہ  
 او اذ ذہ و یکنی بہ عن العد و یقول و انزلنا خیامنا من ذکے طلوع الی بلاد الشام  
 بنج اعداننا من بلادہم او بنجہم سے گوید کہ از موضع ذمی طلوع تا دیار شام خیمہ  
 زدیم و حال ما این بود کہ دشمنان از بلاد ایشان برے کشیدیم و یاقید خود بھی  
 یقینے منی موضع ذکے طلوع سے بلاد شام تک ڈیر لگائی ایسے حال  
 کہ دشمنوں کو ان کے سبتوں سے ہم نکالتے تھے یاقید کرتے تھے قال و قدرت  
 کلاب الحی منا و شد باقتادہ من بلینا المریر صوت الکلب و ان النہار  
 و عنہ الجی نحوہم الذین لم یکن لهم معرفہ ہم ولا عہد فان الکلب انما یتراد اذ اسے من لا  
 یعرفہ و کہتے بہ عن دخولہم اراضی الاغیار و التذیب بالجمہتین قطع الشوک و  
 الاغصان و یقتادونہ من الشجر ذو شوک و یقتادونہ واحدہ و منہ  
 الشل و دوزخ و یقتادونہ من حشرط القتا و کتے بہ

کہ از ہمہ روزانہ زمانہ معزز و ممتاز و بسیار سخت و دراز واقع شدہ ہر  
 بفرمان پادشاہ در انخانہا دیم چہ اطاعت اورا کروہ مے داشتیم یعنی بہت  
 سے دن ہمارے ایسی جو زمانہ کی سادے دنوں سے انہو کے اور بہت کڑے واقع ہوئے  
 پہنچے ان دنوں میں پادشاہ کے غامی <sup>کو</sup> کے اندر گوارا نہتی قال وسید معشر  
 توجہ تاج الملک <sup>کو</sup> الحمرینا ترکنا الخلیل عاکفہ علیہ مقلدۃ اغتھا صفی  
 الاولو معینہ رب وتوجہ البسالتج والحقہ نعت سید و بھی من الحماۃ اے کیف دینے و  
 حجرہ بتقدیم الجیم <sup>کو</sup> المہمستین الجاءہ لیدخل فی الحجر والصفتہ تحمل ینکون اسم  
 فاعل او اسم مفعول غصہ الاول معناه یمنع اللجین عن الایجاد و علی الشانی مینع  
 اللجین عن الاتجاہ و حکم علیہ قبل علیہ علی الموطبۃ والدوام ولذا اکثر ما یقول فی  
 عبادۃ المعبود الباطل قال تعالیٰ یحکمون علی اصنامہم <sup>کو</sup> وقال تمام حواقیقہم <sup>کو</sup>  
 کما حکمت ذیل علی سوانح و مقلدۃ اسم مفعول اسنادی الضمیر المستکن و ہو مفعول  
 الاول والاعنہ مفعول علی <sup>کو</sup> اسم مفعول الشانی فان تعقید معیدے الی مفعولین و  
 المفعولین جمع صافن ہوتا یقوم من الخلیل علی ثلث قوائم و الجملة جواب رب یقول و رب بسند  
 معشر قد البسود تاج الملک فصار لکامینع الکبار الذین لم یحکون الصفات عن  
 الایجاد او مینع الصفات الذین لم یحکون الے البسوت عن الاتجاہ ترکنا الخلیل ثانیۃ  
 علیہ نکتہ استحقاقا فایہ علی ثلث قوائم مے گوید کہ مبی از سالاران گرد کہ تاج شاہی  
 پر سرش نہاد و خود او سنگران را باز مے داشت و سنگشان را بارے میداد

المفعولين قال فاورد هم الفزة هذا المفعولين محذوف لانهما وعنى بالمرات الرماح  
 وكفى بالعبيث عن المصقولة وعن الجوده عن اللون والاصدار ضد الايراد ويكون بعد  
 بشره الابل وزينا وكلاهما استعاره وروى راكضنى او اشرب تاءا ولفعل جمع نوش  
 يقول بخبرك بانا وروى تدخل صدورا لاعداء رياضا وحي بغير عطاش وصيد  
 من اى خبز حبن منها خماض بغير بالدار وصدروين منها سمع گوید که ترا باین  
 خبر خواهم داد که با مردان نیزه های خود را در سینه اعدا بجای فرو میکنم که سفید و تابان  
 و تشنه بگریب باشند و چون برسم آیم همه بخون آغشته و سیلاب و تازه برمی آید  
 معنی هم بخوبی به خبر کی سنلوسگی که هم لوگ اپنی بهایون کو دشمنون کی سینون  
 بین جب اوتارقی بین که ده کچھی و کچھی اور سوکھی رو کچھی بین اور جب او کو نکالتی  
 بین توده هو بین دودی اور پیٹ پیری کشتی بین قال و ایام لنا عرطوال حصینا  
 الملك فیہا ان ینشا الواد و اورب و الفرج جمع اغره و عسنى به الممتازه  
 من بین اللایام کالفرس الاغیر من بین الحسیل و کسے لبلولها عن شدتها و  
 منه قوله تعالى کان معادۃ حمین النفس و الملك لکون اللام فی الملك  
 کسیر لقمه نبی ربیقه و جائز غنیم و اشاعر تعلی و هم من ربیقه و العصبه و نقیض  
 الماطاعه و المحبه جواب رب و الذین الدلی و الطاعه نقیض و ان که اذا طاعه  
 و ذل له نقیض و رب اما لمن امتازة من سائر الايام حصینا فیہا الملك فلم نطع  
 رة کراهة ان ینزل له اول سلا نذل له مسیگو یکہ سہ روز نامت براسے ماکہ

کہ بدست کشمکان آغا باشد بلند و نمایان گردیده عیسی پیرودہ اونٹ چل چکے  
 چنانچہ یاسہ کی استیان سامنے سے ایسا دھیری نظر آئیں جیسی تواریکسو تنی والوں کی  
 ہاتھوں میں ہوتی ہیں قال ابامندہ فلما تعجل علیہما وانظرنا خبرک العینین  
 الطیرانہ کتبہ عمر بن عبد الملک علی اسیکون سند متبہ قال من ذاتہم انہم کاوا  
 سیون الحقیقہ بسم جدہ وکثیفۃ بسم جدہ تھا کما سمی علی ابن حسین رضی  
 اللہ عنہ بسم جدہ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وفاطمہ بنت حسین رضی  
 اللہ عنہما چوتھا فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکیل اسیکون علی سبیل  
 الاشہار والاصل ابن مندہ فاہما ابہ کما فیہ فی قول مجمع بن زلال فقلت  
 لہا یعقلم مجاشع والاصل فیہ بنت لخی شمع او اخت فاشع وکیلا  
 عجل علیہ اذا اراد ان یقیم علیہ عاجلا قال یقال فلما تعجل علیہم والفارزانیۃ  
 کافی قدر عرواذا لکت فعدہ ذلک فاجزئ والاصل اجزئ ولخبر مجزؤا  
 جواب الامرای انظرنا بقول یاعمر بن مندہ لا تعجل علیہما واملنا شیئا  
 خبرک ابنہم البقین مسیگوید کہ ای عمرو بن مندہ مارا بزودے گئیر  
 قدرے مہلت بدہ کہ خبر دستعی بنو گوئیہم یعنی او عمرو بن مندہ  
 ابی جلدے نکرا ورتھوڑے سے بکوڑہیل دے کہ تم بکو کی جزینان  
 قال بامانوز والبرایات بیضا دولضدہ من حمرا قدر وینا  
 والاپراو فی الاصل الاتیان بالابل العطاش علی الماریتہ سے



نہین گیتا جاتا قال تذکرست البصا و شقیق لما رایت محولها  
 اصلا خذ نیا الصبی جاتہ بشباب و المحول بالغم الابن التي يكون علی  
 الهوا ورج كانت النما نسیها او لم یکن و الاصل صفتین جمع صیبل و هو آخر  
 المیز و حقه بالذکر لانه وقت الرحیل غالباً و المجعیه باعتبار الاقرار فان ذکر  
 صیبل یوم واحد و نصب علی الطرفیة و حدین جمع موش محول من خدا واد  
 ساف و الالف لا شباع نقول تذکرست ایام الصبی و صرت مشاقا البها  
 حین رایت محولها حدین فی الاصل مے گوید کہ چون شتران بودہ  
 اولادیم کہ در آخر روز راندہ مے گیرد و موش خوانی و لہو و لعب شباب  
 یاد کردم و شتاق تمام او گردیدیم معینے حب میں نے یہ دیکھا کہ ہودہ  
 اونٹ او سکی دن چلکتے مائی جاتے نہین تو جوانی کی مے یاد آئی اور او سکی  
 اشتیاق نے او ہلایا قال ما عرضت الماسہ و شتوت کا سیا  
 بادی صلیتہا یقال اعرض اذا عرض و الطر و الماسہ عدۃ تدری سمیت بام  
 جاریہ زرقا تبصر الراكب من سیرۃ ثلثہ ایام و شتوت رقع من عید و صلیت  
 السیف اذ اسلم من الغد و سجد للفریب و صفت اسم فاعل منه و الالف الایام  
 نقول فسات تک المحول و عرضت علیماۃ ہمار تعفت من بعید مثل سیاف  
 کنون فی ایہ اندین سلوا عن الامام و سجد للفریب مے گوید کہ  
 پس آن شتران بود و مکش روان شدند باہیکہ دہا ہا بخامہ بان تینہدی

فی الحجة والجنین صوت البکارت قبل فی آخرت اتم ذات ولد قصده فردوت  
 صوت البکارت في حقها مثل نسبی علی ما فاتی من ایام الاصل میگوید  
 اندوه آن مشتراهیچ دارا که چو خوارضیا بکرده و پسنداق او سناندا باندوه  
 من بکنین نمیرسد یعنی ده او شنی بچه والی جو اسپنی بچه کو کهو میسپی او را  
 عم و الم بین روتی ہے سیری برابر بکنین محمدون بنین ہے قال و الم  
 لم تترك سقا لها من شقة الاجنیا عطف علی نسفی السابق و شط  
 من الشط و هو بياض الشعر الخوط بالسواد و شقا الثامنة و شقة صفة خنثی  
 والجنین الولد فی البطن و لمیت فی القبر رض علیه فی الفهرج فان ای  
 المعنی الاول سیبقی واحد من لنته و اطلاق الولد علیه تخوف ان ارید الثانی  
 لا یبقی شی من لنته فان المدفون فی القبر لا یعد باقی و هذا السبب بالمقام  
 فان المقام مقام الخزن بقول و لم یخزن مثل صفة امرة قلب السبب خاص علی  
 شعرا و لم تترك شایتما من اولاد لنته الامد فنام فی القبر و لا کن لا یعد  
 یا قیام تترك منها شیئا سے کہو یہ کہ نہ باندوه من اندوه زنی میرسد کہ  
 موش اکثر سفید شدہ و بیکہ بی و بیکہ نہ اولادش بخزان باقی کند ہشتہ کہ  
 درگور مدفون افتادہ مدفون باقی منی باشد یعنی میرے برابر وہ کھنٹ  
 دکھیا ہی نہیں ہے جسکی بہت بال کی ہو گئے اور او کی بجستی نے ابھی  
 نہ بچوں میں سے ایک مدفون بچہ کے سولے کوئی باقی بچوٹا اور مدفون

المدنیات او الجارۃ و غنی بہ الخصال و  
 کنے زمینۃ عن غلط اساتین و نغما متما بقول و  
 ترکی ساتین صغمتین متلیتین کما سطر اثین ماخوون  
 من ملط او رخام یصوت خلا حیلہا الداختہ فیہا بصر  
 صوت حقیقی انہا لا یخولان فیہا سہا سے گوید کہ ترا  
 دوساق خواہ ہو کہ در رنگ و ضخامت بد و ستون علی و یا سنگ  
 مرمر سے ماند و پا بر سخن آہن کہ بد شوارے در آہنا سے آید آواز  
 باریک ہے دھندلہ پہ باعث مسد ہی آہن - از جائے  
 بجائے نید و یعنی تھکو دو موٹے ساتین دکھاوے  
 جو سنگ مرمر یا شکر سنگ کے دستون کے مانند  
 ہیں اور ان کے پائین جو اڑھین کے اون میں جاتے  
 ہیں کچھ توڑے سے بولتے ہیں قال فما وجدنا  
 کو حید ام سقب شطۃ فرحت الجینا  
 او بد الحزن و اید سے بالہبار و سے و  
 السقب ولد النقت و انشد فقتہ اضاعہ  
 الضمیر المصنوب فی الفعل المدکور السقب  
 و الحیۃ لفت ام سقب و نتیجہ ترویج الصوت

ما انقلن به من الاعضاء التي هي فوقها كالحضرة مثلاً على جسد ومشتقاً منها وضعاً منها  
 مے گوید کہ ترا میلان قاسمی بنماید کہ نرم و نازک و حسیله دراز و متسع شده و سر بنیادش  
 چندان گراست کہ اعضا و متقدش آہنار بدشواری مے بردار و عیسے بنگو ایسے قد کی  
 لچک دکھاوے جو لانا چکیلا مے اور سرین او کے اتے بہاری ہین کہ وہ جن عضوں سے  
 متصل ہین وہ انکو بڑے دشوار سے اوٹھاتی ہین قال و ما کتہ نصیتی الباب عنہا کثی  
 قد حجت بہ جنونا الما کتہ لعمہ علی راس الورک وقد یقال لہ راس الکفل و نسبت مجہول  
 و الکشح انحصہ بقول و ترکیب راس کفصل نصیتی عنہ الباب الذی بدخل نیہ او تخرج عنہ  
 و حضرا و قیفاً قد حجت بہ جنونا حیث تعلقت بہا من جسد مے گوید کہ ترا سر سرینی  
 بنماید کہ دروازہ آمد و رفت ازو سے تنگ مسیگر دو و باریک میانیکے من مباحث او  
 بران دیوانہ شد مے عیسے بنگو سرینو کے سر دکھاوے چنیہ دروازہ تنگ ہوتا مے  
 اور وہ تپتی کر جسکے بدولت میں باد لا ہو کیا ہون قال و ساریتی بلنظ او رخام  
 برین خشاش صیہار نیبا ساریتہ الاسطوانہ و استعیر لسان السمیۃ بالجنۃ  
 بالموحدة فالنام فانون فالنہ شے کار رخام الا انہ دونہ فی اللین والہاششہ و  
 قیل ہو العاج و الرخام نوع من الحجر یضی اللؤلؤ یقال لہ مرمر و الرنین الصوت الخفی  
 و الخشاش بالجمات الثلث قیل فیہ انہ صوت اسلح و لیس بذاک فامہ الخشاشہ  
 لا الخشاش و ظنی انہ فعال من خش فیہ خشا و اذ دخل و منہ خشت فیہ اذ دخلت  
 و انیف الی الخلی اضافۃ الصفتۃ الی الموصوف و الحسلہ ما یزین بہ من مفرغ

انوار الصل انہ جبر لیس یقال لہ بالفارسیہ کھریک و رنگ نم



وزاعین والحق بالضم وعاء معروف كالحق والتشبيه في اللون والصلابة ولما كانت  
 الصلابة في العلاج زائدة ونفسه تقول رخصا او يقال ان التشبيه في الشكل واللبياض  
 وهذا التشبيه معروف عندهم قال ونحوه في اللون كان ثديا هقان وقال آخر ولم بعد  
 حقا ثديا ان تحلما والرخس الساعى الملبين والمحصان كحجاب العنقة واراو العيون  
 يقول وتركيب ثديا بفيض اللون مستدير الشكل صلب اللحم مثل علاج ناعما في نفسه  
 محفوظا من الكف اللامعين مے گوید کہ ناید ترا پستانیکه سفید و گرد و در باشد  
 وگرنه غلبه و سختی مثل حقه عاج و بجای خود نرم و نازک و اتسع شده و دست لاسان  
 باو نزدیک بعضی تجوید پستانین و کلاوے جو گول گورے او پچی او برے کرارے  
 ماتی دانت کی ڈبے کیسے دکھائی دیتے ہیں اور چھوٹی والوں کی ہاتھوں سے چھی ہوئے  
 ہیں قال و متنی لذتہ بمقت وطالت رواد فہا تنور ہما و لیسنا المثنی  
 بالمشہ فالنون الانعطاف والدتہ تانیث اللدن وهو اللین الناعم استعیر لبقدر السوق  
 الطول والارتفاع والروادف جمع رادفہ وهو اسفل المانیۃ وناز بہ حملہ علی جہد مشتقہ  
 قال وناو سلیمہ نوۃ ثم صما وولیب کرغنیہ القل بہ والفعل جمع موش غایب و  
 المرفوع البارز فیہ للروادف کاسکن فی تنور والالف للاشباع والکھفی فیہ  
 من القلب فان الاصل ان یور بہا ما الضلن بہا من الاعضاء والعلیا فان الروادف  
 اشقل وشہ فی قولہ تعالی تنوم بالعبثۃ اولی القوۃ اے المفاتیح یقول وتركيب العظام  
 قائمہ لذتہ اے ناعمۃ لینیۃ طالت بطول معتدل وارتفعت بارتفاع مناسبہ بحمل الکفاہا

الطوبیہ العنق فی الجسم الحسن والاولیٰ من النوق ما یکون لوصف مشرب بالیاقوت  
 والیکر بالف نفیثات ثابۃ من الابل والجان المستفی وقرۃ الساقۃ اذ حملت  
 والحینین معروف منصوب علی لمف عولیتہ وروی ترعت الاجارع والمتوناقیل  
 ترعت الساقۃ اذ رعت فی الربیع والاجارع جمیع اجرع باکیم فالہمیتہ  
 وهو المكان الصلب والرمال الطیب المنبت والمتون جمیع متن وهو ما صلب من  
 الارض وارتفع بقول تیریک یا مخاطب اذا دخلت علیها خالیاً بہا او فی مکان  
 خال من الاغیار وقد امننت عیون الاعمال انفسہم او جوسیم ذراعین صغیر کذا  
 ناقہ طویۃ العنق بیضاء اللون فنیۃ نقیۃ اللون لم تحمل جنیناً قط اورعت الرمال الطینیۃ  
 النبات والاکمۃ الصلاب فی ایام الربیع مے گوید کہ چون برادر و خصل شود  
 و خلوت خالی از غیر باشد و از خیمہاے خود دشمنان و از جاسوسان ایشان  
 امین نشیند ترا دوسا عدو بہ بناید کہ بدوست آن شتر مادہ جوان مباد کہ دراز  
 گردن و سفید رنگ و صاف و پاکیزہ و نوجوان باشد و گاہی بارور شدہ  
 یعنی جب توار سکے پاس ایسے وقت میں جاوے کہ مکان خالی ہو اور دیکھیںہ والو  
 اکھنوں اور جاسوسوں کی ڈھونڈ بہال کا کٹھا نہ رہے تو تجکو دو پہنچی ایسے دکھائی جیسی  
 اوس جوان اوٹنی کے دو ہاتھ ہوں جو گردن کی لاجبی رنگوں کے گور سے عریٰ نئی  
 رنگت کی پاکیزہ ہووے اور کبھی گہا بن ہووے ہو قال و ثدیامثل حق العاج  
 رضاحصانامن الکف اللاسینا الشدے معروف عطف علی

کل نفس بما کسبت رهنه یقول واما خبرک عما مضی بالاس فان الیوم و غدا  
 بعد کلام زهون بالاعلمیه و لا تعلیمه مع گوید که ترا از اجزای روز گذشته  
 خبر خواهم داد چه مرد و فرزند او پس فردا ملازم خبری است که نه اورا قومی دانی  
 و نه ما میدانیم یعنی هم تجربه سے گذری ہوئی کہیں کی اسلی کہ آج اور کل اور  
 ہر سون کے خبر نہ بخجی اور نہ ہکو قال ترکیب اذا دخلت علی حمار وقد  
 امنت عیون الکاشحینا ترے مضارع معروف من اللزارة و  
 المسکن فیہ الطغیة علی الانتقاب والخطاب لغير معین والحدار مصدر خلاہ  
 والیہ اذا سالہ ان یجمع معہ فی خلوة ففعل والظرف حال ومتعلق الدخول  
 محذوف والعیون جمع عین یجوز ان یراد بہ العنود المعروف وان یراد بہ الجاسوس  
 والکاشحون الاعداء الذین یضربون عداوتہم یقول ترکیب ملک الطغیة یا غلب  
 اذا دخلت علیہا حالہ او فی خلوة وقد امنت عیون الاعداء وجواب سیہم میگوید کہ  
 چون در حالت خلوت و کج خلوت بران طغیہ داخل شوے و حال این باشد کہ  
 از چہان اعدا جاسوسان آمان المین نشیند ترا بنمایند حبیب تو ایسے  
 وقت میں ہاں اوسکی جاوے کہ مکان خالی ہووے اور بدخواہوں کو نظر نہ  
 اور او کو جاسوسوں کا گھٹا نہ ہی تو وہ کجگو دکھلاوے قال ذراعی عظیم او  
 لیکر ہجان اللون لم تقر حبیب الذراع الساعد ومن طرف المرفق  
 الی طرف الاصبع الوسطی والعطیل بالہمتین منہا تحتانیۃ کصقل الطویۃ

منہ او شک من افعال المقاربتہ ولبین الفراق و خانہ عذریہ و نقص عہدہ  
 و الامین الحب الخالص و عینی یفت یقول ففی یا طعنیتہ ناک فقل لک <sup>میں</sup>  
 قطعاً یا نیا لقب عہد الفراق الفقدان الکلاء و المارام عذرت بالامین سے گوید کہ  
 قدری توقف کن کہ ترا انین پرسم کہ آیا باعث قرب عہد فراق از گنجی و یا  
 پیش از عہد فراق بدوست امین جو بد جستی و پیمان با ہمیشگی یعنی کچھ ہر  
 کہ ہم تجھ سے یہ پوچھیں کہ کیا فراق کا زمانہ قریب الگیا کہ تو نے ابتداء ہم سے  
 توڑے یا ایک مخلص امین کو وقت پر دعا دے اور عہد او سے سو ٹوڑا قال ہوم  
 کہ یہ ہر ضرباً و طعنہ اقربہ موالیک العیون الطرف متعلق مجذوف و اکثر  
 من اسرار الحرب و نصب ضرباً و طعنہ علی انہما مصدران یفعلین مجذوفین و الحجبہ  
 لغت ہوم کہ یہ و الضمیر فیہ یلغیوم اولکل واحد من الضرب و الطعن و الموائع  
 اسرار العہم و کاف الخطاب کسورۃ و اللام فی عیوناً بدل المضاف و الالف للاستباح  
 فیقول خبرک ہوم حرب ضرباً فیہ طعنہ طعنہ اقربہ موالیک عیونہم میگوید کہ  
 ترا انان روزگار گنجی پرسم کہ دران تیغ و نیزہ را بکار بر دیم و برادران عمر او  
 تو دران راحت یافتہ ہے ہم بگو لڑائی کی ایسے دن کے خیر و سکی حسین ہمیں  
 تو ازین مارین اور پہلی پہلی لگائی اور تیرے چھری بہائیون نے اسکی بدولت  
 و مہنی انہمین شہدے کہین قال فان خداوان الیوم رہن و بعد خداوان <sup>لغزینہ</sup>  
 انہمین یعنی المرحون و السبا متعلقہ و يقال ہوم رہن یہ لانیفک لغزہ قال قتال



در مشتق اور قاصرين مين ميريم مويها نهي مين مقدار متا قال و اما سوف  
 تدرکها المنايا مقدرة لنا و مقدرة المنايا جمع شتية و هي الموت المتعددة  
 و مضب مقدرة و مقدرين على الحاليتها الا ان الاول حال من المنايا و الثاني  
 من الغيبة المصنوب يقول و اما سوف تدرکها منايا و هي مقدرة لنا و نحن مقدرون  
 اياهم گوید که از مرگ نتوان رهید ضرور است که مرگهای ما با برسد چه آید  
 است و ما برای آنها تعیین مرگهای چو ثنا ممکن تعیین نیست هماره سوف  
 ایدیک آید و توییگی و هماره ای من اور هم او کی نیستی تو سره زندگی پر کیون  
 بر آئی لیسیتی قال فقی قبل المتفرق یا طغیبا شیرک البقیین و تخریبیا  
 طغیر تخریم طغیته و الالف لاشباع و تخریم من جنبة و تخریم من اجنبه و کلاهما  
 مجزوم علی انه جواب الامر و الفعل المثالی مدخل بضم المیم مع الغیر و البقیین بفتح  
 البقیین قال عمر و عنده جبهة لخر البقیین و سیتفاوت من بعض المواضع من الاعمال  
 ان هذا البيت مطلع منه العقيدة يقول تنفی یا طغیبة قبل المتفرق تخریرک  
 التخریر البقیین و تخریرنا کدک گوید که ای زن بود و نشین پیش از وقوع  
 مفارقت قدرے توقف کن که حسب ریخته تو گویم و تو خبر ریخته با گوئی یعنی  
 او بود و نشین بی بے جدائی سے پہلی کچھ تو نہ کہ ہم کو ی کی بات تجھے سے کہیں  
 تو ہم سے کہہ قال فقی نساک لک کل احدث صرما لوشک السین و  
 الامینا احدث علی خطاب الموت و البیترم القطع و الوشک بفتح القرب و

ہم سیتی قال و ما شر المشلاۃ ام عسبر و لبصا جبک الذی لا یصحیہ  
 المراد بالمشلاۃ ثعلی روائیہ للامانہ غائبہ عن عقل و مالک و عمرو بن عدس و علی روائیہ  
 الکتاب ام عمرو صاحبہا الذی کان یقبضہ الذی لا یقبضہ و الالف فی  
 لا یقبضہ الا الشیخ و ضمیر المفعول محذوف و نقول و ما شر المشلاۃ یا ام عمرو  
 لبصا جبک الذی لا یصحیہ یعنی نعم لو کان کذلک لکان عندی کوید کہ یکن  
 صاحب خود کہ تو جام اور اسنے دسے بدترین شہر سے نیت بلکہ یا بہتر است  
 یا بار بار پس چرخیدہ یعنی جس جہتی کو تو شراب نہیں دیتی ہے  
 وہ تینوں میں گیتا تین بلکہ بار بار یا چھپا یہ تو نے شراب اوکو کوئی  
 ذلتے قال و کاس قد شربت بعلبک و اخری فی دمشق و  
 قاصریہ الوداد و اورب و ضمیر المفعول محذوف و الخبیر جواب رب و بعلبک علیہ  
 معروف و ركب من بعل و هو اسم ستم و بک هو اسم بائنی البلد و المعروف  
 و اخری لغت کاس و دمشق بلدہ معروفہ سمیت باسم بائنیہ و دمشق بن  
 کفان نعت للحمیۃ العلمیۃ و قاصرون موضع و صنع علی صیغۃ الجمع کاردین  
 الالف للاشباع نقول و رب کاس قد شربنا بعلبک و رب کاسن اخر  
 شربنا ہاں فی دمشق و قاصرین فانما و ذلک و سخی لذلک کوید کہ  
 سبب از جاہاد بعلبک شہید و سبب دیگر در دمشق و قاصرین ہر کو شہید ہم  
 در نجاشہ سخی بود یعنی بہت سی پیالی بعلبک میں میں نے پی اور بہت

کہ مال خود را در و صرفتے کند یعنی وہ شراب کہ جب نوبت اوسکے  
 کسی کنبیل بہ خلق پر پونچے اور وہ ایک دو گھونٹ اوسکا پیوے  
 تو پھر وہ دیکھا جاوے یا تو اوسکو دیکھی کہ وہ مال اپنا اوسمیں اور  
 لٹا ہے قال جنت الکاس عنام عمر و و کان  
 الکاس مخرطاً الیمینا الصبن بالمہذہ الموحدة فالنون الکف والمنع و  
 روے حدیث من الصد و ام عمر و منسوب علی السداء والواو حالۃ  
 و غیر ما بدل من الکاس و یمینا خبر کان و اعلم ان ہذا البیت و اشارتی  
 ظاہر جانب فی الاغانی سے روایتی ام عمر و بن عدسے و علی روایت  
 اخرے ام عمر و بن عدسے و العلم عند اللہ نقول کففت الکاس عنام  
 یا ام عمر و وقد کان مخرطاً الکاس جانب الیمین الذی کنا  
 فیہ من گوید کہ ام عمر و از ما جام سے  
 باز داشتے و حال این است کہ مخرطے جام  
 جانب راست بود کہ ما در ان جانب بودیم  
 یعنی او ام عمر و تو نے کیا سبھا کہ شراب کا  
 پیا لا سبھا کو نہ یا اور حال یہ ہے کہ شراب کے  
 چنے کے سبھ دایم جانب تے جان ہم بیٹھے تھے  
 سو یہ مناسب تھا کہ سب پینے والوں نے پھیلے چل

ما هو النفس و یمن من لان اذا انقا و الالف للاشباع و لمیت  
 تبما رفت ششقه کالمیت الآتے بقول اذا ما و اتها ذو عا قه شیا  
 من دون ان شیر بمبائتیل به عا تو اه نف حقه یمن لعانیسے حاجتہ  
 مسیگوید کہ چنین شد ابی بنو شان کہ اگر صاحب حاجتہ او را  
 بچشد دور ازین کہ اور ایک شد از جانش باز وار و تا مسیگوید مطیع و  
 منتقا دش گرد و حاجت خود را فراموش کند سیغے ایسے دأ  
 پلاو کہ اگر حاجت والا او کو چکی نہ کھاوے نہ پیوے وہ او کو  
 او کے حاجت سے باز رکھے یا تک کہ وہ اوسیکا ہو رہے  
 اور اپنے حاجت کو یک نخت بھول جاوے قال ترے اللعز  
 الشیخ اذا امرت علیہ لملانسیہا جینا یرے بھول و ترے مخاطب  
 و کلا ہما متل واللحن باللام فالعقۃ فالعجۃ کتف الجنبیل السے اخلق  
 و الشیخ بالعقۃ فالعقۃ الجنبیل و امرت بھول و معناه اذیرت  
 و الامتۃ المال صرف و قد یراد بہا خسر الابل و ذنحھا و  
 الاول اقرب بقول اذا اذیرت تک الخ علی الجنبیل سے  
 الخ و شیرب منہا شیا یرے ہو او تراہ باذلا لملانسیہا  
 عے گوید کہ چون دورش بر جنبیل بدینہ جام بگذرد  
 و قد رس اند و بنوشد چنان دیدہ شود یا چنان نشینے کہ



والصفتین اذا مزجا بالماء وكانوا يزجون بحسنه بالماء لبارود الحار قال کعب ع  
 شبت بذی شبنم من محسنیه اے مرغت بیاروسن مار ارض مخففتہ وقال  
 عدی بنیت وسقیت الشول فی دار بشر قنوة مرة بار سخن وکنهم کانوا  
 یزجون فی الصیف بالبارونی اشتهاء بالحار وضبه علی المعنولیه والخصر.

بالصفتین مضموم الاولی غبت کیونکہ نور حسد نایل اے نوع من البصرۃ یشبہ الرغفران  
 فارسیہ اسپرک و تطبیق علی الرغفران ایضا و هذا اقرب فان الرغفران  
 الحار السکروا بلون وکلمۃ ما زایدۃ والصفتین الحار منضوب علی انہ حال من الماء

وذهب بعضهم اے انہ مستکلم مع الغیر من السخاء علی ان ماضیه قد جا  
 کر ضی ایضا و فنیہ ان سخاء اثارب لا یتوقف علی مخالطۃ الماء لجزئی توقف علی کلمۃ

بانہم یزجون فی الصحو کما انہم یزجون فی السکر وروے شیخنا بالمعجۃ  
 فالمتہ من شے فاه کر ضیہ اذا نسقہ والاوی اجد یتقول فاسقینا فزا مرزوقہ  
 اذا خالط الماء الحار ترے کان فنیہا حصا سے گوید کہ شہ ابے بنو شان

کہ چون آب گرم باو آمیخت شود چنان نماید کہ دران اسپرک یا رغفران انداختہ

یعنی ایسے شراب پلاو کہ جب گرم پانی او سین ملایا جاوے تو یہ رنگت پیدا

کرے کہ گویا رغفران او سین ملانی ہے قال تجوز بذی اللبانیۃ عن ہواہ

اذا ما ذاقها ستمتہ ملیبنا الخوبر الملیل عن السراط السوسے

والشکن فی فعل الششتہ والبار للقدیۃ واللبنانیۃ اھما تجر والہو

فی سوق حکما ظافیا و حسن ظنا بنو تغلب تھے یہ وہیہا صغار عجم و کبار ہم ولد  
 قال شاعر من بنی بکر بیت الہی بنے تغلب عن کل مکرمة فقیمة قالہا عمر بن کثوم  
 الاسمی بن جحک فاصبحینا ولا نسبحی حمور الانذرینا سن الواسر والقافینہ  
 متواتر والا عرف تنبیہ و حسن وقوعہ قبل الامر بالہبوب فان الہبوب  
 ہو الانباء من النوم والبار للملاب والصحن القدح العظیم و صبح سقاء الصبوح  
 وہی الخمر اتی تشرب فی الصبح والانذر بالنون فالملہبتین قریۃ علی سیرۃ  
 یوم ولید من الحلب تنسب الیہا الخمر لکونہا جیدۃ منیہا والانذرون اصلہ  
 الانذریون ثم خفف محذوف یا انسبہ وقیل جمع اندیس بدون التحفیف کا  
 قالوا ان الاشعرین جمع اشعر والاعجمین جمع اعجمی والالف للاستبصار  
 بقول الاستیقفۃ انتہی یا اعمسہ و نقد حک الکبیر فاستقینا ولا تبقی شیئاً من  
 حمور اہل الانذر فیرنا فانا احق بہا لاعنیر نامے گوید کہ اے ام عمر و آگاہ  
 باش و از خواب گران خود بیدار شو و بجام کلام بیا و مارا صبحی بنو  
 و شرابھائے اہل اندر برائے دیگران گذار چہ از مادگیسے اولے و احق باد  
 نیت لعینے او عہد اپنے ہوش میں آو اور ایک بڑا پیالہ لاو اور صبح  
 کی شراب از ہمیں سکو پلاو اور اندر گانو و الوکے شہ ابو نمین سے  
 ایک ہند ہی اور وکے سے پھوڑ قال شمسۃ کان الحسن منیہا اذا  
 ما المار خالطنا تخمینا و ہوا سہ مفعول من شغی الحسن بالہبتین

[illegible]

آنان در حق مہایگان و محتاج زمان کہ سال قحط ایشان بطول کشیدہ باشد حکم  
 بہار و ابر بہار دارند چنانکہ ابر بہار بدخستان مرارہ می کنند آہنا بآنان میکنند  
 یعنی وہ پروسیون اور کال کے مارے عورتوں کی ایسی بیسین بیسے بہار کا  
 موسم یا بہار کا باران درختوں کے لیے ہوتا ہے قلل و ہم العشیرۃ ابن سبطی  
 وان یسل مع العدو ولما ہما العشیرۃ تقدر المضاف و لعلی الرجل شد  
 تاخر قال نقلی وان منکم لیسطین و معنی ان سبطی مخافۃ ان سبطی اولئک سبطی علو  
 اختلاف القولین فی مثل ہذا الترتیب والحمد ان تمیز الرجل ان یقول الیہ نعمتہ  
 و فضیلۃ الیہما واللہ اعلم جمیع سیم بقول وہم ارکان البشیرۃ و احبنا ہما فضیلون  
 امور ماخوذۃ ان تیار اولئک تیار حاسد عن السخی فی الاصلاح و ماخوذۃ ان  
 یسل لیام العشیرۃ مع العدو و لعلی یسل لیا ہما معہم گوید کہ انان ارکان  
 و عاقبت سبیلہ مستند چنانچہ در اصلاح امورش سعی لم یخ ازیر اندیشہ لکھا ہے و ہذا  
 کہ حاسدی کوتاہی کند و باید کردار ان قبیلہ بجا بہت عدد و گرانید یعنی وہ سار  
 قبیلہ کے خیر خواہ اور محسن خالص اور مدار کار ہیں چنانچہ وہ کام اس کے بہت جلد  
 اس خوف سے ہوئے ہیں کہ خدا نخواستہ کہے حاسد کوتاہی کرے و دیگر  
 لوگ اس کے دشمنوں سے ملجا وین ہذا و العلم عند اللہ و ہو العلیم الخسیر



البیید و كانوا الف بنی عامر بن صعصعة اوستی امیه خابنه و عشیره ح بنو  
جعفر بن کلاب و اسعاه جمع ساع و هو المتولی فی الامور قال فی الغایق اسعاه  
ح و الولایه علی القوم و تقریب الخیر للخصم و قطع الرحیل مجبولا و انزل بنو امر عظیم  
فطیع و کنه بالفوارس غن ابطال الحروب و بالحکام غن عادات مجالس الخصوص  
بقولهم الولایه علی القوم و انزل بنو امر فطیع و هم ابطال حروبهم و ارکان مجالسهم  
ع کو بیدیکم بر قوم و تبیله آغی نازل گرد و بدو دان تا کنیل و متولی امور  
سیرند و در میدان نرم سواران جنگ آزمای و در مجالس خصوصیات حکام با تدبیر و  
دایه مستند و عین حیب قوم پر کوسی بلانازل نبوبے تو و نئے مدبر و ساخی بنو  
بنو اور الزمر بن و سه کلام آتے ہیں اور چکڑے بھی وہی چکائی حین قال و تم  
ربیع المجاور ربیع و المرمات اذا تناول عاها عنی بالربیع ربیع  
از ترجمہ می آید ربیع ربیع النور و يقال له فی الفارسیه بهار اوست به  
مرطباته و یکن فی الربیع و بالتجدد استغیر الخ و هو معروف عندهم قال النابغه  
بیئت فان یملک ابو قابوس یملک ربیع و اناس من اشهر الحرام و المجاور و المجاور و المملک  
المجاورات من النساء من ازمنت المرأة اذا اصارت محتاجة معطوف علی المجاور  
و تناول طالع کثیر و العام است و المجور و المرمات بقول و هم یغیلون الی من یحارون  
من الزمر و اناس کثیر و الی النساء المرمات اذا طال علیهن عامهن الشدید کثیر النمل  
الربیع یا لشجار المطومه فی هشتاد و نهم و تر بو کما ترا یا فم ربیع لهم میگوید

الا که در الباء زائده یقول واذا انتمت الانابت فی قوم اصطفا نسا جاحظا وافر  
 منها فلما فضل منها علی الناس ستمه گوید که روزی که وصف امانت  
 تقدیم کرده شد قناس شش خط و اندر از وی با عنایت فرمود حسین و حیدر  
 امانت کو گویند نشی گنی تپه تو او کے باطنی و اس کے نے مکر و پو احمد و اقال  
 فشیب لیسنا بیما فیما سیکر فینا الیہ کہ لہا و علما ہا ہا سکین سے  
 بنی قطب ام الاماۃ الہک تقضی الحق فانک اذا نظرت الی زمین من فوق ا  
 من شیخ البیر الی المار فامینک و بین المار سیتی عتقا لک اذا دخلت البیر  
 و نظرت اشیر من المار فامینک و بین اشیر سیمی حکما و لک اقال لغا  
 رفع سکنہ فان ما بین السمار و بین الارض من جانب الارض ہو السمک و سکنہ  
 قصہ و اکمل من جاوز الشاشر الی احد کے زمین و الغلام یقید و اشیرات  
 الشیر و القتب یقون فشیب ذلک القسام لست بقیار بیا رشیع السکین فقی  
 الی کمل القتب ید و علما ہا فکلف سے مقام عال من الی و اشیرت سے  
 بازا من قسام بالاضاف از برائے ما بیت الشرف بنا کردہ کہ رفاقت سباز  
 لذت است چنانچہ پر و جان قتب ید بدان بیت عالی التجا اور وند یعنی پیرا و سر  
 پرے بانٹ والی سے ایک ایسا بڑا کہ سما کرانی بنایا جو بہت بزرگ و عظیم  
 کی چوٹی بڑے اوس گھر کے پناہ میں آئے قال و ہم السعاریہ او  
 اقطع و ہم قوار سحا و ہم حکما ہا الرفوع المنصب سنی عجز و تہ



طبع بالصدر وبار الشیء ملک وضاع قال تعالى یرجون تجارة لمن تتجرون لغار  
 بالکسر مصدر من الفاعلین قال فی القاموس هو کسب اب اسم للفعل الحسن  
 والکرم او یکن فی الخیر والشر ویمختص بفاعل فاذا صدر من الفاعلین فهو بالکسر  
 وهو ایضاً جمع فعل انتهى والاحلام جمع حلم بالکسر وهو العقل والصنم المجرور  
 لهم تباویل الحیاة فیقول للطبیعون کما یطیع السیف بالصدر اے لا یتبدلون  
 فیتقدرون فی الامور والصنم انما لهم فی الشر والخصیة اذ لا یریل عقولهم  
 مع هو الا نفس مع گوید کہ در کب مکارم کامل نیستند و ازین کہ  
 عقول ایشان مطیع و متقاد نفوس ایشان نیست کارناے ایشان لغو و ضاع  
 نیز و بعینه وہ اچھی اچھی کاموں میں کمی کوتاہی نہیں کرتے اور تمام کام  
 او کی اسلئے بیکار نہیں جاتے کہ او کی عقلیں نفسانے خواہشوں کے تابع  
 نہیں ہیں قال ان تغیر عواقل المعانی عندہم ولسن تمنع  
 کالکواکب لا ہما یقال افرغوا اراعه ولفعل مجهول والخطاب فی  
 تلق تغیر معین والمعانی جمع مغفر وهو البیضة فارسیہ خود ولسن المنون  
 من شتہ اذا حدّ وہ حال و سنونہ رزق کایناب اغوال اراد ہما التقال  
 و یجوز ان یراد بہ الرماح من سن الرمح اذا ركب فنیہ اسنان واللام جمع  
 لامہ و ہے الدرع و الصنم المجرور للمعانی ولسن علی ارادة الرماح والاضافۃ  
 لادنے ملاستہ اولہم تباویل الحیاة و الحجة العقلیة حال فیقول ان یراعوا



از ماکرمین باشد که کریمان را بر کرم اعانت سازد و خود ہم بسیار بخیر و غنیت  
 دست آرد و دیگران بد بعین ذہ سب سے بدہ گنایا وہ جو چاہی کرناے  
 سوا و سکا باعث بدنتا ہی اور ہمیشہ ہم میں سے ایک ایک کریم ہوتا ہے جو دین  
 والوں کے مدد کرے اور بڑا سخی و امانکاتا ہے اور اتا ہے قال من معشر

لهم اباہم وکل قوم سنة و اباہما المعشر الحجاۃ و الجار و و لمحبر و رنے  
 محل الرف علی الخیرتہ من محذوف و سن الشی وضعہ و اجراہ و مفعول  
 محذوف و اسنۃ السیرۃ الحسنۃ و السیۃ فعلتہ بالضم من سنہا و امام سنۃ من سبھا  
 یقول ہم او نحن من جماعۃ سنت لهم اباہم الکرام کسب النعمایم و اتلافات حق سنۃ  
 لهم و اباہم امیۃ ملک سنۃ و کل قوم سنۃ و امام سنۃ سے گوید کہ ایشان  
 و یا ما از جماعتی ہستیم کہ بزرگان کانان از یکی گرفتار بدگریے دادن و جیل  
 کردن و باز بخشیدن برائے ایشان سیرتی ہتادہ اند چنانچہ میں سیرت ایشان

و بزرگان ایشان امام ابن سیرت اند و برائے ہر قوم امامی سنتی میباشد یعنی  
 ذہ باہم لوگ ایسی لوگوں میں سے ہیں جنکی باپ دادے نے کہا کجا فی اور  
 لینی و دیو کو انکی کو ایک طریقہ پھر ایامی چنا پچہ یہی طریقہ ہی اور بزرگ ازکی  
 اس طریقہ کے امام میں اور ہر قوم کے لئے ایک طریقہ اور ایک امام اس طریقہ

ہوتا ہے قال لا یطیعون ولا یؤبرعالم اولامیل مع الہوے  
 احلاہما یتقال طبع الرسل اذا لم یفقد فی المکارم فہو کالسیف الذی

الامور فياخذ من هذا يعطى ذلك ومن يهب الحقوق لا يلحقا ومن يحكم على  
قومه بما يشاء فلا يراد حكمه والضم الاستلاف والضمير المحب والحقوق نقول ولم نزل  
سنا مقسم للحقوق يعطى العشيّة ما كان تحتها ومن يهب الحقوق لا يلحقا تارة  
ومضمنا اخره فلا يرد ما نفعيل في كوديكه پوسته از ما کسی باشد که تقسیم  
حقوق کند و تمام تبیدار حقوق ایشان بدو و گاهی از یکی ستاند و بدو گیرے بخشد  
و هر چه کند مسلم باشد عین همیشه هم من سے آیا ہوتا رہتا ہے جو اپنے بہائے  
سبزون کے حق رسائی کرے اور سیکو حصہ رسد پہونچا وے اور کہی ایک سے  
لیکر دوسری کو دے یا آپ ہی مضام کوے اور کو سنی دم نما کے قال فضلا  
و ذو کرم یعین علی الندے سمح کسوب رغایب عنہا افضل  
ضد المنقص مضروب علی المصدرة او التقلیل و ذو کرم عطف علی اللزاز و علی  
ما بعده من مقسم و مضمر و الندے الجود و السخی الجواد و الکسوب مبالغة  
الکاسب کما لصورة الصابر و الرغایب الغنايم لکونها مرغوب فيها و الغنايم  
مبالغة الغنايم من غنم الشيء اذا فاز به و حذو و وصفه بالکسب و الجود فانها  
صنعة و يقال فلان متکلف مخلف و متکلف و مخلاف اے کیسب متکون المکسوة  
حلیقة لما التفت نقول فضل و کرم فضلا و بغیل و کرم فضلا و لم نزل مناد و  
کرم لعین الکرم علی الجود بالمال و التمدح جواد کیسب الغنايم کثیرا و نفیوز بہا میگوید  
برہمہ فایق شدہ و یا آنچه مے کند باعث فضل و تقویت و جود مے کند و پوسته

بادین کو گوشت کی کٹرون سے بہرہ ور کرتے تھے جو شور و دین کی مار مار سے اتنی  
 بڑی جاتی تھیں کہ سیتیم اونکی اوہین پیرتی پیرتے ہیں قال اما اذا التقت  
 المجامع لم ينزل من الرزاق عطية خنباها الالتقاء الاجتماع والمجمع المجلس و  
 اسناد الالتقاء مجاز سے فارسی عوارض الناس والدار باللام فالمجتبین کتاب لغز  
 و فارسیہ سریش و مہندیہ لاسا و یقال سلمان لہما رخصتہ اسے لاتیڑ کہا فو غراہا قال  
 فی الصراح یقال فلان لہما رخصم یعنی سریش خضم است ولا یبعد ان یکون من الرزاق  
 الباب وهو ما یقال لہما الفارسیہ شتیوان فانه یکون لازما للباب والعرب  
 تقتر باللد و شدة الاختصاص و یعدون ترک الخصومة من الضعف و عنی بالعظیمة  
 النظمه العظیمة و ختم الامر تکلفہ و حمل ثقلہ یقول انا لاقوم اذا اجتمع الناس فی  
 المجالس لم ینزل من الرزاق یکون ملازم خطہ عظیمة و من کلفها و حامل ثقلها ہے کو یہ  
 ماکسیم کہ چون مردمان در مجلسہاے باہمی فراہم آئید پیوستہ باشند کہ از مامور  
 براید کہ امر بہ عظیم نگذارو و بارش بردار یعنی ہم وہ لوگ ہیں کہ جب  
 دو کوئی حکمی ہو وہیں تو ایک نہ ایک آدمی ہمیشہ ہم میں سے ایسا نکلتا ہے جو ہر  
 بات کو پنچوڑے اور بوجہ اسکا اڑٹھاوے قال و مقسم یعطى العشرة  
 حقها و مغذ مر الحقوقها مضامها المقسم اسم فاعل من شتم مرفوع عطا  
 علی اللہ از حسنہ بالعشیة تو مہ یعنی نبی عامر بن صعقہ و یجوز ان یراد بہا  
 بنے کلاب بن ربیعہ و الاول اقرب و المغذ مر بالمجتبین اسم فاعل من یرکب

سو اور باوصف او کی پیر نے ٹپھی کی ہے او کی بہت چوٹی اور سٹی ہوئی ہوں  
 او کی پناہ میں آتی ہے اور او کو اپنا ٹھکانا سمجھتی ہے قال ویکلون اذا الرياح  
 تناوحت خلجا تمتد شوارحاً انبیاہا اعطف علی محذوف وکل الخیئة اذا  
 عبدہا بحیث یكون علیہا قطعات کبار من اللحم والترید کا ہنا اکالیہا قال الحاکم  
 عم مکملۃ الخاد فتمت رفاعة نصف الخفت و تناوحت الرياح اذا تاملت فی البقعة  
 وکینی بہ عن القحط والخروج جمع یخرج بالخیئة فاللام فکیم وهو الخیئة الکبيرة فارسیہ  
 بیا کلانہ مندیہ بادیه مضروب علی انه مقول لیکلون ویدرجول من بد الخیئة ازاد و  
 من المرق والشوارح جمع شارع من شرع فی المار اذا وحله ورج وکنہ ہر کثرت  
 المرق ولضیبة علی الحالیة والایام جمع یقیم وکنی بہم من یاکل منها من الغراب والاسنان  
 مرفوع علی انه فاعل شوارحاً یقول فی طعمون الا ضیاف ولہا کین ویکلون عند  
 تناوحت الرياح الشریة اسے فی زمان القحط جہاناً عطیة تراو ساعہ فانتہ بالام  
 والحال ان انبیاہا الاکلین مینہا شیرعون فیہا من کثرة المرق مے گوید کہ پیر  
 آنان این مصیبت زدگانے خوراند و ہر گاہ کہ ماوتند از چار سو میدزدند و  
 زمان قحط باشد پیاہاے بزرگ و کلانرا کہ باد و شور باز زیادہ کردہ میشود و بدیناں  
 کثرت شور باد را کفنا و رسے می کنند پیارائی گوشت مے آرا مید و انہا را  
 یا نبیا تاج سست بخشید یعنی ہر وہ او کو روئے دستی میں او کو بڑے وقت  
 میں جب کہ جو بادیاں برابر چلتے ہوں یعنی بڑا بہارے کمال ہو دے تو ایسے چڑھے



قال تاوی الی الاطاب کل روزیہ مثل اسبقہ قال صاحب  
 یقال اوسے لیب اگر تجارت الیہ ولا فربہ الاطاب جمع طنب لغتین و جوبل  
 طویل شدہ سراق البیت و ارادہ اطاب جنیب و اللام فیہ عوض عن المض  
 الیہ و الرزق بالمعنی فالذال المحبت العجز الصغیفۃ و النفس المرتبۃ و لمیش بالبحر  
 علی انہ لغتہ فانہ لغتہ فی الایہام لایصیر معرفۃ بالاضافۃ الی المعرفۃ و البلیۃ  
 الناقۃ الّتی کافوا شیئہا علی قسب صاحبہا منکونۃ الرس الی جانب الطیر  
 وقیل مرفوعۃ الرس علی میل اجانب اللہ و لا لہ الا الکلام حتی تموت علی جرج و  
 وقیل کلوا یخربن لہا حفرۃ عمیقۃ فسیقوتہا فیہا حیتہ و کان رعمہا ان صاحبہا کثیر  
 علیہا ان حشر و اتعاص بالانف قال لایہا فیہا القصیر لکشر و لا لہا کشر  
 و ہا المشوہ لما فی المتحرق و الطائر انہ لضعیف رطبہ بسبل البیت الّا فی قیل  
 تاوی الی اطاب بیوت رطبی کل نفس مرغیۃ ضعیفۃ او کل تجوز غیبت عن الکب  
 تشبہ البلیۃ قضیرۃ الشیاب البالیۃ سسے گوید کہ ہر کہ کہ ضعیف نالو  
 باشد و یاہ زنی کہ پرو حاضر و زبآن شرمادہ جائد کہ ہر کہ صاحب خود ستی گوی  
 و با وصف گوسکی و خشکی جامہ کنہ او کم و کوتاہ باشد بنازل رطب من پناہ گوی  
 یعنی میری ہیاسی بند ایسے غریب نواز اور مسافر پرور ہین کہ ہر غریب آوے  
 شامت کا مارا یاہر منزل ہو پڑیا جواوس بی نصیب او تنہی کی طرح سخت  
 لاچار و چوکی و او کی مالک گئی گوہر پانہ تھی ہین او پر وہ ہو کی پیاسے مرجا

فان فیہ مدح و ثن  
 حیث قال و یکلون  
 الطائر

صاحب  
 لک

کی گوشت اور کئی تمام قوم کے سارے پر و سیون پر بلا تکلیف خرچ کی گئی قال  
 فالضیف والجار الجنب کا نما میں بتا کہ مضمناً امضاً مضمناً  
 البعید کا الجنب قال قتالی والجار الجنب قال فی البیضاء البعید والذی  
 لا قرآنیہ منہ و فیہ دلالہ علی آتہ اذا کان الضیف الطارق والجار البعید کہ لک فالقریب  
 اولی وسبب نزل و بتا کہ بالغویاتیہ فالوحدة فاللزام واد او بلسن بلد المین دو  
 و درخا و کان چہ سنم قیال کہ ذوالخالصہ و هو المراد فی اہلش المعروف امین  
 من بتا کہ علی الحجاج فانه انام فاستحقہ فلم یدخلہ غیر مصروف لثانیۃ و لعلیۃ  
 و المخصب اسم فاعل من اخصب الوادے اذا صار ذا خصب مضموب علی الخلیۃ  
 و الامضام جمع مضمم بالجمیۃ مفتوحاً و کسور الطین الوادے و امضام بتا کہ قرآناً  
 فاعل مضمناً و الحجز و لہ بتا کہ یقول نسخرتها و سمرت لہا علی الضیف النازل  
 و الجار الاحسب بضاً من کثرة اللحم کا ہما نزل وادے بتا کہ وہی مخصیۃ  
 القرے مے گوید کہ پس اور اکبشتم گوشت اور امربہمان نازل و مہمہ  
 بید تقسیم کردم چنانچہ ہر دو نوع از بسیاری گوشت و سترافی خور و نوش  
 چنان کشتند کہ گویا در وادے بتا کہ بجالی نازل شدند کہ ہمہ دیہات او تازہ  
 و شاداب بود یعنی پیرمین نے او کو درج کیا اور گوشت او کو پانوں اور پیر  
 خوب کھانچا چنانچہ وہ ایسے پہاڑوں میں آئی کہ گویا وادے بتا کہ میں ایسے  
 پہاڑوں میں جاؤں کہ اس کے زمینیں ہرے ہرے ہو رہی تھیں

الیہا الخیر یا او وقت نحر یا سبہام متشابہ الاحیام ذوات الفوز سے گوید کہ بے  
 از شتران گشتن قمار بازان و متولیان قمار و تسم حصص کہ ہنگام گشتن آہنا و یا  
 برای گشتن آنھما و از سبہام قمار راست اندام طلب دہشم کہ بیایند و بخورند و بخورند  
 یعنی بہت سے ایسے اونٹ قربانی کی جو جوار یون اور جو سے کے متدین متولیون  
 حصون کرمانی والوں سے طرح طرح کا علاقہ رکھتی تھی اونکی شتر بانی یا او قریبوں  
 وقت پر اچھی اچھی دانا لوگوں کو جو ہی کر سید ہی سادے تیر و کمر ذریعہ سی میں نے

بلا یا قال ادعوہن لعات او مفضل بذلت لہیران اجمع لجا محما  
 المضارع بمعنی الماضی بقربتہ بذلت و مہبطاً و ضمیر الجمع للمعانی و العاقر مالا  
 ولم تلد من النوق والانس و المفضل بالمہ طفل صغیر و خصتها بالذکر لہا ان العاقر  
 کیون اسم و المفضل احب عندہم لہ ریا و تہا و ہتہ و یدلغ الخلو فلا ینانی  
 الاجتماع و بذلت مجہول و الجمع القوم و اللہام جمع لحم کالحم و الضمیر المجرور لکل  
 من العاقر و المفضل او المفضل خاصہ بقربہ بقول دعوت الکرام بذلت السہام بذلت  
 عاقر او مفضل او عند ذبح احدیہا بذلت لہا علی جمیع حیران القوم مہیکوید کہ  
 کرام قوم راہبان تیر یا سے قمار برائے گشتن شتر مادہ نازا یدیدہ و یا شتر مادہ  
 بچہ دار طلب دہشم چہ پچہ گوشہ تہای او بر جمیع مہاکیان قوم تقسیم کردہ شد  
 یعنی میں نے ساتھ اون سید ہی سادے تیر و ن کی بانج یا بچہ و ایسے اونٹ  
 ذبح کر نیکی لئے یا اونکی ذبح کے وقت اچھی لوگوں بلا یا چنا پچہ طرح طرح

معلوم ہوئی ہیں فی القمار اور اسکا کیا اور اسکو برا جانا اور جو اس میں میرے نزدیک  
 گہری تپے اور اسکو تسلیم کیا اور اس گہر کی اشراخون میں سے کوئی مجھ پر غلب  
 نہ آیا قال وجرور ایسار و دعوت لجمعها بمغلق متشابه احبا محھا الواو او  
 رب والجزور یا نخرج من البعیر فیل یخص بالبنات والایسار جمع سیر محرکة و الهم يقوم  
 المجتمعون علی القمار والموکل بمقدار القمار ومن یغیر بہا او جمع یاسر و هو الکجا  
 ومن ینقمة الجزور والکل محتل صحیح ونحو الاضافة مختلف ودعوت جواب رب  
 و مفعولہ مخذوف واللام للوقت کما فی قوله تعالیٰ لدلوک لکثیر التقلیل والغایة و  
 الخف الموت و عنی به نحر باو و نجاو المعانی جمع غلق بالغین المعجمة کثیر منہم المنیر و یجا  
 للقدح التي یتکون بها الفوز والظرف متعلق بدعوت وتشابه الاحصاء کتاتیه عن الاستواء  
 واعلم انهم کانوا یتیمرون علی الحسد و فاذ ارادوا القمار اشتروا جزورا بکسرة ونحو ما  
 قبل القمار وضموا ثمانیة وعشرین قسما قسیل ثمانیة اقسام ثم یجعلون القدر فی کسنة  
 و یقولون امرنا الی امین منهم یخرج واحد العبد و من ملک الکبیتة و كانت القمار  
 عشرة سبعة منها ذوات الانصباء وثلاثة لم ین لها الضیبة و یقال لها الفحل نفوز  
 من یخرج باسمه من ذوات الانصباء و یغرم من یخرج باسمه من الفحل و حید  
 الفایزین من یخرج باسمه المعلنی فانه کان له سبعة انصباء و هو صاحبها و اکثرها  
 یفعلون ذلك فی ایام القحط و یدم من لم یجسل فیهم و یقال له البرم و یعد یخبیلا و لکب  
 کبنی بالمقترعة عن بذل المال و یفتخر بها فیقول و رب جزور ایسار دعوت الکرام



کثرة الجن والربوا سے التواثبت من رسا اذا ثبت ورنسج واثقهما فاعدا لظواهر  
 وینجز اسناد الجمع الی الفاعل سنا اسراف حسن ج عن موازنة الفعل و هذا الجمع کذا  
 والضمیر المجرور للعلب والجن والاول غلب نقول هم اسود وید و بعضهم بعضه السبب  
 الاتحاد والمركزة فقلو محضهم او يطلب الی الله تمام علی الخبايات کانهم جن موضع البد  
 وقد ثبت اقدامهم لایرج احد هم مکانه عی گوید کہ آنان چون شیران میشه تنومند و  
 رنور آورند و حکم گنیه ما کے گنیه و یا طلب مکافات و استغنا میگرداند ترسانند  
 ویدیوان موضع بدیعی ماند و حال این کذا نسخ القدم مستند بعینه و ده بڑے  
 گنیمے شیرین جو پرانے عداوتوں کے سبب سے یا بد لالینے کے ساتھ آسمین  
 ایک دوسرے کو دھکاتے ہیں گویا وہ موضع بدیعی کے ذومین ایسے حال  
 میں کہ پانوا کی حمی ہوئے ہیں قال انکرت باطلها و بوث بحقها عندی  
 و لم یفرحی لکراحمها یقال انکره اذا کرمه لم یعرفه و الحمد جواب رب و بار بے حج  
 بے قال تعالیٰ فبار و العضب و بار بدینہ اقرتہ و کلاهما متل و الضمایر الثالث المجزوء  
 للدار و فخر علیہ و غلب علیہ و تعظیم و نقول کریمت ما کان فیہا باطلا عندی  
 و حجت عنہا بما کان حقاً عندی او حشر ذلت و لم تعظیم علی اشرافها عی گوید  
 ہرچہ دران فنا نہ نرم لغو و باطل بود انکارش کردم و کیر و شیش دہستم و  
 آنچه کہ در دباغتھا دم حق و راست بود اقرارش کردم و با خود آوردم و بھیکش از  
 از اشراف و کرام او بر من غالب نیامد بعینے جوابات اوسمین مجملہ کہو بی

فذابيه والمسيوة حله فاحترق ودخلوا به على النعمان فوجدوه يتفقد مع الربيع  
 وكان الحابس مخلوقا ذكرا واحبا بينهم واعترض الربيع فقال لبيد ايتنا منها بيت  
 حملنا البيت المعين لاننا نكل معه ان استه من برخص ملته وان يدخل فيها اصبعه  
 فرفع النعمان يده من الطعام وقال خبثت على طعام يا غلام فقال ربيع كذب و  
 قد فعلت بامر كذا وكذا فاجاب لبيد بمثل وقال مثلك فعل برقية اله ثم مضى الربيع  
 ولم يدخل بعده على النعمان فلما تخفى ما ذكره في الاغانى يقول ورب واكشيرة  
 الغراب جوهرة الاضياف ترهب عطييات ربه ونحشني ذمه وطرده وسيره وار  
 النعمان مے گوید کہ بسے خانہ کہ غریبان او بسیار و جہان او نا آشناست  
 وعطایای کتخدا سے او مے خواهند و از راندن و بختن او مے ترسند یعنی  
 بہت ایسے گہر چینی مسافر بہت اور جہان او کئے او پرے لوگ ہیں اور او کئے  
 بخشون کے خوامان اور اونکی دوت و یک سے ترسان ہیں قال غلب تشد  
 بالدخول کا نھا جن البید سے رو اسیا اقدامھا الغلب جمع غلب  
 وهو غلب العنق یوصف به الاسد مرفوع علی الخبریۃ من مخذوف والتشدد  
 بالمعجمین فالهکذا التمدد والاستعداد للقتال والفعل مضارع والدخول بالدال  
 المعجمة فالهکذا الاحتماد جمع دخل والبار فیہ سبتیۃ رض علیہ الرضی و یجوز ان یکن  
 بمعنی طلب الانتقام علی حیائتہ والبارح للاستغاثۃ کما یقال تہدو بانقتر  
 والامر والضمیر المنصوب للغلب تباویل الجماعۃ والبدے موضع یعرف

واجتمع خبر في السير ومنه لكتب محمد يقول تترقى في السير وتشرع عند جذب  
 الغنان وتقتدر سرعة اشراف الحماة على الما حيين جدك حاهما مے گوید کہ  
 دم بدم در رفتن و دویدن ترقی سے مکند و ہنگام غنان کشیدن زاید گیرد و  
 و بسیار خوب میرود و سے خواهد کہ پرواز کبوتر پیرد کہ او نر او ہر دو نشنہ باشند  
 و ہر دو بجانب اکی پرواز نمایند چنی مین دم بدم بدیتی ہے اور باگ کی کھنچو پرواز  
 چیتی ہے اور چاہتی ہے کہ اوس پلے سے کبوتر سے کو مانند اوڑے جو پانی کے  
 جانب جاتی ہے اور اوس کا کبوتر پہاڑ سے بہت سعی کرتا ہے قال و کثیرۃ غرابان  
 مجهولہ تربجۃ لکھا و بخشی ذامھا الواو اور ب و کثیرۃ لغت محذوف و  
 الغراب راجع غریب و مومن غریب عن و طعنه اسے غاب فاعل کثیرۃ و مجهولہ  
 بالجر لغت ثان المحذوف و تربجۃ مجهول و النوازل العطایا و بخشی مجهول و الدام الدم  
 و الطرد و مومن في الاصل مجهول العين الا انها تبدلت الهرة بالالف كما يقال في  
 راس و فیه شارة الی ما سجد بینہ و بین الربیع بن زید و العسی و کان من الخوا  
 لبید لما ان امرئ ثقیف زیناع العسی کانت من عیس و کان الربیع بن زید اللعنان  
 بن المنذر الملک و دخل بنو جعفر بن کلاب ربط لبید علی اللعنان ثم لما خرجوا  
 من عند طلوع قسیم الربیع ثم لما دخلوا علی اللعنان و حیدر وہ تنقیرا فخرجوا  
 و علموا ما فعل بهم الربیع و کان لبید فی رحالهم و صغرهم سنا ب لم یقالوا  
 غلبنا خالک فقال ان تمعبوا بسینی و بینہ از حبرۃ عنکم قالوا نعم ثم حلقوا راسہ و ذکرکوا

یعنی من نے اس کو اس لئے گرمایا کہ شتر مرغ کو نوا دہاؤ دوسرے گھیر کر لاؤں گا  
یہاں تک کہ جب وہ گرمائے اور پٹیاں اس کے ہلکی ہلکی کیسٹین قال قلعیت رہا  
و اسبل نحرہا و استبل من زبد الحیم خراصھا التعلق الاضطراب و الرحاۃ  
بالکسر شہ سرخ تیز من الجبد المحض للركض لایکون فیہ خشب جمع علی رحا لی فارسیہ  
زین چچمین و الحجلۃ جواب اذا و اسبل امطر و انحر الصدر و الزبد معروف فارسیہ  
و منہدیہ جہاگ و جہگ و الحمیم العرق الکثیر و الحرام بالمتلۃ فالمتجۃ لکتاب ماشیہ  
صدر الفرس عند الركوب فارسیہ تنگ و اما وصفہا بہ لان سیلان العرق عند  
الركض وصف مدح فی الحنیل قال عنتہ مینت یخرج منہا و قد لبث رحا لیہا  
بالمار یقیدھا الشم العطار رفیع یقول اضطربت رحا لیہا عن الطیرنا حلدنا بالعرق  
و خفۃ اللہ و سال نحرہا عرقا و تمل بہ خراصھا من زبد العرق سے گوید کہ زین چچمین  
بیاض نرعی حلد از جاے خود بخوبی بید و تنگش از کف عرق سائل او تر گردد یعنی  
چرعی زین او کا جلد کے نرم ہونے سے ڈھیللا اور تنگ او کا بھی  
جہاگون سے گیللا ہو گیا قال ترقی و طعن فی العیان و تسخی و رد  
الحماۃ اذا جد حما مھار تی کر ضے اذا صعد و علا و طعن الفرس فی العیان  
اذا انبسط فی السیر عند جذب العیان و ہو وصف ممدوح فی الحنیل و  
الشیء مضدہ و الور و بالکسر الاشراف علی المار مفعول الفعل و الحماۃ اذا منہا  
و اشرقت علی المار اسرعت فی الطیران و لایما اذا کان معها حما مھار و ہو ايضا



الغزل اذا قطع اثاره يقول انيت السهل من الارض نازلا من ذلك المكان  
 لم ترفع وقد كانت الفرس قائمة رافعة العنق كاسق محنة عارتيه عن الادرا<sup>ق</sup>  
 لطيق عنهما جازها الكمال ارتفاعها مع كويدك برز من نرم سرود آدم و  
 حال ابن بود که سپم چنان سر بلند استیا که گویا او تنه نخلی است که برگ و شاخ  
 بریده اند و فراچین او بیاخت بلند و در خود تنگ گرد و فرو دزد بعین من پنجه  
 او ترا یا اور حال بیہ تناک وہ گھوڑے سر او بہارے ہوئے ایسی کھڑے تہی  
 جیسا کھجور کا درخت جبکی ڈالے تپتی سب چہاری کئے ہوں اور پھیل پڑنے  
 والا او سکا او کے بلند کی کو دیکھ کر بہت نرجیح ہووے قال رفته ہا طرد

الغمام وشله حتی اذا استحت وحف عطاها یتقال رفع لبعیر  
 مخفقا وشد اذا حملہ علی السیر السیر و استغیر للفرس و لطر و الرفع من الاطراف  
 کالثلث و من طر و الابل و کانو اغیسلون و لک لتجمع الصيد فی مکان و جد  
 مضروب علی التعلیل مع کونہ معرقہ بالاضافۃ کل فی قولہ تعالیٰ حذر الموت و سخن  
 مشلہ و کنے مانجو بہ عنین السرقہ و عنے بختہ العظام زوال ثقل اللحم فی الحلبۃ  
 بقول حملتها علی السیر لطر و الغمام و جمعہ الی موضع واحد لیبیطا و الصيد لیبوطہ  
 حتی اذا اسرعت فی السیر و زال الثقل المانع عن عظامہ مع کویدک  
 باین غرض او را بر انکھنیم کہ شتر مرغان از جانب متفرقہ نجای گرد آرم و  
 با سنانے تمام ہناراشکار کم تہیکہ چون گرم شد و استخوانہایش سبک گردید

ولا تلقوا بأيديكم إلى الفسك والكفر الليل المظلم حين ستره قال امر القيسير  
 عفا ابن ليش عن عذرة العورة الخلل في الشعر عذرة من كل مكن وانشور  
 جمع شعور وهو الحد المشترك بين العدوين وحصل المبلد فارسية در بند و مهنديہ  
 ناگا و الطلام الظلمة والحجور للثغور لادنه ملائمة بقول فلفت فيه إلى آخرها  
 حتى إذا لفت الشمس نفسها في ليل مظلم وغربت وستر ظلام الشعور مواضع الخلل  
 منها والمكاسين وإنما تختبر هذا الاغم كما نوافقون بذلك قال امر القيسير  
 ومرة كان النج اشرفت رأسها قلب طرفي في فضاء عريض فلما احب الشمس عن  
 عذرة نزلت اليه قابلاً بالخصيف إلى الفرس مع كويد كه همه روز در  
 انجا گذرانيدم تا آنكه چون مهربانان عذرا در شب تاريك فكمند و غايب گرديد  
 تاريكي حد و مواضع خلل آنها پوشتايند يعني سالكن بنين نے وہیں گلا  
 یہاں تک کہ جب سورج چھپ گیا اور حد و کنی اندھیروں نے لنگھی کے جگہوں  
 کو دھانپ لیا قال اسهل و انتصيت كجذع منقہ جرداء بجذر دونهما  
 جرداء اسهل الارض اللينة و حصل الرجل اذا اتانا والحجلا اذا استعقب  
 قام و استكن في الفعل للفرس وهو تقدير قد حال كلف قول امر القيسير  
 عن نزلت اليه قابلاً بالخصيف والحج ع ساق الخلة و ما يقى من الشجر بعد قطع  
 الاعضان و المنتهى العاليه الشجرة تحت محذوف و البحر دار العارية عن الاداء  
 و حصه الرجل اذا صاح ذرعه و كيرة و الحرام بالحجم فالرار المتهمة بمباغلة من حرم

والمقصود من معرفة المكان العالي الذي تنفتح فيه الغنم في الليل ويبيت فيه وهو البهوه الغنبار  
 والغبيرة أو الحبارة والمحبور بعنت مرتقا ويرجع كحس وكشف المكان الضيق الكثير  
 الاشجار والاعلام جميع علم وهو الرأية وصنمير الموت لفرق الاعداد بدلالة تحميت فاة  
 ميل عليه سياق الكلام قال الرضی وکسیاق الكلام المستند لنفسه استلزاما بعدا  
 او قریبا والجبار والمجرب مقدم والقمام الغبار والمجرب لئلا یسوء بهوه تباویر  
 النقة الیهوه علی الخبرید کانهما بحیث یفرع عنها غبارا اخر کما فی قول الهاب  
 بعیت الالیت شعری تل اس الحیل شر با تیر عجا جاستبلا غبارا بالصمیر  
 المجور للعجاج جمع عجا تجده وهو الغبار یقول فعلوت لهم مکانا من قضا سبطر فیه  
 الی العدد کان علی تل ذی غبار وغبیره ضیق کثیر الاشجار یصل غباره او غبارا  
 الی رایات جماعات الاحداد ونبی اشعار یقرب الاعداد من کویده  
 پس بر وید بانکاس بر اندم که بر تلی و متع بود که مدر غبار انگیز و تنگ تار  
 از بیاری در خان بود که در پر کنده اش نارایت مخالفان میرسید یعنی  
 پیرمین ایک اونچی مکان پر دشمنون کے تاکنے کے لسی چڑیا جو ایک دو ملیا  
 تہل پر اولد بہیت ہڈا گنجان تھا اور دھول اوکے دشمنون کے جنوں  
 بت جاتے تھی قال حتی اذا انفت بدانی کافر و احب عورت  
 المتعوز طلبا ممها حتی غایہ لمخزوف لمسکن في انفت للشمس کاف  
 قوله تعالی حتی توارت بالحجاب وکنے بالمید عن نفس کاف قوله تعالی

شکستی فرط و شامی از غدوت لجامها اللام موطئہ للقتل يقال  
 حاه حایة اذ امنه و کسبه و عسنى بالی ریطہ بنی حفر بن کلاب و شکستہ  
 کسبہ المعجبة السلاخ و لیسطہ لصببتین الفرس السریع السیر فاعل تحمل و الحجة  
 حال من ضمیر المستکم المرفوع و الوشاح معروف مرفوع علی الانبدا و ادخبرتہ  
 و غد الرجل اذا خرج غدوة و الحجة لغت و لیسطہ و انما قال ذلك لان العرب  
 كانوا یتوشحون بجام الفرس اشعارا بالفروسیة الكاملة و انقیاد الفرس قال  
 الحماسی بیت لست علیهم اذ انیدون اردتہ الاحیاء قتی النبع و الحبحم الردار  
 الوشاح و منه تزدت الجاریتہ اذ اتوشحت بقول و الله لقد صنعت ریطی عنی  
 و الفارة و حفظتہم منها و قد كانت تحمل سلاحی فرس سرعۃ الجارح و شامی و شامی  
 الجارح اذا ضربت غدوة مے گوید کہ قسم بخدا کہ من خورشان و پرادان  
 خود را گنبد استم و حال این بود کہ سامان و سلاح مرا سپی برداشته بود کہ چون  
 بگاه از خانه مے برایم کلام او حایل من میباشد یعنی من قسم مے کہتا ہوں کہ  
 اپنے بہائے سب و ن کو مینے مار مار سے بچایا اور حال یہ تھا کہ مسیہ  
 ہتیاروں کو ایسے گھوڑی نے اڑھایا تھا کہ جب میں تڑکی کو گھر سے نکلتا ہوں  
 تو لگام او کا میرے گلی میں پڑا ہوتا ہے قال فعلوت مر تقبأ علی  
 ذک مہجوة صرح الی اعلامہن قما مھا الفاء للتفضیل و قد يقال  
 ر عطف لمفضل علی المجل قال تعالی و نادے نوح تہ تعال رب ان ابی منک



چون غنٹگان سحر جیند و بخی خوردن نشیند ہمراہی ایشان دوبارہ ہوتم  
 یعنی مرغون کے بولنے سے پہلی اندھیرے اندھیرے اپنی حاجت کو اس سے  
 پورا کرتا ہوں تاکہ جب سونے والے جاگیں اور بخی کو بیٹھیں تو ساتھ اس کے  
 اور دو چار جام اڑا جاؤں قال وغدا ہر صبح قدر سخت و قرۃ قد صحبت  
 بید الشمال ز ماہما الواو اور ب و عنی بالغداة الیوم والریح تسقل فی الشفا  
 و النعمۃ والریاح فی الرحمة و لسنتمہ و وزعہ بالواو فالنعمۃ فالنعمۃ کفہ و مسندہ و لمحہ  
 جواب رب والقرۃ بالکسر البرد شدید عطف علی ریح و شمال نفیقین المحبوب و  
 ہی ایزد والریاح و کنے ہیوم الریح والبرد شدید و عن زمان القحط و ہذہ کنایۃ  
 مشہورۃ عندہم صیف نفس بالکرام الصیوف و تدام و کان کما ذکر ذکرہ  
 فی الاعمال و یقول و رب یوم ریح عاصفتہ و برد شدید کان ز ماہ بید  
 الشمال فینذہب مہا حیث تذهب قد کففت شد بہ عن الناس الحیران والا  
 صفت  
 خبر الحیر و روضہ القدور سے گوید کہ سب روز مای باد تند و برد شدید  
 کہ عنانش بدست باد شمال بوڑ و سختی اور ابد بنظر باز گردانیدم کہ شتران  
 گشتی را کشتم و دیگر برد و گدازانہا نہا دم یعنی بہت سے ایسے دن چنیز  
 ٹہندی ہوا میں چلتی بہتیں اور ایسے سردی کا زور تھا جبکی باگ شمالی ہوا کے  
 ہاتھ میں تھی او کی سختیوں کو یوں روکا تھا ما اور پٹیا یا بیگیا یا کہ بہت سے  
 دیگر چٹا کوین اور کسی کے روک ٹوک کی قال و لقد حمیت الحی محل

و نیز در الضمیر المنصوب للموترو الحجز و للکفر نیت بقول و رب صبح من جمود  
 صافیة اور رب صبح صافیة و رب جذب قیستہ عوادة عود استعمله و ترانہ  
 ابہا مہا لستم غدا و نظر مناسے گوید کہ سہی از شراب مبادا دے کہ منجملہ شرابہا  
 صاف و پاکیزہ بود و یا خود او صاف و لطیف بود و سہی از کشیدن و برداشتن زن  
 خنیا کر رباب نواز آن رباب را کہ زنگششش اور ایے نواخت یعنی بہت  
 سے صبح کی شرابین جو چہنی چہنلے شرابون مین سے تہین یا وہ آپ ایسے  
 تہین اور بہت سے شد و مد ایسی رباب بجائے والے کے جو رباب کو سنا رہے  
 اور انگوٹھی سے بچاتے تھے قال بادر ت حاجتہا الدجاج بسحرة لائل  
 منها حين سبت نيامها المبادرة اسبق والحاجة منصوب بنزع الخافض  
 واصنافه الحاجة الى ضمير الصبح للملازمة والدجاج اسم جنس يعم الذكر والانثى  
 وعنى بها الديوك فانها تقوت قبيل الصبح وسحرة بالسحر و يكون قبل الفجر  
 واللام لام كي و فعل الشرب مرة بعد اخرى و فعل منسوب واليهوب بالاسقية  
 والماضي بمعنى المضارع و لن يام جميع ثم و الضمير المحذوف للسحرة و اليهيب جواب  
 رب و ذكر فيه التمتع بالصبح و لم يذكر التمتع بماع الرباب اكتفاء بالمعاني عليه  
 يقول بادر ت الديوك الى حاجتي الى تلك الصبح في السحر لا شرب منها مرة  
 اخرى حين يستيقظ الذين هم نائمون فيها مے گوید کہ از پیش از خود  
 سحر خیز و طلعت بقیہ شب کام خوشی از ان صبح صافے براوردم تا کہ

ان کیون بمعنی الواو والخو بنه تائید الجون داراد به الاسود نعت جرة والقح اصراج الماء  
 ونحوه من المایعات بالقح ومنه القحج للرق ولعسل جرجل والعض بالفاذا لم یجتمه  
 الکسر ونقص وانقمام بالعجمه لکتاب الطین الذی یختم به ومنه قوله تعالی وحقاً منک  
 وفی البیت دلیل لمن یقول ان الواو لم یسبب للترتیب فان القح انما یکون بعد فضل انقمام  
 یقول اغلی شرا الخمر شرا کل زرق قلب السواد وسع عظیم وکل جرة مستقلة ذات  
 سواد نقص فاما هاد وشرج منیها من الخمر مے گوید کہ نرخ باده باین طور گران  
 مے کم مے هر مشک نیلگون و فراخ و هر سبوی سیاه لاکه هر او شکسته مے صاف  
 از دے بجایهاے خود بر آورده باشند بهر بهائی که باشد میخیم یعنی من شراب  
 ایامرا کاکه یون که او سکی بها و کو یون بهارے کرنا هون که شراب کی هر پانے  
 میل برطے مشک اور هر کالی که طیا کو حبیبی هر قوطے اور شراب او سکی پیالیون سے

نکالی جادے او فی پونے کر کے خرید لیتا هون قال وصبوح صاقیه و  
 جذب کر نیه بموتر تا قاله ابهاهما الواو رب والصبوح بالشر من الخمر علی الصبح  
 والصابق نعت محذوف ولا یبعد ان یکون نعتا للصبوح علی قول من یجوز اضافة الموصوف  
 الی الصفة النحویة والی جذب تحوّل شے من موضع الی موضع ویده مجرور عطفا علی صبح  
 واکثر نیته الالبته العوادة من الکمران وهو العود وهو آله لہو یقال له الرباب والموتر  
 معظم من وتره اذا شد علیه الاوتار والبار وحشد علیه دخول البار الزائدة علی  
 المفعول والایقیال الاستعمال والمزاوله والابهام اکبر اصابع المید والرحیل یوث





والضمیر المحرور بعض النفوس نظراً الى المعنى فان بعض النفوس ايضا نفوس فيوث  
 يقول ولم تعلم ان تراک اکتسبت اذالم ارضعها والها وان کانت طيبة فی نفسها الا  
 ان يتعلق بفسنی موتها فحمید لا اقدر سبعا علی ترکها مے گوید کہ چه نوار این زمرست کہ  
 من بلا دی را ترک حاش نگذارم کہ آنرا پسند نمیکنم نہ اگر چه بجای خود خوب باشد  
 مگر وقتی لاچارم کہ مگرم برسد و بسیرم عینے کیا نوار نے یہ نہنجا کہ جو ستیان مجھ کو  
 پہلی نہیں لگتیں اگر چہ وقوع میں آچھی ہے ہون میں اور نہ چھوڑتا ہوں مگر یہ کہ میرے  
 موت آ جاوے تو اب میں لاچار ہوں قال بل است لا تدربن کم من سبیلہ  
 طلق لذیذ طعمها وذا احمھا بل للاضراب وانت خطاب لنوار علی الاتفاقات و

کہ خبر تہ وبقیال سبیلہ طلق و طلق است اذا کانت بحیث لا یکن منہا صر ولا قرو واللہو للعب  
 فاضل لذیذ و النام مصدر نادیم نلوم اذا جالس علی الخمر و الضمیر المحرور للسیۃ والاضا  
 الی الطرف کما فی قوله تعالی بل کمال اللیل والنهار تقول کانت لا تدربن خاصۃ بآوار  
 انه کم من سبیلہ طیبۃ معتدلہ لذیذۃ اللہو و لیس نام مے گوید کہ ملک اسے نوار تو  
 خود این بنیدلے کہ سبب شب است کہ در گرے و سردے معتدل بود و باخی  
 و پیواری اولدت و افراشت عینے ملکے تو ہی ہنن چائے کہ بہت سے رتن  
 سیے جو گرے سردی میں معتدل اور کھائے نہیں کو کھینچو دفن اور مٹی بوسے  
 میں بڑے مرے کی بہن قال قدرت سامریا و غایۃ حیر و امیت اف  
 رفعت و عمر زامہا قد منہا للتحقیق مع استقرب کان نوار لا تفتوح

ہونے میں کوئے سنگ تردد و امتنع ہوئے یا ملامت کے کرنی والے  
 کچھ کہیں سنہیز۔ قال اولم تکن تذکرے نوار یاسنی وصال عقد حلال  
 جدا ہوا الاستقام للزوج و درہ و درہ سے چہ علمہ والوصال مبالغہ من وصلہ  
 وصالا و منہ قولہ تعالیٰ صلیون یا امر اللہ بان یوصل والعقد مصدر ضعیف  
 الی الموصوف المعنوی والجبایل جمع حبالہ و ہو الحبل استغیر للعہود و الدخیم  
 فاجیم فالذال المعجزة افتح یقول انقطعت نوار و لم تکن تذکرے اننی کثیر الوصل  
 للعہود المعقودۃ ای کثیر الاتقا بھا و کثیر القطع اے کثیر النقص لھا فلا ابالے  
 بالوصل والابالفراق مے گوید کہ ایازا بریدہ راہ خود پیش گرفت و این  
 نے دانست کہ من در پست و خجتن کمالی دارم چنانچہ مے پیوندم و مے  
 گسلم یعنی کیا نوار چل گئی اور اوسنی یہہ بنجا کہ میں جوڑ ٹوڑ کا پوڑا ہوں  
 چنانچہ ہمیشہ جوڑا توڑتا رہتا ہوں قال تراک اکتہ اذ لم ارضھا او عیلت  
 بعض النفوس جامعھا التراک مبالغہ التراک مرفوع و رضیئہ خلاف کریمہ  
 و منقطع علیہ الاعتلاق المتعلق و فعل منصوب فی الاصل فان کلامہ مذہ  
 بمعنی الی ان و لاکن سکن آخرہ ضرورتہ کجائے قول امر القیس ع الیوم  
 اشرب غیر تخف بہ سكون بار اشرب و کان موضع الرفع و عنہ بعض  
 النفوس نفسہ و ابامہ للتخفیم کافی قولہ تعالیٰ و رفع بعضہم درجات و المادۃ رسول اللہ  
 صلعم قال البیضا و والابام للتخفیم شانہ کما تہ العلم المتعین و الحمام الموت المقدّر

باین شتر مادہ کہ اور اس مثل ابر سرخ بے ابلان و یا چون خر مادہ وحشی مذکورہ  
 و یا مسلمان مادہ گا و وحشی زبورہ میگویم بوقستی کار خود طے برارم کہ خود کو را بہادر  
 چاشت گاہ حبیبزادہ تابان و تودہ ہای رنگ چادر ہای کو را بہا پوشیدہ باشد  
 یعنی پر میں ایسے ساندے کو ذریعہ سے حکمت بخالی لال بادل یا وسیع جنگلی  
 کہ ہی یا وسیع جنگلی گاہے کہا ہے اپنی حاجب کو ایسے وقت کر م یعنی ٹہیک  
 دو پھری میں جب رتیا کچھٹا اور رتیا کے متصل دھوکہ کی کے چادرین اور ہی ہوں پور

کہتا ہوں قال اقصی اللبائہ لافسٹر ریتہ او ان یلوم الحاجۃ لواحہا  
 یقال قضی وطردہ اذا تمہ و الفعل متعلق بالباء المذکورہ و عامل الطرف المذکور  
 کا سبق واللہ البائۃ الحاجۃ و لست فریطا التقصیر و الریتہ الریب منصوب علی التعلیل  
 و حمله النفی حال من ضمیر المستکمل فی اقصی و ان یلوم بتقدیر اللام عطف علی ریتہ و  
 لما كانت الریتہ یفعل الفاعل المعلن بہ نصبہ و کان اللوم فعلا للوام و و نہ  
 قدر فیہ اللام و الباء فی حاجۃ للطرف و اللوام بافتح مبالغۃ و بالضم جمع و کلاما  
 محتمل و الضمیر المجرور الحاجۃ بقول اقصی بھا الحاجۃ غیر مقصود ہا شک فی حصولھا  
 اولان یلومنی فی حاجۃ من یلومنی فیہا مے گوید کہ کار خود باین شتر  
 مادہ مے برارم در حاسیکہ تعصیر باین جہت نمی کنم کہ در حصول شکی عارض  
 اگر دو یا ملامت گران علامت گرے جزینہ یعنی میں کام اپنا نکالتا ہوں  
 اور اس جہت سے کمی کوتاہی نہیں کرتا کہ کام کے نکلنے اور مطلب کی پورے

کہ باوصف اسکی کہ وہ اپنے پیاروں سے دور پڑے اور بچہ کے غم میں مگر دور  
 رفتی اور جارحی مینہ کے تکلیف اوٹھائی اور عظیم پر مینہ برسے سے پہلے  
 ہو گئی اور پہر گئی پہلے زمین پر چلتی اور سات رات دن موضع صغاید کے  
 تالابوں میں پہرنی سے مار گئی نہ ہی کہ شکارے کی بہک سنے تو چلتی ہو  
 اور ایسی ہاگی کہ تیروں کی مار سے باہر نکل گئے اور جب تیر اندازوں نے یوں  
 ہو کر کستی چوڑے تو ایک کستی اور ایک کتا کو اوسنی جان سے مارا اور  
 اوسمین شبہ نہیں کہ چسانڈ نے ایسی جگہ سئی کے مانند ہوگی وہ بہت قوسا  
 دلاور ہوگی قال قتیلک اذ رفص اللوامع بالضحی واجتباب اردیہ لیس  
 اکاحما الفاء للتعقیب والباء متعلقہ بالفعل المضارع الآتے و ملک اشارۃ  
 الی الناقذ و رفص السراب اذا تحرك و منطرب واللوامع جمع لامع صفۃ للسراب  
 غلبت علیہ و کنی برفص اللوامع عن شدة المحاربة والباء للظرفیۃ و اردیہ  
 فوق الضحوة فارسیہ چاشت گاہ واجتباب العمیق لبس و الار دیہ جمع الردا  
 و اردیہ السراب من قبیل اضافۃ الشبہ الی الشبہ مضموب علی المعنویۃ و  
 الاکام الرمال و الضمیر المحذو و الار دیہ و الاضافۃ لادنی ملابۃ بقول قتیلک الناقذ  
 التی اشبهها سجانہ حمرا خضیقۃ الجہام او باتان و حشیتہ موصوفۃ او مبقرة و حشیتہ  
 مسبوقة اقنی حاجتہ حین تضطرب الاسرۃ فی البضی و تلس الاکام  
 اردیہ السراب ای حین شتد المحر فی الہا حبرۃ سے گوید کہ پس



گشته گذاشته شد عین کباب کنیا او سکی سینگون سے بہند گئے اور پھر  
 سارے لہو لہان ہو گئی اور سخام او سکا کتا مارا گیا اور میدان میں چھوڑا گیا و عجم  
 ان الشاعر وصف الوحش بجمال القوة والجلادة وسرع السير مع وجود الموانع من  
 الحزن على فراق الاحبة والاقارب وفقدان الولد ومقاساة شدة المطر في اللبنة  
 المظلمة ومحاولة البرد وتوقع الحط على الصلب الذی هو منبت الاعصاب  
 التي بها الحركة ونيل الفتور والكلال في السير في الارض المندية المرققة والحياض سبعة  
 ايام وسبع ليال وعروض الفزع من صوت الصياد ومع ذلك صارت بحيث  
 قاتت السهام حتى تيس الرماة منها وقتلت كلبا وكلبة ثم اخذت في طريقها ولا شك  
 ان تكميل المشبه به في الصفات تكميل للمشبه في المعنى مخفى فانه كما ان ماله كاو  
 وحشي چه قدر قوس و دلا و بود که با وصف این که برنج فراق دوستان و نعم فقدان  
 بچه خود متنبلا شده و تکلیف برد و باران در شب تیره برداشته و برد و بارانے  
 که همه شب بر پشتش ریخته ضرر با عصاب حرکت اثر رسانیده و از رفتن در زمین ناک  
 و پائیزان و مفت شبان روز گردیدن در انگیر با سے موضع صعايد و از بران  
 ہر گی روان و سنہین در بیخ درخت خشک آستی و کلائے بدور سید  
 ہو دھرتو ہم باگ صبا و چخان بدوید کہ تیر اندازان با یوس شدند و سخانی  
 کہ بران گنبد آشتند ہوک شاخ او کشته شد و درین شک نیست کہ تکمیل مشبه  
 بہ ستندم تکمیل مشبه می باشد عین و چھکلی گائے ایسی زفر و دلا و زفر

بوجہ کامل سے ماند یعنی وہ کتنی تیزی سے چٹبی کہ اس کو جاوایا اور وہ اوپر  
 ایسے سیگنوں سے پہلی جو اپنے تیزی اور کمال میں سمہر لوہا کے تیزی تھی قال  
 لتذوہن و تقینت ان لم تذوان قد احم من الخوف جماہما  
 اللام کی و لفعل منصوب بہا و ہوسن الذ ذو و ہوا کلف و الذ ذو ان شرطیہ و  
 ان مخففہ و احم الشی اذا قرب و حضر و الخفف الموت و الحکم کتاب الموت المقصود  
 یقول انصرف علیہن قبر و ہا لتذوہن عنہا و تقینت ان قد حضر حقہا من حلقہ  
 ان لم تذوہن عن نفسہا مے گوید کہ باین نظریہا متوجہ شد کہ از خود آہنہا  
 براند و یقین دانست کہ اگر نخواہد ماند مرگ او نازل خواہد شد یعنی وہ گائے  
 اسلی او نیز پہلی کہ اون بلا و ن کو دفع کرے اور یہہہ سچہ گئی کہ اگر نہ دفع  
 کریگی تو پیر اپنے خیر نہیں قال فقصدت منها کساب فضربت بدم  
 و نحو در فی المکر سخا مہا یقال تقصد الصید اذا حبس بہم و مات علی مکانہ  
 و الضمیر فی ہنہا للبقرة و کساب مبینیا علی الکلم کلبتہ و خرجہ بطحہ و لفعل مجول  
 و الضمیر للکساب و نحو در ترک من غادرہ اذا ترک و المکر موضع الکرا علی العطف  
 و الحمل و سخا بالہتہ فالمتخیر غراب علم کلب و اضافت الی کساب لانقال  
 الزواح بینہا یقول فاصیب کساب من متہا فطوت بدہا السایل و ترک  
 سخا مہا مقتولا سے موضع کسرا علیہن میگوید کہ چنانچہ سگ مادہ کسب  
 نامے بشاخ تیز مسفتہ و زخمہ و سخن غیبہ کردید و سخام کہ مراد بود در ان مکر

من وصول السهام اليها ارسلوا عليها كل سهم حمية الاذان وسميعة الاعناق  
 بالوقت البت كرمه عليهم مے گوید که در شتافتن چندان سعی مبیغ بکار برد  
 که چون تیر اندازان از وصول تیر ناما پوس شدند سگان شکار را که آونجیه گوش و  
 خانه را دو تقسیم یافته و باریک گردن بود بران بگذاشته یعنی ده ایسے ہاگ  
 کہ جب تیر اندازون نے یہ دیکھا کہ تیرون کے مار سے دور نکل گئی اور ما پوس کو  
 تو انہوں نے ایسے شکاری کنون کو او سپر چھوڑا جس کی کان لمبگی چھ سے اور گردن  
 تین اور گھر کے کھائی کھلائے اور سکھائی بنائی ہوئے تھی قال فالحقن وعسکرت  
 لہما مدریۃ کالسہمہ تیۃ حدیثا وتمامہا یقال لختف بہ اذا درکہ وضمیر فیہ لضعف  
 والاعتناء والاعطاف والاضراف والمدریۃ بالتحقیف القرن وشد ولسلاست مع  
 جواز التحقیف فان متفاععلن وسفعلن کلما یصیر مقفعن مرفوع علی انه فاعل کہا  
 او علی انها مبتدأ خبرہ الطرف المتقدم والحلۃ حال من لمسکن فی غمت کثرت  
 والسہمۃ تیۃ نسبتہ الی سمہ زوج ردیۃ وکانا یصنعان الرماح وهو یقصد الرماح  
 والحد الحدۃ وتمام الشی کمالہ وما یمیز بہ الشی مرفوعان علی الاستدراہ الطرف خبر تقدم  
 والضمیر ان الجبروان للمدریۃ والحلۃ لغت مدریۃ یقول فلحقن ہما والظافت ہی علیین وقد  
 کان لہما قرن حدیثا م حدہ وتمامہ کما الرماح السہمۃ وتمامہا مے گوید کہ  
 پس آن شکار سگان بدان دہ گاور سیدہ سچہ و دبان کیشا دند و او بر آہنا  
 شباخی متوجہ شدہ کہ حدت و کمالش بحدت و کمال رماح سمہ کہ او ستاد کامل بود

لان من عادة الكلاب وسائر السباع ان تصيب الصيد من خلفه او امامه يقول مختار  
 عنده وهي تحب في لغتها ان تكل الف حين منحا اس خلفنا واما حملاولى بان  
 يخاف عليها فانه يصاب احدها بمسمة كويدك بامدادان روانه كريد و حال ابرنج  
 كدردل خوشين مى گفت كه حفاظت پيش و پس اولى والسبب است چنانست يكى  
 از آنها ميرسد بغير شمشير چلدى او برپه سمجته تبه كه اگى چمي كويچا ناچا ميه  
 اسلى كه يي دوزار كى جگه مين قال حتى اذا نئيس الرماة وارسلوا غصفا  
 و اجرن فانما اعصاهما حتى غايه الخذف والارسل ههنا تنقد بعلى فانه  
 يقال ارسله عليه اذا سلط عليه ومنه قوله تعالى وارسل عليهم طيرا و الخلة جواب  
 اذا والوا و زائدة كانه قول شعرا مر لغتين مثلا اخبرنا ساحة الحى و استخرو  
 الجواب عند وف او نه كذا فى البيت الاولى و لاكن لم يرد قول الفار على جواب اذا  
 اذا كان باضيا من دون مسد و الاغصاف بالمجتبين فالفار مستر في الاذن  
 من الكلاب جمع على الغصاف و هو مدح فى الكلاب الصيد و الداجن المملوك  
 بالمكان و سكتة عن قوله لم يرد فى البيت و كرمها و عزها و القائل بالانفاق  
 فالفار الياس المنسحق و الاغصاف جمع عصام و عصمه بالضم و هى قلدادة  
 الكلب و اكثر ما يكون من الخلة فارسية گردن بند و هندیه پٹا و گنې بيس  
 التقليد و تشبها عن قمر و دامن و قد الاغصاف و هو وصف مدح فى كلاب الصيد  
 كاسترخاء الاذن يقول الشاعر فى اسير حتى اذا نئيس الرماة من نصيبا



نے او کو منو کہا یا تھا بلکہ جب مینی والا نہ رہا تو وہ سو کہہ سالکہ گئے قال و تو جنت

ر ر الایس فرا عما عن طهر غیب والایس قاعها التوبر

السمع واضع الاذن والزر یقید المہلۃ المکسورة علی المعجزة الصوت الذی

یسع من بعید والایس الاثنان و من قول الشاعر ع ونبدة لیس بنائش ی

ورائہ افزعہ المستکن فی الفعل للزر و طهر استعارۃ حسیۃ للغیب فان الطهر یکن

غایبا و السقام کسحاب المرض و عنی بہ یاودی الی الموت یقول و تمتعت صوت الان

من مکان بعید فافزعہ ذلک الصوت عن طهر غیب حیث لم یکن ثم الانسان والایس

مرضہا المہلک عے گوید کہ خوب گوش تہادہ بابک اسانی از دور شنید خج

او غایبانہ اور اتہ ساندچہ در انجا کسی بخود آوے مرض مہلک او مت عینہ

اوسنی کان و کھڑ آدمی کے ہنیک دور سے سنی چنانچہ اوس ہنیک نے غایبانہ

او کو چوٹا کیا اسلئے کہ وہاں کو سے نہتا اور آدمی بڑا روگ او کا ہے قال فقد

کلا الفرصین تجتنب انہ موئی الخافۃ خلغنا و اما ہما عذا سار فی العذۃ

و کلا الفرصین مستبد و تجتنب منع معمولہ حنبرہ و العنیر المقنوب کلا فانہ مغرور

لفظا و مشنی معنی و خلغنا و اما ہما کلا ہما بل من کلا الفرصین او حنبرہ مخدوف

والحجۃ الاسمیۃ تجاہا حال من المستکن فی عذت و الفرخ موضع الخوف و

تأیین توایم الدابة و المولیٰ بمعنی الاولیٰ وقد استشهد بہ علی قولہ تعالیٰ و ما واکم النساء

ہے مولا کم اسنے و لے کم و الخافۃ مصدر مجہول و حض الخلف و الامام بالک

والنہاء جمع ہے وموالغذیر فارسیہ الکیر و مالاب و سندیہ پوکہر و جہڑ و سر و منہ  
 امرت سر علم البدۃ المعروقة و صعا یک صاع و صعا یط موضع و صعا مضروب علی الطرفیۃ  
 لغت لمجذوف والتوام بالفوقانیۃ کغراب جمع توام و استغیر للمتوالی یقول جارت  
 و ذہبت فروخہ قمر و قمر فی عذران صعا ید سبۃ الحال لیالی سبعا متوالیہ کاملۃ  
 الا ایام اسبع لیال و سبۃ ایام مے گوید کہ در انگیر یک موضع صعا  
 مہفت شبانہ روز حیران و سرگردان مے گشت یعنی موضع صعا بدکی لالہ  
 مین سات رات دن برابر یا دلی چہلی سے پہرتی رہی قال حتی اذا بیست و  
 اسحق حالق لم سیدہ رضا عھا و فطا مہا یتقال اسحق الثوب اذا بلی و  
 استغیر بس الضرع و الحالق بالہتہ فاللام بالقاف الضرع الممتلئ من اللبن و لم یلب  
 مضاعف من الابل و هو افعال من البیل و الضمیر المنصوب للمحلق و الارضاع معروف  
 اللفظ لم تطلع الارضاع یقول ترؤت فی طلب الولد ما ترؤت حتی اذ لم  
 بیست منہ و جف ضرعہا الممتلئ من اللبن لم یجیفہ ارضاعہا الولد ثم قطعہا الار  
 بل حقیقۃ نقدان المرتضع مے گوید کہ در تلباش بچہ خود حیران و پریشان  
 مے گشت تا اینکہ چون بایوس شد و پستان شیر آمودش خشک گردید مگر شیر  
 دادن و شیر بریدن و راحشک کردہ بود بلکہ نبودن بچہ شیر نوش و راحشک و کنبہ  
 کردہ بود یعنی وہ ویسی ہے پرتے رہی بھان تک کہ جب او کو اس سے  
 اور ہرے ہرے تھن او کے سو کہہ لگی مگو و وہ کی پلانے اور دو وہ کی چھڑنے

روشنی خود چنان سے تافت کہ گویا مروارید دریائے است کہ رشتہ نظمیں را  
 پوشیدہ اند و از قضا کی خبر گزیده <sup>بدر</sup> یعنی وہ اندھیری میں ایسے حکمتی تھی جیسے دریا  
 موتی جی لڑے کو اوس سے دم کھچا اور وہ گرتی ہوئی چکا قال حتی اذا  
 انخسر الظلام و اسفرت بکرت تنزل عن الثرى از لامحا حتی  
 غایة المسبق و انخسر الظلام اذا انكشف و اسفروا غل فی سفر الصبح اے صبح  
 و بکرت سارت فی البکرة ای الغدوة و نزل معروف بعدی عن قال تعالیٰ فالیها  
 الشیطان عنہا و الثرى الارض النذیة و الا لازم جمع زلم اطلق فارسیہ و غیبیہ  
 و الحجة حال من استکن فی بکرت یقول بات فی ملک الحالہ حتی اذا انخسفت الظلمة  
 عنہا و دخلت فی بیاہن صبح سارت غدوة و طلاقا تنزل عن الارض النذیة  
 لما کان علیہا اشن المطر مے گوید کہ ہمہ شب در ان محنت مبر بردتا سیکہ چون  
 تاریکی زایل واد در سفیدی بگاہ دجل گردید همان وقت روانہ شد و حال این بود  
 کہ ہر زمین نہال پیاہش مبلغ نید عین ورات اوسنی چون یون گذارے چنانچہ  
 جب چاندنا ہو گیا اوروہ صبح میں دجل ہو گئی تو ٹہنڈے ٹہنڈے چلے  
 مگر گیلی زمین پر رسم اوسکی جتنی تھی قال علمت تردد فی ہزار صعاہد  
 سبعا تو اما کمالا ایا مہا و یقال علیہ کفرح اذا جاور ذنب و خاف و فرغا  
 و تردد و اصد تردد و حذف احدی التائین کما فی تنزل الملائکة و الحجة حال  
 و روی تلبہ من تلبہ و یس بچید فان اشاعر صبد و بیان قوت ہائے السیر و

اذا كان كذلك لاشتب في القدم فنيغ الماشي فيه والصاعد اليه يقول كانت  
 تدخل من البرد والمطر في جوف اصل شجر او كلبس اصل شجر يابس منفرد كابين باو  
 رمال ميل الى اسفل بالاشتمالك منها قتل عندها مے گوید که میا عث شدت  
 بر دانهای بارش متواتر و جوف پنج و درختی مے خرید که خشک و سالخورد و  
 در او آخر نود و نه می ریگ افتد و در ریگ رویش بجانب پستی مے گزاید و پاهای  
 قائم نشد یعنی جاپوش اور سینہ کی مارے ایک درخت کی کوکلی سوکھی جڑ  
 میں گہستی تھی جو سب سے ایک تھک ایسے تھلون کی جڑوں میں واقع تھی  
 جنکار تیانچی کو دھکا جاتا تھا اور وہ گالے ساتھ اوسکی آتی تھی قال و نصی مے

وجه الظلام منيرة كجائته البحر من سل انظامها الاضارة ههنا لازم  
 وجه الظلام اوله كوجه النهار و لظلام الظلمة و نصب منيرة على الحياتية و الحيات  
 نصب الحميم جوهر كبر مني فارسية مرداريد في الجاهل البحر و تحتل ان تحتل منيرة  
 و ان تعلق بالفعل المضارع و البحر لغت لمخروف اے الرجل البحر من  
 الذی کسبه من البحر و الصدف البحر و حشره عن الصدف النهر  
 و سله نزع برق و فعل محمول و متعلق مخدوف و النظام بالکسر ما نظم فيه  
 الدرر و نحوه من المحيط و الجملة متقدرت تقول و تضمنی في اول الظلمة و س  
 منيرة مثل حبات الرجل البحر و اوال الصدف البحر و قد نزع من منها  
 المحيط الذی نظم فاعلمت في تقطع مے گوید که در روے تاریکی بحال



يقال اعلاه اذ كرسه والطريقه الخط المستقيم والمنتن الطهر وطريقه خطه المستقيم  
 الاسود وعنى بالتواتر المطر المتوالى وحض المنتن بالذكر لانه منبت اعصاب الحركه فاذا  
 ابتكت الاعصاب ووجدوا لها يكون متفرجه فلا تقدر صاحبها على سير فضلا عن السريع  
 وكفره اخفاه ومنه الكافر فانه يخفى الشكر على نعمه الله وكيفر ما والمزارع فانه يخفى البذر في  
 الارض والنعام السحاب الغليظ وفيه شعاريه لليل فان الظلمه تؤيده والبرد  
 يضره بالا عصاب يميل بالثبث ويعلو خط طهره بامطر متواتر في ليله مظلمه ذات غمام خفي  
 نوحه غمامه كوكبه شب بامطر روبرو كد بارش باران متواتر بر خط مستقيم  
 پشت او دچنين شبتيره ميخيت كد ابرسيهش همه ستارگان پوشيده بود يعني  
 سارے رات اوسنی یون کاسے کہ رات بہر اوسکی مٹیہ پر اسی اندھیرے رات  
 میں برابر منہ پڑتا رہا جسکی کہے چھڑنے تار و کو چپا لیا تھا قال تجتبان اصلا  
 قالصا متنبہ العجوب انفا یسئل میا محھا الاحتیاف الدخول فی  
 جوف شی اور سے بچتا ہ من اجتناب القمض اذ لم یسہ ولقد جارے  
 الحديث مجتابی النمار اے لاسبی النمار والحجۃ حال بعد حال او خبر بعد خبر و  
 القابض بالقاف فاللام فالهکذا الیاس لانه تنقیص من یتیند الشی اذا تنحی کانه طرح  
 فی جانب والبار للظرفیۃ والعجوب جمع عجب وهو عظم الذنب واستغیر لموضرات  
 الرمال والانفا وجمع نفی مقصودا وسمی الرمله والہیام بالہار فالحمائیۃ کسحاب مالا  
 یتماک من الرمل فارسیہ ریک روان کھا فی الصراح وحضہ بالذکر لان الرمل

الملبایا سے گوید کہ چون گرگان آن مادہ کا ورازیچہ خود غافل یافتند بلا تاقل  
 او کردند و بدیدند و تیراجل خطائی کند عیسیٰ <sup>جسٹ</sup> پٹھون نے اوس گامی کو  
 غافل پایا اوسکی بچہ کو پھار اچھرا اور قضا کا تیر اپنے نشانہ سے بھین چوکتا غرض کہ  
 اسی ہین مٹی قال بابت و سبل و اکف من دیمتہ تروی الخمال و ائما سجا  
 یقال بات اذا درک لللیل و بات لفعل کذا اذا کان بفعیلہ لیل لای سبل السحاب اذا مطرو  
 الحجة حال تنقیر یق و اقمیت مقام الخیر ان کان بات ناقضا و الافی عطف علی بات و  
 الوکف السحاب الماطر و المطر من بانیہ و الدیمتہ بالکسر الماطر الذی یدوم فی  
 سکون بلابرق و رعد فارسیہ باران پوسٹہ و مندیہ جری و البرق فارسیہ سیر  
 و الار و افعال و تروے مضارع معروف منہ و الخمال جمع حنظلہ جمع الاشجار  
 و الرطوبات النبات و لصب دایما علی الحال و التجمام الانصباب الوافر مرفوع  
 علی الفاعلیۃ فسیقول او کہا لللیل فبات بحیکم <sup>کے</sup> یحطرا طر من مطر دایم ساکن بلابرق و  
 رعد بقی الارض ذوات الاشجار و الرمال ذوات النبات دایم الانصباب لکثیر <sup>کے</sup> سیر  
 و سہمان حیرانی و پریشانی شب بر سرش رسید و شب باین کیفیت میر برد کہ باران پوسٹہ  
 کہ درختان انجہ و تودہ ہی رلیک سبزہ خیز را سیرانی می بخشید و فیض او منقطع نمیشد برابر  
 می بارید عیسیٰ اوسی حیرانی بر گردانے مین رات <sup>کے</sup> گئی اور رات اسیو سیر کی کہ وہ <sup>کے</sup> چہرے  
 جو درختوں کی مینوں اور گھاس والے تہوں کو ترو تارہ کرے برابر لگی رہے  
 اور گوئی کہ ہرے قال علیو طریقہ متناثرے لسیلہ کفر الہی عظامہا

علی العفراء اے الارض والقہد بالقاف فالہا <sup>فالمعصوب</sup> المعصوب لا یفیش الکدر کالتغیب  
 والتنازع التناول کما مر وثو کسیر المعجزة العضو مع اللحم یجمع علی اشیاء الغنیم  
 یضم المعجزة جمع غنیم افعل صفت من الغنیم وهو بیاض فنیہ کمرۃ رما وود منہ  
 ذیہب غنیم فالمراد بہ الذیاب والکسب طلب الرزق والکواسب الجوارح ولین  
 المقطع والفعل مجہول ومنہ قولہ تعالیٰ اجر غیر ممنون الطعام بالوکل یقول ذلک  
 المدکود او طوفہا وصوتہا کان لولد <sup>بمقتضی</sup> مصرع علی الارض تناول اعضا ذیاب  
 جوارح کواسب الصيد لا یقطع عنہا رزقہا سے گوید کہ گردیدن و بایک بلند  
 کردن او براس یکہ بودہ کہ بروے زمین افتادہ و گوئے سفید رنگ و طعم گریختہ  
 شدہ بود کہ پوستہ شکار سے کسند و رزق آہنہا منقطع من گید و بعینہ پیر ناؤ  
 بولنا او سکا ایک ایسے بچہ کے لئی تھا جو زمین پر چھاڑا ہوا اور کچا وجیبے رنگت کا  
 تھا اور ایسے بھیڑیوں فی پٹا چپیر او کو برابر کیا تھا جو شکار کرتی رہتے  
 ہیں اور کہی ہوئی زمین رہتی قال صادق منہا غرة فاصبہا ان المنایا  
 لا تطیش سہا مہا یتقال صادفہ اور کہ وجہہ وضمیر فی الفعل للغنیم و  
 الحجة بیان لما سبق والغرة بالکسر الغفلة والضمیر المنسوب فی اصبہا بتقدیر  
 المضاف والاصابة القصد ولسیل والوجدان والمنایا جمع لمنشیہ و ہے  
 الموت المقدور والحجۃ اعد والاموات وطاش السنہم اخطا و ما اصاب یقول  
 وجبت ملک الذیاب غفلة من تلك البقرة فقصدن ولدًا فوجدنہ ولا تخفی سہا

افعل صدق من الخنس وهو تافه الالف عن الوجه مع ارتفاع قلیل فی الارض  
 فصار من الصفات الغائیة قال فی القاموس الخنار البقرة الوحشية وعلى  
 هذا لغت او عطف بیان واعرابه الرضع وضمیع الشئ تركه واسمعه ولفظه والفیر بالفاء  
 فالفینین کما مر ولد البقرة الوحشية ولسنجه والیریم البراح الزوال وقرنه لم یزل افعل  
 ما زلت فمضی لم یریم لم یزل والغرض بالضم الجائز والناحیه مضروب علی نظریة  
 والشقایق جمع شقیقة وهي ما یکون من الارض بین الجبلین تنبت الکلاز ولعلف  
 قال لقیط بن زرارۃ عرض الشقایق بل شیت اطعائاً والطوف التردد والبنعام الجوف  
 فالعین المعجمة غراب صوت الطیئة رحم ما یکون من صوتها علی ولد ما وستیقر لصوت  
 البقرة الوحشية یقول بقرة وحشية املت ولد ما یرکها ایاها فلم یزل تردد ما له صوتها  
 علی فی نواحی الارض الوعسۃ بین الجبال المنبئة للکلاز م لوید که ما دگا دو  
 که بچه جوزا با جمال و نادا نے یاد دادہ و سپر ازان در جواب اراضی گیا حنیر  
 کو ہا زان نالان و پریشان گردیدہ یعنی جنگلی گائی جس نے اپنی بچہ کو اپنے کمر  
 کو تاسی سے ضایع کیا او پھر وہ پہاڑوں کی ہرے ہرے رسیوں میں روتی  
 پکارتی ہے قال لمعقر قد تنازع شلوہ عنس کو اسب لا تمین ما  
 اللام متعلقہ بمحذوف کما فی قولہ تعالیٰ لمن اتقی اسے و لک المذكور من الاحکام من  
 اتقی فعلی ما یکون فی محل الرضع علی الخیرۃ فهو ظرف مستقر و یجزا ینکون متعلقہ  
 بطوفها و بنامها فهو ظرف لغو المعفر کمعظم اسم معنول من عفرہ اذا صرعه



ثم نزلت من ليل وسارت في طلب النار و دخلت في نهر و فرقت عنيا مملوثة من  
 النار متجيزة لقلبات او الاقلام محفوفة بين السباع ام هي مثل بقرة وحشية  
 اصابت ولديها سبع من السباع و خلفت عن صوحبهما ولا ينبا عن بقرة كانت  
 بالذئب القطيع وقد كانت هي باليقوم بالمرئك البقرة و يصيح في قهرت في امرها مگويد  
 يا ابن شتر مده بلان خرماده وحشي مسيه ما بکه باوصف بار و رس برشته يا برادر  
 و دم آبی نکشيد و برگياه انکفامو ذل بعد از مدته فرو داد و کچم تشنگی بتلاش آب  
 سرگرم شد و در جوبه خنجر نيد و خيمه اش کانت که پر آب و در میان نيتان و تسع بود  
 و يا مثل آنما دگا و وحشي است که بچه او طعمه در زندگان گرديد و خود او را نصيحت ياران  
 و خصوص از بشوا کله و راقاده و حال اسيدک آنما دگا و پشين که رهنما تمام کچم گويد  
 مدار دستي کار او بود و چون از دورافتاد کار او خراب گرديد عيني و ده ساند  
 ايسي گور خرنه که برابر ہے جو گها بن هوے پر ٹيلون پر چڑھے اور ايک مدت تک  
 و تان رہی اور پياس کی تکليف او ٹھاسی بيان تک کہ جب گرميان آئين تو بخي  
 او ترے او بلبي گدھی سميت ايک ندھی ميں کہتي اور ايک ايسي چشمہ کو چيرا  
 چوپانے سے بلالبل او بلنون کی بيع ميں واقع ہوا يا وہ ايسے جنگلي گاؤں ہے  
 جکی بچہ کو درندوں نے ہمارا اور اپنی رويہ سے الگ پڑے اور وہ گاؤں جو رويہ کی  
 الگ الگ جاتی تھی وہ او کی رنيق غوار تھی او سے الگ ہوئی قال حمدا  
 عنيت الفرير فلم عرض شقايق طوفها و لباها الخنا رخلار

میں گہس گئی اور ایک ایسے چتر کو چیرا جو پانی سے بھرا ہوا اور کنگریٹھی اوسکی  
 بہت گنجائش تینین قال محفوفہ وسط البراع لطیفھا منہ مضرع غابہ و قیامھا  
 نصب محفوفہ علی انہ نعت ثانی البین محذوفہ والوسط لکون الوسط طرف مثل میں  
 والیراع بالتحاتیۃ الہلیمین العقیق فارسیہ فی وسندیہ بانسی وکلمہ غشیہ والقی علی ظلمہ الحیدر  
 فی منہ للیراع حال من مصرع غابہ والمصرع کمعظم اسم مفعول من صرعہ والغابۃ الاحتمیۃ فارسیہ  
 نیتان وسندیہ چہا باویدا والقیام جمع قائم والحیدر لغابۃ نقول فخر قاعہ تار مملوۃ  
 محفوفہ فی القصب نیشا باو یقی لطل علیہا مصرع غابہ من لیراع و قیامھا منہ  
 مے گوید کہ چشمہ را بشکافت کہ در میان بنیہا ان واقع بود و قاعہ وہستادہ چشمہ  
 بران سایہ افکندہ و معینی السیر چشمہ کو چپہ را جو بانسیون کی پچا پیچ ہوا اور  
 گڑی پرے اور سیدی کبریٰ بانسیان کچہ سایہ ڈالی ہوئی تینین قال افشک ام  
 وحشیۃ مسبوغہ خذلت وما ذیہ الصوار قوا امھا النمرۃ للاستہنام وکلمت  
 اشارۃ الی الملح المذکورۃ خبر مبتدئ محذوف وام مقولہ لکونہا احدہما لاعلی البین وکلمت  
 بالوحشیۃ البقرۃ الوحشیۃ المسبوغہ البقرۃ الی اصحاب السبع ولد ما والحد لان ترک  
 المضرۃ وخذلت الطبیۃ وغیرہا معروضہ فاذا تخلصت عن صوحبہا وتخلصت فلم تلحق الباقیۃ  
 البقرۃ الی تینین القطیع کا تھا تہدیہ والصوار بالہمتین کتاب وغراب البقیۃ من  
 بقرات الوحش وقوام الشیء بالقیوم بہ لصیغ یقول افشک امھا مثل ملک الانان النور  
 صنعت الرمال مع کونہا حائلہ کہستفت بالطلب عن المائر صبرت علی العطش مدۃ

و كانت عادة منه اذا هي عرّدت اقدامها لمسكن في مضى وقدم و  
 الجبروني من الجمار الوحشي والمفوسب والمرفع المفضل والجبرور للثان ولضب  
 عادة على انه خبر كان وتاميث لفصل اعني كانت تلاميث الجبرور مشددا اذا حذر  
 وانحرف عن الطريق والاقدام التقديم يقول لمضى ذلك الجمار الوحشي وقدم تلك الاقدام  
 وكان تقديمه اياها عادة منه مستمرة اذا تافرت عنه وانحرفت عن الطريق مكيو  
 ان حروشي روان گردید و آنما ده را پیش خود گرفت و این خوی او بود که چون آماند  
 پس میماند و یا از راه منحرف میشد و را پیش خود میبرد و نهاده بعینه پیرو که یا در آن  
 چلا و اگر گهی کوگی لپیا و در پیه بندی هو می بابت او می تپی که جب ده راه سے  
 او هر او دهر تو جاتی یا کچه چي ره جاتی تو او سو کوگی دهر لیتا قال فتوسطا عرض  
 العسری و صدعا مسجورة متجا و را قلاهما يقال توسطه دخل وسطه  
 والعرض بالنعم الجانب و بالفتح ضد الطول و هذا اقرب و النسب للتوسط و الكسر  
 النهر الصغير و به فسر قوله تعالى قد جعل ربك تنحكما بيننا و صدعه فرقة و المسجور المملو من  
 المار و القلام بالقاف ككبار ضرب من النبت يقال له القاعلي نبت في المار و شبهه  
 و في طمعه نوع من الملوحة و روى القلاهما و القلم معروف فارسيه كلك يقول فضلا  
 كلاً و وسط عرض نهر و فرقا بافتنها عينا مملو من المار مستلاصقة القلام مكيو  
 پس آن هم و در میان جانب و یا عرض جوئی درآمدند و چشمه را بشکافتند که خود اوی  
 آب و قلا مانش و یا قلاش با هم پیوسته و بعینه پیروه دو نوایک ندر

فی الفارسیہ منیم ریزہ و تشبیه الغبار بالرفان و بالمانا معروف عندہم قال زبیر بیت  
 و جہت فالتفت بینہن و سببہا ہنہا غبارا کما فارت و ان غرتہ یقول فیزلامہا و سارا  
 سارا علی طالب و سارا و لا غیرہا و لا یزید طلالہ و تفتتہ کہ خان نار مشعلہ یوقہ و ضرامہا  
 علی اکل وجہ مے گوید کہ پس از ان تلمہا فردا آند و تلباش آبی روان شد و غبار  
 بر آنخفت کہ سایہ او پیر میویشل دود آنتی بود کہ ہنیم ریزہ مالش برافروختہ میشد و یعنی  
 بہرہ و دود او پر سے بچی او ترے اور پانی کی تلباش میں چلی اور او ہونی ایسے و ہول  
 اوڑھی جبکہ سایہ و در دورا و تہا اور ایسی ہر کسے والی آگ کی دہوین کی مانند تھی جبکہ  
 چپٹیان طہر کا تھی جاوین قال مشوہ غلشت نہایت عرج کہ خان نار ساطع اسرار  
 المشوہ النار التي تهب علیہا یح الشمال محسور علی انہا لغت مشعلہ و خستہا بالذکر لہا  
 رتحو انہا تہا کون شدہ الوقود و غلشتہ بالمعجبہ فاللام فامشعلہ خلطہ و لفعل مجہول و انما  
 العنصر الطری و العرج نوع من الشجر سہل شدید الاشتعال و السطوع الارتفاع و  
 الاسنام جمع سنام و سنام النار اعلیٰ و تکرار تشبیہ لہا مہشان الغبار کو وضع  
 الظاہر موضع المعنی یقول کہ خان نار سہل علیہا الشمال مخلوطہ بعضین طرحے من عرج  
 کہ خان نار مرقع اعالی ہسبہا مے گوید کہ چون دود آنتی کہ ہوا سے سہل  
 بران و زبیدہ و بباخ تازہ دخت عرج انباشتہ گردیدہ چون دود آنتی کہ ہر کالہ  
 او بلندگی گرفتہ یعنی ایسی آگ کا دھوان جسپر شمالی ہوا چلی اور دخت کی ہری شاخیں  
 او سپردالی گئیں ایسے کا دھوان جبکہ و گئیں بہت ہوا بہر تھی ویر لال غمضی و قد ہما

غزلہا سہل و تفتتہ الغند  
 والد و من جمع خان علی  
 خلاف القیاس

سہل و تفتتہ  
 سہل و تفتتہ





گذاری که گھاس پر افتگی او چانی پیرنی سے ایک عرصہ روکی رہتے قال  
 رجاء بامرہا الی ذی مرقہ حصہ و کج حرمتیہ ابراہیم الطاہر ان لفعل المذکور  
 من الرجوع الامانہ والبالا لتعدیہ او الملائمہ والمرة بالکسر القوة ومنہ قولہ تعالیٰ  
 شدید القوی ذومرہ والحدید بالہملات الثلث لکنف الحکم عسنی بہ الراس  
 القوی المستین والحدید جواب الشرط المذكور والنج بالضم الفوز بالمراد حصول المطلوب بقیال  
 نخب الحیثہ اذا حدثت والضمیۃ الغزنیۃ اس الامر الذی قطع والت رفیہ للاسمیۃ  
 والابرار الاحکام بقیال ابرم الامر اذا حکم والحدید فخرت فخرت بلش بقیال حتی اذا کان  
 ذلک رجاء بامرہا الی راس قوی مستین علی عدم مصمم وانما الفوز بالمطلوب احکام  
 وضمیمہ فانہ لا یتلاف عن مے گوید کہ چون امر مذکور واقع شد امر خود را بجانب  
 مستین آوردند و در امر خود غور بلیغ بکار بردند و حقیقت این است کہ حصول مطلوب بامر  
 تضمم احکام اورت یعنی وہ دونو سوچی اور راس محکم کے سامنی اپنا قصہ لا  
 اور بات یہ ہے کہ مطلب کا پورا ہونا اور اس کا خوب مٹانا اور بکا کرنا ہے قال و  
 رمی دوا برہا السقی و تہیت ریح المصالحین سومھا وسھا مہا الر  
 ہہنا استغارة لاصابة الشوک ونبیہ اشعار بان الشوک کان کالسهم الحدید والحدید  
 عطف علی جواب الشرط فیکون مجموعہما سببا للامر الآتی والدوا یر جمع دایرة و  
 ہی موزن الحیثہ والضمیر المجرور للملغ مع اشتراک الحما و فیہ لما انھم اذا جمعوا میں المذکور  
 والمونث ثم انھما و لھا انھما و المونث لا غیروان کلان کلاہما مقصودا ومنہ قولہ تعالیٰ

و حال این بود که خود بالاس آنها می آمد و چون دید بان چپ و راست میزد و دید بان  
 گاهش نشان آب گلبه مذاشت و آنچه که از نرسیده شود صرف سنگهای نشان بود  
 چوبی صیاد انجمنی رسید **یعنی** وادی ثبوت کی تهلون پر لچر یا و حال یہ تھا  
 کہ آپ اور پڑھتے تھے اور دید بانوں کے طرح ادھر ادھر دیکھتے تھے اور خود دید بانوں  
 کی ہٹکانی جاتی پڑھی تھی اور گھر سے پتھروں کی سوے کو بے درغے کے چیز و نان تھی  
 یعنی شکاری کی بومین اینہی و نان تھی قل حتی اذا سلخا جمادی **شہ صبرا**  
**فطال صیامہ و صیامہا** کلمۃ حتی متحد و ف و سلخ فلان شہر امضاہ و  
 انسخ اذا مضی و جمادی کجہارے من اسماء الشہور معرفۃ منوشہ و يقال للاولی جاد  
 حمۃ و لا اخرے جمادی ستہ و کلنا ہما بالاضافۃ و الاولی خامسۃ الشہور من غرة  
 المحرم و الاخری سادسہا مینہا و جزو الوحشی مہموز اللام اذا کتفی بالکاء عن المار و منہ  
 الجوازئی للوحش و الحبلۃ حال بتقدیر و کفی قولہ تعالیٰ اذا جاءکم حصرۃ صدورہم  
 او عطف علی سلخ و حذف العاطف و الصیام منہا اللام ساکن عن الایثار فیقال صام صیام  
 اذا اسکن عن الطعام و الشراب و النکاح و السیر یقول منکثا منہا مکثا طویلا  
 حتی اذا امضی جمادے الآخرے و کانا قد کتفیا بالرتب عن المار و طال  
 اساکہ و اساکہا مے گوید کہ مدتے در انجا بسر برد تا اسیکہ چون ماہ  
 جمادی الثانی گذاردند و برگیاہ گفتا کہ دند نویت اساک ہر دو بدرازیسے  
 کشید **یعنی** وہ بہت دنوں دیاں ٹہرے یہاں تک کہ جب چہہ مینہ یلین

کہ از گردن گور حسان خسته و غم شیده شدہ از بیک آن خرمادہ چون دیگر بادگان  
 بار دار رنجبختی شدن نفرت و کرمیت و در شیار ردی میل و عجب داشت در  
 سٹ باروری و افتادہ بود بعینہ اس گدہی کو ایک ایگدہ تہلون کے چڑھائی پر  
 لیچر یا جو گدہوں کی کاسٹنہ سے ہولہ بان ہو رہا تھا اور اسلی کہ وہ گدہی لگواتی تھی اور  
 برٹی بڑے چپیزون کی کہانے کو دوتے تھی اسکی کہان میں ہونی کے سٹ میں پڑا تھا  
 قال باحرۃ الثلبوت یز با فو قہا فخر المراقب خوفہا ارامھا الاخرۃ جمع  
 حریر یا ہتہ فامحبتین لبث من الرمل ولسبار زایدۃ توسلت لافضا معنی یغفل و المجرور  
 بہا ظرف و ہو بدل من المحرب و الثلبوت بالمشقہ فاللام فی الموحۃ کخزون ارض میں ط  
 و ذیمان و تیل وادور بالرحیل مہموز اللام علامکان مقفعا و رقب العدر و بحیث یحظر  
 بینا و شمالا و المجرور فی فوقہا للاخرۃ و المحملۃ حال و یفسر تقدیم القاف علی الفاء المکان  
 الخالی عن المار و الکلام مضروب علی انہ حال من الضمیر المجرور و اضافۃ لفظیۃ و المرتب  
 جمع مرقبہ و ہو ما یرقب فیہ من مکان عال و یقال لہ فی الفارسیۃ دیدبان گاہ و عنہ  
 بالخوف ما یخاف منہ مرفوع علی الانبیا و الارام جمع ارم و ہو ما ینصب علی الطريق من مثل  
 الحجارة و عنی بہا الاحجار المنصوبۃ و المحملۃ حال و الصنید ان المجرور ان اللاخرۃ یقول بعلیہا  
 رمال الثلبوت فقد کان یبعد فی اعلا یا وینظر منینا و شمالا کالربیۃ و كانت مراقبہا خالیۃ  
 عن المار و الکلام و اما کان ما یخاف منہا احجارا المنصوبۃ حیث لم یکن منہا عین و لا اثر  
 من کلب و لا صیاد جمع گوید کہ بالای ریگ پستہای ثلبوت اور اسے برد



ویدل علیہ قولہ الاتی مسیح فانہ یقال لہما معضض مکح اسم مفعول ویکنے بہ عن قوتہ وشیبا  
 قال القریب یصف ہما روحشیا بیت بجاجتہ کح من الشرب حالتہ و حار کہ  
 الکدام حصیص یقول اوکا ہنا اتان وحشیہ حلت لہما روحشی قوسے شاب غیرہ طرہ  
 ایہ صخر ہما ایہ وعصہا علیہ مضار مکد و حار و شامے گوید کہ یا اوآن گور مادہ بیت  
 کہ انجین گور خروچوان باور گر دیدہ کہ از راندن و زدن و گزیدن و گزرن گوران ریش و بد حال  
 شدہ یعنی یا وہ جوان گور خرسنے ہی جو ایسے جوان پٹھی گور خرسے کھان ہوے جو او ر  
 زگور خردن کی رگیدنی اور مارنے اور کاٹنے سے حال سے بیجاں ہوا قال علیہا بہا حار  
 الاکام مسیح قدر ابہ عصیا تھا و حار ہما یقال علاہ اذ اکرب والبا للنفدیۃ او  
 للماستبہ و نصیر للملح والحدب محرکہ المكان المنقح من الارض ومنہ قولہ قالے  
 و ہم من کل حدب منصوب علی الطرفیۃ المحضۃ والا کام بالکسر جمع اکمۃ و ہے استل  
 من الرمل و کل موضع منقح و المسیح تقدیم المعلنین علی الحبیم کمعظم الحمار المعضض  
 من فروع علی انہ فاعیل الفعل المذكور و عنہ بہ الاحتب المذكور علی التخرید و الحمد لغت  
 طبع و را بہ اوقعہ فی الریب و عنہ لعصیا تھا عصیا تھا علیہ فی التذوقان ایسی  
 تکرہ الجماع والوحام بالواو فالمتکلم بحساب و کتاب الشہوۃ الفاسدۃ الی تقرض الجمالی  
 فستہی الاشیاء الردیۃ والخاصۃ یقول یعیدو سبک الملح مکانا منقحاً من الاکام  
 حمار معضض منہ قد اوقعہ عصیا تھا علیہ فی لہب و وسیلہ فی الاشیاء الغیر المتعادۃ  
 فی ریب من جہاں مے گوید کہ آن خرمادہ را بالای سہتہا ہی رگیک گور خرسے می بڑ

والجنوب عند الشمال ويكون شديدة الهبوب والجهايم الجسيم كسحاب السحاب الك  
لما وفيه او الضب ما كان قبيح من المارد الضئيل المجرد للصبار على انه منها والعرب  
تشبيه الناقة تشبيه الجهايم قال القزويني صيف الناقة بيت تروح اذا راحت برواح  
جهايمه باثر جهام رايح منصرف وفي الزمان حال من الضمير المجرد في لها وليبيت  
الشراطه كقولهم واذا كان شأنها ذلك فيكون لها نشاط وسرعة وهي في الزمان كاتفا  
سحابة حمراء سرع في سير جهام مع الجنوب وهو من ابعاضها مع كويدك ذلك  
حال مذکور او انشأ طي وسرعتي باوصف كشيدن زماش مع باشد که چنان منظر مریای  
اگر بیا بری است سرخ که پارهای کجایش یاری بجنوب می شتابد یعنی جب حال  
او سکاوه هووسه تو مهنار که کهنه برایشی بھلکی جاتی ہے سیر بال بادل جبکی خالے  
بکری جنوبی کے ہوا کے زور سے دوڑتی ہیں قال ابو سعید الاحتمت للاح طرد  
الفحل وضرعها وکدامها کلثة وللا بهام واستنوع والمخ حسن الاتان الوحشية  
التي قرنت ان تجل وقد اسودت حلتها ما مرفوع عطفها على صهباء ودسقت الاتان  
اذا حملت والاحتمت بالحاء والمهمة فالعاقف فالموحدة الحمار الوحشي الابيض البطن او  
الخاضعین وقيل مطلقا ولا عسيرة والطرد الدرع الشديد والكدام بالذال المهمة  
العصل الليمور وسطر الفحل ضربها وعر زامها الفحولة جمع فحل كالفحل والعظام بالمهمة  
فالمعجمة عض الفرس واستنوع بعض الحمار وكلاهما بدل من الطرد وحيث حذف العطف  
والضمير المجرد للفحل واصفاته المصادرة من اضافته المصدر الى الفاعل وضمير المفعول محذوف

ایسی مائے کی ذریعہ سے حاصل ہے جسکو سفرون کی مار مارنی تھکا دیا  
اور اوس میں سے کچھ ہی بسترے چوڑا بیان تک کہ پیٹھ اوسکی پیٹ سے لگتی  
اور کوٹان اوسکا بہت پیٹہ گیا قال واذن تعالیٰ لھما وختہ رت و لقطعت

فوجہ الکمال خدا مہا یتقال تعالیٰ لحم البعیر بالغین المحجۃ اذا ارتفع لحم علی روس  
العظام و ذہب و فنی و یکن ان کنی بعین لغتہ فان الشئ اذا قل علامتہ و لا یقصر  
ذلک بل لا بل یستقل فی الحنیل قال طرۃ بیت و تفرغی اللحم من بقا ہا و تقا  
فنی قب کا لحم و ختمہ البعیر اذا قل و یغنی و الکلال الاعیار و الحزام بالمخجۃ فالہمۃ  
کتاب جمع خدمتہ وہی لیس الغلیظ الحکم کیون کا خلفۃ شہد فی رشح البعیر فشد الیہ  
سیور لغتہ بقول اذا ذہب لھما حیث یقع ما بقی منہ علی روس عظامہا و عجزت  
عن السیر و قطعت السیر الی تشفی ابرسا غیثا شد التغال بعد کمالہا جسے گوشت  
کہ چون گوشت او بر استخوانہا شیش بچید و بسیار دامند و دواہا کی کعبہا نعل ہا شیش  
می بندند بعد از دامانگی پارہ پارہ گرد عینی جب وہ ایسی وہلی ہو جاوے  
کہ گوشت اوسکا ٹہیون پر چرتی اور صرف چڑا اور پڑیان بسترے رہ جادین اور بہت  
ہی ہنگ جاوے اور وہ ستمی جسے اوسکی نعل باندے جاتی ہیں ششکینی پر کڑے  
کڑے ہو جادین قال فلہا ہبات فی الزمام کا ہا صہبا و خف مع الخوب  
چہا مہا الفار خزانۃ و الہباب النشاط و السرعۃ و الصہبار الحمار بقلیۃ الحمرة  
لغت سحابہ و خضہا بالند کیر لا ہا لا کیون منہا ما رقتہ خفیفاً و خف اسرع فی السیر

قالام فالهتاء اذا غمرت في شيها اے ما استقامت فيه واستقيم الخرج عز  
 الاعتدال والصغير في الفعل للجائده ذراع الشئ اذا مال عن الطريق المستوي  
 وقوام الشئ ما يقوم به يقول واعط من بجانك عطار خربلا ومنرا مع ذلك لك  
 ابن نقطه اذا ضربت مجامته عن الاعتدال ومال قوامها عن الاستقامه والصلح  
 مے گوید کہ ہر کہ تو بیک معاملی مکنذا و اعطار گر ان بدہ و باوجود این امر اگر  
 بیک معاملی و از جادہ <sup>اعتدال</sup> انحراف و زود صلاحیت او باقی نماند اختیار بریدن  
 و سرخو و گرفتن ترا باقی است یعنی چو نتیجہ سے اچھا معاملہ برتے او کو بہت  
 دینا چاہیے اور جب چال او کے سیدھی نہی اور بات میں فرق بلکے تو اوس سے  
 ٹورینکا اختیار حاصل ہے قال طلیح اسفار ترکن نقیۃ منها و حنق  
 صلبہا و سنا مہا الباء للاستقامۃ والظرف متعلق بباق و طلیح فعل فی  
 معنی المفعول من طلیح فلان عبیرہ اذا انقبیہ ستری فیہ المذکر والمؤنث  
 و الذکر وقع تحت المائدہ والصغیر ترکن للاسفار و حنق بالمہلک فالنون اذا  
 الحتم بالجن من الہزال والصلب عظم الظہر یقول و صرک باق برکوب ناقہ  
 مجرۃ بالاسفار کلیمۃ من اسفار ترکن منها شیا قلیلا حیث یصلق عظم ظہر ماوسنا  
 بہ ربطہا من الہزال مے گوید کہ ازوے بریدن بذریعہ چنین شتر مادہ باقی  
 کہ در سفر نماندہ شدہ و کثرت اسفار ازوے قدرے مگذاشتہ و استخوان نشیہ  
 کو یا نش یکم لاغرے شکم او چسپیدہ یعنی بچکا و اوس سے ٹورینکا اختیار



وہ یمن میں آئے اور پھر ظنم او کی ٹہرنے کا موضع وحاف القہرے یا ظنم  
ہے جو اس سے لگا ہوا ہے قال فاقطع لبائہ من تعرض واصلہ وشر واصل  
خلفہ صراحھا اللبائہ الحاجۃ من غیر فاقۃ وضرورۃ وقرض بقصدے و صار عرضۃ و متعلقۃ  
مخدوف و الخلفۃ نعیم الخلیفۃ قال عم کرم بہا خلفۃ لہا ہا صدقت و بالکسر الصدیق ذکر اکا  
اوانشی و الصراحۃ صلب اللہ الصارم من صرمۃ اذا قطعہ و لب اللہ فی الکفیفۃ و روے  
و الخیر و اصل خلفۃ تقیول و اذا کان الامر کذلک فاقطع عنک حاجۃ من بقصدے  
اذا قطع الحاجۃ عن بقصدے و صلب للذوال و الانقطاع و لا تنال بہ فانہ صار ملحقہ تو  
علی الخلفۃ من غیر و شر من یصل الخلیل بن یحییٰ کہ لک و لا تنال بہ فان خیر من یصل خلفہ من یصل  
من غیر مبالاۃ بہا و الاخریۃ و فرع میگوید کہ چون نوبت بینیجی رسید پس حاجت بخیر  
انکسی منقطع کن کہ یصلہ و در عرض قال باشد یا بخیر پر دای کہ کن از دستان برد و بدترین ہو نہ بخیر و تنان  
کسی میداشت کہ در بریدن انہ کا بر دیا و فرقیش منال کہ بہ آشتیا یا بخیر و بدترین ہو نہ بخیر و بدترین ہو نہ بخیر  
و پیش کشی الخیر کہ وہ یمن کی گدے تو ایسے آدمے سے حاجت نہ کہ یا ایہی آدمے  
کے حاجت کی پروا نہ کہ جو آج کل میں الگ ہوئے والا ہے اور اللہ وہ بڑا مہربان والا ہے  
جو تو کر آشتیا نہ ہو یا او کی پروا نہ کہ اس کی کہ وہ مہربان والا ہے یا ہوتا ہے جو جوڑے  
او توڑے ٹوٹتی پر نہ کہ توڑا دے قال و احب المجاہل یا الخیریل و عمرہ باقی اذا  
ظلمت و نزع قواحمہا یقال حبہ اذا اعطاه ایہ و المجاہدۃ المغامرۃ الحسیبۃ و الخیرۃ  
و الخیرۃ و الخیرۃ العطار الخیریل و الوہب و الصرم القطع و ظلمت الدابۃ بالطار المعجۃ

و لکن صرف للضرورة و رجام بالمهتة فالحجیم کتاب موضع آخر مقبل بفردة  
 ولذا اضيف اليها يقول خلت بالجوانب الشرقية من جبل اجا و سلی و حلت  
 بموضع محقر تقسمها جبل فردة ثم تضمننا راجعا اليه سقيل به مے گوید که  
 بجوانب شرقیہ اجا و سلی در بلاد طی دو کوه معروف و مشهور اند و یا در موضع محقر  
 در همان بلاد واقع است و سرد آند و بعد از ان کوه فردہ و بعد کوه موضع جام  
 کہ آن ہر دو ہم در بلاد مذکورہ واقع شدہ و در کنار ش گرفتہ غرضکہ دورے  
 در دوری در میان آندہ بعینہ وہ بنی طے کی پہاروں اجا و سلی کی شرقی  
 جانبوں میں باید باقی موضع محقر میں جاو ترے پہاروں کو فردہ پہاروں و بعد اسکی موضع رحا  
 گو و میں علیا غرضکہ کوسون کا فاصلہ طے نا گیا قال فضوا لوق ان لم یستطع  
 منها و حاف القهرا و طے لھا محھا صوائق بضرب الصاد بالمهتة مرفوع علی الخیرة و  
 امین اذا اتی الیمین کا عرق و آشام و مطنة اشے کبیر المعجیة بالطن انہ فیہ و حاف  
 القهرا بالواو بالمهتة فالفا و کتاب و القهرا بالقاف فالطیة موضع معروف و الطیام بالمهتة فال  
 کہ مال آخر مقبل بہ و الضمیر المجرور و لو حاف القهرا تاویل لستبعة و الاضافة للملازمة  
 میںہا بقول فمنزلها صوائق ان دخلت الیمین بعد الباء ثم طنة منها و حاف القهرا و  
 طنی ما الذی ہو مقبل بہ مے گوید کہ بعد از ان منزل او موضع صوائق است  
 اگر در بلاد یمین و رآندہ و بعد از ان مطنة قیاس و حاف القهرا و یا طیام او سنت  
 کہ قریب او واقع شدہ بعینہ یہر منزل او سکی موضع صوائق ہے اگر

کالی کو سون جاٹرس اور طنی تیلنے کے وسیلی ٹوٹ مٹ گئی قال مرثیہ جلدت  
 بغیدہ و جاورت اہل الحجاز فاین منک مراہما یقال حله وعلی بہ اذا  
 نزل نید و نید بالغار فالتماتیۃ فالذال المہتہ مار بشرقی سلمیٰ احد جبل طی قال زمیر  
 عم مار بشرقی سلمیٰ نید اور گنگ دیاعدرہ نود الاتی مشارق الجبلین الحج  
 علی مایاتی تفسیرہ وجادرہ صار جابرہ والحجاز نکۃ والمدنیۃ والطایف و یقال ابن ہذا  
 منک امی بعد منک بعد یبیدا والمرام القصد والمعتقد یقول ہی من نبی مرہ بن  
 عوف نزلت بغیدہ وصارت جاورۃ اہل الحجاز فاین منک ان نقصد ما ورتہ من  
 اہل نجد فاصبر علی من اقامتہ گوید کہ نوار از نبی مرہ بن عوف است کہ برآب  
 نید رخت انقامت انگذہ و بجوار اہل حجاز پوسستہ پس تو کجی و او کجی معینی وہ بنو  
 مرہ بن عوف بن کی ہے جواب نید پر پھر یہ ہے اور حجاز کے رہنی والو کنی پر بن  
 ہو گئی ہے یہ تو کہان اور وہ کہان اب نقد اسکا بہت بعید ہے قال مشار  
 الجبلین او کجی فتمتہ فخرۃ فرجا حما الطرف متعلق بخبر وف او بدل باعادۃ  
 الحجاز و معنی بالشارق الجوانب الشرقیۃ بالجبلین جبل طی اجاؤ وسلمہ و کلمہ  
 اولسک اد الایہام و کذلک لآئیتہ فی البیت الاتی والحجج تقدیم الحار علی الحسیم  
 کمعظم موضع فی بلاد الطی و تیل مار قال طفیل التمیم فذا تو اکما دفن اعداءہ الحجر  
 و قال امر لقمیس علی لیل نبات الطلع عن حجر و فردۃ جبل فی بلاد طی  
 منفرد عن البیدین المذكورین و لذلک سستہ یہ غیر مضرف للعلیۃ والثانیث

رخصت دست الحیر العسیر و کلا با بطل من الاستبراع و حبل التثبیح حال من العذر المبرور  
 فی زانیہ یقول مفت ملک الابل و فارقت السداب و ہی کانهما مثل استبراع وادی  
 و احجارنا الکبار اسے قلع مشابیح المشرقة سے گوید کہ شتران سواری آسان بڑا  
 رانده گردید و کواب آنها را نگذاشت و حال این بود که چون کر نامی و سنگهای و گشت  
 وادک پیشه طاهر و با هر سه خود عیسین و وادک تیز نیایاکی گئی و او پستی ریشی نے او کو  
 چپوڑا یعنی وہ اس سے باہر نکل گئے اور حال یہ تھا کہ وہ وادے پیشہ کی طور  
 کی جہاد اور بہتر معلوم ہوتے تھے قال بل مائدہ کر من نوار و قد ناست و قطعت  
 اسبابها و رماها بل لا انتقال من حبلہ سے حبلہ و ما استنفها سے مضویۃ علی المضویۃ  
 من فعل مذکور و یجزان کیون موصوۃ مضویۃ لفعیل حذف و تذکر اصلہ تذکر حذف  
 احدی التائین و نوار علم امر و من بنی مرۃ بن خوف بن سعد بن ذبیان و لدنکاب  
 قال مرتبہ مسببی علی الکسر قطام و خدام و الو او حالیت و اسے بعد و انقطع لازم و  
 الاسباب الجبال و الرمام بالکسر جمع رمتہ و هو نقطۃ من کسبل و کلاهما استعارۃ للعلم  
 و الوعد و الوصلۃ و منه قوله علی و قطعت بهم الاسباب نیاطب لفس و نقول بل تبا  
 شے تذکر من نوار المرتیہ او دع مائدہ کرہ مہا و قد بعدت عنک من مدۃ و انقضت  
 عہد و ما تخلف و عودہ سے گوید کہ چہ یاد میکنے از نوار دیا بگذار آنچه یاد میکرد  
 از ان و حال اینست کہ او از تو بغیر سنگھا دور افتاد و عہد و پیمانش ہمہ گسستہ گردید  
 یعنی اب تو کیا نوار کو یاد کرتا سے یا چوڑا و سکی یاد کو اور حال یہ ہے کہ وہ تپہ



وین جماعت مختلفه کان نعلج توضع نکلماست فوق ملک الابل و طبار و خیر و شفا  
 علیہا و الحال ان آراہما عاقلہ علی اولادہا اسے نظیران بالشفقہ کما تظہر فیہ الطبار و ال  
 اولادہا — مے گوید کہ گردہ گردہ در ہودا نشند و چنانست ہود کہ مادہ گاون  
 موضع تو صبح و آہو مادگان موضع و جبرہ پستان نشستہ و حال اسیکہ آہو مادگان سفید  
 و ہا بچکان خود را چشم محبت مے گزند غرض کہ آن زمان ہودہ نشین پشیمان این آہو مادگان  
 مے گزند نقد یعنی وہ ٹولی ٹولی ہو کر سوار یون پر سوار ہوین گویا وہ موضع تو صبح کو  
 سرا گایان اور موضع و جبرہ کی ہرنیان ہین جو اوشون پچسپی ہین اور حال یہ ہے  
 کہ گورے ہرنیان و ونین کی اپنے بچوں کو پیار کے میٹھی نظرون سے دیکھتی ہین یعنی وہ  
 ہودہ نشین پر یان ان ہرنیوں کی اکہوں سے دیکھتی ہین قال حضرت ورا یلہا السرا  
 کا ہا اجراع میشتہ انہا و رضا ہا الحضر بالہندہ فالفار فالمعجۃ الدفع و  
 بالفضل مجمل و المسکن فیہ الابل و المزانیۃ الفاروقہ ہی من النسب المکررۃ فان من  
 فاروقہ نقد فاروقہ و بالعکس ففاروقہ السراب ایاما ہے مفارقتہا ایامہ و السرا  
 معروف بقال لسنۃ الفارسیۃ کور و کراب و فی الہندیۃ دبوکا و قناریا و  
 فیہ اشعار بان کان دکن وقت الہاجرۃ و الاجراع جمع حبرع و ہونعطف  
 الواو سے فارسیۃ خمرو و و در کشت و ہندیۃ موٹ و الحقیقۃ باعتبار الاجراع و ہیش  
 بالکرواد فی طریقی الیامۃ اسدۃ و قد تہتم غیر منصرف للعلیۃ و التانیث و ال  
 بالثقلۃ شجر معروف فارسیۃ کز و ہندیۃ جہاد و لچی و الرضام بالہندۃ فالمعجۃ جمع

بیان لفظن بالمعنی المذكور وحسنه احاط به طمس الله الفی علیہم وسلم کنه یعن وروح  
الروح والکلمه علیہم وروی بعضی وجمع عدا العیدان والروح نوع من الثوب الخ  
المتخذ من الصوف فیلین علی الہودج والکلمه بالکسر الترقيق والصوفه المحمره تلقی من  
علی راس الہودج مرفوع علی انہ فاعل الطرفین والقلم بالقاف فالملقه لکتاب الہی  
الامر وثوب لون مصفوش والاضافه الی الکلمه لادنی ملائکة والحجۃ الطرفین تمامت  
روح یقول خلن الہودج من کل ہودج محفوظ بالشیاب یطرح علی عیدانہ ثوب  
تخین من الصوف صیانہ عن الشمس علیہ ستر رقیق وستر آخر امر اولون من الشمس لدریۃ  
مع گوید کہ ہر یک از ان ہودج ہر یک ہر یک مختلف پوشیدہ شدہ ہو و چنانچہ ہر  
ہر یک از ان ہر یک شمع زفت بود کہ بر ان ہر یک پوشیدہ و رنگ و دیگر رنگین و نگارین انداختہ  
بودن یعنی ان ہودج ہر یک ہر یک طرح طرح کے کپڑے پڑے تھے چنانچہ ہر یک ہر یک  
کبار اوسے کپڑا تھا ہر یک ہر یک تپلا ہر یک کپڑا اور دوسرا لال یونٹون کا پڑا تھا قال  
زجلا کان لغاج توضیح فوقہا و طبارہ و حبرۃ عطفاً آراہم الزجل بالمحجۃ  
فالجیم جمع خیم یعنی الجماعۃ مطلقاً و قیل من الناس خاصۃ مضروب علی الخیمۃ  
من الضمیر فیکسوا او من قطن او منسجۃ بقبرۃ الوحش والمجور فی فوقہا للابل بلالہ  
الہودج و توضیح و حبرۃ موضعان و الطبار عطف علی المغارج و العطف جمع عطف  
من عطف علیہ اذ مال الیہ و شفقت حال من الطبار و الیریم الطنبی الامضی و الضمیر  
المجور و للطبار او لکلیہما فالکلام بعض الطبار و کذا بعض الکلم یقول قد خلن الہودج

خیامها يقال شاقه فاشفاق اسے جعله شاقا فصار شاقا والظعن جمع طغنية  
 وهي امررة تكون في الهروج والحی القوم واللام فيه للعهد وتحمل اذا ارتحل تكنت المرة  
 اذا دخلت في الهروج نص عليه في القاموس والصنيرة في العفيلين للظعن دون الحی  
 وذلك جائز عندهم قال بيت وصافيت سنوا ناسم ارفهم هواي ولا الودی كنت علم  
 وفي الحديث فاخذوا قضبة يذرعونها والصنيرة في العفيلين لازواج السبی صلعم ولقطن  
 فكتب جمع قطن وهو شجر الهروج ويقال له في الفارسية شنجیه هو دود ویدیه قوله  
 الآتی من کل محفوف فانه بیان له وقد سبق انهم یسینون الجمع بان یاتوا بعده من اللفظ  
 علی کل افرادیه دلایلا یمکن ان یمکن جمع فظین بمعنی الامار والحشم والجماعة او یکون بمعنی  
 شایب الفظن كما توهم فانه لا یناسبه قوله الآتی من کل محفوف یظل عصیه کما لا یخفی و  
 الصریرة الصوت وصرا اذا صاح شیدا والحنیام جمع خیمه وهو ما ینسب من عیدان  
 الشجر ولعل المراد بها العیدان والصنیرة الحجر وللقطن شایط لبف ونقول شاقک ظعا ین  
 هو لار القوم صین تحلن ودخلن شجرات الهواج التي یقوت عیدانها من ثقلها  
 صوتا شیدا می گوید که زنان هو و نشین القوم ترا وقتی در لباسی شوق انداختند  
 که بار بار بسته در شنجیه بوده با فروشتند که چه بای آنها اندگرانی ایشان آواز میداد  
 یعنی اودن لوگون کی بوده دای عورتون نے ایسے وقت میں تجو شفاق کیا  
 کہ جب وہ بوجہ بہار باندہ گر ہو دن میں گیس میں ہیں جس کی کڈٹان او کے بوجہ  
 بولتی ہیں قال من کل محفوف یظل عصیه زوج علیہ کلمه وقرامها

المقید دون المقید بقول فوقت فی ملک الدین اسلھا عن اہلہا و کیف سوائی و  
 سوال من معنی اطلاق قدیمہ صما لا تجیب سائلا و لاسین کلامہا لاحد حیث لا یتکلم بشے  
 سے گوید کہ چنے در آنھا توقف ورزیدم و از ساکنانش پرسیدم و چه پرسیدم  
 از ان آثار کہ و کہنتہ کہ جواب سائل نمیدہد و بجز گویندیشو یعنی من نے وہا  
 توقف کیا اور ادنیٰ سے کہند روئو او کون کو پوچھا مگر کیا فایده پرانے بہرون سنی  
 پیچہ کا جو جواب ندین اور بات مکرین قال عربیت و کان بہا الجمع فاکبر و ا  
 مہنا و غودر نو ہما و شامہا عے کر ضعی عریا تجرد عن الشیاب و سقیہ لیلو و الجمع  
 القوم المحمبون و اکبر اذا کرختل مکرتہ و غودر ماضی مجہول من غادرہ اذا ترکہ قال تعالی لا یغیا  
 صغیرہ ولا کبیرہ و النور بالضم الحنفیہ الدیہ بحیر حول الدار و الحنفیہ ضیانہ عن المار و قد  
 مر بنا بقا و الشام بالمثلۃ کغراب نبت ذو شوک یوضع حول الدار و النجیہ و سلاخہا  
 الذواب و الانسان و یقال لہ فی الفاسیہ سیدیز بالحقانینہ فالحجۃ و سنہ میت مٹوم اذا  
 کان محفوظا بہ و یسئی انہ ما یتقال لہ فی السنذیزہ جو اساقیول ظلت ملک الدیار و قد کان فیہا  
 القوم المحمبون فارتحلوا مہنا مکرتہ و ترکوا ثم حنفیرہا و شامہا سے گوید کہ آن دیار امر  
 از اہل خود خالی افتادہ اند و روزے بود کہ قوم انجا افتامت میداشتند و بعد از ان کوس  
 رحلت زدند و جوے خورد گرد خانہ دو دیار نیز در انجا مکرتہ شد یعنی آج وہ گہر سونی  
 پڑے ہیں اور کبھی سارقمی و مان سستی تھی پیر وہ کہیں چلی گئی اور گڑھے گری دی نالیان  
 اور جو اسے کی بارین چوڑ گئی قال شاعر ک طغی الح حین تجملوا و کمنسوا فظنا



کردہ باشد یعنی سیلابوں کی بنی نے اونپر اسے کندہ ہوں کو جو گردون میں  
 دب دبا گئی تھیں نمایاں کیا مسودہ گویا اب ایسے کتا بین میں جب کی مٹی ہوئی تبتین  
 کو اونکی تلون نے دوبارہ اوجا لافال اور جمع و شتمہ اسف نو و رما کھفانقر  
 قوتہن و شامھا الرج معبے الرجوع و ہوائے سجدہ الو شتمہ من آثار  
 الو شتمہ ثانیۃ مرفوع عطفا علی زبر و قد سبق تحقیق الو شتمہ والاسفاف ذرا الدوار  
 الیاس علی البحر والاطعام بعید الی المفعولین فنو و رما مفعولہ الاول وقع موقع  
 انفا علی و کھف مفعولہ الثانی والاصل فیہ اسف کفف نو و رما کما یقال اطعم زید  
 خبز اعطی زید درہم کلف قلب الامر لعدم الالتماس کما فی اعطی درہم زید  
 والنو و رما بالنون فالہمزۃ کصبور لیسح ودخان الشحم من نور زرعہا اذا غرما بالارۃ  
 ثم ذرا علی علیہا الکلف کبیر لکاف الدارۃ التی تونی الو شتمہ کا محرکہ تعرض بل اذا تصد شتی و تبتین لکفف  
 والوشام جمع الو شتمہ الضمیر البحر للوا شتمہ و ذرا لکف و شتمہ یقید و جریا و شتمہ العنیم علی و سلو و دار من الو شتمہ السابق  
 تصد قوتہن من ثلک الشتمہ فلاحۃ و تبتین میگوید یا نقش و نگار دوبارہ آن زنہ کہ یلہم یا دودہ و بدو ایر  
 رختیہ و کثر آن زنہ بانہا جلوہ کر وہ پیر یا دہ دوسراے ہوئی نقش و نگار اوس کو د  
 والی کے ہیں جسکا کاجل یا نیل آون پللی حلقون کو دیا گیا حسن کو اوسنی درہ  
 اوجا لافال قوتہن ساسا لھا و کیف سوا لسا صما خوا الد لا تبیر کلامہا  
 الصغیر المضروب للذین والیدیار والصتم جمع الاصم من الصمم و الخلو و الکث الطویل  
 و ابان لثی ان فہر و وضع و عینی معید فہر و الکلام عدہ ساسا علی طریق نفس

للظرفية والغضار الارض الواسعة والبهائم جميع بهيمة وهي اولاد الغنم من الضأن والمغرة  
 والبقر والحمل تغت عودا وهو حال من لم يستكن في ساكنة يقول ولم يقرات الوحشية  
 ساكنة في ملك الديار على اولادها وهو صديقات نتاج صارت اولادها الكبار  
 اجلا اجلا في الارض الواسعة مغمى كوكب كيه مده كاوان وحشي دران منازل ويران  
 بر اولاد صغار خود نشسته اند و حال ايرن است كه همه چنان نور زائده اند كه چماي كلان  
 آنها در زمين فراخ كله مغمى كوكب كيه مده كاوان وحشي دران منازل ويران  
 حجبتي من حجبتي بر بزرگي كچي كچي مديان مديان ريوركي ريوركي مديان مديان  
 السبول عن الطلول كانها ربح متونها استلما حجابا حجابا حجابا  
 ويعيدى بعن يقضنه معنى الكشف والطلول جمع طلل وهو بقى من الدار والصمير المصوب  
 للطلول والزبر جمع زبر وهو الكتاب بمعنى المزبور فعول بمعنى المفعول واحده  
 حبله جديلا والمنن بالكتب في الكتاب والصمير ان الحبر وان للزبر قال في الاغانى  
 سجد الفردق بعد ما سمع هذا الشعر فقتل له لم سجدت قال انتم اعلم سجدة الفراء  
 واما اعلم سجدة الشعر فعول وكشفت السيول المتواترة عن طلال ملك الديار التي  
 كانت مخفية تحت الغبار بمرو الرياح العاصفة وكان ملك الطلول كتب احب  
 ما كان فيها من المتون المنطوقة فلامها التي كتبها لها مغمى كوكب كيه مده كاوان  
 روان يقية نار شش كه بوزيدن باو باي تند زير خاك شده بود ظاهر و واضح  
 مگر دانيد چنانچه آنها بآن كتابها مغمى كوكب كيه مده كاوان وحشي دران منازل ويران

اذا صارت ذات طفل والجلته طرف الوادی ولا يستعمل الا مشنی كالثقلین و  
 لذلك افرو صمیر مانے قطار باد نغمہا کھانے قول ہے الرمة بیت و مینہ حسن  
 الثقلین خدا و سالقہ و حسنہ قد الا و النغم <sup>عند الکثرة</sup> حشبن و فقله محذوف فانه لا يجوز اسناد  
 الاطفال اليها فاما مبيض و لاند او يراو بالاطفال ما هو اعم منه على طريق عموم المجاز  
 وقد ذهبوا الى ندين التوحشين في قول الشاعر علفتها تبنا ومار بار دافانم قالوا معنا  
 علفتها تبنا و سقيتها مارا معنا علفتها يقول **فعلا** فروع الحجر جبر البرس من كثرة  
 المطر وولدت بطرف الوادي طبارها و باضت فيها نغمها لكثرة الممار و الكلال فيها  
 مع كويد كه پس شاخه تيزه تيزك صحره بقوت باليدگی و كمال شادابی سر بالا  
 كشيد و آهوان طرفين وادى و شتر مرغان انجا چو و مضيه برادر و زده آب و گياه  
 فراوان موجود و زمان معدوم بود يعنى چرمنگلى بانون كى شاحين بخت بلند  
 زوين اور وادى كے دائمين بائين هرغون اور شتر مرغون نے اندى چي دے  
 غرض كه گها س يافى كے ہونے اور آدميون كى نہونے سے یہ باتين پيدا ہوئیں

قال والعين ساكنة على اطلالها عودا اما حبل بالقضار بها مها  
 العين بالكرة السجلات الحشية والاطالار جمع طلال بالعقر ولد السجود الطقية  
 والعود بالمعقلة فالذال المحجبة جمع عايد كالحول جمع حایل و ہے حدیثہ انتاج مز  
 الانسان والابل و السجود و نحوها قال عنتره عم فخلوا لها عودا لينا و جنبوا و  
 الاجل بالكرة قطع الحش فارسیہ کلمہ و رمة و تاجل صار اجلا احبلا و البيا

علیه والحجۃ حال من المدافع والحجۃ محركة السبل مفعول له احوال والكاف تشبيه بمشبه  
 به مخدوف ومن الشیء کفله وتضمنه والوحي بالصتم جمع وحي بالفتح بمعنى المكتوب  
 منضوب علی الفعولیه والسلام بالکسر جمع سلة وهو حجر الغرض الصلب والضمیر المحرور  
 للوحي يقول ففتت او توخشت مدافع سبل الریان وقد اندس سبها من اجل السبل  
 او هو بال قدیم فضنه باکان خیمه کما ضمن الاحجار الصلاب کتوباتها استتبه  
 الحروف مے گوید که پس مدافع سبل کوہ ریان خراب کردید و حال پنجه نشان  
 بکلم کهنگی بنجاک برابر گشت و چنان باقی ماندہ کہ نوشته های کندہ سنگها بر آنجا  
 باقی مے ماند یعنی پیر کوہ ریان کی سیلابون کی محبہ میٹا گئی اور حال یہ  
 ہے کہ نشان او نوازیسے باقی رہ گئی جیسے پتھروں کی کندہی باقی رہ جاتی ہیں  
 قال ومن تحرم بعد عهد انسیہا حج خلون حلالها و حرامها الذین جمع  
 و منته و ہی اثر الدار مرفوع علی الحسبۃ و حکتم الزمان معنی کامل و الانیس الانسان  
 الموائس یقال بابا لدار انیس و قال عمر و بلدہ لمیس بجوانیس و الحجة بالکسر و  
 یجمع علی حج قال تعالی ثانی حج و الحجۃ لغت و سن و خلا الزمان اذا مضی و منته  
 القرون الخلیۃ و الحجۃ لغت حج و حلال استہ ماعد الاشهر الحرم و کلا جامد من الضمیر  
 فی خلون یقول ہی آثار دیر مضی علیہا بعد عہد الموائس اعوام کاملہ معنی حلالها  
 و حرامها مے گوید کہ اینہا آثار دیر سے است کہ بعد انقضاء عہد سکانش چند  
 سال کامل حرام و حلال آتھا برگزشتہ یعنی یہ گہرو کنی وہ نشانیا اینہیں

لغت  
 معنی ان وقت کا تھا کہ ان کو ان کے مدافع  
 علی الدار یہ توخت علی ان کو  
 عطفہ علی وہا و الدار انیس



من شرب الخمر ونحوها وروى بالفروسيه ونحوها وعاش ثمانه وعشرين وقيل خمسا  
 والعين ومانه حتى قال ميت ولقد سمت من الحجة وطولها وسوال هندی الناسف  
 لبید قال عفت الدیار محلها مقامها بمنی ثابدها فرجا محها من اول  
 الكامل والقافية منذ انك الغار لازم ومنه لازم والمحل ما قبل منيب لعدة ايام لمقام  
 ما مقام فيه لمدة مدیة وكلاهما بدل من الدیار ومنی موضع نجد فی بلاد بنی عامر و ثابدها  
 توحش والغول یفتح المعجزة موضع والرجام بالهتة فالجیم كتاب موضع آخر متصل به  
 ولذلك يقال له غول الرجام والصمیران البحر وران لمنی ثابدها وبل النبعة والاصاقة لادنی  
 بالاسبة والحمد الفعلية حال من منی یقول عفت الدیار التي كانت بمنی موضع الحلل منها  
 ووضع الما قامة منها وقد توحش غول منی ورجامها حیث خلا كلاهما عن المنی ثم كویده  
 منازلی که در منی بود و بجاک بر برگشت و محل و مقام آنها باقی ماند و حال امنیت که غول و  
 رجام منی که متصل بود و موضع بود و غراب و ویران گردیده یعنی ده منزلین جو منی  
 بین تین مستطالکین بود و محل و مقام او یکے خالک من ملکئی اور حال یہ ہے کہ غول اور  
 رجام منی کی جو دو موضع قریب او کو تہ سو فی پڑی ہیں قال فذاع الریان عری  
 رسمها خلقا كما صمن الوسیج سلامها الفاء للعطف والمدافع موضع في  
 الماء من الجبل و حجاریه مرفوع عطفاً علی الدیار بدلالة قوله عری رسمها او علی غولها  
 والریان بالهتة فالفتحانية المشددة حبیل معروف فی بلاد الطی لا یرال الماء سیل منه  
 نفاذ مدافع سیله و عری الشی مجہول من التعریة اذا اندرس و ذهب ما کان

حبیل  
 و  
 ۲۱۴

وعدنا وعتدتم و من بکثیر السال بویا سچرم سچرم مجبول و رفعتا بن  
 لکسر لکسر و نه کما تر قبول سالتا کم فاعطیتونا و عدنا فی السوال و عتدتم فی الاعطیات  
 و من بکثیر السوال فحیرم بویا مے گوید کہ ما از شما طلب کردیم پس شما با دادید و باز  
 طلب کردیم پس باز شما را دادید و هر که بسیار سوال کند روزی باشد که محترم گردد  
 یعنی منہ منہ مالکات منی بگوید یا اور پر مالکات پر منہ دیا اور جو بہت مالکات کا راہ آگاہ  
 دن محروم رہیگا و اعلم ان فیہ الابیات الاربعۃ لا توجد فی دیوانہ و اما توجب فی  
 الشرح و سکہا فی العقد الثمین فی المخولات و العلم عند السد و العلم الخیر

### القصیدۃ العربیۃ

ہذہ للیبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن  
 معاویہ بن کبر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خضعمہ بن خثیم بن عیلان بن مضر  
 بن نزار بن معد بن عدنان الی آخر النسب المذكور فی ترجمہ طرقت و ہوشا عر مخضرم  
 یکنے اباعقیل و کان فارسا شجاعا سخیا جادا و کانت امہ ثامرۃ بنت زبایع  
 العسبی احد بنی جذیمہ بن رواحہ و ہذہ القصیدۃ من اجود اشعارہ و لشدائد النابتۃ لذلک  
 فقال انت اشعر العرب یدکر نسبها اجرے بینہ و بین ربیع بن زیاد العسبی و  
 صمۃ بن ضمرۃ المنہشلی فی مجلس النعمان بن منذر اللخمی و ما لقی تجربۃ العرب من

کاین لفظ نے کاین تشدید الیاد من بیانیه والصامت السکت والظرف اعنی لک  
 متعلق المعجب وزیادۃ مرفوع علی انه فاعل معجب ولفظ لازم ومتقد یقول ولکم من کت  
 معجب لک ان یرید فی التکلم انقص فیہ مے گوید کہ <sup>چنانچہ</sup> میں از جا روشن کہ  
 کسی وافر و فی انما و لفظ ترا خوش می گرداند یعنی بہت ایسے چپکی میں جسکی بات  
 حقیقت بگویند لکن <sup>ہو</sup> بولین یا بہت بولین قال لسان الفتی لصف و لصف  
 نوادہ فایم سور الاصورۃ اللحم والدّم یقول ان الفتی عبارة عن القلب واللسان  
 فہذا الصف و ذلک لصفہ ثم بعد ذلک لم یبق فیہ الا صورۃ اللحم والدّم مے گوید کہ  
 آدمی دل و زبان است پس نیمہ او این است و نیمہ او آن است و بعد از ان  
 محض صورت گوشت است یعنی آدمی میں دو چیزیں کام کی ہیں ایک زبان  
 اور ایک دل اور جب یہ دو نوادہ میں نہیں ہیں تو پھر وہ لہو اور ماس کا پتلا ہے  
 قال وان سفافہ الشیخ لا یسلم بعدہ وان الفتی بعد السفافۃ یحکم السفافہ  
 کسباب خفۃ العقل و لحکم العقل و یحکم مرفوع فی الاصل اتبع رفعہ اکثر ضرورۃ  
 یقول واکان الشیخ خفیف العقل فلا یكون عاقلاً بعد ضعف عقلہ و خفۃ واما  
 الشاب فغنی امیون عاقل لا بعد سفافۃ مے گوید کہ خفت عقل از پیران نہ ہو  
 چہ بعد از پیری کہ کم زمانہ باقی مے ماند کہ خفت عقل از اوے دران نایل گردد و اگر  
 جوانی سفیہ باشد و عہد پیری حاصل نتواند شد یعنی جب بڑی میان ہو کہ نہ چو  
 تو پیر کہ سچ گویان جوان آوے جو ان کے بعد سچہ سکتا ہے قال سالت افاضل عظیم

والجسد وبالحكمة كل ما خلق عليه الانسان من حسن او قبح وخالها حسبها و  
 حجة تختفي مغفولة الشان في تعلم محمول لم يستكن فيه الخلق ليقول وما تكن في رجل  
 من جسدته فتبته تعلم لاحاله وان جسدته مخفية على الناس مے گوید کہ  
 هر جسدی که در کسی باشد بیک باشد یا بد محضی نیست اند اگر چه او بر نعم خود چنین میدانند که سچکسر  
 او را نمیداند یعنی جواب آدمی مینماید بری موی یا بخیلی و هرگز نهین چینی  
 گوید و بیهیچ چنانچه که او سکو گوئی نهین جانتا قال و من لم یزل یسجل الناس نفسه  
 ولا یغنیها یوماً من الدهر یام یقال استخلفه جملة حوائج و اموره و جعلها جملة  
 و روعه سیر حل الناس من استرحله اذا ساله ان یرحل له فاناس ح منضوب  
 بنزع الخافض و تخمیل اسکون معناه ان یجیل نفسه راحله لهم و اغناه جعله غنیا و رو  
 لم یغنیها من اغناه عن الامر اذا اجماع منه و روی من الذل بدل من الدهر و هذا جود  
 و یام یحل بقول و من لم یزل یحل نفسه حوائج الناس او وسیل نفسه ان یرحل  
 لهم او یجیل نفسه راحله لهم و لم یجیلها غنیة عنهم او لم یخلفها منهم یوماً من ایام الدهر او  
 یوماً من الذل بل لا یحاله مے گوید که هر که پیوسته بامر مردمان بردارد و دیگر  
 ایشان مشغول بامد و روزی خود را غنی یا بسے مگرداند ضرور است که به تنگ  
 آید و آرزو گردد یعنی جو کوئی همیشه لوگو نکا بوجه بهار او پیاوی اور انکا لاند  
 بنا برهے اور کسی دن آپ کو فرصت ندے تو آخر کار کو او نکا جاو یگا قال و کان  
 ترے من صامت لک معجب زیادته او نقصه فی التکلم



اذا وصل الى المكان لمحضض اطمئن وسكن وكذا لك الاحسان اذا فعله الانسان  
 اطمئن والبر والخير والاتاع في الاحسان ونحو الخصال الجسيمين اذا افهم شيئا في صدره  
 او تكلم بكلام لا يفهم معناه وكنه يعنى نوع من الافعال والحيات في المحاسن بقول  
 من يوف بعدده لا يذمه احد ومن يبلغ نفسه الى مستراح من البر والاحسان لا يذم  
 به بكلام لا يفهم معناه بل يتكلم بكلام واضح وصوت عال حيث لا يكون جمل والفعال  
 ولا يخفى في صدره شيئا مے گوید کہ ہر کہ انجائی عہد بکند کسی نہ متا وخواہد کرد و  
 ہر کہ بجان مطمئن نکوسی برسد بیاکانہ گفتگو خواہد کرد و جملہ انہ نخواست یعنی جو  
 عہد کا پورا ہوگا او سکون کسی برانگیگا اور جملہ ایسی کی ایسی شہسکاں فی پرپوشیا وہ گہا گہا

بات حیت کر یکا قال ومن تغیر بحسب عدد واحد بقیہ ومن لا یکرم  
 نفسه لا یکرم الاخر البعد عن الوطن وعدو المفعول ثمان ولہ تکريم معروف  
 والفعال الاول معروف والثانی مجهول بقول ومن یبعد عن وطنه وصار غریبا  
 یظن صدقہ عدو فان الحرم سوا الوطن ومن لا یکرم نفسه بالاختلاف الکرمیۃ لا یکن  
 کرمًا عند الناس مے گوید کہ ہر کہ از یار و دو یار جوڑ دو رافت دوست خود را  
 دشمن نہ پندارد چہ بدگمانی ہم ہو شکاری است و ہر کہ خود را معزز و کرم مگر داند بشتم  
 مردمان کرم نہ دے یعنی جو کرم سے باہر نکلی اور وطن سے دور ہوئے وہ دوست  
 ہی دشمن سمجھ گیا اور جو آپ کو کرم نہ دینا دے وہ کسی کرم نہ ہوگا قال و عہد ان  
 عہد انہ من حقیقۃ وان خالها مخفی علی الناس عہد انہ حقیقۃ العاق

کہ ہر کہ بابدان کو کسی کنند بجای این کہ مردمانش بنیاد کو مشا و خواہند کہ در چہ کنونی  
بابدان کردن چنان است کہ بد کردن بجای نیکی کردن بعینے جو بر وزن سے بہا  
کر تخی لوگ اوسکو بہلا کہننگ کو بلکہ بر الہیگا چنانچہ وہ بہلا سی اوسکی حق میں برائی ہو جاوے گی

اور وہ بہت پختہ و یگانہ قال ومن بعض اطراف الرجاج فانه يطبع العوالی  
رکبت کل لہندم الرجاج جمع راج بالحقۃ الحمیم ہے الحمد یدۃ النی کیون نے  
اسفل الرمح و يقال فی الفارسیہ آسمین نیزہ و فی الہندیہ ہوڑے و ستیہ لاسفل  
کالصلح مثلاً والعوالی جمع عالسین ہی من الرمح ما یجسل فیہ السنان مضروب فی الاصل علی  
المفعولیۃ ولاکن سقط المضرب للضرورة کما فی قولہ عم ارجو وائل ان تدنو و تہاد و ستیہ  
لاعالی الامور کالحرب مثلاً و رکبت مجهول و کلمہ کل نزع الخافض و لہندم باللام  
فالہار فالحقۃ السنان الطویل و الحقۃ حال من العوالی بقول ومن بعض من الرجال اطراف  
الرجاج اے اسافل الامور فی الظاہر کالصلح مثلاً فانه يطبع عوالی الرماح و قد  
بکل نمان طویل اے لطیع اعالی الامور و شاید تاکا الحرب مثلاً مے گوید کہ ہر کہ  
اطاعت آسمین نیزہ کنند یعنی منروتنی نگزید و راہ آشتی نگذر و منرواست کہ فرمان  
سر نیزہ کہند و پامال جنگ گرد و بعینے جو بہا لوکنی لوطیہو کنی نامانی یعنی جیوٹی باتون  
کو تسلیم نہ کری تو وہ جیوکنی بہا لوکنی یا نیگا یعنی اوسکو بڑے باتین اوٹھانی پڑ نیگی قال  
ومن یوف لا یدعم ومن یفرض قلب الی مطمئن القلب لا یجزم الا فیہ و معروف  
و نیزہ مجهول و انضی بلغ و وصل و المطمئن المکان الخفض و استغیر لیران اشے

مکند ستم و گیران بکشد یعنی جو کسے جو صن اپنے تیاروں کی زور سے نہ  
 بچاوے اور دشمنوں کو نہ مٹاوے ٹوڑے پھوٹ کر برابر ہو گے عرض کہ جو ارباب نبی نہ بچاؤ

وہ سلامت نہ رہیگی اور جو خود لوگوں کو نہ دباوے وہ آپ دلیل سے ہیگا قال ومن

باب اسباب المنا یا سببہ وان یق اسباب السمار **بسم** باب

خاف وین جن جمع مونث غایب والضمیر فیہ للمنا یا والمنصوب للموصول وروے

اسباب المیتہ بقیہا علی ان المستکن للموصول والمنصوب للمیتہ ورتقی کر ضے صعد تعید

یعنی والی فالاسباب منصوب بنزع الخفی انض وروے ولوام الروم العقد ورج منصوب

علی المفعول فیہ واسباب السمار نوحیہا والواہا قال تعالیٰ علی البغی الاسباب اسباب

السموت وقال الاعشی عم ورقیت اسباب السمار **بسم** لم معروف والحجۃ منقذۃ

بقول ومن خاف یاودی الانسان الے المنا یا من اسبابا یصینہ لامحالة وان

یصعد الی نواحی السمار **بسم** او فصد ثابہ مے گوید کہ ہر کہ از اسباب مرگ می ترسد

مرگ اور انہی گذار اگر چہ پندہا نے نواحی آسمان برآید یعنی جو کوئی موت کی سہاگن

سے ڈری وہ مرنے سے بچو چکا گو وہ سیر ہی لگا کر آسمان کے کناروں پر چڑھا

قال ومن یجعل المعروف فی غیرہ لکن عدہ ذما علیہ وسیدم المعروف

الاحسان وجعل اشے فی اشے وضعہ فیہ والاہل المستحق والمجدیر ذمہ کون الحمد

ذما وتوقع الذم متوقع الحمد علی خلاف التوقع یقال ومن یضع الاحسان فی

من لیس باہل لایقع الذم متوقع الحمد علی خلاف التوقع وسیدم علی فاعلم مے کہ

بناوی وہ آبرو کو بیاورے گا اور جو لوگو کوئی گالیوں سے نہ بچے وہ ہزاروں گالیوں  
 کہاویگا قال ومن یکذا فضل فضیل فضیلہ علی قومہ لستین عنہ  
 وید محمد الفضل الزاید عن الحاجة الاصلیة وبقال له العفو وخیل به علیہ وعت اذا  
 لم یعط ایاہ وستیون وید محمد کا اہما مجہول والاوّل سند الی الطرف بقول ومن کان  
 له فضل عن الحاجة فلم یعطہ قومہ ستین عنہ وید مویہ فی المجاس مے گوید کہ  
 ہر کہ زاید از حاجت داشتہ باشد و باز بقوم خود نہ پہنچے بر وایل نخواہد شد و  
 مذمت او خوانند کہ عینی جو شخص اپنے حاجت سے زیادہ رکھتا ہو اور بہرہ  
 اپنے قوم کو نہ دی تو وہ پست آدمی نہ چہ سیکے اور بہت برا و سکو کہیں گی قال ومن کان  
 عن حوضہ سبلاحہ یصدّم ومن لا یطیلم الناس تطیلم الذود بالمعجبة  
 المنع والکف والحوض معروف ویکنے بالدفع عن الحوض عن حفظ العرض وذلک  
 لانہم کانوا یوردون المہم حوض عنیرہم فان کان اہل الحوض اولی باس وقوة فہم  
 وقا قومہ علی حوضہم وان کانوا ضعیفا سکتوا وبتوا وایلاہ بالکسر آتہ الحرب و  
 السیف وید مجہول وکتن فیه الحوض ویطیلم فی الشرط معروف و فی اجزاء مجہول  
 بقول ومن لا یدفع الاعداء عن حوضہ سبلاحہ یدم لامحالة اسے من لا یدفع الذم  
 عن عرضہ نقض عرضہ ومن لا یطیلم الناس ابتداء تطیلوہ پو ما مے گوید کہ  
 ہر کہ بزور تیغ و خیش اعدا را از حوض خود نہ اندھڑ و راست کہ مہدم گرد و عینو  
 ہر کہ آبرو سے خود را نکھہ نازد بلاست نہاند و یہ کہ خود دست و پا دل در آ



کی باتیں جانتا ہوں مگر اگلی دن کی بات سے محض ناواقف ہوں قال ومن  
 لا یصلح فی امور كثيرة یضرب بانیا ب ویو کا منہم  
 المصانعة المدارة والمراقة والفعل معروف وضربہ غصہ بالانیاب وکنے  
 بچن اشم والاعتیاب والوطی الدس وکلا الفعلین مجهول والمنم بالنون فاعلہ  
 کھلین خف البعیر وکنے یہ عن الاذلال بقول ومن لا یدارے الناس ولا یرقیتم فی  
 امور كثيرة شتیہ فی الجالس ویدللوه فی المجامع مے گوید کہ ہر کہہ در اکثر  
 معاملات نرمی و تواضع لکار بند مردمان اور ابدندان خواہند گزید و پایمال  
 خواہند کرد و عینہ دشنا ہما خواہند داد و رسوا خواہند نمود یعنی جو کوئے  
 اکثر معاملوں میں نرمی سہرتے لوگ او کو دانتوں سے کاٹینگے اور پاتوں میں  
 روندینگے غرض کہ برکمینگی اور ذلیل کیگی قال ومن یجیل المعروف من  
 زون عرضه یفره ومن لا یتق الشتم الشتم المعروف الاحسان وجعلہ  
 من دون عرضه کنایہ عن جملہ حبتہ کہ ووقایہ والعرض بالکسر ما یجب علیہ حفظہ  
 ووفر العرض زادہ واتفق الشی اجنبہ و شتم مجهول بقول ومن یجیل الاحسان الی  
 الناس وقایہ لعرضہ یرزہ ویوفرہ من لا یجتنب شتم بذل المال شیمۃ الناس  
 مے گوید کہ ہر کسی خیر و احسان را سپر آبروے خود مبارز آبروی  
 خود را افزون خواہد کرد و ہر کہہ از دشنام این و آن پذیرد و دشنا ہماے  
 مردمان خواہد خورد یعنی جو کوئے بہلاسی کرنے کو ڈیال اپنے آبرو کی

حوالا بالک میل من حشیشہ سے گوید کہ از نکالیف زندگانی بجان آمدن و  
 کمی ششاد سال زندہ باند بجان خواهد آمد عین این جینار کجینو و او کتا گیا  
 جو اسی برس جو گنگا دہ ضرور ہے رو کتا چایکا قال رایت المنا یا حیط سیم  
 من بصیب تمتہ و من خطی عمر فہیرم الخیتہ الموتہ المقدس من مہاد اذ اقد  
 والخط الشی علی غیر استقامتہ مضموب علی المصدریۃ والعشوار الساقۃ استقامتہ  
 لاتصبر اما ہما فی خط بیہتا و عیر مجہول من عمر و اذ اعطاہ عمر طویلاً و ہرم الرخل اذا  
 صار شیخی کثیر القول رایت المنا یا تحب خط حیط ناقد لاتصبر اما محافل من بصیبہ تمتہ و من  
 تحطہ عیطاً عمر طویلاً فیضہ شیخی کثیر اسے گوید کہ مرگ زامی بینم کہ چون شتر نہ  
 ناینا میر و دچانچہ بہر کسے میر سار و ارامر دہ می کند و بہر کہ میر سترش دراز می گرد  
 تا ہیچہ شیخ فانی مشہود عینے من موتو نکو و کیت ہون کہ اندھی او متی کے چال  
 چلی من جیسیر ہاتھ او نکا جا پتا ہے او سکوناسترین اور جس سی وہ چوک گسرتو  
 عمر او کی بڑتی ہے چانچہ وہ بہدایوس ہو جاتا ہے قال و اعلم علم الیوم و  
 الامس قلیہ و لاکنی عن علم ما فی عہد عمر او بالعلم الاول المعلوم  
 و بالثانی المصدر و کلمۃ قبلہ حشور اید الیم صنفہ مشہد من عی عنہ اذ اعجاب  
 عنہ و خفی قال عمر اصم عن العشار اعمی عن انحنایقول و علم معلوم الیوم و الامس  
 و لاکن غایب عن علم ما یکون فی عہد سے گوید کہ حال امروز و حواش  
 روز گذشتہ میدانم مگر از وقایع روز آئندہ آگاہ نیستیم عینے من آج او کل

وہابی کی محتاج ہنہ اور لوگوں کے آرٹھی وقت میں کام آتی ہیں قال کرام فلما  
 ذوالضغن بدیرک تبدل لہیم ولا اجانی علیہم بسم اللہ مستقیل عندہم  
 فی احسن الوجوۃ ومنہ مقام کریم مجرور علی انہ نعت حی وخیل الرضیع علی التجربۃ لضعف  
 بالکسر المحذور لتبدل متقدیم الفوقانیۃ علی الموحدة الشارور وروے وترہ والوتر  
 الشاروی علیہ اذ الزم غم فبانہ علیہ اذ وقع آفتہ علیہ قال حسابس بن مرہ عم  
 وانی قد جنبت علیک حرباً وروے ولا اجارم اجاسی علیہم واجارم من حرم  
 اذا اذنب ولسلم اسم مفعول من اسلمه اذا ترکہ وخذله نقول کرام او ہم کرام فلا یدیک  
 الواتر وترہ من جارہم لکن کرمہ عندہم ولا یجذل من حبشی علیہم بصرہم الیاء بالافسر  
 والاموال مع گوید کہ چنان کریان کہ کنینہ کش ہمایہ ایشان کنینہ خوش ازو  
 نتواند کشید و ہر کہ باغما و ایشان حب می مکنند و تا و انشر بر ایشان فرو افتد اورا منکند  
 یعنی ایسے لوگ ہیں جنکی پر سے کامیری جان کا لاگو اوس سے اپنا بدلہ لاتی  
 اور جو کوی اونکی ہر سے پر کچھ کر بیٹھی اورا وکی بدلہ میں دنیا آوے تو وہ او  
 سے

دستگیری کرین قال سمت رکالیف الحیوۃ و من عیش شامیر  
 حول لا ابالک بیام یقال سامة و سأم منہ اذا اطل منہ مکدہ و من منہ و  
 لا ابالک ولا اخاک کلن ان تستغلان فی الدح والذم فمغبنا ہل فی المدح تک  
 مستقل فغبت فی امرک لا تقعد علی ابکی ولا علی اخیک و فی الذم انک فلیل  
 ذل من لا اب لہ ولا اخ یقول قلت من تکالیف العیش و من عیش مشلی شامیر

بروی تاوان بسوی قومی فرستاده میشوند **لعین** با وجودی که ده کسی قسم  
 کی مجرم نبیند مگر او نکو و دیکهتا چون که ده مقیم تولون کی خونهائین ایسه که هر یکی کرار  
 او نهیون سے ادا کرتے ہیں چو پہاڑوں کی چوٹیوں پر سپرٹہنی والے اوپورے  
 ہزار کی بعد ایک ہزار کے مقیمستی میں اور تاوان میں بھیجے جاتے ہیں قال لحي  
**حلال لعینم الناس امرهم اذا طرقت احدی اللیالی**  
 معظم الحی التریط والقوم وعنه بهم الحمد وحین در سبطه علی التجربہ والجار والمجرور فی  
 محل ارفع علی احسنہ من مخدوف والحلال بالکسر من جل بالمكان لتیاقم حلة  
 بالکسر وحی حلال اذا كانوا مقیمین فیہم کثرة وکمی بہ عن الاغنیاء الاستغناء هم  
 عن الکسب والانتجاع حیث لا یخرجون من دورهم وبقیابہ مع خلوص ای غلبوا  
 وظفوا والعصمة الخط والصیانة والامراشان والحال مرفوع علی الفاعلیة وطرقه  
 اناہ لیل اور وی اذا طلعت من طلع علیہ اذا اناہ وخص لیلیالی بالذکر لما انهم  
 كانوا یعمون ان کل حادثہ عظیمة تحدث فی اللیل فاللیالی اسباب الاحداث  
 والباء للملازمة والمعظم الامر الشدید بقول ہی بقوم مقیمین فی منازلهم مع کثرتهم  
 عن الکسب یحفظ امرهم الناس من الهلاک اذا اتبعتهم احدی اللیالی بامر شدید  
 مع گوید کہ آن شران چیدہ مال قومے است کہ حکم تو گمرے و دولت مند  
 بخانہای خویش اقامت در زبہ اند چون آستی در شبی نازل گردد حافظ مرد  
 می باشد **لعین** وہ کہ مال ایسے لوگوں کا ہے جو کہ رات میں بٹی بٹی آدھ کا پی



یعنی نہ وہ توفل اور نہ وہب اور نہ ابن سحر تم قتل میں شریک ہیں حاصل یہ کہ  
قاتل مستقل ہیں اور نہ شریک ہیں اور باوصف اسکی خونہا میں دیتی ہیں قال وکلاً  
اراسم أصحوا یعقلونهم صحیحاً مال طالعات منجرم ورفیوہ  
مع علامۃ الف بعد الف مصمم وصد المصراع المذكور فی الکتاب عن شاق الی قوم  
لقوم غزاة وروی یعقونہ علی ان الضمیر لکلا لفظا وضرب کلاً علی شرطیۃ التفسیر و  
الضمیر المنضوب الاول للمدحیین کالمرفوعین فی أصحوا و یعقلون والمنضوب  
الثانی للفقہیین و یقال عقلہ اذا ادس و تہ عقل عنہ اذا ادا عن جانبہ و عقل  
لہ اذا قبل و تہ و عنی بالصحیحات الجیاد و لضربہ نزع النجس او علی الحالۃ من لیکن  
فی شاق علی روایۃ الدیوان و المال عندہم الابل عرفا غالباً و طبع الجبل اذا علاہ  
و منہ طلوع الشایا یستعید نفسہ و الباء زایدۃ ادخلت علی المعنول بہ کما فی قول  
الشاعر نصب بالسیف و نرجو بالفتح اسے نرجو الفرج و المحرم بالمعجۃ فالملحہ کجبل  
انف الجبل و سیکرہ و سیکر المال المحبس و العلامۃ ما بقی بعد العکل فاستقل فی البقیۃ  
و المصنم بالمعجۃ فالقوفانیت کمعظم التام الکامل بقول فاراسم صار و یو دون ذیہ کلواحد  
من المقتولین المذكورین بجیاد و من الابل طالعات انف الجبل بقیۃ الف بعد الف تام  
شاق الی قوم غزاة من قوم مے گوید کہ باوصف اینکہ خونہا ہی کسی بر ذمہ  
ایشان لارم نمی آید مگر من ایشان را مے بینم کہ خونہا ہی شمشکان مذکور از ان چیدہ  
و برگزیدہ شتران میدہند کہ بر مینی کوہ مے براسند و بعد ہزار بقیۃ ہزار کامل اند

معدوف والكاف لما طلب غير معين والجريرة المحبنة يقال حسبه عليه وعلى نفسه  
جريرة اذا جنى عليه فله منه عونه والجريرة في عليهم راجع للمدح من معهما يقتل  
جريرة عطف على ابن نهيك لم يشك لم يشك لم يشك لم يشك لم يشك لم يشك لم يشك لم يشك  
ما جرت على المدح من معهما راجع قتل ابن نهيك من عمن قتل من قتل  
منهم في المشك بان قتلها على الاستقلال مـ گوید که سوگند من بجان پادشاه  
گرازی تو که مدوحان من و هر که در ملک ایشانست ابن نهیک قتل موضع شلم  
نکشته اند تا که خونهای ایشان برایشان عاید گردد یعنی تیرگی جان کی قسم که  
مدوح او را و کنی ساهی ابن نهیک او قتل موضع شلم کی قاتل منین من که خونهای  
او کنی ده ضرر و اذاکرین قال ولا شارکت فی القوم فی دم نوفل ولا او  
منهم و لا ابن المحرم عطف علی بنی السبکین فی شارکت للربح  
و معنی بالقوم بنی عمن خاصه و مضاده مقدرو فی دم نوفل بدل منه باعاده اجماع  
و موجب و ابن المحرم کلاهما عطف علی نوفل و المحرم بالمخلة فالمخلة كمنعظم علم يقول  
ولا شارکت راجع من دم القوم فی دم نوفل و لا فی دم و موجب و لا فی دم ابن  
المحرم و الحاصل انهم لم یقتلوا و لا اذکرا و لا شارکوا فی قتل هؤلاء مع قیام المحرم  
بین الفريقین مدة مدیده و مع ذلک حملوا و یا هؤلاء المقتولین مـ گوید که نه  
مدوحان من در قتل نوفل و موجب و ابن محرم شریک شدند غرض که مدوحان  
نه قاتل اند و نه شریک قتل اند و با وصف اینهمه خونهای ایشان تکان میدهند

چوڑا چوپانی کے دونوں کناروں کی سطح میں پڑتی ہے یہاں تک کہ جب چرائی پوری ہو گئی  
 تو اونٹوں کو ایسے کھرے پانیوں پر لاسی جوں اور تیاروں سے انٹی ہوئے تھے غرض کہ  
 تھوڑے دنوں میں پھر سے اور پھر لڑنے مرنے پر تیار ہوئے قال فقصوا مننا یا علیہم ثم  
 اصذر والی کلام استوبل متوخم الفار للعطف وقضی حاجت محففا وشدوا  
 ادا التہاد وفرغ منها والمنایا مع منیۃ بمعنی المقدرة والا صافۃ الیٰ علیہم حجازیہ تکلمنے  
 قوله تعالیٰ شقاق بینہا وعنه بشدة القتال والاصدار استعارۃ للعود عن الحرب وکلام  
 محرک لیم کرطب والیاس استوبل اسم معنول من استوبل المرع اذا وجدہ وخیم  
 غیر موافق والمتوخم اسم معنول من توخمہ اذا وجدہ عنید موافق لالستیر ومنہ طعام  
 وخیم ومستعیر لرای الفاسد بقول فقصوا حاجتکم المقدرة فی الفہم علی الحکل وجہ حق  
 اذ اتم الریۃ رجوا واصذر وعلیہم من کلام الیہ الی کلام ثم عاقبتہ حمیدۃ اسی قالوا  
 قتال شدید اتم عاد والی رای فاسد قضی بہم الی الشر والفساد ودون الخیر والصلح  
 سے کہو کہ یہ ہیں آرزو مائے خود را نجو بے برادر دند و باز آن شتران را را آہا ہی  
 عمیق نسبوے گیا ہی اور دند کہ زشت و زبون و تشیل و گران و پوغرض کہ شکست  
 مہلت و اذنباز و سکندر جنگ افتادند یعنی یہ خوب ارمان اپنے نکالی اور یہ  
 ایسے بری گھاس پر اپنے اونٹوں کو لگائے جو چینی کچنی والے بنتی حاصل یہ  
 کہ پرفساد کے بائین سوچنے لگی اور جگر دن میں پڑے قال لمرک ما حیرت  
 علیہم رما حم دم ابن ہنیک اوفتیل المثل اللام لام الاستعداد وکلمہ

اپنا بدلہ لے لی اور پھلانہ بیٹی اور اگر کوئے آپ اس کو بچھے تو آپ اس سے  
 چہرہ ڈھانڈی قال رعو اطمانم حتی اذا تم اور دو اعمار النفس می بالسلا  
 وبالدم ویکذا فی الشرح وفس دیوانہ بیت رعو اما رعو اس طمانم ثم اور دو اعمار تیل  
 بالمرح وبالدم یقال رعی الماشیة اذ امر جالس فی الرعی اسے الکلا وفعول لعنل محذو  
 واستغیر لغو وجمع عن الحرب والظما بالکسر ما بین الوردین من المدة والمراد قدر الظما  
 ومنه قولهم باقی منه الا قدر الظما فیه مضروب علی الظرفیة واستغیر لزمان الاسترا  
 والستکن فی تم لرعی المستعاد من الفعل والایراد فی الاصل ان یوتی بالابل الظما  
 علی الماء ونقصیة الاصدار واستغیر لا وخالم انفسهم فی الحرب والغمار جمع غمرة وهو  
 الماء الکثیر المجمع واستغیر للمعاک واستغیر لتشق وعنی تشقیقها بالسلح والدم  
 کثر بها فان الماء لا تشقی الا بما یکثرنه ویطهره فی کلمه تیل اشعار بحركة الدم و  
 فیها کما لا یخفی لقیول رعی الفرقان ثم شیم قدر ما یمکن بین النیتین من المار حتی اذا  
 تم رعیهم اور دو یا میا بعمیة تشقی بالدم والسلح لکثر تھا اسے خر جوا عن الحرب  
 زمانا ثم دخلوا فیها الی ان یقین الحرب الی اربعین سنة ثم گوید کہ ہر دو فریق  
 شتران خود را بقدر زمانے بچھا گذاشتند کہ در میان دو نوبت آب میا شد تا اینکه  
 چون مدت چار بخت تمام آمد همه را بدان آہا سے عمیق اور دند کہ سلح خون آب شد  
 بود حاصل این کہ چندی آر میزند و بار بگن افناوند و تا چهل سال بہین طور مبررند  
 یعنی دو نفر نقیون نے اپنے اپنے اونٹوں کو اتنی مدت تک چرائیے





وام تشعم کتبه الموت فانه يطعم النور المسته وقال ابن الاثير هي الداهية المنية  
 والحرب والضرع والداهية يقول فحمل حصين على الضيف العسبي لدس مكان لثقت  
 المنية والداهية ولم الغيزع من بيوت كثيرة من قوم لمقتول او من قوم حيث كان  
 قد تقرر الصلاح ولم يشبهه بها ولم تشبهه او لم تنضره مے گوید کہ پس حصین بن  
 صمغصم بران مہمان عسبی بقرب مکانے حملہ آور دکا حمل مقدر ویا بلاعی عظیم  
 انجا نازل شدہ بود از خانہائے قوم مقتول کہ دیگران خواہند برخاست ویا از خانہائے  
 قوم خود کہ آشتی تقر یافتہ زینہار ترسید ویا خانہائی گرد و پیش خود را گاہ کند و  
 یا خود از دے آگاہ شد یا از دیگران یعنی بر حصین بن صمغصم نے عسبی مہمان پرانی  
 حکمت نہ کیہا جہان موت اسکی آگاہی تہے یا سڑے بلا نازل ہوئی تہے اور مقتول  
 کی گہروں یا اپنے قوم کے گہروں سے نڈر آیا یا پس پڑوس کو لوگوں کو خبر کی  
 یا وہ خود خبر ہوئی یا کسی قاتل لد می اسد شاکی السلاح مقذف لہ لیسد  
 اطفا رہ لہم قتل بدل من الاولے عسبی بالاسد حصین بن صمغصم نے  
 الجیش کجا تو ہمہ بعضہم و شاکی السلاح معناه تام اس طرح واحدہ والاصل شاکب  
 السلاح ثم وقع القلب والمقذف ان ارید بہ المرعے بالحروب فهو تجرید فانه لو ان  
 المشبه وان ارید بہ المرعے بالحسم فهو ترشیع فانه من لوازم المشبه بہ اسے الاسد  
 فان الاسد یوصف بکثرة اللحم ولذا یقال لہ الریال واللحم جمع لبدۃ وهو شعر  
 المجتمع علی کامل الاسد و لطف فریکنے بہ عن السلاح و تقسیم الاطفا رکنا تہ عن الضیف

چپانی رکھا کہ ہم کو ہلاک کیا کچھ بڑبڑایا اور نہ کوئی تپا جتایا وقال ساقصی حاجتی تم انہی  
 عدوی بالغ من وراے حکم عجب بقول القول فی نفسہ کما فی قولہ زالی وقال اسم  
 شمر مکانا بعد قولہ فاسدہ یا یوسف فی نفسہ ولم یب بالشم وبقال انتقاد بہ اذ جعلہ بینہ و  
 بین عدوہ والوہا مشترک بین الخلف والقدام والمیلج کل اسم فاعل من المجرم الفرسس اذا  
 وضع اللجام علیہ او فی نفسہ فالمراد بالالف فارس وان کان اسم فعل منہ  
 فالمراد بہ الف فرس وکلاہما صحیح بقول وقال فی نفسہ انی ساقصی حاجتی من اخذ  
 انذار تم اتقی عدوی عن عیس بس بالغ فارس ملج او الف فرس ملج من اقذار  
 بحيث یکون قبتہ بینی و بین عدوے مے گوید کہ در دل خود چنان مقرر کرد کہ حاجت  
 خود خواہم برآور و یعنی انتقام برادر مقتول خود خواہم گرفت و باز بہر سوار حساب روبا  
 ہزار اسپ تیار کہ سپہر من باشد از دست دشمنان محفوظ خواہم ماند عیسے جی میں اسے  
 پہہ بٹائی کہ وقت پر اپنے حاجت پورے کرونگا اور پہ ہزار سوار یا ہزار کبوتر  
 اپنی دشمن کے سامنے لاؤنگا قال فشذ ولم یسزع بیوتاً کثیرۃ لدے  
 حیث القت رلھا اسم قسم يقال شد علیہ اذا حمل وصال و فرغ اذا انشا  
 و نصب بیوتاً بزع الخافض و روسے لم یفرغ من افرغ اذا بنہ من فومہ و فی دیوانہ  
 لم تفرغ بیوت کثیرۃ من فرغ اذا نصرہ و خیمہ المفعول محذوف و لدے متعلق شد  
 و الرجل معروف و الف الرجل کنایہ عن لہنہ و ل فان الراكب اذا طرح رحلہ  
 عن مرکوبہ نزل و اقام و انصب الخجور و لا تم تقدمہ رتبہ و لقسیم الفرس من

او وجوب الدیات علیهم مے گوید کہ بجان گرامی خود قسم میخورم که چه خوب و چه بد  
مردمان اندازن تو مکه را هم حصین بن ضمضم مرتبے کارے خلاف مرضی آنان کرد  
وتا وانش بر آنان افکند چه بعد تقرآشتی یک مرد عصبی را که مهانش بود بعوض برین  
ضمضم برادر خود بکشت یعنی میناپنے پیاری جان کی قسم کہا تا ہوں کہ وہ کیا اچھی  
لوگ ہیں جن کی خلاف مرضی حصین بن ضمضم نے برا کام کہا اور تاوان او سکا او پر  
دال یعنی ملاپ ہونی کے بعد اپنے بہائی کی عوض میں ایک عصبی مہمان کو او سنی جان

سے بار اقال و کان طوی کشتی علی سکنۃ فلما ہوا بدایا ولم یحجم  
المسکن فی کان لخصین بن ضمضم والطحی معروف وکشح مایکون بین المخاصرة الی  
الصنلع الخلف و طوسے لکشح علیہ اصمہ و عذہ اعرض عنه و سکن خشتی و اسکنۃ  
العداوة المحققة و قال فی القاموس و اسکنۃ المحققة و الابداء و نقض الاخبار و مغیر  
لا ہوا بے لم یبد و لذا عطف علیہ لم یحجم و یحجم الرحیل الیچمین اذا تکلم بکلام لا یفہم عنہ  
و روسے و لم یقدم ای شئی من علامات تدل علی خد کاین فی نفسہ بقول و کان حصین  
بن ضمضم المذكور اعترف فی نفسہ عداوة سکنۃ فلم یبد با صراحة و لم یتکلم عنہا بکلام  
لا یفہم عنہا الصریح حتی یلک کنا تہ او لم یقدم لم شی من العلامات مے گوید کہ  
حصین بن ضمضم عداوت پنهان داشت چنانچہ نہ بر کسی صراحة ظاہر کرد و نہ حرفی  
بر زبان اند کہ معنی صریح او مفہوم معنی شد و باشارہ و کنایہ مطلب او خیلی مستفاد  
می گردید و نہ هیچ علامتی پیش کرد کہ از ان پی میبرد و بعینے او سو عداوت کم



بکل مدرطل و ثلث والاوقیه سبع مثاقیل و ثقیل مویضف البویه والوبیه اثنا  
 وعشرون و ثقیل اربعة وعشرون مثاقیل و ثقیل صاع و مویضف طمان و ثقیل  
 ثلث کیلجات و لکینجه سنا و سبعة من اثمانه و المناط طمان و الرطل اثنا عشر اوقیه  
 و هی استار و ثلث استار و الاستار اربعة مثاقیل و المنقال معروف بقول فتخرج  
 لکم من غلتها و ماخرج منها الا تحرج قری کاهیه فی عراق العرب علی جوده رعبا و قوه جوده  
 من قفیز و درهم ای حسن بس و نقد لاصحابها و ذلك لان غله ارض الحرب تخاف غلة  
 ارض العراق ذاتا و صفاء حه گوید که باز برای شما پیدا واری خواهد آورد  
 که دیهات سواد عراق با و صف آن قوت وجودت که دارد با لکان خویش از نقد و خبر  
 نمیدهند چنانچه گفتی که میان هر دو پیدا و است نجوبی پیدا و استفاست یعنی پیرتهار  
 سبب برای کسی که کاهیت و نقد غله الا و یکجا سواد عراق کی گاو گرانو اینرا مالکون کو  
 همین دینی بین با وجودیکه و اسپه پیدا واری بین معروف و مشهور بین قال لعمری  
 لنعم الحی حربت علیهم بالایو ایتهم حصین بن صمضم اللام للقسم و المخصو  
 بالمیخ محذوف و هو موصوف بالحملة الآتیه و یقال جری علیه سنان اذ اجنبی علیه فلزمه  
 غرته و الطرف الثانی من متعلقات الفعل فانه یقال جری علیه و المواتاة المواتقة  
 کالمواتاة و قد مر حدیث حصین بن صمضم فی الانتذار و هو مصغر حصن و الصمضم بالفتح  
 کزیر بقول لعمری لنعم الحی جری علیه حصین بن صمضم بالهمزین موافقا لهم و ضم  
 من قتلہ جلالت بن عقیل طارقا با حنیبه هر بن صمضم بعد تقرر الصلح بین الفريقین و

داونس از چند شیرایشان خواہد برید غرض کہ چندے مہرگاہہ خوزینے  
 گرم خواہ ماند و بعد از ان سرد خواہ افتاد یعنی پہر تہا رہے بوی اسبہ بچی جنگی  
 کہ وہ سارے شامت کی مارے قدار بن سالیف بد بخت کی سے ہوئی جینے  
 صالح علیہ السلام کے اونٹنی کے کوچین کاٹین اور اپنے قوم کی متا ہے کا  
 باعث پراپرہ تہورے دنون مت دودہ او کو بلا دگی پہر دودہ او کا چور او  
 غرض کہ کوسے دن خوب لڑائی ہوئی پہر تہم جا دیگے قال مقتئل لکم مالا نفل  
 لاہلہا قرے بالعراق من فحیر و درہم یقال اغلت الارض اذا ات  
 بالغلۃ ای لما یخرج منها من الحبوب و نحو ہا وبالجملة ہوا یقال پیدا واد واد نے  
 شبہ الحرب بالارض ثم اثبت لہا بعض لوازمہا ففیہ استعارۃ کنیۃ والجر ورنے  
 لاہلہا للقرے لتقدمہ رتبہ فانہ فاعل الفعل المنفی والقرے جمع قریۃ  
 والحار والجر ورحیل اسبکون صنفہ للقرے وان متعلق بالفعل المنفی و عن  
 بالعراق عراق العرب وہی بلاد معروفہ و تخرج من عبدا ان الی الموصل طولاً  
 ومن القادسیۃ الی حلوان عرضاً و سمیت بلکشفۃ عروق النخل والشجر فیہا  
 ولانہا علی عراق جبلة والفرات ای سوا حلہا وہی معروفہ فی کثرۃ  
 الزرع و جودۃ الریح و کلمۃ من بیانیۃ متین الموصول و لقیضہ بالظاف فالظاف  
 فالعجۃ کبکبال عظیم سبع ثانیۃ مکاکیب و المکوک کتور کبکبال سبع صاعاً و نصف  
 صاع او نصف ظل و ثمان اواق و الصناع اربعۃ ابداد و

للغلمان کچھل اکیون کلہم رفوعاً علی انہ فاعل اشام کعبیہ فی قولہ علیہ السلام عور  
عینہ المنی الجار والجارو مستلقا بہ والا حمر عند العرب کنایہ عن الشقی المشوم لما  
کان بینہم و بین الدیلم بغض و عداوۃ و ہم حمر قال خداش بن زبیر ع و شقی الرماح  
بالضیاطۃ الحمر اے باللیام المشایم و عنہ با حمر عا و قد ار بن سالف الذی کان  
قد عقر ناقۃ صالح علیہ السلام و یقال لہ اشقی ثمود و کان فی الاصل من ثمود و لما کان  
ثمود بن جاثرو عا و بن عوص کلما ہما آل آرم بن سام بن نوح علیہ السلام قبیل لہ احمر عا  
حتی اشتہر بہ فی الشعراء قال بیت فمن کان الصلح فیہ فاکہ حمر عا و اوکلب بن  
وائل و بذاکما اشتہ المنصور فی شعراء الغرس مع ان المصلوب فی الاصل ہو  
ابنہ حسین بن منصور و لہ اشاع لیسما الف ما اشتہر بین الشعراء و ان کان خلاف الاصل  
ولما لم یقف علی ہذا الامر لبعض شراح المثنوی الشریف اعترض علی مولانا راج فی  
قولہ عاقبت منصور بردارے بود بان ہذا العینہ عن تحقیقہ الارضاع معروف و  
قد استعیر لاعداء الحرب ہولاء الغلمان للقتال و لقطع الارضاع و قد استعیر لاعداء  
ایہم عن سفاک الدمار یقول فتدکم اطفالا مشایم کلہم کاشقی ثمود فی الشامہ و  
الکتبہ ثم ترصعہم ثم تقطع الارضاع عنہم اے شتہ الحرب ثم تقترعے گوید کہ باز  
برائے شما بجکچا نے خواہند نہامید کہ ہمہ چون قدار بن سالف کہ اورا احمر عا د  
و اشقی ثمود میگوند و پے ناقہ صالح علیہ السلام بریدہ باعث ہلاک قوم خود  
اگر دید موجب خرابی و تباہی شاخا ہند بود و بعد از ان چند شیر خواہد

به استمرار القتال وهو مضموب على المصدرية وتستخرج مجهول من تحت الناقصة  
 مجهولا اذا ولدت وتتم معروف من ثأمت اذا ولدت تور من مضاعدا وكنه  
 به عن كثرة الضرب ولطعن بقول فتعظمك مثل طعن المرحة حال كونه خفاضا  
 كونه مجهول على الاتصال فتلد تور من تور من اسے تقتلكم كثرة الضرب ولطعن  
 والرمي مے گوید که باز شمار چون آسیای گردان آرد خواہم کرد و بان  
 آن شتر مادی که ہر سال برابر بار و بر میگردد و حاملہ خواہد گردید و دو گانہ و گانہ  
 یا بیش از آن خواہد رسید یعنی باز ارکشتن و کشتن شدن برابر گرم خواہد ماند  
 معین و پیر و نو و تکو حلتی چکی کہ طیلح پیگی اور برابر گھابن ہوتے رہیں پیر و نو و نو  
 چار چار جنبگی عرض کہ لر اسے کا تار نہ تو ٹیکا اور بہت سے بارے چاہیے فانی  
 فتنبیہ لکم علمان اشام کلکم کا حمہ عاد تم ر ضح مقطعم النتائج ہنہا ہستعہ  
 لولادہ المرۃ فان اولاد الناقۃ لا یقال لہا علمان شتہ الحرب فی السابق بالناقۃ  
 و ہنہا بالمرۃ والعلمان بالکسر جمع عظام و طلیق علی المولود من جن ولادۃ الی  
 شیا بہ والاصل فیہ علمان بالتؤنین مضمر فاذا لکن منہ عن العرف بالمفروق  
 حکما فی قولہ عن فیہ فان مرد اس فی جمع اسے مردا و الاشام الفعل صنفہ من  
 الشوم ضد الیمین لغت علمان و الجمع اذا کان علی وزن المفرد یوصف بالمفرد  
 ولا یبعد ان یکن العلمان مضافا الی الاشام اضافۃ الموصوف الی الصنفہ علی قول  
 الکوفین و کلہم مرفوع علی الابتداء والجار والمجرور حسبہ و النحجۃ تاجہا لغت ثانی



الخود قال البند في ميت فابو في ميتكم على اصالحكم و استدرج نوايا برقع اصالح  
 بليل قوله تعالى على الباع الاسباب و جزم استدرج و نوايا اصله نوايا البت  
 الالف يا ركا هي لغة نذيل والالف فيه للاستبلاع على ان الرضة صرح في فضل  
 العطف بخلاف الاختلاف في الاعراب بين المعطوف والمعطوف عليه يقول نحو  
 تبعثوا الحرب بعدت عودا و سكونها تبعثوا مذمومة العواقب و تغرأ اذا غرتموا  
 كالكلب الضاري فتشدا شداد النار مے گوید که هر گاه سبک جاب ار سید  
 از خود خواهد چسباید آنچنان خواهد چسبید که انجاش به خواهد بود و وقتی که  
 او را برگ سگ گرم چسبید خواهد گنجت لبان آتش تیز خواهد برخاست و بسیار  
 گرم خواهد شد عین جیب تم پی پی بهای لراسی کو با جلا کر جبهه او بها و گی تو بهت  
 بر طوره سے او شکی او جبا و سکو بهر کا و گی تو بهت جی و بهت بهر گی قال  
 فتمرکم عک الرخ شفا لها و ملحق کثا فاتم شفتی قسم العکر الدلک  
 و الطحن و البار مین علی او مع و الجار و المجر و حال من الرخی و النقال بالثلاثة  
 فالنار ما یحفظ به الدتین و الرخی من الارض و یوصنع تحتها فارسیه سفره آرد  
 و مہدیہ گرد قال فی القاموس و قول زبیر شفا لها اے علی شفا لها و مع شفا لها  
 ای حال کو مھا طاخته فانهم لاشفیون الرخی الا اذا طخت و فیہ اشعار بان الصنیر  
 المجر و ذیل الرخی دون الحرب و تحت النار اذ اعلنت و استمیر الاستعداد الحرب  
 لنقل الکشاف بالکسر ان تلحق النار عاتین متوالین و فی کل سنة و عنو

حقیقت جنگ میدانید چه شما علم استدلالی و علم ذوقی هر دو حاصل است و آنچه  
 که از آن گفته ام حدیثی نیست که بر حقیقت او آگاهی نباشد یعنی بر آئینی که حقیقت گوید  
 خوب جانتی مگر که ده پراستخت امر ہے اور یہ بات مسیدی انکل سچو نہیں ہے قال  
 منی تعقبوا ما تعقبوا و ذمیتہ و تضری اذا خیرتمو ما فتضرم یقال یقتل  
 الناقة اذا حملها علی السیر و ہی جالسة و استقیر لاثارة الحرب بالکنة و غضب ذمیتہ  
 من الضمیر المنصوب الثانی و صلا را بجزا غیر الشرط و ضری بہ بالمحبة فاللهمة کمرضه  
 اذا غری الکلب علی الصيد اے ثار وصال و منہ کلب ضمیر و تضریہ یقتل  
 منہ و هو اغرا الکلب علی الصيد و هو استعاره مفرقة ان استقیر لیجان الحرب  
 و یجوب و مکینه ان شبه الحرب بالکلب و اثبت لها الوازمه و مکذا الامر فی الجواز  
 من تضرع و تلفح و تنبح و ضربت النار بالمعجزة فاللهمة کفرج اذا اشتد حرکة و الفعل  
 علی تضرع مجتعل المحبزم و البرقع اے کان مجزوماً محرک بالکسر و کان مرفوعاً  
 فاتبع رفعه الکسر کما فی قوله الاتی عم و ان لغتی بعد السقایة یحکم کبیر المیم تنبأ للقد  
 الاخر فان قبل قد ثبت ان المعطوف کیون فی حکم المعطوف علیہ و یلزم عطف  
 الجزوم علی المرفوع فان کان مجزوماً و هو معطوف علی تضرع لزم عطف الجزوم علی المرفوع و  
 صوفی عطف علی بعد لان لان الجزوم علی المرفوع قلت صح عطف الجزوم علی المرفوع و قد قرأنا قبل  
 قوله تعالى و من یقی و یصیر باثبات الیاء و حمهم بصیر فالاول مرفوع و الثانی  
 مجزوم یض علیہ فی المعنی و القرارة اشارة ما یشهد به صرح به فی اصول

فی دیوانہ معنیہ باعراب المجهول فی محمولہ والاذا خالف الجمع واتحد الذخیره و  
 النعمۃ الانتقام و استردیدین التاخیر والتعجیل علی سبیل منع اجمع الجواز الخلو بان یقف  
 عنه واستعربیل علی ان زیر کار کان یعتقد یوم الحساب و کتاب الاعمال والمجازات علیها  
 ویویدہ فیسئل ان کان نقرا نیا یقول لقیح التاخیر فی العذاب علیہ فیوضع فی کتاب  
 الاعمال فتستخذ ذخیره لیوم الحساب او یقع التعجیل فیہ فیتقم علیہ فی الدنیا مع کون  
 کہ یاد رکھا فاش تاخیر کردہ شود پس در نامه اعمال نہادہ میشود پس برای روز حساب  
 ذخیرہ کردہ خود و یاد مجازاتش نہ ودی نکار بردہ شود و انتقاش در اینجا گزشتہ شود  
 یعنی یا تو پہلی ڈالی جاوے پھر وہ برے بات اعمال نامہ میں رکھی جاوے پھر روز  
 حساب کی لئے ذخیرہ بنا سہی جاوے یا بہت جلدی برقی جاوے پھر انتقام  
 اوسکا لیا جاوے قال وما الحرب الا ما علمتم و قد قسم وما هو عنہا بما تحب  
 المرحم کلمۃ التفعیم کافی قولہ تعالیٰ غشیہم من الیم غشیہم وصنیع الموصول محمد وف  
 وفی الاحالۃ علی علمتم وذوقہم والعدول عن الشرح والبیان اشعار بان بیانہ خارج  
 عن طوق الشارح والضمیر المنفصل المرفوع وضع موضع اسم الاشارہ کالمنفوع  
 فی قول الشاعر کائنہ فی الجدل یب البہق والمشار الیہ یقول المذکور اعنی وما  
 الحرب الا ما علمتم و قد قسم وغنیہا تعلیق محمد وف وغنیہ المذکور والحديث  
 المرحم لا لا یوقف علی حقیقۃ بقول وما الحرب الا ما علمتم شانہ و قد قسم طعمہ اسے  
 امر شدید خارج عن البیان و ما قولی ہذا بحديث مرحم عنہا — — — گویہ کہ شما

الاحلاف و ذبیان رسالتی ہی انکے دستم کل مقسم علی انما تصالحنا و تراصینا  
 سے گویا کہ آگاہ باش سے مخاطب و بامد و غطفان این پیغام از من رسالت  
 کہ شما ہر نوع سوگند برین خوردہ اید کہ ما راضی شدیم و شتی کردیم بعینے او مخاطب  
 یہ پیغام میری جانب سے نہ اسد اور نہ غطفان کو پہونچا دے کہ تم نہی طرح حکم  
 قسمین اسپر کہ ہاں ہین کہ ہم راضی رضا ہو گئی قال فلا کتمن اللہ ما فی نفوسکم  
 لیخفی و مہما نکیتہم اللہ لعلیم قال کتمہ ایاہ اذا اخاہ عنہ قال فلا یکتبون اللہ  
 حدیثاً و اقل لہنہ الخاطبین بالنون لثقیلہ و عنہ یہ الکتمان بحسب الزعم والامام  
 فی الخفی للتعاطی و کتیم مضارع مجهول و فاعلہ مستکن فیہ واللہ منصوب علی المفعول  
 بقول و اذا حلقتہم جہاداً یا کلم فلا یجوز لکم ان تخفوا علی زعم الفاسد ما فی انفسکم من بعد  
 و نقض العهد علیہ لعلی الخفی ہو علیہ و مہما تخفی علیہ شئی علیہ لا محالہ فانہ یعلم السر  
 و ما یخفی سے گویا کہ چون سوگند بخوردید پس ما فی الضمیر خود را بر خدای تعالیٰ  
 باین گمان مخفی نکنید کہ بر مخفی بماند چہرہ چہر بحسب زعم فاسد بر مخفی کردہ خواہد  
 او خواہد دانست یعنی جب تنہی طرح حکم قسمین کہائین تو ہر بات اپنی  
 دل کی باین خیال اللہ تعالیٰ سے چھپاؤ کہ وہ اسپر چہر ہی جو تم چھپاؤ گی وہ جان  
 لیکہ قال یوحنا فی صنیع فی کتاب فید خرم لیوم الحساب و یحیل  
 فید خرم الظاہر ان کین یوضہ معلوماً علی انیکون بدلا من یعلیم و کذلک یحیل یقیم  
 و مناسبہ الفعل اللاتے اعنی یوضہ حکم بانیکون ملک الافعال مجهولہ و قد رتبنا

و کتب اللہ ان خاف ان یخفی علیہ  
 لا یخفی فی الواقع الا علی غرض و یکتب



المذنب بعد الله بن عمرو وعبد الله بن الزبير بن وقاص بن زهير العبد  
 عن فاطمة قطع جميع الانباني اے سجد نیت و حکل و المعالم جمع مغنم و ہی انستیمه و بطیتر  
 علی بحیصل بلا جود مشقة من الصوم فی الشار غنیمته بار دة و لم شتی جمع شتیت  
 لمعنی المتفرق و الاقال بالفار کتساب جمع منیل و هو ولد الناقة اذا فصل عن الصبا  
 و المرنم بالراء المعجمة فالنون کم عظم ولد الناقة اذا قطع من اذنه شئ ثم یرک معقلا  
 و لا یغیل و کذا الابالکریم و وصف الجمع بالغیر و علی انه جمع علی وزن مفرد و تعلیل  
 فصار معانیم متفرقة تن فصل کریمه مرثیه عقیقه من مالکم القدیم شاق الیم و شجر  
 مے گوید که چنانچہ معانیم متفرقه که شجر گنگیان بحبیب و صیل است از مال قدیم  
 شما بسوی ایشان فرستاده میشود یعنی تمہارے موروثی مال میں سے متفرق  
 غنیمتیں جو اچھی سیل کے پورے ہوتی ہیں اور ان لوگوں کو جانب روانہ نہ جاتے

ہیں قال الابلاغ الاخلاص یعنی رسالتہ و ذبیان اہل اقسامتم کل مقسم  
 و زوس من مبلع الاختلاف علی ان من استقامتہ و معنی بالاختلاف بنی  
 اسد بن خزیمہ و بنی غطفان بن سعد فانیہم کانوا قد تحالفوا علی اہل تاصرفال  
 فی القاموس و الاختلاف فی قول زبیر اسد و غطفان لانہم تحالفوا علی التناصر  
 و انما ذکرہم لانہم کانوا معہم و قد تدارکنا ہم ایضا کما قال فی قصیدہ اخرے بیت  
 تدارکنا الاختلاف قد ثل عرشہا و ذبیان قدرلت باقداہا المنقل و ذبیان  
 علی الاختلاف و ہل معنی قد و المقسم بالضم مصدر یقول الایامخاطب الیہ معنی

نسبت و نابود کردید چنانچه غیر مجربان تقبیر ادا می آنهار و چستند یعنی  
 سیکر و ن او نگوئی خونها کی مقرر نماند زخم او کی مسک گئی چنانچه و ده لوگ  
 او نکو تهر گئے تهر گئے ادا کرنے لگے جو محض بکینا هتے قال یجمها قوم لقوم  
 غرامته و لم یحیر لقوا سببهم ملا محج الغرامته ما یلزم اداره سوار کا بالالبان  
 او بالالبان حال او فاعول له و اهرق الدم حبه و الضمیر المرفوع لقوم المرفوع و المجرور  
 نے میں قوم المجرور و الملامر بالکسر ایلا به الشی و الحجم بالکسر یا کیم به الحجام فیاتی به الدم  
 و یقال له فی الفارسیه شیشه حجامت و شاخ حجام و فی الهندیه سینگلی و کلکاس  
 یقول یو دیا قوم لقوم بخا بعد بخم و ہے غرامته علی المومنین حیث استنوا با نفسهم الحما  
 انهم لم یقولوا فی الذین یعطونهم قدر ما یملأ الحجم من الدم مے گوید کہ ان شتر  
 قوسے برای قومی بطور تاوان بر خود لازم گرفتہ قدرے قدرے میدهند و لطف این  
 کہ انیان در آمان یافتہ خون ہم بر خیت کہ شاخ حجام را پر کند یعنی اون او نکو  
 ایک قوم ایک قوم کو تهر گئے تهر گئے کہ کی دیتی ہیں اور مزایا ہے کہ دینی والو  
 نے لکھو والون میں انسا شو بھی متین گنایا جو سینگلی والے کے سینگلی کو بہرے قال  
 فاصبح صید اے سببهم من تلا و کم معانم شتی من اقال من ثم یقال حله  
 اذ اساقه و فاعول و ر و بے بخری و امت لا جمع تلید و هو القیم المور و شتر  
 المال و ضمیر الحما طاب اللہ و حین المذکورین و بخور ضمیر الجمع لکشتے عند ہم علی ان میاد  
 به مافوق الواحد و سنه ما جاز فی حدیث زبیرہ بن معبد حیث قال ضمیر کم و ضمیر

شدید خدای تعالیٰ رہنمائی تھا باد و ہر سیکہ اندوختہ بزرگان بصرف آرد و  
 مباح مردمان گردانہ معظم میگردد یعنی تم دونوں سعد بن عدنان وغیرہ کے بڑے  
 بڑے لوگوں میں ماسے گرامی ہوئے خدا نکو ایسی ایسے باتیں بنا ناچتا رہے  
 اور جو کوئی باب داوی کا اندوختہ لوگوں کی نحو مباح کرے وہ سب کی اکٹوں  
 میں معزز ہو گا قال تعنی الکلام بالمؤمنین فاصبحت یحییٰ ہما سن لیس  
 فیہا الحجر ثم استغنی الدروس والفعل باض معروف والکلام بحركات التثخیم  
 الاداء بنجما اے قسطا قسطا من الحنیم وهو الوقت المضروب ولم تکن فی  
 اصحبت المضروب فی یحییٰ المؤمنین والحجور فی فیہا للکلام والحجیم من استے  
 بالحجیم ومعنی الوصول کلام من الحد وحنیم وذلك لان الحجر ثم فی ملک الکلام کان  
 حد یغیر بن بدر الفراء سے احد بنی فزانہ بن ذبیان حیث امر عمیر بن فضله الفراء سے  
 بان بطیم وجہ و حسن فرس قیس بن زمیر العیسے فطلم وجہ و کاوان سبت فرس  
 حد یغیر ثم جنید بن خلف العیسی قاتل عوف بن بدر الفراء سے ثم حل من  
 بدر الفراء سے قاتل مالک بن زید العیسی ثم عارف بن سیر العیسی قاتل حل بن زید الفراء سے  
 بن سیر العیسی قاتل حد یغیر بن بدر المذکور ولا علاقہ للمذکورین بن سیر  
 فاما کان آل سعد بن ذبیان یقول تعنی جراحات الطریقین بالمؤمنین من  
 الال حیث تقررت الاداء فصار تبحر یو دینا بنجما بعد بنجیم من الحجر ثم فی  
 ملک الجراحات سے گوید کہ زخمیہا فریقین بدایت صد با شتر

المدح والثواب بذلك الصالح بعیدین میں اثم العنوق وحقوتیہ سے مراد گوید کہ  
 پس شمار مقام مع و ثواب ازین چشتی ممکن شدید و از عنق ابار و ابعاد و  
 عنقوت او کہ در صورت اغاض شمار شمار عایدے گشت نرسنگها دور افتاد و  
 یعنی یہ تم دو کو صلیح کے ہونے سے اچھی جگہ نہاتہ آئے اور اپنے بزرگوار کو  
 ستانی اور اس کو جذاب کی ادھانی سے بہت دور رہے غرض کہ اگر کرائی  
 قائم رہتی اور تم صلیح نہ کرتے تو بیان اور بعضی اپنے بزرگوار و کنی ستانی کی عایش  
 چرتی قال عظیمین فی علیا معدیہ ہتیا ومن سبب کثیرا من الجہل عظیم  
 و علیا بالضم و اختصار نیش الاعلیٰ صفتہ محذوف حذف کثرة الاستعمال نصا  
 من الصفات الغالیۃ ویراد به علی ما یضاف الیہ ومن علیا مضر اسے اعلیٰ ما و  
 عنی بمعنی معد بن عدنان من مضر و رقیقہ و ہم نضیف العرب و القسم التام  
 منہم آل عیر بن قحطان و کل حمی من احبار الیمین من آل عیر بن عیر بن علی  
 الجہول و عایتہ و فی دیوانہ و عشیرہ اسے فی علیا معد و غیرہ من آل عیر بن  
 قحطان و الاستباحتہ الاباحتہ و الاستیصال فیقال استیاہم اذ استاہلیم و اکثر ال  
 الجمع و المجدد یکنون من الابرار و الاحبار و عظیم بن ضیم المحدث من جد کرم بقول فضل  
 عظیمین فی علی بنی معد بن عدنان و عیر ہم یا کما اللہ لکشل بذہ اباء و لغزو  
 ضیہ فانہ من سبیلہا اسرا و رثہ من الابرار اکرام و من الابرار الجمع عظیم فی الناس  
 لاعمالہ سے گوید کہ شمار و وعدہ کرام بنی معد بن عدنان و عیر ہم می گنم



انفسکما اویس کما علی المشورة انه ان ندرک الصلح سحلا سیرا بان نبدل المال  
 ونقول قولا معروفا سلم من آفة الضار فان كلا الفريقین احوالنا وفناهم ففنا  
 مے گوید کہ درین شک نیست کہ شمار دو در دھارے خویش و یا با ہم این سخن  
 بگفتند کہ اگر بعضی مال و حرف <sup>مفقولہ</sup> اشتی طرفین را حاصل کنیم از آفت فاسد است  
 خا سیم یا نہ چہرہ دو برادران استند و در فانی آمان فاسے ماسقور است یعنی  
 اسپین کچسک شبہ نہیں کہ تم دونوں نے اپنے جیوں میں یا گھلا گھل آسپین  
 یہ بات کہی ہے کہ اگر ہمارے مال کے خرچہ اور یہ ملامت کو کہنے سے آسپین  
 ملای ہو جاوے تو ہم تباہ ہونے سے بچی رہیں گے اسکو کہ دونو تو ک اپنے  
 بہائے میں اور او کو تباہ ہے اپو تباہ ہے ہو قال فاصحما سہنا علی خیر موطن  
 بعیدین فیہا من عسقوق و ما تم اصبح بعینہ صا رومن سبتیہ والصنیر  
 فیہ و فیہا المسلم والموطن المنزل و عنی بخیر موطن من المصالح فی الدین و دنیا و الاخرة فان  
 کان فیہا یعقود الثواب العقیل ما فیہا و الجار و الجور فی محل النصب علی انہ خیرا صبح  
 و بعیدین خبر بالثواب و عظیم <sup>للعقود</sup> فی التوفیق ظلم الوالدین یقتضی البر و الما تم الاثم و العقوبۃ  
 و اما قال ذلک لان المدحین کا نامن آل ذبیان من یقتضی سلوالم الصلیا میں خبر  
 و ذبیان اسنیہ یقتضی مع ذہبا علی الصلح لکانا عاقین لذبیان و بعینہ <sup>خلع</sup>  
 فیہ فی الحیث و معاتبین و عسقوبۃ العقوق و لاکن لما و تسع الصلح سیمہا بعدا  
 عن العقوق و عسقوبۃ بل صارا باعین بہا بقول و ضرر تاسے علی غیر مومنع من

ما فات واما صدقہ و التعمانی ان الضعيفي بعضهم بضاد و قد الشئ اطهره خطه و عطر شمس  
كنائيه عن الحرب الشديده و قد صمد ان منتم انت الوجيه كحلب و مقعد كانت  
عطارة في نكته قبيح لظفر فاذا اراد الوقت ال بقوم تظيب و البطر بايتش القفال  
و كثير فقالوا شام من عطر شمس ثم استعملوا في الحرب الشديده ككنايه و منه قول عباس  
بن مرداس رضى بيت و لم احبس سفیان حتى اقيته على ما طرأ فنيا عطر شمس  
اي حرب شديده قيل و نوع من العطر يكون شاق الدق و عسله ان يكون اضافة العطر  
اليه من اضافة العام الى الخاص و يكون هو استعاره للشئ الشاق الدق كالقراية والدق  
الكسر يقول لما قيتما عبدا و ذبيان و اوركما و ما بعد ما كان انسى بعضهم بعضا و بوزنهم و كثير منهم  
ما كان كسر و شاقا على الفزنيين ع كوكيد كه شمار و عجبس بيان راعباز من دريا  
و تافاني ما فات كريد كه يك و كير افن كريد و جنگ عظيم مرد و كرا و ريد  
و يا امرى شمسند كه شستن او سخت و گران بود بعينه تم و دونن يه عجبس افرد  
كوبد و سكي سنبها لكره و اسمين لكره ك فابو كنه اور بڑے بهارے لرائيان  
رٹے يا قرايت سے شى كو ٹورا جبكا توڑنا بہت ہى دشوار تھا قال و قد قلنا ان  
مدرک اسم و اسعابال و معروف من الامر اسم و المعروف بالکسر و الفتح  
الصلى و ينث كالجرب و الواسع ضد الضيق اسهیل الیمیر و المعروف باليعرف  
العقل السليم و الشرع فيكون حسنا و الكسر ما كره العقل و الشرع و يكون متبيحا  
و هو المراد بقوله تعالى يا امر بالمعروف و ينهى عن المنكر و الامر القول قول فقد ثابته

وناشین من مولد رسول اللہ صلی علیہ وعلیہ آلوہہ تعالیٰ قول واذن اوسع الا  
 کذاک فاقسم بالعبیت الکریم الذی طاف حولہ رجال نبوہ من آل فریش و  
 آل جرهم فی اوقات مختلفہ کویدیکہ پس سوگند میجویم بان خانہ کہ از فریش  
 وجرهم کسانی طوافش کردہ اند کہ اورا بنامودہ اند یعنی پیرمین اوس گھر کے  
 قسم کہتا ہوں جسکی گرد فریش وجرهم میں سے وہ لوگ پیری میں جنوں نے  
 اوسکو بتایا قال یحییٰ النعم السیدان وجدتما علی کل حال من سحیل ومبرم  
 الیمین القسم والمخصوص بالمدح محمد وف وجدتما عجول والحجۃ ثانیۃ دعائیۃ  
 والسحیل بالہمتین الحبل الذی لہ طاق واحد وبقال لہ فی الفارسیۃ حسن  
 یقنای و فی الہندیۃ کہے رہی والمبرم بالوحدۃ مکرم الحبل الذی سحیل  
 طاقان ثم تفیل فارسیہ حسن دو تاسی و ہندیہ دوہری رہیے ولا شک  
 ان الثانیۃ اتوی من الاول واستغیر الحال الضعیفہ والقویۃ وکنے پہا من  
 الدوام والاستمرار بقول فاقسم بعبیت قبلہ نعم السیدان انما وجدتما علی  
 کل حال ضعیفہ وقویۃ اے دایما استمرار سے کویدیکہ سوگند راست کہجیہ  
 میجویم ہر این کہ شمار دو خوب مرداران بشید بہر حال سلامت  
 بکرامت باشید یعنی میں بت اللہ کے سچی قسم کہتا ہوں کہ تم دونو  
 بلا شک اچھی مردار ہو ہمیشہ سلامت رہو قال تدارکتما عیب اسوئیا  
 بعد ما یئانا وادقوا بسینہم عطر مستم التدارک التماس فی وادق

برخاستند و در باب اصلاح عیس و فہمین سعی بلیغ بکار بردند بعد از آن  
 کہ سرشتہ مراعات و قرابت بحکم قتل و قتال از ہم سختہ بود عیس بنی غیظ بن مرہ  
 مین سب و پہلی آدمی اور بھی اور بعد اسکی کہ عیس اور دنیاؤن مین بہائی بندے  
 کارشتہ ناتالڑے ہر طینے کے باعث سے یک قسم منقطع ہو گیا تھا اچھی صلح  
 مصلحت مین بڑے جان اپنے لڑائی قال فاستمیت بالکیت الذی  
 طاف حولہ رجال نبوہ من قریش و تبرسم الفار للتعقیب و الماسنہ  
 بمعنی الحال و من میانیتہ و قریش لقب بنصر بن کنانہ مین جزئیہ بن بدر کہ بن الیاس  
 بن مضر علی الاصح فائیل انہ اسم قریش بن یحید بن غالب بن فہر بن مالک  
 بن نصر بن کنانہ و حبرہم کہ قنفذ بن قحطان بن ہود علیہ السلام کان حیا کمز  
 احیاء الیمین تزوج فیہ اسماعیل علیہ السلام بر عتہ بنت مضاض بن عمرو بن  
 الحارث المجری و وکد کہ عشرہ اولاد ثم لما تو فی علیہ السلام تولی ابنہ ثات  
 مین اسماعیل امر البیت ثم تولی بعدہ جدہ مضاض بن عمرو و فیہ یقول بعضہم  
 عم و نحن و اما البیت مین بعدنا سبب و کان الامر کند لک حسے جا کہ لیل  
 و دخل البیت فترہم فنباہ رجل منہم بیسے عبور و الجار و دیکنے باسے الحبرہ  
 علی بن ابراہیم علیہ السلام ثم غلبت علیہم بنو خزاعہ و اخر جو ہم من مکہ و تولوا  
 امر البیت الی ان اشترے قضی بن کلاب بن مرہ القریشی منقا لکیت  
 من بسے عبثان الخزاعی بزیق من الحمر ثم بدست قریش سنہ خمس



وقال حسان عسقون من ورد البرصين عليم والبرصين نهري مشرق والبرق تقويم  
 المعجزة على المعجزة جمع زرق ولا يكون الماء زرق الا اذا كان عسقا ونسبه  
 على الحلية والحياء جمع حم هو الماء المجمع مرفوع على انه فاعل زرقا ووضع  
 كناية عن الاقامة والحاضر يقتضيه الباديه والغاب تحميم اذا نصب الخفة يقول  
 فلما وردن الماء قد كان عسقا حيث يرسى الرزق اللون فمن عليه اقامة الحما  
 المتخيم مع كوكب كعبانان چون برآئي رسيدند كه مسير عمت بود رخت اقامت  
 انداختند و چون کسی كه طرح اقامت. اكنند خيمه نصب كردند عيسى پر حجب پاي  
 پر پوچن او حال بيه تنه كه ده كه آسمن بيلاد كهائى ديتا تو دوين ديلا گايا اور  
 بوجه بهار اينا والا قال سعى ساعيا غيظ بن هرة بعد ما تميرل باين  
 المشيرة باليدم اشى الشى او العد وبنى باس عيين المذكورين بر بن سنان  
 او اخوه خارج سنان والحارث بن عوف على الاختلاف المذكور  
 و غيظ بن مرة آل غنيظ بن مره بن عوف بن سعد بن دنيان بن غنيظ و  
 ما صدرت و التبرل بالوحدة فالمعجزة المشق و التفرق و بالتوصوة الضلعة  
 والقرابة بالمشيرة مجموع عيس و دنيان فانها احوان ابنا غنيظ بن ريش بن  
 غطفان و بالتلم لقتل والطرف متعلق بالفعل يقول سعى ساعيان من  
 بنى غيظ بن مرة للاصلح من عيس و دنيان بعد التفرق بالحرب و بالتلم  
 ما كان بينهم من الصلة والقرابة مع كوكب كعبانان چون از آل غيظ بن مره دو

قدسے انرا بریند و حال این بود که در ہوا سے فراخ و نوساختہ نشستہ بود و بے غم  
وادے صوبان سے نمایان ہوئیں اور پہاڑ کو طی کیا اور حال تھا کہ چوڑے  
چکی خاصی سے ہو دون میں سوار نہیں قال کان فہات العہن فی کل  
منزل نزلن بہ حب العنا لم یحکم الفحات کفراب الاجزاء المصوتہ من الشی  
من فیکہ اذ کمرہ والعہن الصوف المصبوع مطلقا و تیل الاحمر دارا و بہا قطعات  
العہن المتغنی زینت بہا الہواج و حقد نزلن لغت منزل والضمیر الجہر و للمنزل و انفا  
فالنون عنب الثعلب و حب شترہ و ستیفا و من الصراح انہ شئی ثم لا دل فی القاموس  
و التحطیم الکسر الشدید و یمنع مجول و حقد لغت فی حال من حب القنار و انما قیدہ  
بہ لانہ لا یتغنی علی لونہ و در وقت بعد انکارہ بقول کان قطعات الصوف المصبوع  
الغنی زین بہا الہواج فی کل منزل نزلن ثمرات عنب الثعلب و ہی غیر  
مکسورۃ مے گوید کہ گویا پارہی شمشیر رنگین کہ ہو و ہا را بدہا نہ زیب و زینت دادہ  
و انہ ہی کوے تازہ مے نماید کہ در رنگ و روے خود صحیح و سلامت مادہ و آفتہ  
بدانہا رسیدہ یعنی وہ جس منزل میں او ترین وہاں وہ بکڑے رنگین اولا  
جو ہو دون پر زیب و زینت کی لئے لگائی تھے مکہ کی پہل و کہائی و سیتہ میں  
جو ٹوٹی ہوئی نہیں ہیں قال فلما ورون المار زرقا جما مہ و صنعن مہی  
الحاضر المتعجب الطاهر ان اللام فی المار للبعد الخارج و الورد و اذا تعلق نحو الما  
نتیغہ بلفظ و اذا تعلق بالقوم و نحوہ متعبد علی قال تعالی فلما مارہین

قنہ یرد و ملک فانه لا یتقیم و ملک فی ہذہ الحال و کذا یرد و ما قبل انہ یقال درک علی البدر  
 اذا شنی رجب و وضع احدی و رکیبہ علی السرج فانه غیر صالح فی حال علو المكان المرتفع  
 لما انہ مصرعہ ہذا و السوان یغیر المہندہ علم و ادویا عدہ قولہ الاتی راع طہرن من السوان  
 ثم جزعنہ فان الجزع قطع الواوے عرضا و اللام فی زایدہ و یعلون یفعلین جمع الموش  
 الغایب و المثنی بالرفع من الارض و صلب و الحجة حال من الضمیر فی و رکن و  
 الدل السکنیۃ حسن المنظر و البتہ و الشمال و نحوہ و النام لہن المجد و رقیق البدن  
 و النعم الترف و طیب العیش و الحجة الطرفیۃ حال بعد حال یقول و عدلن فی واد  
 سوان من یعلون بالرفع مہ عدلین و النام الطیب العیش مہ گوید کہ قنہ  
 رفته در وادی سوان افتادند و حال امین بود کہ بر جاسے طہنش بجالی برآمدند کہ  
 شکل و شمال و وقار و تکلیف نازنین ناز پروردہ میداشتند یعنی حل چلی واد  
 سوان میں آمین اور حال یہ تھا کہ اسکے اونچی جگہ پر ایسے حال نہ پڑتے تھے کہ کہانی  
 لادلی نازنینوں کا رنگ روپ و نہ نایان تھا اور ویسی ہی بہار سے بہرہ کم تھیں قال  
 طہرن من السوان ثم جزعنہ علی کل قننی قشیب و مقام الجزع  
 قطع الواوے مطلقا و عرضا و القین الحداد و کل صانع فائق فی عملہ و عسنی باغین  
 الہو ج الکامل الصنعة و القشیب بالغاف فالعجۃ المجدید و القدیم و عسنی بہ الجید  
 و المقام بالغار کمکم الوسیع یقول ٹہرن من سوان بعد ما وکن مینہ ثم قطعنہ  
 علی کل جودج جدید و وسیع مہ گوید کہ ازان وادے ظاہر شدند و بعد

و ملک فانه لا یتقیم  
 ان العلم بالحدیث  
 علی الاعلام  
 یزایدہ

قتله او سجدت علی کافری الحار او لاری الحرمة والحرمین لا یجوز قتله ولا یجوز ان یتصل کافر فی الحرمین یا غیره یقول ابن الجوزی  
 وارضا الغلیظة الغلیظة عن جانب ایمانهم وکم فی ذلک الحبل من محل یجوز قتله  
 او یجوز قتلی ومحمّد بن قسّم قتله او یجوز قتل امی کم فیه من عدد وصدیق وعلی الثانیة  
 حبیلون القنن وارضا الغلیظة ومن فیه من عدد وصدیق عن ایمانهم مبیحہ بیکہ  
 کوه قنن و زمین جنت اور او هرکه دران کوه از دوست و دشمن بود همه را اند  
 جانب راست اند خستند و دران کوه بسیارند که قتل آنان جایز است و یا قتل را  
 جایز می دارند و بسیارند که قتل آنان حرام است و یا قتل مرا حرام می دانند  
 یعنی کوه قنن اورا و سکی سخت زمین اورا و سکی رهنی والون کو انبی و انبی  
 و الا اور حال یہ ہے کہ اوس پہاڑ میں بہت لوگ ایسویں حبیبہ خون حلال  
 یہی خون کہ حال یہ ہے کہ بہت ایسویں بچاؤں کے ہیں یا مسیری خون کو حرام  
 سمجھتے ہیں غرض کہ وہاں دوست دشمن دونوں قاتل و درکن فی السوا  
 فعیلون قتله علیہم دل الناعم استعم قال فی الصراح و يقال و رکن  
 اسے عدلین و قال فی الفایق فی شرح قول النخعی و ان کان ظالم لم یجز  
 عنه التوریک من رکن فی الواوے اذا عدلت فیه و ذمیت ثم استشهد  
 بہذا البیت فج معناه عدلین فی السوا بان و ذمیں منیہ و ما قبل از التوریک  
 رکوب اور اک الدواب و معناه رکبت ہذا السوۃ اور اک رکابہن نغیہ انہ  
 لا یلایم الظاہین فاذ لا یتقال الطغیۃ الامن کانت فی الہو ورج علی ان قولہ



کسی کہ در روس پر دیوان خوش بنید یعنی او زمین او رس باینی تکلف کی  
 لئے اچھا موقع ہے جبکہ اور امور و رس کی عادت اور مشی کی گاہی کا پس کا سود  
 اور ایسی دینا جس کے لئے گھوڑی کی خاصی ہو کہ جو پر یوں کو تاثر رہتا ہے قال  
 بکر بن کبیر او اسحران لبحرۃ فہن و داوے الرس کا لید و الفہم قال  
 کیا اذا اخرجت بحرۃ و اسحران اسحران فی السحر و السحر قبل الحجب فانه الظلمۃ فی اخر  
 الدلیل و الرس و العینۃ و الاضافۃ من اضافۃ العام الی الخاص بقول فخرج  
 تارة من الصریح و النور و مشر و اخر سے من السحر و الظلمۃ باقیۃ فہن ملین و داوے  
 الرس سے فی النور و الظلمۃ کیا پہلے لید الفہم فیہا من غیر تکلف مسیگو یہ کہ گاہی  
 بگاہ بر خاستند و گاہی در آخر شب برآمدند و در روشنی و تاریکی ہوا سے رس  
 چنان بر تکلف میرسد کہ دست بدمان میرسد یعنی وہ او سے سویرے  
 اندر میرے اوجالی مختلف و قوت میں اگر سے تکلف بر داوے رس میں اس سے پہلے  
 پر یونین جسے تہہ و نہہ کو پہنچتا ہے قال جعلین القمان عن یمن و حرۃ  
 و کم بالقمان من محل و محرم و ستر و یوانہ و من بالقمان القمان بالقمان  
 و النونین کما ب جبل لسنی اسد و الحرن الارض الطلیقۃ فیتن السہل عطف  
 علی القمان و الضمیر المحرور و من علی المر و ایتہ التانیۃ موصوۃ عطف علی القمان  
 و من بیانہ و علی الاولی تیز تیز فان کم خبریۃ و اسل من یحل فی الحل و من  
 جہنک الحرام و لا یرے حرۃ الشہر الحرام و المحرم صندہ و استیہر المحل من یجوز

بل غیر شش فی الهواء و التناق جمع عسینق و هو خیار کل شے و الکنه بالکسر  
 المستر الرقیق یطرح علی المنظر و الوداد بالکسر جمع ورو معنی الاحمر الخفیف الحمره  
 و ایراد الجمع مع کون فی عله ظاهر اسنجدی علی انه علی وزن مفرد من الاسمار مع انه لا شے  
 وزنه وزن الفعل و الحواسی الاطراف و المشاکته کبیر الکاف صفة من المشاکته  
 یفتح الکاف مناه المشاکته فی الحجة هجر و علی انه لغت کله وروے عم و راد الحمره  
 لو نه لولن عندهم و العندم دم الاخرین المبقم بقیل طرحن انما طایفا و علی یقولون  
 و مستر یقیا احمر الاطراف فیها شبه من لون الدم و لولن العندم علی ملک ان کما  
 مے گوید که عند سطر بر بود و انداختند که تاب قناب نرسد و پرده و بار یک  
 و تک و کلون و سرخ اطراف بر آنها افکند مذکور نوعی زیب و زینت باشد یعنی  
 گهاری مذممه و هوپ کی بچا و کی لے ہو دون پر والی اور ملکاسا پر و الال کناره

کامیابی کی لے او پر گایا قال و فیهن طی للطیف و منظر استیغیر  
 الناظر المومنین الملهی موضع اللغو اللطیف الملاحظ وروے المصنف  
 مقابل العدد و المستطوع وضع النظر و الاستیغیر معناه الموفق بسبب العجب و هو هم  
 امعان النظر و تتبع الحسن و الجملة بتامها حال یقول و فیهن موضع لوهو  
 الصدر و الندی المصنف الملاحظ و منظر معجب من المصنف المستقیم و الجملة  
 لناظر الذی تتبع المیسن مے گوید که دران پر پروان موضع لوهو و استیغیر  
 از برای کسی که یا ملاحظ و آشنای بی تکلف باشد و منظر خوب است از بهر

بنصر خلیل بل ترے من طعام من خرج من اعدا واقعدن المقام وقال امر القیس  
 بعیت بنصر خلیل بل ترے من طعام من سلکن جنیا من جہر شعیب والتمطر  
 سئل الاثنا علی الجولان و رکوب الکرکاب وبالجملة کنی بہ عن الارتحال والعلیا  
 ما من خلیل والارض العالمیہ والباہر معنی من ویویدہ قول المرقش عم تحنن  
 من جو الوویدہ یعنی یویدہ الجرم بالجمیم فالہتکہ فاشدکۃ تصفہ بالسنی اسد والحکمۃ تبارک  
 لغت طعام من کما فی المعنیین المذكورین بقول خلیل انظر باقی مل الصادق بل ترے  
 شیخا من طعام من من الارض العالمیہ من فوق ما جرم علی عزم الارتحال  
 فانی اتنی ذلک وقدرہ و لے ارا من کاخن فی عینی میگوید کہ اسے  
 رفیق شعیب من قدری بمعان نظر منکر کہ آیا تو چینی از ان نان ہو وہ شعیب  
 سے سنی کہ از زمین بلند بالای آب جرم کہ آب بنی اند بن ظنمہ است خست  
 سفر متبہ آمادہ حلت شدہ اند چہ من چشم تصور می نیم و یا از روی دیدار ایشان  
 می دارم معنی او میری یا راھی طرح سے نظر حکا کر دیکھ کہ آلیکو سے ہو وہ  
 والی ہے اوں ہو وہ والیوں میں سے دیکھا ہے جنہوں نے جوچہ بہار اپنا بنی  
 کی پانی جرم کی اوپر سے چلی کی لئے بانہ ہے میں تو دیکھہ ہاموں یا میں شاق  
 اوں کا ہوں قال علون یا سنا طعتاق و کلمہ ورا دحوا شہا مشاہدہ  
 الدہم الباہر لکۃ کما فی قول المرقش عم علون بالظاہر کتہ فوق عقیدہ والمنط  
 و شہا صوفیہ علی الہودج ولا یجوز ان یرا وہ ہاموں من البسط فانہ لا یعلی

سہ  
 لکۃ  
 شہا  
 ہاموں  
 البسط  
 فانہ لا یعلی





مرجل و یوما کجدم الحوض لم یتشکم الاثا فی جمیع الثقیه و ہی احدی الحجارة  
الثلث التي یوضع علیها القدر منسوب یفعل محذوف و اسفع جمع سفع و  
معناه السعوط و یوصف به الاثا فی حسی انه قد تذکر و یراد به الاثا فی المعمر  
بالهملات الثلث موضع التفریس و هو النزول فی آخر اللیل و اراد به الموضع  
المرجل بالکسر القدر من الحجارة و النحاس و النور یضم النون مع و العین حفر  
من غیر حفر حوال السبیت و الحجارة لتلاید حسل البیت المار المستعمل و غیره فارسیه  
چو بچه گرد اگر دضرگاه بعض علیہ فی الصراح و جدم الشی کبیر الجیم و سکون الذال  
المعجزة اصل و رسمه کحوض الحمد و الحمد یضم الجیم البیر العقید المار و انشلم الاثا  
و الانہام و حمله المنفی لغت ثان لنویا یقول و جدت بہا و عرفت اثا فی سودا  
فی موضع کانت القدر و تنضب منہ فی آخر اللیل عند التفریج و غیره  
کان قد حفر حوال البیت کاصل الحوض قلیل و فور المار و کحوض البیر العقید  
المار لم یکن مہند ماسے گوید کہ سنگہای سیاہ و یکدانہ در مقام ختم و گیا  
کہ در آخر شب پختہ شدہ بود و چو بچه گرد اگر دضرگاه کہ چون اصل بگیرمش از او  
آب و یا چون حوض چاہ کم آب بود و منور قیام بود در آنجا درینستم و شنا ختم لغیر  
مین سنہ اون کالرتہرون کو بچہ بخت مین یان چو شای گئی تہنن اورا وس نابی  
کو چو پانے کے روکنے کو کہنے کو بچہ بخت مین یان چو شای گئی تہنن اورا وس نابی  
پانی کنوی کے چو بچہ کے سے تہی اور اب تک قائم تہی و مان دیکھا اور چھانا

اطلال دارا بنیض من کل محشیسم الضمیر الحیر والدار والعین بالکلمة المقرات  
 الوحشیة والآرام الطیار وکلمة بالکلمة اسم الاختلاف وهو ان کلمات بعضها بعضا  
 قال تعالی جمل اللمیل والنهار خلقت بالاطالار جمع خلا وهو ولد الطبیة ولسبقرة  
 والنعیم ونهض قام بالحقیم لغزفت من جهنم اول الزم مکانه نقول وفي ملک الدار البقرات  
 الوحشیة والطیار یشتی بعضها بعض خلقت بعض وتقوم اولادهم من کل مکان من  
 ملک الدار لکما انهن ولدتهن فیها سے گوید کہ دران خانه ویران مادی کاوان  
 وحشی واهوان پس کیکی گیسے آئند و مسیر وند و بجای آنا از سر جای مخیز و یعنو  
 اوس او جبری گهر من بران و حسب کلی گامین الی محشی چلتی پرستے ہیں اور اوس کے  
 بچی جگہ جگہ سے اوشی من قال وقت بہا من بعد عشرین حجة فلما یمر  
 الدار بعد توہم الحجة بالکلمة شتہ جمیع علی حج واللاسے الکث الطویل والمجد  
 والمشقہ اکثر استعیل مضمونا قال زلیخیل عم فلما یاکر یشتا الخیل ثم رایتهم وقال النبی  
 عم راو کل العین لایا استیشتہ واللام فی الدار بعد سبق ذکر بقول وقت  
 فی ملک الدار من بعد عشرین سنتہ وعرفتها بعد التوہم الکثیر کث طویل  
 او جبہ و مشقہ سے گوید کہ بعد از ست سال دران خانه ویران شستہ و بعد از  
 توہم بسیار پریشاری تمام و بعد از عرصہ دراز اول شتائتم یعنی میں بر  
 کے بعد اوس او جڑے گهر من میں نے توقف کیا اور بڑے دشواری سے  
 بہت خوشی پر بڑے دیر کے بعد اوسکو چھانا قال انما فی سغفای معرس

الحوتات بالهذه المكان الغليظ قال في القاموس ومنه حوت الدراج والدرج  
موضع واشتد بفتح اللام ارض قال آخر مع الى جانب الصلابة المستقيمة وانما المعنى  
الى كما مر بمثلها في اول القصيدة الا وبقول من ام او سنة اثر واراد بكلمة عند موت  
اياد عن اليأس في مكان غليظ من الدراج الى المستقيم كقوله كذا يا ابن ثمان  
منزل ام او في استكماله سبيل مفيد بدو زمين درشت سرسنگ وراج تا مشتم على  
نمايش كيه كيا بهرام او في كى گهر كان شان ہے جو لو تہا نہیں اور موضع دراج کی  
سخت زمین میں مستقیم کیم کہ دکھائی و تیراہت قال و دار لھا جالر شمشین  
کایا مراجع و تم سے تو امر مصرعہ وقتان روغمان بناخیز الصمان  
والصمان قریب من المستقیم والمراد جمع جمع مرجوح من الرجح وهو خط الواشته المراء  
بہا خطوطا وانوشم فارسیہ ازیدین وہندیہ گو داود مرا حبث عنه فی اول القصیدۃ  
الثانیۃ والنواشر عصب الذراع من طین الظاہر والعصب فی ظاہرہ ویؤیدہ  
قول طرفہ عم تلوح کباتی الوشتم فی ظاہر الید المعصم بالکسر اس حد یقول ودا  
لام او فی الرقتین تھا و عم حد ہفت سلج کا تلوح خطوط الوشتم علی ظاہر اساعہ  
سے گوید کہ ام او فی راخانہ است در رقتیں کہ چون آثار و خطوط  
ازیدین کہ برز ہر ساعد می باشد می نمایش میر رقتیں میں ام او فی کا ایک  
پڑنا سا گھر سے جو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گردن کی نشان پہنچنی کی باہر کے  
جانب میں معلوم ہوتی ہیں حال بہار العین و الامراتم شمشین حلقہ و

ان الحارث بن عوف المذكور اراد ان تيزقح بنتا من بنات اوس بن  
 الطامى فركب نحوه وانا معه فرده اوس ثم طلبه لما كانت زوجته من عبس  
 وزوجه اصغر بناته فلما اراد ان يني بها منعتة وقالت اعند ابى واسى فصار الى  
 ابيه و اراد ان يني بها في الطريق فمنعتة عنه حتى اتى ابيه و اراد ان يني بها منعتة  
 وقالت اريد ذلك والعرب يقتل لما يكون ذلك الا ان يقتل بينهم قال فخرج  
 الحارث وانا معه حتى اتياهم وشينا بينهم بالصلح فوقع الصلح على ان تختب  
 انقلبي من الفرقين لمن فضل قتله ياخذ الدية قال حملنا الديات وكانت  
 ثلثة الاف يعير في ثلاث سنين وعلى هذا يكون القعيدة للحارث بن سنان والحا  
 بن عوف هذا العلم عند الله وان اردت ان تعلم سبب الحرب التي دارت بين  
 عيسى وذيان وقيت اربعين سنة فانظر في شرحي للحاسته فان ذكرته على  
 التخصيل نأقوال من ام او في دمت لم تكلم نحو مائة الدراج فالتكلم  
 من ثمانى الطويل والقافية متدارك الهمة للاستفهام وام او في كانت امرته  
 من بنى اسد فدارت على ام كعب بحبيب فطلقها وزم على ذلك وفيها يقول  
 بيت اتعد باليت مطعون ام اوسى ولاكن ام اوسى لا تبالي وكان من عاقبتهم  
 انهم كانوا يطبقون ازواجهم ثم يذكرون ذلك في اشعارهم ففقدت ذلك من  
 دريد بن حنظل وعمر بن شاعر ابن رعبان الهندى والدمثة ما بقي من اثر الدار  
 والناس انما رعين وانكحلت ان يكون من لست كلام التكليم وحمله المنعنى ودمته و



بالمزنية وقد رأى النبي صلى الله عليه وآله سنة وقال اللهم اعدني من شيطانه  
 فمالاك بينا حتى مات وكان من اهل بيت الشجر فانه كان ابوہ وخاله ثمانية  
 بن عذير واثناه الحسنار وسمي وابناه كعب بن كعب وحميد وعوام ابن عتبة بن كعب  
 اكلهم شعراء ويح هذه القصة هرم بن سنان والمارث بن عوف المزيين  
 من بني مرة بن عوف بن سعد بن ثعلبة بن سنان وروى عن جالس العبيد بن  
 قتيل هرم بن صمغ المرسى فتعاضد بهم بس وديان فقتل الصلح وحلف اخوه حصين  
 بن صمغ ان لا يغيب اسرا الا ان يقتل وروى عن جالس ابي جابر عن غالب بن عبيد  
 ولم يطلع احدا على ما في ضميره وكان قد حمل المارث بن عوف وقيل حارثة بن سنان  
 حمالة الديات من الفريقين فقتل حصين بن صمغ رجلا كان نزل عليه من  
 بني غالب بن عبيد فبلغ ذلك عينا فكتبوا نحو المارث بن عوف على ما كان  
 لهم من الغيظ والغضب وقد كان اشتد فافعله حصين بن صمغ على المارث بن  
 عوف وهرم بن سنان فكلها فلما بلغ المارث كرههم اليه وانهم يريدون يقتلوه فكتب اليهم  
 مائة من الابل ومعتا سببه وقال للرسول قتل اهل ابل احب اليكم ام انفسكم  
 فجارهم الرسول وقال لهم ما قال له المارث فقال ربع بن زياد العديبي وكان من  
 سادات القوم ان احاكم ارسا الابل اليكم وسببه وقال قتلوا اباي كان قتلهم  
 اوخذوا الابل فقالوا ماخذ الابل وصالح قومنا فقال زهير بن عوف و  
 المارث بن عوف على ذلك وروى عن جابر بن سنان اخي هرم بن سنان

اخبار اور انفرست اسے خبر باتو خواہد رسانید یعنی جو باتیں تو ہمیں جانتا زمانہ  
 نجو متا و یگا اور حکو تو نے خبر دون کی لئے ہمیں بھیجا وہ خبریں نجو سنا و یگا جن  
 دنیا میں بہت سی باتیں با تو متع نجو معلوم ہو گئی قال و یا نیک بالاخبار  
 من لم تبع له تبارا ولم تضرب له وقت موعده البیع شرک بین البیع و  
 الشراء و عنی البیع الثانی والبیعات بالکسرا والسفر و جہازہ و ہوا و التزوید  
 و ضرب له یمن کہ و عین و الموعد الوعد بقول و یا نیک بالاخبار من لم تشر لہ زاداً  
 و جہازاً ولم تضرب له وقت و عدل لعدتہ مے گوید کہ کسی کہ برائش زاد سفر خریدے  
 و برائے او میعاد و عین ساختی خبر باتو خواہد اور یعنی وہ آدمی کہین کہین  
 کہی خبریں نجو سنا و یگا جسکی لئے تو نے کوئی سفر کا سامان ہمیں خریدا نہ  
 او سکی لئے کوئے میعاد و عین کی بنا و اعلم عند اللہ و ہو العیدم الخیر

### الفقیدۃ الثالثۃ

ہذا لہ زیر بن ابی سلمی بالضم بن رباح بن قرۃ بالقاف بن الحارث بن مالک  
 بن ثعلبۃ بن ثور بن ہرثمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اؤ بالضم بن طابخہ بن الیاس  
 بن مخضر بن نزار بن معد بن عدنان الی حسنہ النسب المذکور نے ترجمہ طرقتہ  
 و يقال لہ المزی فی نسبہ الی مزیتہ بنت کلبام عمرو بن اؤ کل آل عثمان بن عمرو سی

واستودعها ودوعه وصحة ودعته يتعدى الى متولين والمجد بالحكم من الامم  
 في القمار غير بالعدل وقيل انه لا يفوز فان اراد الاول ان لا يتفرع من انتظار الفوز  
 وانتظار الخسيسة وان اراد الثاني فانتظار الخسيسة متعين ونسبه ان كان مبدل المال بلا مبالاة  
 في البيت لا يوجد في ديوانه ويوجد في الشرايح وفي المتحولات والبيت السابق  
 لا يوجد في الشرايح يقول رب تعجيب من صفة المودع متغير بالنار الصليب ونسبة  
 استقرت على المتأخرين من الفوز بالخسيسة ووضعت في كف امين القمار صاحب  
 بالقداح او جواز من الخسيسة على المتعين ووضعت في كف من لا يفوز — مے گوید کہ  
 مبی نہ تیر ہا می قمار کہ نہ دوختہ و ناب آتش خورده بود و دست امین قمار او را نہاد  
 و منتظر کامی و کامیابی شستم و باید دست بد نفسی و ادم و منتظر کامی شستم و حال  
 امین بود کہ آتش چھانی ہر فرختہ بود نہ بعینہ بہت سے چوئی کی تیر جو کی پیلی  
 اگ کی آنچہ کہہا می ہوئی ستہ برمی ایامدار جواری کی ہاتھ میں رکھی تاکہ وہ کہہا می او  
 ہر جیت کا منتظر تھا یا ایسے کی ہاتھ میں دبی جو ہمیشہ اترتا تھا اور اپنے مار کا منتظر رہا  
 اور حال یہ ہوتا کہ اگ ہرگز رہی تھی قال مستندی لک الا یام ما کنت جاہلا و  
 یا بیک بالاخبار من لم تر و قیل زحف و اذا اعطاه زاد و الفعل معروف  
 و ضمیر المفعول محذوف و کنی بہ عن لم متبہ بالاخبار فان المبعوث یزد و لا محالہ  
 یقول مستطیع لک الا یام ما کنت جاہلا و یا بیک بالاخبار من لم متبہ لہا و  
 مستطیع بالمتوقع مے گوید کہ ہرچہ نمیدانی تمانہ بر تو واضح خواند کرد و کسی کہ

قول او کی کا پی گئی قال ارسی الموت اعدوا النفوس ولا ارسی  
 بعیدا اعدا ما افرسب السیوم من اعدا الاعداء بالغتغ وکذا رایت فی دیوان  
 فهو جمع عدد و المراد سنی نذر و لا یجوز ان یكون مصدا حو لا یجوز ان یقال اسم  
 مفعول الفخذ من احد اذا یبیک و نصب خدا بحول ان مفعول اول المرویه و بعیدا  
 مفعول الثاني و اقرب من افعال تعجب یقول ارسی الموت علی قدر اعداد  
 النفوس فکل نفس موت او معد لها فلا بد لها موت ولا ارسی الفخذ بعیدا  
 الیوم فای شئ من اجل الیوم قریبا من الفتره گوید کہ من مرگ را بقدر  
 عدد جانهاست یعنی نم و یا او را براسے آہنا میدانم و مر و را بعیدا از امروز نمی گویم  
 و کدام چیز است کہ امروز را بقدر نزدیک ساخته یعنی بقدر نزدیک است کہ  
 محل تعجب است یعنی میوایہ خیال ہے کہ بقدر جانین ہین او مستقدر  
 موتین ہین یا موتین جانوں کی سے تنہا ہی گئی ہین اور میں کل کو آج سے دور  
 و یکساں کہ وہ بیان تک نزدیک ہے کہ تعجب سے کہتا ہوں کہ آج کو کل سے  
 سنی نزدیک کرد یا قال و صفر مہینو ح نظر ت حو ارہ علی التام  
 و استوفیہ کہتہ بجز الحواد و اور رب و سنی بالا صفر قریب الیہ فانہ کیون صفر  
 بالسنار و المستفید من تفسیر التام بالمتحدہ فالمراد انہ اذا غیرتہ و  
 اتبائع فیہ و نظیرہ انتظر و الجار و المجرور متعلق بہ و اراد بالسنار تفرس و متبائع  
 بان ایقاد التام قبل الانتظار و الجوار بالکسر الجواب و الحجتہ جوابیہ



بر شداید آن روز و تھید اعدا محبوس و تھید دہشتم تاکہ اتر و باقی تانہ و دہشت  
عاید نگزد و عینے ایسوی بہت دن ہین چنین سینہ و آپ کو بڑی گھسان کی دقت و  
سختی و ن اور دشمنوں کو دیکھیں پر صرف اس نظر سے روک تھام کر کہہ کہ اب اپنی

اور کوئی بات اوپر نہ آوے قال قال علی موطن بخشی الفتی عندہ اگر  
منشی یغیرک فیہ الفرائض ترعد الموطن موتع الحرب فی عرفہم قال عم کوطن

ولای طحت کما ہوے و قال تعالیٰ لقد نصرکم اللہ فی موطن کثیرہ بدل ما فاء  
الجار و الطرف متعلق بخذوف و لغتی الشجاع الکیریم والہودی الہلک والہودی

التارس یقال اعتمدت کوئی فی المعرکہ اذا تارسوا سیماء و الفرائض جمع فریضۃ  
وہی الخیرۃ بین المحبب و المکتف لہا علاقہ بالقلب ترعد عند ارتعاد القلب کو

علی انہ فاضل الفعل و اراد بہا اصحابہا فان الاعتدال من عوارضہم و ترعد  
مجهول من ارعد مجهول اذا اخذتہ الرعدة و الصنم فیہ للفرائض علی الاستخدام

مخبروم علی انہ جواب الشرط و حرکت بالکسر للضرورة یقول صبت نفسی علی موطن  
سجاف الکیریم الشجاع بالکلیہ صبیہ ہلاکہ و متی یزدحم فیہ الرجال و تیمار سوا

ترعد فرائضہم من الخوف سے گوید کہ خود را ہرزنگا ہی محبوس کر دہم کہ  
مرد و لیر از مرگ خویش انجا تیرسد و ہر گاہی کہ مردان کجنگ افتند ہاے

انہا بربند عینے لڑائی کی ایسوی کہیت مین سینے آپ کو روکا جہاں اچھو  
اچھو سورا سپا ہی اپنے مرنے سے دھین اور جب آپ کا گھسان ہو تو

والوساوس فان المستكر المتبر وويلول ليل له لما انه لا ينام يقول لعمرک يا حبيب  
ان امری لا يكون ملتقى علی سفي نهاری حتی لا يكون لي مضی ولا رجوع ولا امانیت  
منظک فی لیل حتی یطول محیل بل انما فعل ما ریده بلا فکر و روتیه معی گوید که  
روزم با سانی میگذرد چه در کار خود حیران و سرگردان نمیشوم و شوم دراز  
نمی گرد و دو چه مغلوب افکار و وساوس نمیکردم یعنی رات دن اپنی فرس  
کشتی بین چنانچه دن کو کسی کام بین نزد زمین بودا و رات اسلمی بهاری <sup>نهین</sup>  
هوئی گوی سکر نهین هو تا قال و یوم جمعت النفس عند عراکها حفاظا  
علی عوراتہ و التہند و الواد و اورب و الاکجب و صف لہ سکرۃ المدخول علیہا  
کما فی قول الاعشى بیت رب فدیہر قته ذلک الیوم و امرے من معشر  
اقبال بض علیا ترضے و یا عدکونا و اورب قولہ الاتے مع و صفر مضبوط  
فان فیہ یما لسنی فقتے ہا الشجاعت و کذا راسیت فی دیوانہ و العراک الممارست  
و المجر و النفس و الحفظا الحافظۃ علی الحساب و الدفع عن المحارم مضبوط  
علی انہ معقول لہ کلمۃ علی معنی محبت فان الحبس مقید بہا قال ع جاسبت  
علی مکارمی السعم و العورة السورة و الضمیر المجر و الیوم و التہند و التہندیہ یقول  
ورب یوم شدید صبت فیہ نفسی عند عمارستہا بالطمع و الضرب  
علی سواتہ و تہدیا لاعداد محافظۃ علی سبی و مفاعلة عن عرض میگوید کہ  
بسی روز است کہ دران جان خود را وقت ممارست و کشمکش طعن و ضرب

الوغل بالواو فالغین المعجزة الضعیف الساقط القاصر عن المکارم وعن ذمмі الاصل  
 من له اصحاب واجتهد بالمتوحد الواحد فیه یقول من لو کنت ضعیفا ساقطا  
 قاصرا عن المعالی لضررت عداوة من هو واحد فی نفس ومن هو اصحاب کثیر  
 محکم گوید کہ اگر بالفرض من ناتوان و دون ہمت میسبب و مد عداوت مرد  
 تنہا و مرد یا بیان مرا ضرر فاش میرساند یعنی اگر من بالغرض را بود و تنہا بودی  
 و دیکہی کہ دشمنی مجبور فاش ہو چنانہی قال و لا کن یعنی عنی الرجال جبرائی  
 علیہم و اقدامی و صدقی و مختد کے الحجة عدم المسبالة بالکثرة  
 بعدی بعد الصدق الاحکام فی الافعال و روسے صبری و المتحد الاصل  
 الاصل الکیریم یقول و لا کن و دفع عنی الرجال جبر و علیہم و اقدامی فی الحرب  
 و صدقی فی الافعال و صبری علی المکارہ و اصل الکیریم میگوید کہ دلیری  
 و راست کرداری و پیش قدمی و والا ترا دی من مردان را از من چنان دور  
 برانہ کہ پیچ کسی من نے آید یعنی لوگ اسلی مجاہد سے کترانی ہین کہ من  
 زمانہ کا سورما اور سب سے اگی بدینی والا اور کامون کا پورا اور اچھی خاندان کا  
 ہون قال العزم الامر علی نعمتہ بخاری و لا لیل علی نسر مد  
 یقال امرہ علی غمۃ او التمس علیہ فلا یدرے بالفضل قال تعالی و لا ین امرکم  
 علیکم غمۃ و یقال امر غمۃ اذا کان مہمما ما خو و من الغم و نہا کے مضروب علی  
 الظرفیۃ و السرد الدائم و کنے بد و ام اللیل عن طولہ و بطولہ عن هجوم ناذاکا

والفنا، بفتح العين المعجمة الكفاية يقال غشي غشاؤه كغشي كفايته والمشهد الشهود و  
فقد محذوف يقول ولا تعقد نبي مثل جبل او حوت مثل نوت رجل لا يكون  
ہمہ کہی ولا کفی کفایتی فی الجاس ولا شہد شہودی فی العارک میگوید کہ  
مرا مثل کوئی کہ ہو کر کسی تصور کن کہ بہت او بہت من نماز و چون من کا فی بنا  
و مثل من حاضر بنم و رزم نگردد عینی مجبور آدمی یا مری مرے کو ایسی آد  
نہرا نا جسکو بہت مسیہ بہت سی نہوا و سب ہی برابر مہات میں کا فی  
نہوا و رزم و رزم میں حاضر نہ آوے قال لطی عن الجلی سیرع الی الخنا و لیل  
با جماع الرجال طہر یقال بطاعت اذا ما خرد الصفہ حجر و علی انہ لغت  
امر و الجلی کر بے الامر الجلیل دیکھنے بے عن الصعب لتقیل و الخنا الفحش و الاجماع  
جمع جمع بالضم فارسیہ رشت و مندریکہ گاہوں و المکید نظم المدفوع من الذل  
و الجبار و الحجر و متعلق بہ بقول کر حبیل او کموت رجل تیاخر عن الجلیل الامر  
و سیرع الی الفحش و ذیل فی الجاس نیدفع با جماع الرجال میگوید کہ  
مثل کسے و یا مرگ را مثل مرگ کسی کہ از کار بزرگ و دشوار بچھوٹے تھے کند و  
بجانب فحش و رسوائی بشتابد و ہشتہای مردان از رزم رانده گرد یعنی  
ایسا جو بڑے کاموں سے دم چوراوی اور بڑے کاموں کے طرف  
دوڑے اور مردوں کی گھوسے کہا کہ محفل سے گرتا پرتا نکلی قال فلو کنت  
و غلا فی الرجال لضررت عداوۃ ذیہ الاصحاب و المتوکل



اور دن آغاز نہاد لعینے جب کسی تردد نہ با تو ہم یہ مرے اور ہی کہ بود  
 باند این پیکٹ سے نکلی جی کو انکارون پر اپنے لئی ہوئے اور او کی کو بان کا  
 حیرت لاگوشت ہمارے لئے لائے نگین قال فان مت فالعینی بما انا  
 اولہ و شقی علی الحبیب یا بنت معبد قال لغاہ اذا حبر بموتہ  
 و ذکرہ لغاہ و لغاہ الیہ ولہ اذا حبرہ بموتہ و ذکرہ لغاہ و انما امرنا شقی الحبیب  
 لانہ یوصون اقاہم بہ اذا کانوا من السادات الکرام و بالحبید کانوا شیقون حبوہم و  
 یضربون خدوہم و کشفون شعورہم و یحلقون رؤسہم و یرثون ہرات عظیمہ طویقہ و  
 انما یفعلون ذلک اذا مات احد من السادات العظام فیما طلب نبت اخیه المحقق  
 معبد و یقول فان مت عندک اذ تبک فاحبر فی الناس بموتی و ذکر  
 ہم بما انا اولہ من المناقب و شقی علی الحبیب فانی رجل کریم و سید عظیم میگویند  
 ای دفتر برابر عزیز معبد اگر پیش از تو بمیرم تو خبر مرگم باین و آن برسان  
 و نہایتی مرا یاد کن کہ اہل او باشم و گریبان خود را بر من چاک کن چہ مرگم  
 مرگم تا کہ ان نیت لعینے امی سیدی بہائی معبد کی بیٹی اگر میں تجھ سے  
 پہلی مر جاؤں تو میرے مرنے کے حسب لگوگو کو پہنچانا اور میری وہ باتیں بتانا  
 جہان میں لائق ہوں اور گریبان اپنا مجھ پر پہنچانا اس لئے کہ میرا مرنا ایسے دین  
 کا مرنا نہیں قال و لا تخلفیے کا مر لیس ہمہ کہی و لا لعینی غنامی  
 و مشہد کے معنی یا جعل المعجل الاعتقاد کے کہ فی قولہ تعالیٰ و یجعلون للذنباء

ولفعل فیها مایشا رواکن کفر بحسنه ما هو بعید من البرک وان لم تکفوه یردونی  
 البغی ع گوید که چون صراطی برنخاست بجای خود تامل کرده گفت که گنبد این  
 و بیج نکوید انتفاع باین شتر ماده براس او حلال است مگر باید که صفت آن شتر را  
 بخیط و حراست باید داشت ورنه وصحت تقدس او زیاده و از خواص شد و بیج  
 جب کوئی بخو لا تو کچه حی می نوحی بکر اسپا و سنه بیست که بی که چلو چو ر و  
 اس او منی کو دی کھا و بی کھا و بی گنبد بیلون کو بیچا نا چا هست ورنه بیست  
 و مکی ریگه قنط الا ما است ملکن حواریا و تسعی عابینا بالسدیف  
 المسرم الامار جمع الاله والامثال نفع الحنجره وغیره علی الجبر والحوار البضم ولد  
 الباقه ساغیر و قدویل دام فی البطن فاذا فی افضل صفتها قیل فی افضل  
 الامامه لانه اسخ الحوم ولذا قالوا سنی الامثال اسخ من لحم الحواری سخی علیه جنه  
 والعنبر المستکن فی افضل الامار و فی دیوانه سخی علی صیقه الجمول والاسن  
 الی الطرف کما فی قوله تعالی ویطاف علیهم بانیة و هذا اقرب السیف شحم  
 و هو احب عند هم و المسرم بالجمالات المقطع و فی البیت اشاره الی ان ملکاته  
 كانت حانه قیول فلما حلست لفعنها طفت الامامه شیون ولد با علی الحجرات  
 لاغضبن و یسین علینا و سخی علینا بشحم سناها المقطع من سیکوید که چون  
 حضرت حاصل شد بکارش پر ختم چنانچه کنیز کان بچه نوزاد او را بر انگرد  
 تفت براس خود بریان کردن و پارسه پیس و گوشت کو بانس را بر لست

کہ وہ یسعیے جبکہ میں نے تواراوس او منی پر چوڑی اور اکلا پا نو اور  
 پنڈلی اوسکی الگ ہو گئی تو وہ پیدا کہنی لگا کہ کیا تو یہ نہیں سمجھتا کہ تو نے کیا برا  
 کام کیا قال فقال الاما ذاترون شارب شديدا علينا يعني متعمدا  
 الاكله متنبه وماذا معناه اى شے والروية من الراى وضيم المفعول محذوف و  
 البار في شارب متعلق بمحذوف كما قيل في دوانه شارب باللام فلا حاجة الى قوله  
 علينا يجوز ان يتعلق بالشد يقال تعالى الله على الكفار او بضميه قل تعالى منى عليهم  
 وحل كل تقدير يعينه مرفوع على انه فاعل شديدا وتمم الرجل او فعل محذوف قل تعالى  
 ذلك الشيخ لم يضر واعنده اى شے ترونه ليعمل شارب خمر او شارب خمر شديدا  
 علينا يعني متعمدا بفعل بنا مے گوید کہ باز آن پر مردان حاضران مجلس چنین  
 گفت کہ در حق چنین بادہ خوار سمجھار کہ دیدہ دانستہ پر ماستم کردہ رای شما  
 چیست مما وجه باید کہ یسعیے پر اوسنواپنے لوگوں سے یہ بات کہی کہ ایسے  
 شرابی کی حق میں جس نے جان بوجہ کہ ہم پر ظلم کیا اور بہت سخت ستایا گیا راے  
 دیتی ہو قال فقال ذروه انما نحن عماره والا تكموا قاصى البرک برود  
 اصل الان لا على اني دعمت ان اشد طية في اللام كما في قوله تعالى  
 ولا تضره والقاصى العبد يقتض الداني ومعنى البرک مرعى قریب و الشجر  
 يؤيد ما قيل انه اراد بالشيخ اياه فان المسح لا بنا من شان الاباء يقول فقال بعد  
 التامل وسكوت الحاضرين عن الجواب دعوه ولا تاحذوه انما نفع نك انما

بجیل منمن و خنم کا عصا الخلیفہ شدیدا لمضمونہ علیٰ ادنیٰ شے سے گوید کہ  
 پس ازان شتران رسیدہ یک شتر یادہ بر من گذشت کہ نازہ و فریہ و بزرگ تپان  
 و بسیار کلمان و بہترین بل پری بود کہ از غایت تن پروری بچوب وستی سطر و گنبد  
 می ماند و بر اندک چینی جنگ و پر خاش سے کر عینے پیرا و نہیں سے  
 ایک اوٹنی مجہرہ پر گنبد جمع ہوئی تا رکھا و بر بڑے بہار سے تنون والی اور بہت  
 بڑے اور ایسی بہت سی میان کی مال کی جان تھی جو پیٹ پالنی کے بدولت سونا  
 سا بن رہا تھا اور کوٹے کوٹے پر تر تا جگہ رہا تھا بقول و قد ثر الوطیف و قہا  
 الست ترے ان قد انت لموتید الضمیر المستکن فی الفعل لشیخ والتر  
 بالغو قاتیۃ فامتدۃ نقطۃ العظم من الحبس والوطیف مستق الذراع والسا  
 من الابل والخنیل وغیرہا ولعل المراد بہ الاول لوجود ساقھا اللهم الا ان مراد بالو  
 وطیف ساق و ما باق ساق احمری واللام فیہ محض عن المضاف الیہ  
 وهو الضمیر والاستہام للتعقیر والیر فیہ یعنی العلم <sup>بہا</sup> وان محففہ والموید مہور  
 الفار کمون اجوف البیار الامر اعظم بقول ان شیخ بقول لی وقد انقطع وطیف  
 قد اعما و ساقھا او وطیف ساق منها و ساقھا الاحمرے بضر لی است  
 تعلم انک قد انتی باعظمیم حیث ضررتنہ بقرۃ المناقہ سے گوید کہ  
 ان پر مراد اندرین حالت کہ استخوان ساق و مقدم دست او بضر ب تنغ  
 ازو سے جدا شدہ بود و میں امین سے گفت کہ آیا تو نمیدانی کہ مرکب امر شنیع



يقول ورت جاغده ابل جالسته على هيئة جلوسها نامة على فراغها فرقت فمها  
 ايامي ادا لبيا الطاهرات وقد كنت امشي اليها سيف قاطع مجر وعن الغند  
 عه گوید که بسی از شران با هم نشسته که بجای خود خفته بود صف پیشین آنها از  
 من ترسیده منتشر گردید و حال این بود که سوای آنها بشیبه پنهان برود و سه مرتبه  
 یعنی بهت سے ایسے اونٹ جو میثی آرام سے سوئی تھی اگلی صف او کی محکوم  
 حال میں دیکھ کر کنگی تلوار سیری ہاتھ میں تھی مترتیر ہو گئی قال فمرت کہا  
 ذات حنیف جلاله عقیدہ شیخ کا لوبیل ملینہ والکھاء  
 الناقة الضخمة السمينة والحیف بالعمدة فاتحاً منية جلد الصرع والجلالة بالضم الجلیدة  
 فی غایة الجلال والعقیدة الجیدة الکریمة والوسیل العصا الضخمة الغلیظة ومنه  
 قولهم ایل علی و بیل اے شیخ علی عصا والتشبیہ فی العظا والضحانة ویکن  
 به عن النخل حیث یطیمن نفس حتی یسمن ولیلند وشدید المحضومة وقال ذلک علو  
 عادة العرب فانهم كانوا یفتخرون بعقر ناقة سمینة ولا سیما اذا كانت شیخ  
 کبیر بنیل شدید المحضومة بانه مستدل به علی انه اعطى غرم الناقة ماشا رر بها فانه  
 لم ین فادرا علی الکسب حتی یتغنی عن عزمها کونه شیخی کبیراً ولم یأمر شیخ  
 منه لکونه یجیداً شدید المحضومة ثم سئل به علی کونه کریماً ادا ما ذلک لال قال الط  
 همیشه کہا که شارف کانت شیخ اے حلق سجاد زہ الغریم یقول فرت علی منها  
 نامة سمینة ذات ضرع عظیم جلیدة فی غایة الجلال حسیر مال شیخ کبیر

برداشته با تمام دشمنان چنانکه ضرب اول او حاجت ضرب ثانی نمی گذارد  
 و او در اس دخت جبریت یعنی اسیر کاٹ کی پورے کہ جب او سکوٹا کم  
 بد لا یعنی پکڑا ہون تو پھلا دار او سکا و سہری دار کو حاجت نہیں باقی  
 چھوڑتا و روہ و رختوں کی کاٹنے جھاڑی کے دانے قال اذا استدر القوم  
 السلاح و جدتی متیعا اذا ابلت بقایمہ بدے کے يقال اتبد  
 الناس اذا سبق اليه بعضهم بعضا و السبع الغالب و قل بطرفة واحدة و منه  
 قولہ و الحمد لمن ثبت بک یوم لا تعارفی ابدا و قایم مقضیہ بقول اذا حدث  
 امر و فرغ القوم الی السلاح بحیث یسبق بعضهم و جدتی غالباً علی کل غالب حین  
 تنظر بے مقبض و کت السیف مے گوید کہ چون امرے حادث گردد  
 و قوم از ہر جانب بسوی سلاح شتابند و بر یکدیگر سبقت برند تو مراد قتی  
 بر ہمہ غالب خواہی یافت کہ مقضیہ این تیغ بدست من باشد جب قوم میں کہل ملی  
 پڑے اور تیار و ن پر ٹوٹ کر گرین تو تو محکوم ہیں سے غالب پا و یگانہ شریک  
 و تو توار میرے ہاتھ میں ہو دے قال و برک وجود قد اثار ت فحاش  
 بوا و یجھا استشی لعصب حجر و الوداد و اورب و لہبرک جماعۃ الابل المبارکۃ  
 اسی الحاکم علی زینہ جلوسھا و اجمود جمع ماجد من حید اذا نام و الاثارة التفریق  
 و الخافۃ مضاف الی المفعول و البوا دے الا و ایل الظاہرات مفعول اثار ت  
 و الخلفۃ جواب رب و لعصب السیف القاطع و الخلفۃ لغفلیۃ حال من یلمت کلم

ولا الى منع صاحبته او قال صاحبته بنو القدر منه لا حاجة الى الضرب  
 فاني بلغت مراد من موت العدو مع كونه انما هو شمشير باشد و  
 نشانه ضرب نگردد و چون صاحبش بعزم ضرب او را بردارد و از او با شمشیر  
 گفته شود طرف مقابل او که سبیل یا بدست او را از خود دفع می کنند بگوید که همین  
 قدر ازین تیغ بران مرا کافی وافی است حاجت ضرب نیست و یا مالک او بگوید  
 که همین قدر ازین تیغ مرا بس است چه بکام خود رسیدیم عین بهر وسیلی شود  
 چون نشانه می موند نو طے او حجت و ه مارنے کے لئے او تھائی جاوے اور مالک  
 مالک سے بچھ لکھا جاوے کہ میان تھروا ہی مارنا تو مقابل او سکا یہ بول پڑے  
 کہ میری لمبی پہنی بہت ہی مارنے کے حاجت نہیں یا وہ خود کہی کہ مجھ کو بھی کافی  
 جو میں اپنے مطلب کو پہنچ گیا قال حسام اذا ما قتلت منتصرا به كفى العدو  
 منه اليك ليس معضد الحام كغراب السيف القاطع مجرور على انه جار  
 على غضب كافي ثم لا انتصار الا انتقام والعون من اليك وهو ابتداء الامر  
 ومنه يبدى ويعيد والظرف اعني منه حال من حسام او من صميمه والهجور  
 والمعضد بالمهية فالعجبة كمنبر نوع من المنجى تقطع به الشجر قال في الصراح معضد  
 داس دخت بر و حقه اسفغى نعت تان وشرطية نعت اول يقول سيفك  
 افاقت به منتقام من الاعداء كفى ضربه الاول نغربه الشاني فلا يسيقي حاجته الى  
 انتقام من العدو ثم لا انتصار الا انتقام والعون من اليك وهو ابتداء الامر

الطهارة معروف يقال للاول استر ولثاني ابره والمخلص الخ اص الحبل في  
 البطن ومنه قوله تعالى لا تتخذو بطانة من دونكم ولعناب اسيف القاطع والريق  
 نقبض العذيق واشقرة حد اسيف والمهند المجد ويقول واقمت بالله لا يزال كشح  
 تحت سيف قاطع رقيق الحد من محد كبطانة الثوب اور فيقا صا قاله محي كوكبة  
 پس برين قتم خورده ام كه همیشه پهلوی من استر تیغ تیز زبان و دودم و یادوست  
 درونی او خواهد بود یعنی پیر من نی اسپر قسم کہا سئ ہے کہ میرے پہلو همیشه کی لڑ  
 ایسے توار کا استریا پورا رفیق رہیگی جو کاٹ کی پورے اور پتلی بارون والی  
 اور سان پر چڑی ہوئے قال احی نقیہ لاثبتی عن ضربتہ اذ قبل  
 مہلما قال حاجبہ قد سے اخو الشی ملازمہ کہا نقال ہوا خوا الحرب لثقتہ  
 الوثوق والاثقار الانصراف والضربہ کالرمیتہ بافقیدر ان یضرب با  
 ومہلما معناه اصل من امہلہ اذ رفیق بستیوی منیہ المذکر والمؤنث والجمع للمفرد  
 والمثنی والجمع المنع والکف والضربہ الحبرہ والسیف والظاہر ان المراد بجا جزہ  
 العدد الذی ارید ضربہ یہ فانه کیف عن نفسہ بالیہو السلاح و یحوز ان یراد بہ صاحبہ  
 الضارب فان کفہ کف وقد اسم فعل معناه کیفن والیا رضیہ لم یسکلم یقول ملازم  
 وثوق یوثق بہ فی الموائن لا یضرب عن موضع یقدر للضرب بل یقطعہ علی  
 الحبل وجہ اذا رفیع للضرب فی تیل لصاحبہ مہلما یفلان قال عدوہ الذی  
 منیہ عن نفسہ بیدہ اول بلا حہ کیفینہ ہذا القدر من ہذا السیف فلا حاجۃ الی الضرب



و جل مستود منی علی ذلک التقدير سے فكان لی الی کثیر و بنون کرام مسکین و یدیکہ  
 پس صاحب آل و مال مسکین و یدیم و سپہ سالار احمد بسلام و زیارت من کہ سید  
 القوم پیروم حاضر شدند لعینہ پیرو بال اولاد و الاوتاد اور میری سلام و  
 زیارت کی اکثر ایسی پیش آتی جو میر و اور ہمارے ہوتے قال انا الرجل المضرب  
 الذی تعرفونہ خمس شمس کر اس الحجة المتوفى العزب الخنفی  
 الختم من الرجال و کتب بہ عنی اہلبید احمد و الخطاب فی تعرفونہ بالک و من  
 مہر و یکنی ہذا عن الشہرة و الخنثاش بالمجرات الثلث شدہ الاول الماضی  
 فی الامور و عنی بالحجة الحجة التي کین علی راسہا جبرع یوفیہ و قد غل فی الارض  
 حيث تشاء و التوفد الوفا و الضعیفت الراس بقول انا الرجل اہلبید احمد و  
 الذی تعرفونہ من اول امرہ و فکل منہ الامور کما جبرع راس الحجة ذات الجبرع  
 التوفد الضعیف فی الارض حيث تشاء مسکین و یدیکہ من آن مرد و سبک خیریتم  
 کہ تشاء و اعزب فیما سید و در کارهای دشوار این پیرو مسکین و یدیم کہ سر تابان مار  
 مہرہ و در در زمین می خورند لعینہ من وہ بکالہن کا پیرو پیسے بہن کا بچوں  
 ہوں جسکو تم غریب پہچانتی ہو رطب او کھی کہ بیٹوں میں ایسا گیسر بیٹہ جاتا ہوں  
 جسکو مگر و الواسط کا چکمتا سر زمین میں گیسر جاتا ہی قال غالبت لاسفک  
 کشی لہانہ العضبہ راسی الشفرین مہرہ و وسفہ فیو نہ و  
 بالواد و المایار انقسام و الکشی ما بین ہما ضربہ الی اضلاع الخلف و الیہ لہانہ تعضیر

مع کونه مضافاً الی المفعول مستبد مؤخره والقذف الرمی و الشکاة الشکایة  
 والمطر المطر و یقول ان جباة ایاى و مرید ایاى بالشکایة و طرده ایاى عن قریبه  
 بلا حدوث امر جدید احدیة و مثل شجاء محمد ث امر و رشیة بالشکایة و طرده عن القرب  
 مے گوید کہ بغیر از خبر مے کہ از من صادر شدہ باشد آنچنان مرا بیدگی و کد کچھ  
 بگوید و چنان شکایت من می کند کہ شکایت مجرم کند و چندان دور میراند کہ  
 مجرم را باند بعینے بدون اسکی کہ من نے کوی نمی بابت کی ہو مجبوراً کتہای او جگہ  
 جگہ میرے شکایت کرتا ہو اور دھتا بتاتا اور یہ باتیں میرے ساتھ اسے طرح  
 کرتا ہے جیسو کسی سچے چمہ کرنے والی کے ساتھ کہتی ہیں قال فلو کان مولای  
 امر ہو غیرہ لغیرت کمرئی اولاً فظرفی غدرے اراد بالمولی ابن  
 العم والحجة الاسمیة لغت امر و الضمیر المحرور للمالک المذكور و فرتة کشفه و الکرب انحران  
 الذی یاخذ النفس والشدة و النظره اعمله و غدرے منصوب بنزع الخافض و یقول  
 فلو کان ابن عسی رجلاً ہو غیر مالک هذا الکشف عنی کرب بالفعول لا مہننی الی  
 غدری لتیسر لی امرے مے گوید کہ پس اگر برادر غدر از من مردے سو انہی مالک  
 مے بود ہر آئینہ مسئلہ آسان میگرداننا روز آئینہ ہلتم میدا و عینی اگر میرا  
 چچا یا ہی یہ نہ ہوتا ملک کوے اور ہوتا تو اسبتہ میرے سختی کو دور کرتا یا توے  
 ڈیبل و التا قال و لا کن مولای امر و ہوا لقی علی الشکر و التسلل  
 او اما مقصد یقال خشفہ اذا نبد بحلقہ و کنے بہ عن تصنیق الامر و الا بیاد و التسلل

اور جل مستو منی علی ذلک التقدير سے مکان بلال ک شیر و منون کرام مسکویہ کہ  
 پس صاحب آل و مال مسکویہ و سپران ارجمند بسلام و زیارت من کہ سید  
 القوم مہبوم حاضر شدند عینے پیر میں بلال اولاد و الاموت اور میری سلام و  
 زیارت کی لمبی ایسی بیٹی اتی جو سردار اور بہادر ہوتے قال انا الرجل المضرب  
 الذی تعرفونه خشن کراس الحیة المتوفی المضرب الخفیف  
 اللحم من الرجال و کہنی بعض الجلید ای رید و الخطاب فی تعرفونه لما لک من  
 معہ و کہنی بہذا عن الشہرة و الخشن بالمعجات الثلث مشائہ الاول الماسخ  
 فی الامور عسنی بالحقۃ الحیة الاتی کیوں علی راسہا جزع یوفد و تدخل فی الارض  
 حیث تشاء و المتوقد الوفا و المضی لغت الراس نقول انا الرجل الجلید احمد یہ  
 الذی تعرفونه من اول امرہ و قال فی الامور کما حیرل راس الحیة ذات الجزع  
 المتوقد المضی فی الارض حیث تشاء مسکویہ کہ من آن مرد سبک خیر بتم  
 کہ شما اور خوب شناسید و در کار ہای دشوار این چنین میگذرم کہ سر تا بان مار  
 ہرہ دار در زمین می خرد عینے میں وہ ہلکا ہلکا چہرے بدن کا جوان  
 ہوں حکومت خوب چہانتی ہو بڑے او کہی کہ بیٹوں میں ایسا گہر بیٹہ جاتا ہوں  
 جیسو سکو و الو سانپ کا پگتا مرز میں میں گہس جاتا ہی قال فالہیت لانفک  
 کشی رطبانہ لعضب رستق الشفرین مہمند و فی دیوانہ و است  
 بالواد و الامبار الاقام و الکشح مابین المحاضرة الی اضلاع الخلف و البطانة تقضیر

مع کو نہ مضافاً الی المفعول مستبد مؤخرہ والقذف الرمی والشکاک الاستکثار  
 والمطرط والطر یقول ان ہجاء وہ ایسی ورمیبہ ایسے بالشکاک وطرطہ ایسے عنقریب  
 باشد و ش امر جدید احد شہ و ششل ہجاء و محدث امر و رمیبہ بالشکاک وطرطہ عنقریب  
 مے گوید کہ بغیر از تجربے کہ از من صادر شدہ باشد آنچنان مرا تبسک گوید کہ مجھ  
 بگوید چنان شکایت من می کنند کہ شکایت مجھ کم کند و چندان دور میراند کہ  
 مجھ را براند یعنی بدو ان اسکی کمین نے کوی نمی بات کی ہو مجھ کو برکتہای از عجب  
 عجب میرے شکایت کرتا ہوا اور وہ تبا تبا اور یہ باتیں میرے ساتھ ایسی طرح  
 کرتا ہے جیسو کسی سچ چہ کرنے والی کے ساتھ کوفی ہن قال فلو کان مولا کو  
 امر و ہو غیرہ لغیرت کر تے اولاً غطر فی عدسے ایا و بالمولی ابن  
 العم والحیلة الاستیغاث امر و المضمیر المحم و ر لک المذکور و فرجہ کشفہ و الکرب الحزن  
 الذی یاخذ النفس والشرۃ و النظر اجمہ و عدسے مفعول ہنزع الخافض تلو  
 فلو کان ابن عسی رجلاً ہو غیر لک ہذا کشف عنی کرب بالفعول ولا مہلنی از  
 عدی لغیرہ امرے مے گوید کہ پس اگر مراد غر از من مروے مولا علی لک  
 مے بود ہر آئینہ منظم آسان سیکر دیا تا روز آئینہ ہلتم سید او سینی اگر میرا  
 چہرہ بایش میرے ہوتا لک کوے اور ہوتا تو البتہ میرے جنتی کو دور کرتا یا توے  
 و سبیل را التا قال و الا کن مولاے امر و ہو خافض علی لشکر و التمسک  
 او انا مفتد یقال خشفہ او اخذ بجلعہ و کئے بہ عنق تصبیق الامر والا یبارک و  
 الشکاک



وبقول وان ادع لنفع اعظم عظم علی ان تدعو فاعلم انکم هم من یزیدونهم  
 وان یا تک الاعداد بافتی جدیدم اچنک جدا بیضا سے گوید کہ اگر اس  
 سخت حادث گردو من برای بدعت او خوانده شوم از مدافیان او باشم و اگر  
 دشمنان کمال قوت خود بر تو هجوم آورند بدست ایشان بگویم و کوتاهی نکنم یعنی  
 جب کسی مصیبت پر من بلایا جانوں تو روک نہاں اوسکی گناہوں اور اگر تیری پیروی  
 تجھے پرل پرل پڑے تو میں جان اپنے گناہوں کا ان نقیہ خواہ بالقذع عرض کر سکوں  
 بشرط حیاض الموت قبل المہدی والقذع الرمی والقذع بالثبات  
 فالذال المعجزة فالملہ الغش والعرض بالکسر معجزة حفظہ من الحسب والشہ  
 بالکسر المار وروے بکسر والبارزایۃ او معینین من کما فی قول الحاسبی مع  
 سقیمانہم کا سقیمانہما والہند والہند یقول وان یرم الاعداد عرض کر بکسر  
 داشتہم سقیمانہما حیاض الموت او کاسہا او من دارنا وکاسہا قبل ان ابرویم  
 یہ سے گوید کہ اگر دشمنانت بدست نام ابروی تمام شگندہ پیش ازین آئان  
 بچیزی تبرسم آب آگیرای مرگ و شان را بنوشانم یعنی گوہ کالی کلوج سے  
 پیش آوین اور تیرے آبرو و کبرین تو دہم کافی سے پہلی موت کا پیالا او کو پیلاؤین  
 قال بلا حدث احدثہ وکحدث بیجای وقد فی بالسکاه وطرودی  
 المحدث محرکۃ الامر المجدید واعدثہ متکلم والمجدفت للحدث والمحدث اسم فاعمل  
 بتقدیر المصنف وکل من الطرفین خبر مقدم وکل من المصداق المذکورۃ امیہا

من و جیح و نحوه و مذاق ترسب و انسب بمقام شکایت و قیل معناه قریب نفس  
 بالقرابة و هو کما ترسب مع حسی یا چه الی محذوف و ایا و بالقرابی ذوی القربی  
 و احوال و القسم و معنی الخیر مفضل عن ترسب و الضمیر المضروب فی انه لاش  
 و کان مامنه و الامام و انما العظیم منه قول امرتیس الیوم خرو خدا مرده و سه  
 عهد و عهد الیمین و الموثق و انما العظیم لای الصعب انما یکث العهد فی لصعوبة و هو  
 بقدر الی المضاف و المشهور و المحذور و معنول الفعل محذوف یقول و شکایت خاص  
 یا آذانی افاربی و اقمتم تجدک یا مخاطب انه متی کن امر عظیم فیهم بحادث حادث  
 عظیم و عهدتینیم لدهنها اشهدتم بنفسی و ما لیس مع لودیکه باید راستی  
 خوششان و بیاورن شکایت در حق من و عهدتیم مع خودم که چون بحادث  
 امر دشواری مشکلی پیش آید و یا برای مددفت و با هم قول و قسم کنند من بجان و  
 انما از ایشان میگیرم عهدتیم بپای من دون کی ستانی سے میری کو کہیں  
 من اور تیری جد کی قسم جب کہیں کسی بڑے حادثہ کی باعث سے او نہیں پہنچتی  
 پیشے یا او کی دفع کئے آپس میں عهد و پیمان ہو دین تو من جان و مال و  
 شریک اور کما ہوتا ہوں قال و ان ادرع للجبلة اکن من حمائہا و ان  
 یا کتب الامار بالجد اجہد ادرع من کل مجول من دعاہ و ابکی کرئی الام  
 العظیم و الحماة جمع حام من حمی الشیء اذ منعه و الجہد نفسی الطاقۃ و السبا و الحماۃ  
 و الجار و الجرح و حال من الامار و جہد المرسل اذا جہد فی طلب ابن عمہ المذکور

یایوس از دوسے شکم گویا اور اگر مردہ مدفون کردہ لعینے جو مال اوس  
 سے مینی مانگا اوسنی کھانڈیا اور کھانڈیسی یایوس سے ہوئی کہ گویا وہ مر گیا اور  
 کسی مردہ کی گور میں ہم ہی اوسکو کھینچاں علی غیری شی قلمتہ غیر اننی نشد  
 فلم اغفل حمولہ معبد النمار والجز ومنتقی بآسینی والحملة الفعلية نعت شی  
 ونشد الصالة طلبها وغفلت ترکہ مهلا والحمولہ کل یحیل علیہ من البعیر والحمار  
 والاعجل کان حلیا الحمل ادم کین والت رقیہ للاسمیة والمراد بهما البعیر وقد تکرر  
 فیہ الفعلان ومعبد اخوات عروہ والذی اخذ ثبارة من بنی حوثره و يقال لهم  
 الحواثر وهم یطعن من عبید القیس وکافو قد شاوروا فی قتل طرفه حیث سقوه  
 الخمر ثم قعدوا منه وحدیث قتله مشهور بقول آسینی وفعل بی ذلک علی غیر  
 قلمتہ فی شانہ ولکنی طلبت حمولہ اخی معبد وکانت صالة فلم اترکها حمولہ فان  
 کان لی ذنب فهو ذمائی گوید کہ بااسیکہ چیزی در حق او گفتیم مرا خرم گردانید  
 و سبخر کہ شتر بار بردارے برادر عزیز معبد را کہ کم شده بود تلاش کردیم اورا  
 حمل کدہ شتم گناہی دیگر نکردم و این گناہ نیت لعینے اوسنی کجی صاف  
 سو کہا مالا اور حالانکہ میں نے اوسکو کچہ نہیں کہا ان یہ برابر سے تو ہوئے  
 کہ اپنی بیانی معبد کی لاداد انت کو دہونڈ کر لایا اور اوسکو ویسا ہی نہیں  
 چوڑا قال وقربت بالقربے وجدک انه متی یک المبرکیة  
 اشهد القرب الناصرة واما حواہیہا قرب الرجل محققا وشدہ انشاء

جب ترا ضرورے تہر اور مرئی کی بعد آپس کا ملنا جتنا کہان تو یہہ کیا بلا پرے  
کہ میں آپ کو اور اپنی چھیری بہائی مالک کو یوں دیکھتا ہوں کہ خون میں طرف  
اوسکی جھگتا ہوں دون دون وہ مجھ سے روکتا ہے قل یلوم و ما ادرے

علام یلوم منے کمالا سنی فی النحی قرطہ ابن عبد اصل علام علی ما علی  
ان ما استفدنا مینہ حذف الالف لکثرة الاستعمال و کذا فی عم و عم و ہم یقول  
یلومنی مالک کمالا سنی قرطہ ابن عبد فی القوم و لا ادرے انہ علی ای شیئ یلومنی  
مے گوید کہ مرا مالک ملامت می کند چنان کہ قرطہ ابن عبد در روی خوشیاں

دبرا و ان ملامتہم کردوسکن بنیدام کہ برکدام امر ملامت می کند یعنی  
مالک مجبور یا بیکار کہنا صبیح ابن نے چاہا یوں کہ بیکار یا بیکار کہنا از میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ کس بات کی بولتا

مکہ تہ ہے قال و اسبئی من کل حنیہ طلبتہ کا نا و صنعناہ الی سر

ملحہ آس ما من الایاس و الحی المال قال نقالی ان ترک حنیہا و لہجۃ  
العقلیۃ نفت خیر و الی معنی فی قال لجمعکم الی یوم القیامۃ و المرسل بافتخ

القبر و الملحہ لیکرم من الحد المیت اذا دفنہ و انما قال ذلك لانہم كانوا یعتقدون  
ان المیت تقطع خیرہ عن الاحیاء و منہ قولہ نقالی کہ امیس الکفار من اصحاب

القبور رض علیہ فی البیضا وے بقول و ردنے ما یوساعن کل مال طلبتہ  
بمنہ کفایت عنہا و صنعناہ سے قسبہ میت مدفون لا ینال خیرہ و لا

نفعہ مے گوید کہ ہر مالی کہ از طلبیدم مرا محروم از ان گردانید و چنان



فی سئل للرسع قرعی ما ترعی فاذا ارید منع الرعی انخذ ما جذب والموسع اسم  
 مفحول من الارخا فلهشني الطاقه من طاقات الحبل ويقال له في الفارسية  
 تانی رسن وفي الهندية لث يقول انتم فبحر ان اخطا الموت الرجل كبش الركن  
 انذره لشد به صاحب الدابة رجلا ورجله ترعی ما شادت وعتراخذ طاقه  
 بیده فاذا شاذ جذب به الى نفسه فليس هذا خطأ في الواسع بل هو امهال الى مدة  
 معينة عی گوید کہ مرگ کسی خطا ہے کہ بدل کہ چپ دی چنان مہلت تھی  
 کہ ستوری را رسی در پاستہ بگذارند و ہر دو پاشی در صورت خود دارند و ہر کس  
 خواند بکشند یعنی موت چوکتی نہیں بلکہ تھوڑے دنوں کی لئے ایسی چوڑی  
 ہے جیسو کسی جو پاپ کی پانویں رسی باندھ کر چوڑی اور دو نو لڑین رسی کی ماتہ  
 میں پکڑے رہیں اور جب چاہیں وہ رگیں سن قال ثمالی راستے واسن عجم  
 مالکامتی ادن منہ نیا عنی وبعید الناء للتعقیب و ما استقامتہ وکان  
 لہ ان تقول فمالی ارادہ وایمی و لاکنہ سلک سلک اتعریف و یا لست حکم فی عجمی مقتوۃ  
 و مالکام عطف بیان لابن عجمی و ما منہ قرب و ما ی عنہ بعد فقول و اذا لم یکن یز  
 من الموت و لا ملاقی بعدہ فمالی ارادہ و ابن عجمی مالکام بحیث متی اقرب منہ  
 یجوز عنہ مسیگو مید کہ چون گزیر از مردن نیست و ملاقات با بھی بعد از مردن  
 انجاشین ندارد پس چه بلا پیش آمد کہ من خود را و ہر دو غمخوار خود را بدین کیفیت  
 می بینم کہ چندان کہ من با و نزد یک میگردم از سن دو مسیگر بعینہ

حاصل ہے قال ارمی العیش کثرانا وضا کل لیسئله واما متقص  
 الایام والدیر بنفید وروے اسے المال و العیش الحیوة والعمر والکسب والذل  
 المدفون ما یخبر به من المال و عشی باللیة بالیم لللیل والنهار من الوقت فانه لا یختص  
 هذا الحکم بخصوص لللیل و متقص من السنقص المتقدس و ضمیر المفعول محذوف  
 وعنه بالایام الحوادث وبالذیر العین المعروف او بالعکس ونفذ الشی اذ تم  
 وانتهی بقول انی اسے الحیوة کثر انقص کل وقت واما متقص الحوادث والدیر  
 او الایام و صروف الذیر بنقص الامحالة فینتی یوماً مے گوید کہ من زندگیا  
 گنجی مے بینم کہ ہر روز و ہر وقت کم میگرد و دہر چہ کہ حوادث زہرا کم کند و  
 تمام خداداد شعیبہ مین بہم دیکھتا ہوں کہ دنیا میں جیسا ایک ایسا خزانہ ہے جو  
 دم بہ دم گھٹتا جاتا ہے اور جس چیز کو زمانہ ہر روز گھٹا دے وہ ایک نہ ایک دن پورے  
 ہو جائیگی قال لعمرك ان الموت ما اخطأ الفقی کما الطول المرخے  
 ونبیاء بالید العمر بفتح نقة فی العروت اخقص الفتح بالقم لاثیاء الاخف  
 واللام فیہ لام الابتداء والجنب محذوف والاصل لعمرك فشی و لاکن حذف لکثرة  
 الاستعمال و لم یکن ما اخطأ مصدر تیه والمصدر الماویل مضاف الی ضمیر الموت  
 والفقی مفعول بہ والتقدیر اخطأ الفقی و هو مستبد خبره کما الطول علی ان  
 اللام دالة علی الخبر والجملة العاشیة حال وکل الجملة خبر ان وحمدا ان باعمر بموجب  
 القسم والكاف استیئة والطول کمنب الحبل الذی یشد به رجل الدابة

والصم الصلاب يقال حجر صلب اذا كان صلبا في غاية الصلابة و الصمغ جمع صفيحة  
 كالصفايح وهو الحجب العريض ومن بيانية و الصنف كصنفط معطوف من معن حول من الصنفه شدة  
 او اوضع بعض الشيء على بعض ووصفة المنع لما انه جمع على وزن المفرد و يفرق  
 بينه وبين مفردة بالتاء و المحملة الطرفية تمامها لغت ثمان نحو ثمن يقول تراها  
 كما انما كومتين من تراب وضع عليها حجارة عرض صلاب مقنود بعضها على  
 بعض <sup>من</sup> كويده <sup>ان</sup> هر دو گور را چنين دوانبار خاك سے ميني کہ برآنها <sup>سنگ</sup>  
 سخت و پنهان تو بر تو سپيده اند و همچنان من ہم سے بنيم <sup>عيسی</sup> تو دو نو گور و ن  
 کو مٹی کی دو ڈو میرا سے دیکھتا ہے جہیز چورے چکل بہارے پتہ را و پچہ نیچے  
 رکھی ہوئے ہیں قال اری الموت ليعيام الکرام و لصیطفی عقیلة  
 مال الفاحش المتشد والاعتیام الاصطفا والاختیار واخذ خیار المال و  
 العقیلة الکریم الحمید والتاریفة للاسمیة والمال في عرفهم طیلق غالباً علی الله  
 والفاحش الخیل والمتشد شدید الخجل یقول لاری ان الموت نخبة الکرام  
 من الناس ویاخذ الخیار من الخیل اللیم وانی لا احب بفسنی ولا مال  
 فاخرت البذل والاسراف مسگوید کہ من این سے بسیم کہ مرگ نفع دانا  
 کریمان راے چسند و از مال بحبل <sup>شد</sup> بهترین آرزو میگیرد پس چه ضرورت  
 کہ بخل را بر بذل چستیا کنم <sup>عینی</sup> من یہ دیکھتا ہوں کہ اچھے لوگ مرئی  
 ہیں اور کچھ سس کی کہے مال پر آفت پڑتی ہے پہر مال چورنی سے کیا

کون پیاسا مرتا ہے قال ارے شہر کا محمیل بالہ لقبہ عروسے  
 البطلانہ مقصد النہا بالبنوت فالنہمة الشدة الجنبیل الشدید النجل والظرف اعنہ  
 بالہ متعلق بالجنبیل فان النجل تعیدی بہ قال ع وانت نجیدہ بالوصل عنہ والغوی  
 من نجیب لہنا علی اشنا قد ومن قول الطراح الاسدے فی امر العتیس انہ  
 غوی عاہر والبطلانہ اللہو واللعب والظرف متعلق بالمقصد عنی بالافساد والمنا  
 واما نہ بقول ارے قبر مسک شدید الجنبیل بخل بالہ علی لہنا من مثل قبر غوی مقصد  
 اللہال فی اللہو واللعب ای الارے التفاوت بینہما فائے فضل علی الجود مسکویہ  
 کہ گور مسک سیم وزر سوت راجون گور عاشق مزاجے میں کہ مال خود را دلجو  
 ولعب ہر باد و او را کہ پس بخل و اساک را بر بذل و اسراف کہ ام فضل و شرف حاصلت  
 یعنی بڑے کنجوس کنجی چوس اور کہانی اورانی اور و امیات میں لٹانے  
 واسے کی ذہیرون کو برابر دیکھتا ہوں ہر مال جوڑنی سے کیا فایدا قال ترے  
 جنہو تین من تراب علیہما صفا کح صم من صیفیح مقصد الجبوتہ  
 بالجیم فالشئ مثله الاول الحجارۃ الحبیثۃ الکلمۃ الخبیثۃ وهو مقول ثان للرویتہ و  
 الاول مخدوف کہانی قولہ تعالیٰ والخبیین الذین یخجلون بآیاتہم اللہ من فضلہ  
 ہو خیر الہم علی قرارۃ القناتیۃ ای بکلمہ جنسیر الہم لفض علیہ الرضی والبغیادی  
 وہیما المقول الاول ضمیر المیشنۃ المراجع الی القتبرین المذکورین والحجار والمجرو  
 اعنی من تراب انت الخبوتین والصفا کح الحجارۃ العراض فاعل الظرف



و صفہ بہ لان الشجر اذا قطع اغصانه حصد وعن الاوراق يرعى يا ابا محققا و لم يمت  
 كما نعت بكم تبيينها بغيره البدر منقول کان ما علیہا من الخجل والسوار والسيف  
 والمخند علی عتہ رطب وخرق عسفیہ مخضہ بمعناه انها تشبہا فی اللین والنعومة  
 مع گوید کہ چنان نازک لازم کہ گویا پارچین و دستیانہ و گوشوارہ و بازو بندش  
 برخت را جل نہال بید کہ شب کہ برک و تاشش خبریدہ باشند آویختہ شدہ  
 یعنی بہ البیہ نرم و نازک سب کہ گویا و سکی یا طین او کنگن اورا بالیان اور  
 بازو بندہری بہرے کہہ اور ہی ڈالین واسے ارشد پلٹ کاسی میں قال  
 کریم یروی نفسہ فی حیوۃ معلوم ان مستمعا عدا ایتا الصدیک  
 الکریم مطابق علی سیر بلیب من الانسان و غیرہ مرفوع علی انہ خبر مقتد و مخدوف  
 و الخ طالب اللایم العاقل و ادخال ان لثہ طیبۃ اتی تدخل علی الامر المحتمل علی تمناع الاعمال  
 بالموت علی نعم الخاف فانه یسینع عن الملاف المال و کانہ یزعم ان لایقع الموت  
 خدا و الصدی کہہ الدال لم طشان اقول اناکریم یردے نفسہ بالمحمور علی عمدہ  
 مستقیم یا من یوتی علیہا ان تمنع ایتا کیون عیث ان انت ام انا مع گوید کہ  
 مع کہ یہی ستم کہ جان مخور اور ایم زندہ کاسے خود بخوبی سیراب و تازہ میکنم  
 پس اگر فردا ہم ترا علوم خواہد شد کہ از ما دشما کدام تشنه کام است یعنی  
 میں وہ کریم ہوں جو اپنے جان کو حیثی جی پورا پورا سیراب کرے چنانچہ اگر  
 ہم تم کل کو مرے قویہ بات اچھی طرح سے کھل جائیگی کہ ہم تم میں

اقصر يوم الغيم والمطر بناعمة حميدة من النار تحت الحبار الطويل العماد واين هذا العبد  
 مے گوید کہ مخجلہ آنہا امر سویم این است کہ دراز ہے اوز ابر سیاہ و لو حال این است  
 کہ هجوم ابر سیاہ باعث نشاط و انبساط مے باشد زیر چشمہ لبذ ارکان بانازک اندام  
 زلی کوتاہ مے کم و این لطف بعد از مردن کجا عینی او نہیں مے ایک تیسرے  
 بات یہ ہے کہ جس دن کالی گٹھا جوہم جوہم آتی ہے اور حال یہ ہے کہ وہ بہت  
 پہلی لگتی ہے اوس دن کو ایک نازنین گدگدی بدن کی عورت کی ساتھ ایک  
 بڑے تنبو کے نیچی کاٹتا ہوں اور مرنے پر یہ مزا کہاں قال کان البرق  
 والد بالبحر حلفت علی عشره و خروج لم یخصد کات من حروف التثنية  
 والبرق جمع برة و ہی الحلقه من صفر وغیره و عسی بہ بالیم السوار والخلخال و  
 الشف فان البرة یطلق علیہا الفض علیہ فی الصراج والد بالبحر جمع و لوج و هو  
 المصعد فارسیہ باز و مند و اراد بالجمع ما فوق الواحد عشر کصفر و شجرہ معروفہ فی  
 فماتہ اللین والمنعوتہ و هو الذی فارسیہ ناجل و ہندیہ اکہ و اکوہ مدارشہ ہا التثنية  
 من النار قال بیت کان البرق والعاج عجت متونہ علی عشرہ ہی بسجل  
 والخروج کز برج شجر معروف نقال لہ فی الفارسیہ مید بخیر و فی ہندیہ اربط  
 بیشہ بہ التواہم من النار من حیث انہ یكون لہین الماعضان قال عشرہ بیت فخرہا  
 عن شوة من عامر افتاد ہوں کانہن الخروج و خندا الشجرہ المعجبتین مخفقا و شدہ و  
 اذا قطع شکوہ و ما تفرق من اعضانہ و انسل جہول و الحلقہ لغت خروج و انما

بالنداء عليه ولا شك ان لا يكون هذا بعد الموت مے گوید کہ منجند آنها این  
 دگر است که چون کسی که در پنجه اعدا افتاده باشد و بانگ فریاد ندمن اسپه راسبو  
 مے گردانم که کاش فراخ و نوعی از کجی در دستهایش می باشد و چون کرک دخت  
 غصه که با و از بلند و آنگاه کرده باشد و او تشنه کام آب جویان میرود به تنزی  
 مے دود و میداند که بعد از برگ این دولت میرنخواهد شد عینے او منین مے بهر  
 بات ہی که جب کوی غریب زخمه من آگیا ہوا و گر گہرا کر پکارے تو من ایسے گہور  
 کو ٹوٹا و سکی طرف لیجاتا ہوں جبکی دگین فراخ اور او سکی اگلی پاؤن من  
 تھورے سے کجی ہو دے اور غصہ دخت کی بیڑیہ کی طرح دورے حکو تو نے  
 لکلا ہوا و رده پانی پر پایا جاتا ہو قال و تقصیر یوم الدجن والدمین  
 بہکنت تحت الجنا والمعدن تقصیر جبل الطویل تقصیر و تقصیر ایوم کنایہ عن الاستفال  
 بہو لا یعلم بطول الیوم قال بیت فیکمل الرحم قصر طوله دم الزق عناد اصطفاق  
 المزاج والدجن المطر الكثير والسحاب الاسود بالامطر و يقال یوم دجن بالاضاقه  
 و یوم دجن بالوصف و عجیب سترہ و الحجة اعتراض و لہ یکن بالموحدة فالہار فالکاف  
 کحجف الناعم الممتلئ البدن و التالفتانیت و الحجار و الحجر و متعلق بالتقصیر و الحجار  
 بالمعجۃ فالموحدة للكتاب البیت من صوف اوجہ او شعر و المعدن معظم ما یغیب سنہ  
 علی عیادات طویۃ و کانت حسان العرب یضربون الخیام علیہن و یاتین الیہا  
 و الیہ اشیر فی قولہ تعالیٰ حمد معقولات فی الخیام یقول و منہن انی مقادبان

گردانی بر سر بھلی کنی سے بھلی وہ پرائے دار و پتیا ہوں جبکی سرخی میں سیک  
 گئی ہو اور پانی کی ملائے سے جہاں لاتی ہوئیہ واضح ہو کہ یہ بات مرئی پر ضیاب  
 بنوگی قال وکرمی اذانا دمی المضاف محینا کسید الغضا بنہ المصور  
 اکثر العطف والمضاف من احیط بہ فی الحرب قال امر لقتیس من بھی المضاف  
 اذ ادعاه لجنب بالہتد فانہون فالوحدة کما علم الفرس الذی کیوں نوع انجما  
 فی ید یہ ویکون خطوانہ وسیتہ وجومح قال امر لقتیس بیت وقد اعتد قبل الشروق  
 سباح قتب کفیغوالغلا محب منصوب علی انہ مفعول کرے والسید الذی ب  
 والاضانوع من الشخب یقال لہ الطاق ویکون شریذ اللہاب والذی <sup>اچھ</sup> تختہ  
 تحتہ کیوں شدیدا حدیدا ولسر شیبہ بذیبہ عندہم قال عم اقب کسر جان بعضا  
 مستطر ونبہتہ علی صنیعۃ الخطاب من التسمیۃ والحجۃ علی ان کیوں اللام للبعد  
 لغت احوال والتور وطلب المار علی شدة العطش ولاخفی علیک انہ وصف  
 الفرس مبشایہ ذوب الغضا ویکونہ مہتما بالمدار علیہ فان الذیب اذ <sup>اچھ</sup> بالمدار  
 بعد وشدیدا ویکونہ طالبا للمار علی العطش فان الذیب العطشان یسرع الی الماء  
 اشد اسراع وانا وصف نفسہ بکبرۃ الفرس للمضاف لمان العربی بقصرہ قال  
 امر لقتیس بیت فیارب کمریبت کرت وراوہ وطاقعت عنہ الخیل حتی تقصا  
 بقول ومنہن انی اعطف مین نیاد سے من احیط بہ فی الحرب الصیخ فرسا محینا  
 وسیع الخطوات بعد وعد ذوب الغضا الطالب للمار علی عطشہ وقد نبہتہ



ماسئذ به والواللقتم والجد بمعنی العظمتہ و سنہ تعالیٰ جدر تبنا والنجبت ولا یبعد  
 ان یراد به والوالاب فان العرب تقسم بابی المخاطب قال عمر ابی لیلی وان یتر  
 اصحبت و فحل به بابی به والعو و جمع حاید من عاد عیادة و قیام العود کما ینہ  
 عن قرب الموت یقول ولولا ثبث خصال من مما لیتذ به الفتی الکرم العیش به او  
 یحتاج الیه یحاجدک لم ابال بموتی علی قریہ مسکینہ کہ اگر این سہ امر کہ مرد  
 کریم بدان لذت می یابد و لطیف حیات خود می شمارد و بدان حاجت مبدار  
 نمی بود تم حیات بزرگی و جود بزرگی که پروای مرگ خود نمی کردم و از قرب او نمی ترسیدم  
 یعنی اگر یہ تین باتین ہوتیں جسکو پہلی آدمی حبیبی کا مزا سمجھتے ہیں او کو  
 حاجت رکھتی ہیں تو تیرے نصیبوں یا تیری بی با تیری ادا جان کی قسم کہ میں مرنے کو  
 پروا نہ کرتا قال فمنہن سبقی العادلات بشیرۃ کمیت متی القتل  
 بالمار ترید الفاء للفضیل و عنی بالشریۃ الخمر و الکمیت منہا ما یغیر ہجرتہ الی  
 السواد و اعلمت الخمر بالجملة مجرولا اذا مرحت بالمار فانہا تملو و از بد اذا اتے  
 بالزبد بقول من ملک اخصال لثلاث انی استقی العواذل و الخمر عتیقہ کمیت اللون  
 متی تخرج بالمار ترید و اعلم انہ لایکون ذلک بعد الموت مسکینہ کہ مسکینہا  
 یکی این است کہ بیش از علامت ملامت گران شرابی منو شتم کہ رنگ  
 سرخش بیامی مایل می باشد و مخلط آب صافی کف مسید ہو و بعد از مرگ این  
 میرنخواہد شد یعنی او ن تین باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ملامت



کہ از من آشنا ہیتید و مرا اگر ان سیدارند و بچہن تو اگر ان مرا سے شناسند  
 و اگر ان سیدارند بچہن میں کو سے گنام آدمی نہیں ہوں بچو امیر عزیز سب  
 پہنچا ہتی ہین اور برا نہیں جانتے قال الا ایہذا اللامی احضر الوعی و  
 ان اشہد اللہ است ہل محملی و روی الزاجی نے الا کلمۃ شہیدہ اللہ  
 بمعنی الذی یلوینی و کذا الزاجی بمعنی الذی یزجر فی صفۃ لاسم الاشارة  
 و احضر مرفوع علی حذف ان الناصبۃ کما فی قولہ تعالیٰ و کذا علی ناصب علی الوعی  
 او منصوب علی تقدیر یا فان بالقدح کا محفوظ و ہذا اقرب لوجود الہ الشاہدۃ المدققة  
 والوعی بالہتہ و المعجزۃ الصوت والجلۃ و سہمی بہ الحرب لوجود ذلک فیہا و عنہ  
 بالذات موافقہا و اخلدہ و اتقاہ خالد اقول الا ایہذا الذی یلوینی و یزجر فی  
 عن شہدۃ موافقۃ الحرب وہی مظان بذل النفس و عن جھور سے محمل  
 بالذات وہی مواقع بذل المال بل تطبیع ان تطبیعی خالد مسئلہ سے گو کہ  
 اتکاہ باشراے لکنہ مرا از سیدانہای جنگ کہ مقام جان دادن است باز  
 سیدار سے و بران طاست سے کہنی و از مجالس لذات زندگانی کہ جای زہر  
 فشان است مانع سے آئی و زجر و توسیع سے غامی آیا و رطافت مست کہ  
 اگر من از بچہ با فرو نشینم تو مرا عہد ابہ جیشی یعنی ہوش میں آئی وہ کہ  
 محکمہ لایون میں جانی اور مرے کی جلیون میں آنے سے روکتا ہے کیا تو دنیا  
 میں ہمیشہ محکوم کہہ سکتا ہے قال فان کنت لا استطیع دفع شقی قدامی

ولذتی بہا وسیعہ عالمی اجدید و القیدیم ماکستہ و درشتہ و الفاقی اثامہا فی الخمر و العیسیر  
مے گوید کہ پوشتہ اقسامے نوشیدیم ولذت بابہا گرفت و مال نوکون  
فروختہ براد و ادم بعینہ ہمیشہ قتم قتم کی شایمین پین اور بری منے اور طم  
اور نی پرانی مال سپح کبوح کر کہای کہلای قال الی ان محامستنی العشیہ  
کلبا و افردت افراد البعیر المعبد یقال تحامہ اذ اجتنبہ و افردت  
ماض مجول من افردہ و اترکف و اوال المعبد کعظم المطلق بافطران و انما لطلی بہ  
الاجرب من البعیر و اذ اطلی بہ معبد من الابل الصحاح لکلتا قیدے الیہا  
ما بہ من اجرب یقول فقلت ذلک الی ان اجتنبہ العشیہ کلبا و ترکونے فردا  
کما تیرک البعیر الاجرب المطلق بافطران مے گوید کہ نوبت تا بانجا رسید کہ  
خویشان و برادران از من اجتناب کردند و چنانم گذشتند کہ شتر کر گین  
روغن نشیر مالیدہ راسے گذارند بعینے بیان تک نوبت پوچھ کسار برادرے  
نے مجھ سے کسار کیا اور اوس خارشتی اونٹ کی طرح کبیرا چوڑا حیر  
و ان ملا گیا ہو وے قال رایت بنی العبراء لایکیر و نی و لا اهل بنی  
الطراف الحمد و العبراء الارض و کئے بانبار باعن الفسقار و المسکین و کمرہ  
و کمرہ اذ الم بعرفہ و کمرہ و الطراف بالکسر البیت من الادم و یکینہ بالہ عن الاغنیاء  
الکرام و الحمد و الطویل الرضیع یقول رایت الفسقار و المسکین یعرفونے و لایکیر  
و کذا لک بعرفۃ الاغنیاء و لایکیر ہونے مے گوید کہ غریبان را دیدیم



اور تیز سے تندی نہرتی قال اذا رخصت فی صوتها حلت صوتها بحاجو  
 اطار علی ربع رومی الترحیع تردید الصوت فی الخجيرة وعسنى بالصوت  
 الغناء وملت خطاب لغیر معین معناه حسبت والآطار مقلوب اطار جمع طائر  
 مہوز المعین ویقال لمن تعطف علی ولد عنیر باوتر صدق من الناس وغیرکم  
 یعم الذکر والانشی فارسیہ دایہ والکریع الضممتین ولد الناقة اذا ولد فی الربیع  
 وهو احب عند ہم وروے کرشمے ملک لقیف محسن الغناء ویقول اذا ردت  
 صوتها فی الخجيرة عند ما غشی لها حبت صوتها وهو وحید فی الواقع  
 عدة اصوات من آطار تجاوبن فی السبکاء علی ولدہ ولد فی الربیع ملک  
 سے گوید کہ چون آواز نمہ خیز خود را در گلو گبر داند تو چنان بگمان برے کہ  
 چند شتر ما دگان دایہ بر یک شتر چپ می نالند و یکدیگر را جواب میدهند  
 حاصل این کہ در یک آواز آواز ما سے نماید یعنی کنگڑی میں اوسکو بھی  
 کمال ہے کہ جب وہ اوسکو برقی تو بے تاقل تو یہ سمجھی کہ کئی اونٹیاں بھی  
 بچہ پر کھڑے رہتی ہیں اور ایک دوسرے کو جواب دیتی ہیں قال وما زال  
 نشر ابی الحمور ولذنی وسیعی وانفاقی طرفی و مستندی الشرا  
 مبالغة الشرب وكذا كل مصدر يكون على هذا الوزن وجمع النحر نظرا الى  
 اصنافها واللذنة تفتيح الالم والطرف الممال المجدي والمستند کمکم  
 القديم وکلام منصوب علی المعنویة ليقول ولم یزل شرب اصناف النحر

کی چوتھی پر لگی لکاسی اور پنڈا اوس کا گور ابراہیم <sup>اور</sup> قال اذا نحن قلنا اسمعنا العبر  
 لنا علی رسلها مطروقة لم تشد وعنی بالاسماع العنار وانبر سے عرض والربل  
 بالکسر الرفق والتوددة والجارو الجبر ورجال من المستکن سے انبرت والمطروقة  
 بالفار یجوز ان کیون من قولهم امردة مطروقة بالرجال اذا كانت بحيث تطلع الیهم <sup>اولا</sup> نظر  
 الا الیهم ویجوز ان کیون مونث مطروف بمعنی ساکن الطرف کا نہ اصحاب عینہ سے  
 عنترہ متبیت کا ہا یوم صدت بالکلمتے طبعی لعنفان ساجی العین مطروف وقیل  
 امردة مطروفہ العین اذا كانت كذلك قال المحطیة عن غنی الوڈ من مطروفہ العین <sup>مک</sup>  
 ولا یبعد ان کیون مونث مطروق بالقاف وهو جل فیہ ضعف ورخاوة ولسان  
 توصف بالضعف والرخاوة قال جریر عم ومن اضعف خلق اللہ اکرانا <sup>وہو منصوب</sup>  
 علی الحالیة والتشد وشدہ والجبیل یضعف بالاطاعة والافتیاد علی ما فیہا من الجبر  
 والجمال فیقول انه اذا قلن الہا غننی لنا یاف لائے عرفت لنا علی فسقها ولسیہا  
 ناظرۃ الیہا قاصرة الطرف علیہا او فائزہ الطرف اور خوة ضعیفۃ غیر  
 شدیدۃ ولا خبیثۃ مے گوید کہ این چنین مغفقا و ماست کہ چون اور ابراہیم  
 بفرمایم مجھ و فرمان آستہ آستہ پیش مایا ید و بخر ما در کسی نہ بیند و چشم از  
 حیانبہ وارد و تند سے و درشتی بکار بند و عینہ وہ ایسے کہنی پر لگی ہوئی  
 کہ چون اوس کو نکالی لہو ہم کہین تو کہنی کی ساتھ آستہ آستہ اگی اڈے  
 اور ہمارے سوی کسی کو نہ سیکے یا حیا کے مار سے اکٹہ اور پر کونہ اڈتا

کہ ہر شام چادر غلط و جامہ نغف رانی و یا جامہ تنگ، پاپان پوشیدہ ہائے آید  
یعنی میرے صحبت کی بار و لو کہ میں جو تارون کی مانند اپنی حسب و نسب میں سچے  
یا تارون کی طرح چمکتی دھمکتی میں اور ایک گویا گاہ میں ہے جو دہاریون دار چادر اور عجز  
جو ریا حیت و چپان کپٹے ہینکر شام کی ہوتی ہی ہمارے جلسہ میں آتی ہے قال

رحیب قطاب الحبيب منهار فتيحة حسن الندامى لفظة المتجرد +

الرحيب الواسع مرفوع على انه جار على قسبة وقطاب الحبيب فاعله لما انه معتد على  
موصوفه وقطاب الحبيب مخرج الراس من القميص ويقال له في الفارسية چاک گریبان  
وکنی بوسعة القطاب عن كثرة دخول ابي الالاسين ولذا يقال للعفيفة من النار

امينة الحبيب والرفقة المنيعة انما شدة الحبس اللبس باليد والبار للملابسة والبسطة  
بالفتح الرخصة احب الرقيقة اجملة الضخمة الممتلئة والمتجرد المحبذ الازد لاشعر عليه قال

في القاموس وامرؤة لفظة المجردة والمجرد والمتجرد اس بصيغة عند التجرد والمتجرد

مصدر فان كثرة الرايات الحبس هو مدح مشهور عند هم قال النابتة عم ریا الرواد

بصيغة المتجرد ويقول واسع قطاب حبها لكثرة دخول ابي الالاسين فيه لينة الطبع

عند حسن الندامى اياها ناعمة البدن او الاشعر على حبه باعند التجرد عن الثياب

مے گوید کہ چاک گریبان از کثرت دست انداز بیا فراخ و کشادہ و خود او

لبس باریان مجرم شانہ و بدنش نرم و نازک و میوے لعینے ٹوراموڑی کی مارا

گر بیان او سکے کرتی کا بہت کشادہ یہاں تک کہ گویا در کا ہوا ہے اور یاروں

ہو جودہ الاقرب والرفیع من رفع رفعة اذ اشرف امره و علا قدره والمصدا  
 کمعظم الذی یقصد کمشیر من الناس علی الاکثر بقول وان یستیع القوم کلهم و  
 ینکر الانساب الاحساب بینہم تنفی منوآلی اعلی البیت الکریم الذی یقصدہ  
 الناس کثیرا علی رجا و الخیر سے گویا کہ اگر تمام قوم فراہم آید و حرف نسب حسب  
 پر زبان رانند تو مر از اشرف آن خاندان شریف خواہی یافت کہ مجاور و ماوایہ  
 مردمان بہت یعنی جب سارے قوم کبھی ہو وی اور حسب نسب سے بحث کریں تو  
 تو محکوم اس بڑے گہرائی کی چوٹی میں سے پاویگا جو کون کا ٹنکا نہ ہے قابلِ مذا  
 ہرین کا الخجوم و منیتہ تروح الینا میں برد و محمد النذامی جمع مذمان  
 والبیض جمع البیض و کنی بہ عن احمد الکریم استقی من العار والخری و العرب تشبہ  
 الکرام البیض بالخجوم قال ع مثل الخجوم اتی لیری بہا اسارے و یجوز ان پراد بہ الخ  
 الوجہ کما فی قولہ ع و ما ق کبیر نے ندای کا کسبم والقیۃ الامۃ المغنیۃ و کانت  
 لہم قیام مغنیات عارفات و ارح نقیض عدا من الرواح و ہو من الزوال الی  
 اللیل والبر بالضم الثوب المخطط و الحب لکرم و عظم الثوب المصنوع بالرفع عن ان  
 وقیل ہو الحب کبیر المیم عینی الثوب الذی علی الحب بقول ندای احمد اگر کہام کا الخجوم  
 او غیر الوجہ کا الخجوم و امۃ مغنیۃ تروح لیسینا سے ثوب مخطط و ثوب مصنوع بالرفع  
 و ثوب علی حبہ ہا لکرم مع مہیگ و ید کہ یاران تبرکک فی مستند کہ در صدق حسب  
 و حسب سبتارگان سے ماند و یا چون سبتارگان سبتا بند و نیز خدایا کہ کہی



قال متی تانتی اصبحک کاساروتیه وان کنت عنہا ذاعنتی  
 فاعن وارذودوروے متی تلقنی وصبحہ سقاہ الصبوح وهو ما یصبح من الخمر  
 ویقابل البوق وعنه به استقی مطلقا علی التجرید والروتیه من الکاس المتلیتہ من  
 الخمر والظرف اعنی عنہا متعلق بعینہ فانه یعدی بعین یقول تی تانتی او تلقنی  
 اسفل کاسا متلیتہ من الخمر فانہا تكون عندی فی کل وقت وان کنت عنہا  
 عنہا فاعن عنہا وارذودوے فی الغار ما شئت مسیگ وید کہ ہر گاہی کہ تو  
 بمن خواہی آمد ویا ملاقی خواہی شد جاہم سبہ نیز ترا خواہم نوشانید چہ ساعتو  
 نمی گذر کہ از ان خالی نشینم و اگر تو پرولے او ندرے همچنان بی پروا باش  
 و در پی پروای خود روز بروز افزون شو عینے مجھ کو پینی پلانے کا ایسا کہ  
 دھب پڑا ہے کہ جب تک کہی سیر ی پاس کیا کہین ملی تو چمکتا پایا لا بجھو پلاؤنا  
 اور اگر تجھ کو اوسکی پروا نہیں تو حیل ایسا ہی رہ اور دن بدن بدہتا جا تاہا  
 وان یلتقی الحی الجمع تانتی الی ذرۃ البیت الریف المصمد  
 الالتقاء الاجتماع والحي الیهبط والقوم والجمع المجموع بحیث لا یثید عنہم احد و  
 یلتقی من الملاقاة والذرة علی الشئ والحجار والحجر و متعلق بمعذوف  
 کہانی قنارہ ایسا سی عم الی حسب فی قومہ غیر واضح والبت بہنہا فانتی  
 خاندان ہندیہ کہنا وعنه بالحي الجمع کبر بن دایل وبالبت المرفیع بن  
 سعد بن مالک بذروتہ نہی سفیان بن سعد من آل سعد بن مالک و

و  
 و  
 و

و مال متیرسم و یا کبھی رزق خود سے مگر مگر قسمتی کہ قوم امداد از من میخواستند  
 من امداد ایشان سے کنم یعنی من او بچی بچی رستنیوں میں اسکی نہیں بیٹھا ہوں  
 کہ جان کی گھوٹانے اور مال کی اورانی سے ڈرتا ہوں یا آپ میں کوتاہی نہیں پاتا ہوں  
 مگر جب کبھی میرے قوم امداد چاہتے ہوں تو میں انکو مدد دیتا ہوں قال و  
 ان معنی فی حلقۃ القوم ملقنہ وان ملقنہ فی الحوائث لفظہ  
 البغی الطلب و الخطاب غیر معین و حلقۃ القوم محاسبہم لِحافِظۃ الحساب و قسبل  
 حلقۃ قمارہم و ہذا ترسیبہ و الاول کما یتبع من اصابتہ الراس و التذہب و الشافی  
 من اطلاق المال و یدلکہ و ملقنہ من لقی قمار و روسے ملقنہ من العاہ اذا وجہ  
 و الاقنہ من الاصطیاء و استغیر للکسب و ملقنہ و روسے وان ملقنہ من المال کما  
 و ملقنہ من المید و الحائوت و کما ان الخما یجمع علی الحوائث و الاصطیاء ایضاً  
 استعارۃ بقول وان ملقنہ فی مدۃ القوم و فی حلقۃ قمار ملقنہ فی او بچی فی وان ملقنہ  
 او ملقنہ فی دکان الخمارین ملقنہ فیہا فارسی ملقنہ لال و باذلہ  
 سے گوید کہ اگر تو دران مجلس قوم میچوسے کہ متبیرا میرے شہید و یا دران  
 جگہ کہ باہم قمار سے بیازند و رانجا خواہے یافت و اگر در و کما نامی مسید و  
 مرا تلاش کنی و رانجا خواہی دید چہ راسے من درست و ملقنہ در راست یعنی  
 اگر تو جھک و قوم کی مجلس شوری میں یا او کی جوئے کی جگہ میں دھونڈے تو دین  
 جھک پاوے اور اگر کھلون کے ہٹوں میں تلاش کرے تو تو وہیں جھک دیکھو

پیدا و ہی ترقص سناہ ان ملک الساقم تبال اولاتیالی سجاہا حجرة یعنی  
 پس چنان بخرام آید یا سہ آید کہ کسی کی رقص اندازد محض و لاسے خود سیر قد  
 و دامن شور و راز برداشتہ اور اسے نماید یعنی پیر و اسے شک کر سچے  
 یا چلتی ہے جیسے کوئی شخص پی کا لیں نوڈ سے اپنی میان کی محض بین ناچے  
 اور اپنی پرٹے شوار کی تحنیل کوادٹا کر اوکو دکھائے قال ولست بجلال  
 التلغ مخافة ولا کن متی استبرفہ القوم ارفدا لجلال مبالہ من حسدہ  
 وحل بہ اذال بہ سوکن فیہ وروسے لجلال استلغ و لجلال و لجلال من صیغ التثانی  
 کا لکھام و لجلال ولا یراد صیغ الفاعل سے مقام المدح نفی مبالہ علی ظاہرہ  
 بل یراد بہ نفی الفعل اسکا کہ قولہ تعالیٰ و ما ركب نظام العبید و التلغ  
 جمع تلغ و ہی الرقص من الماریض و ما اندر و اکثر استعمل فی المرقع  
 منہا و لصب مخافة للتقلیل و روسے لیتہ کمینہ الوحدة و ہی القوت لکنت  
 بالکسر ومنہ و بالہ میت لیسہ اسے قوت لیسہ و الماد بہا قفتم و فقدا و الماد  
 الاعانة و الماد و یقال رفاہ اذا اعانہ و استرفدہ اذا طلب الاعانہ منہ یقول  
 ولا اصل الاراضی المرفعة و المخذرة مخافة من قرع الاضیاف و قال الاضیاف  
 و نقلہ القوت و فقدا و لا کن متی استبرفہ القوم علی شے من قرع الاضیاف  
 و حل الدیات و الغزوات و وضع الاعداء و نحوہ انہم باجتمہم مرو و تلف شے  
 سے گوید کہ در نہ میں ہی بہت و نہ ازین سبب نہم شینم کہ ازین جا

تسخن اذا احتد وجب السراب كما تبين شدة الحرارة في الهاسبة واما قيده  
 به لان العرب في خبره ونسبهم في حر الهجر قال عبطون الفراء في كل حجرة تقول  
 قبل او قبلت عليها بالسوط فسترع في سيرة اذا سرعت والحال ان سراب المكان  
 الكثير الحجارة كان يضطرب من شدة الحر ثم كويده بران شتر زيادة نازية  
 من بردارم ويابرد شتم جنانج يشافت ويامي شتاب وحال ابن ميثاق ويحاصل  
 اين بود که از شدت گرمی سراب زمین سنگلاخ موج میزد و یا میزد یعنی من گویا  
 او طپایا او طپا چون چنانچه در دست به یاد و در حال به نوشتا به یارها  
 که گرمی کی ماسه عین دو پیری این پیر می زمین کار نیامانی ساچکتا به یا بچکتا  
 قال فذالت كما ذالت وليدة محبس ترمي رجبها اذ يال سهل  
 يقال ذال بالزال المعجز اذا تفرقت في المشي بحيث تجزئ على الارض ومنها استعارة  
 والمجذع على اجدنت فاما كما الهاس في المضي والاستقبال وذالت الثانية  
 في معنى استقبال على كل وجه والوليدة الامنة ووليدة المجلس الامة المتينة  
 وكانت العرب تعلم آثارهم الرقش والعار والاسبا اذا كن تولدات ولولا مخافة  
 القبول لاوردت اسما رافعتيات مع اسما راتر من مضارع من الامة  
 معروف والاذيال جميع ذيل الرقاصة تاخذ ذيل ثوبها بيد ماو السهل بالمعنى  
 الابيض من القطن والمجد الطويل يقول تستنقر او تستنقرت في سيرة ماو حانوشه  
 كما تستنقر قاصد محبس ثم يمول اذ يال ثوب ابيض طويل فكأنها حيث تاخذ

هذا على تقدير ان يكون الجدة  
 تحت جواب الشرط والاشارة  
 على تقدير ان يكون كلاً مستقلاً



یعنی میں کام اپنا پورا کرتا ہوں جسے کہ میرا ساتھی گنہگار ہے اور جان او سکے  
گلی تک پہنچی اور آپ کو گویا ہوا ہے کہ وہ جو کہوں گی عکسہ اور دشمنوں کے  
کہات پر ہنوسے قال اذا القوم قالوا من فتنی قلت اننی عنیت فلم  
اکسل ولم ابتد من استغما به یعنی اکثریم الشیخ وعلت معناه حسبت  
وعنیت مجہول من غناه اذا ارادہ واستبدت نفقین التلبہ والحدة یتقال حدید  
ویدید یضیف نفعہ بالکرم والشیخۃ فتقول اذا قال القوم من شیخ کریم ادمل  
من شیخ کریم حسبت اننی مراد ہم منہ اکسل بعدہ ولا انت شیا می گوید کہ  
چون قوم این حرف بر زبان رانند کہ آیا جو المراد سے حسبت کمان میبرم کہ مرا  
می خوانند چنانچہ سے شتا جموستی نکارے کریم عیسیٰ جب قوم کی بوگیا ہم  
بات کہیں کہ کیا کوئی سورہا سپاہی جو توت میں یہی سمجھتا ہوں کہ چمکو بداتی میں  
چنانچہ میں چٹ پٹ جاتا ہوں اور آئی بالی نہیں بتاتا قال املت علیہا بالقطع  
فاجذمت وقد خب ال الاسعز المتوقد یتقال احوال علیہ بالسوط اذا  
اقبل علیہ والحقہ بیان لقولہ سلم اکسل فہی وحسبہ تحت جواب الشرط والما  
ح فی معنی استقبال و یجوز ان کیون کلاما ستانفا والاول ادلی والقطع السوط  
حیث یقطع من الجلد والاحذیم بالجسم فالذال المعجۃ الاسراع فی السیر والواو جارا  
والکسب الاضطراب من خب البحر اذا اضطرب بالامواج ولال السراب والاسعز  
بالعقۃ والمعجۃ المكان الصلب اکثر الحجارة والمتوقد اسم فاعل من توقد اذا

والا فتمت الخ اص با دار الفسقية والمجور في منها لا شدايد ومثلها يقول على  
 مثل هذه النماذج امضى فيما اراده اذ قال صاحبى الا يا غافل لست تبنى انقلك من  
 هذه الشدايد با دار الفسقية تنكس وخلص منها با دار الفسقية تعنى مسيكون يد كه  
 برچنين شتراده بكار خود قستى سه گدزم كه فسق من بيا با نديركو يد كاي كه  
 ار من مصيبت جانكاه با داي مهربا تر ابر نام و خود هم بر هم بعينه من ايسه سانه  
 پرايسه اري وقت من كام پنا پورا كرتا هون كه ميراسا تي گبر اكره بول او  
 كه كيا اچي بات هو كه من جان كي عرض من كچه و گير اسر مصيبت سه بچكو چو طراوت  
 آپ تي اوس چو طون قال وجاشت اليه النفس خوفا وخاله مصابا و كوا  
 على غير مرصد يقال جاشت اليه النفس اذ رفت الى حلقومه خوفا وعدي باو  
 لتفمنه معنى الوصول فانخوس جاشت القدر اذ عنت وفارت وكذا يقال  
 انقحت الرية وبلغ القلب الحجة والجملة عطف على قال صاحبى في جملة  
 تحت الشرط وخاله النفس بالاسباب المالك فعول ثان و مسمى معني كان و  
 المرصد الموضع الذي يرصد فيه العدو فالهت كالمجاهد والمجته متصلة سال من  
 اسكن في خاله يقول امضى على مثلها اذ قال صاحبى ذاك و ايقفت نفسه  
 الى اعلى حجرة خوفا وفرغ طهه اكا ولو كان على غير مرصد من الاعدا للصوص  
 سه گويد كه كار خود قستى مسكنم كه فسق من مضطرب گردد وجاشت  
 اكلو برسد خوفا تلف شده پندار و اگر چه در معرض تلف و كين كاه دشمن بنا

چنانچہ اگر کوئی چاہی کہ وہ پوچھن چلی تو ویسے کھینچی اور اگر تو یہ چاہی کہ وہ پوچھن نہ چلی  
تو کوڑے مارے ڈکر پوچھن چلی قال وان سعتت سامی واسطه الکوم

راسحا وحامت بضبعها سبأ الخفید والسامة المقاتلة في السهم اسے  
العلو والکوم بالضم الرجل وواسطه مقدمه منصوب علی الحف ولتیه والعم اسبأ  
واستتیر للسیر السهل السریع والضبع العضد والنجا بالنون فالحسیم کسحاب السیر  
والعهد والشدید منصوب علی المصدر تیه من عنبر لفظ الفعل فان مسنی عات

ایضیہا سارت سیرا ونجت نجا والخفید والمحمدة فالنار فالتخانیة فالذالین کسفر جل  
ذکر النعام بقول وان شئت ان ترفع راسحا سمحت یقابل مقدم

الرجل وسارت سیر الطیلم مع ان رضع الراسس علی هذه الضقة مانع من ستره  
السیر سے گوید کہ اگر تو این بخوابے کہ سر رہے سراز دیند ان بالاکشد کہ مقابل

مقدم پالان گرد و بدو بدین شتر مرغ نوجوان بدو با نیکی انقدر سر بالاکشین  
چنین تیز رفتاریے را مانع میگردد عین اگر تو یہ چاہی کہ وہ سر کو او پر او بہاری

توانا او بہارے کہ پالان کے اکاڑے کا مقابلہ کرے اور شتر مرغ نر کی دوڑ کو  
باوصف اسکے کہ دوڑ میں اسقدر سر کو او بہارنا بہت مشکل ہے قال علی مثلها

امضی اذا قال صاحبی الالیتینی افدیک منها واذ قد  
او مضی تکلم من معنی نے الامور مضار اذا دخلها حنیج منها بعد الانقام وار

بالصاحب الریفیق فی اسفر والاکلمة تنبیه وفداه اذا اذی العندیة عنه فمقد

جرجا + ای علی وجه طریق قدیم بجایه القطار ادا شده الحبل الکبیر من حال  
 قرتره و یا من موشت شد یا خفا من طول و الحبل لغت ثان لما یقول و لما مشق  
 مشق و الف ثقوب و ماران کیم ستمی ترم به الارض بالشم تزد و ستمی سیم گوی که  
 لب شکافه و بنی سخته و زمینی نوی خوسه جمیده دارد که چون بین رابد و پوید و سر خود  
 بفراید یعنی یک پونٹ او سکا چرامو او را ک او سکی بند می بود و او را ک  
 او سکی بیت اچمی عمده سبب که زمین سے او سکو قریب کرے اور سو گئی تو چینی  
 دو گئی چو گئی ہو و سقا قال وان شیت لم ترقل وان شت ارقلت  
 مخافة ملوئی من القدر محمد الخطاب کل من تیان من کات لشیته و الارقال نوع  
 من بیر الابل فارسیه پویه رستش نفس عظیمه فی الصراح و المخافة مفعول و عتله الار  
 و الملوئی المفعول المطوس و القدر بالفتح السوط من الجبل و منه قوله صلعم نقاب توس  
 احدکم و موضع قنده فی الخبثه خیر من الدنیا و ما نسیم او کلمه من بیانیة و المصدا که المکم با  
 و منه جبل محمد و خوسه السوط مع فی الشافه قال زهیر صیف الدنایه بیت تباه  
 احوال العشی و متقی علاقه نوسه من القدر محمد بصیغها بانفاطوع را کہا فقول  
 ان شت یا مخاطب ان لا ترقل لا ترقل وان شت ان ترقل ترقل مخافة  
 ان تقصر بها سوط من الجبله مفعول محکم سے گوید که با وصف قوت و جلاله  
 چنان مطلع و متفاد است که اگر تو این خواہی که پویه نزد و د و اگر این بخوای  
 که پویه برود و برود چنان زمانه محکم سے ترسد یعنی وہ اپنے سوار کی مرضی چاہی



فقول ولها قلب ذكي حازم ماض في الامور صلب شديد لا يوثق به اصابه وهم ناب  
 فهو كبحر كبير عليه الحجارة من احجار صلاب وضع في احجار عراض صلاب شدا من الام<sup>صلا</sup>  
 مة كويده اودلى داره كهوشيار وبيدار و سخت و توانست و مثل سنگي است  
 كوبران سنگها مي كنند و در آغوش استخوانها پهلونها ده شده كه سنگهاي سخت  
 و نهاسه ماند لعينه و ه ايا دل كه تي به جو بتر اچو گن كانيا كه اكر ارايات كا  
 پورا گول مول به چپر كوي غم نهين تر اودا رايه پلنيون كي بيج اوسكه جگه به  
 جو چوري چكلي سلون كي مانند مين قال و علم محروست من الالف مارن  
 عقيق متني ترجم به الارض تر ذوالا علم فصل صنفه من العلم محكمه و هو ان  
 تشق الشقة العليا او احد جانبيها لغت لشفرها الاعلى و ما ذكر فيما سبق من تشبيه  
 بالسبب الموصوف كان لشفرها الاسفل فلانما فاة مرفوع عطف على السابق والمجوز  
 الشقوق الالف و عني به الشقوق معطوف على علم و العاطف محذوف و من بيانية  
 و المارن مالف من الالف مع صلابه فارسيه فزمره سيبويه في التعليل و هندية كمره  
 و كثر اذ العاطف محذوف و عني به الشقوق الجيد الكريم و الرجيم و المستكن في الفعل  
 للناقة و هو معروف و المجزوء في المارن و معني رجم الارض به ان تشم به الارض  
 و قد كان عادتهم انهم يقيرون به سمير المجرب بالاسفار فيشم الارض و يميز  
 بعد الارض و بعد ما رايه سمي لافه لان السوف هو اشم قال امرؤ القيس  
 يصيف طريقا صعبا بيت على ظهر عادس يجار به القطار اذا سافه العود والديا في

انما خصه بالذكر لان اشتهار في هذه الحالة فيقتب اذناه غايه الانتصاب فيقول لها  
 محمد. زمان منتصبان تعرف فيهما استقم والكريم شيبان باذن طنبی او نور  
 حیران فی حول افرده قطب منتصبین من الخوف مع گوید که مرد و گوسه های  
 او نوکدار و استیاده دست شده که شرافت وصل و کریم نسل او در انجا می یابے  
 و گوسه های استیاده کن آمو و یا گاو وحشی می ماند که بصحرا ی موضع حول از گله خویش  
 دو با فاده لرزان و ترسان میگرد و غنیمی ده دو نوکان او سکه کنیلی سیدے  
 سادبی من جسته او سکی نجابت شرافت پائی جائی ہے اور او س چارے  
 شامش کی یا بے هر لی کی کانون کی مانند مین جو اپنے زیور سے الگ پڑی اور  
 موضع حول کے میدان میں کیلی ماری ماری پیرتے ہے اور در کے مارے کان  
 او سکی کہ ہے ہو رچی من قال و اروع نباض احد ملکم کر داة صخر فی  
 صفح مصدا الاروع الحارم المتعقظ لغت للقلب و نباض الشهم الذکی يقال نواد  
 نبض الحسن و خبل اذا کان شتاء و کما والاخذ بالهجرة فالمعجزة المشددة الماصی فی الامور  
 و الملکم المجتمع المدور و یوصف بالقلب علی ان الشدايد و الانسکار لا توثر فیہ بل توثر  
 عنه کما نرى فی الشی عن المدورة و یکنی به عن الصلب الشدید و المداة بالکسر العجرة  
 اتنی کثیر علیها الحجارة و تكون سفة غایة الصلابة و الصخر اسم جمع و هی الاحجار  
 الصلاب و الاضافة لادنی ملائمة و الصفیح الحجارة العراض و الصفة کعظم الصلب  
 القوی الشدید و وصف به الجمع علی انه جمع علی وزن مفرد نصیفها بالحریم و التثقیف

الصنعة مع التشبیه لما انفصلت للاذنین والاصناف الى السمع لفظية والتوحيص  
 في الاصل الاصدار الى الصوت الخفي والمراد به الصغیر المیه من الصوت و  
 القول على التجوز فان سمع نفس التوحيص غیر معقول والبری السیر فی اللیل  
 والحجار والمجر وحال من التوحيص بالمعنی المراد والتوحيص بالفتح الصوت الذی  
 یسمع ولا یسمعه وروی لیس لبسیم فاهلکین کما هو فی دیوانه ویهو الصوت  
 طلقاً او الخفی منه واهلکین ومن مذوبه اذا اطره وفض علیه یقول ولها اذان  
 فیصدق بمعناها الصغیر المیه من الاصوات والاقوال حلل کونها للسمع سوارکات  
 لصوت خفی او بصوت ظاهر واضح کما یؤید که دو گوش انجین دارد  
 که گفتگوی شب رفتن بخوابی و درستی نه شود خواه با شکر و سرگوشی باشد  
 یا با وز بند لعین کان او سکی ایسے سچی میں کہ رات کی چلنی کی بات چٹ پٹ  
 بہت اور پوسے پوسے سنتی میں خواہ کا نا پوسے کریں یا کہم کہاں کہاں کہیں قال  
 مولانا تعرف العتق فیہا کما معنی شاة بحول معزو قال اللہ اذا  
 حدوده والافان المولدة محمدہ الراس علی الانصباب ویقال لمثل تین الاذین  
 اخرجان ومنه قول علقمة مع لها صرّان تعرف العتق فیہا وهو وصف فی  
 الخمل والابل ویتد من علامات العتق منیہا والعتق الشرف والنجابة  
 والامن ان الاذان والاشاة الطیبة والثور الوحشی یدکروینث وحومل موضع  
 منفرد وانما منع من الضرورة ولم یمنع من افردہ اذا ترکہ وحده و

طحوران عوار القدر سے قراہما لکھو لے مدعوۃ ام فرقت  
 يقال طحرت العين قد اذا رمت بها فحى طحور وکینی بہ عن حرة السطر والسنقة  
 بوصف بہ قال زمریت وناظران لطح ان قذاہما کاہما کھولتان بائند و العوا  
 لکبار القدر و ہوا یقع فی العين فیہا عن الانفتاح لسطر و صحنہ ال  
 لاختلاف العظین و عنہ بالمکھولہ الکھلا لہم الا ان یراد بحسب الفطرۃ الذعر  
 الا خاقہ و الفرقہ و لالوحشیۃ فی ام الفرقہ و ہو عطف بیان لمذعوۃ بقول  
 تریمیان القدر المانع عن لظ و الانفتاح قراہما یا فحی طب مثل عینی  
 بقرة وحشیۃ غامہ الکلاب و القناص نتردی بینا و شمالا سے گوید کہ  
 چشمانش حس و خاشاک نادور سے فکند کہ مانع کش و ن چشم و مگر ستین باشند چنانچہ  
 اہل اس مثل چشمان شرمین آن مادہ کا وحشی خوابے دید کہ شکاریان و  
 سگان شکار اہل ترسانیدہ باشند بعینہ و انکھین سکون وغیرہ ایسے  
 چیزوں کو جو انکھوں میں اور وکھنی اور کھنی سے روکتی ہیں و ورسکتی میں چنانچہ  
 تواو کو ایسے چڑھے ہوئے پاویکا جیسے اوس تکلی گامی کی انکھیں ہوں  
 جبکہ شکاریوں نے ڈرایا ہو و سے قال و صا و قما سمع التوب لکسر  
 لیس خفی اولصوت منذ الصدق ہینا معنی الشدة والاحکام  
 فانہ اذا وصف بہ القول یراد بہ المعنی المشہور و اذا وصف الفعل یراد بہ ذلک  
 ومنہ قولہم شدۃ صادقہ و قدوت ہینا صفت للسمع فی الحقیقۃ و تانیث



بالحجج عظم الحجاب مع كونه مناسباً للعين وان ارید به ذلك فالصخرة علم  
 معناها الحقيقة والاضافة الاولى لا اعتبار بالملازمة والثانية بمعنى من كما  
 في باب حديد وخاتم قضت وعند الصخرة من جنس المضاف على سبيل الاشارة  
 دون الحقيقة والعلت بفتح القاف اسقرة التي يكون في الحجر مجتمع فيها  
 المار خبر محذوف وقيل بدل من صخرة وح يكون معناه كهفي حجابي قلب مورد  
 فان المبدل منه يكون مقصودا وهو كما ترس والمورد اسم ظرف ما يرد به الناس  
 الدواب من المار منه يركبها تقول ولها عيسنان تمنان كالمرءتين استقرتا  
 في غارين وقعين في جانبي عظم وجه شبه الصخرة اوس غارين كائين  
 تحت عظمي حجابين من صخرة كل منها قلب مورد في الرطوبة والطراوة ميگوید  
 که هر دو چنانست چون دو آئینه تابان است و در دو غار کے کہ در دو حجاب  
 استخوان چہرہ سنگ و ارش واقع شدہ ممکن دستقر گردیدہ و یاد د و فکر  
 کہ زیرہ دو استخوان ہر ویش کہ از سنگ سخت ساخته شدہ جا گرفتہ و ہر چشم او  
 از رطوبت و شادابی عور و مغاکے است کہ بر کن رآب دایم الورد و باد یعنی  
 اوسکے دونو آنکہیں دو آئینی ہین آون دو غارون ہین مستقر ہین جو چہرہ  
 کے ہڈی کے کنارون ہین و ہست ہین یا اون دو غارون ہین ہین جو ابرو کے  
 ہڈیون کے نیچے ہین جو پتھر سے بنا گئی گئین اور ہر ایک آنکہلہ پائے کے  
 گھاٹ کے پیشے ہے جو پائے سے بہری ہوتے ہے قال

في الشامي فهو جاريهما العينا والقد الشق في الطول تقصيرا القطر ومنه قفا القسم و  
 الصمير المحرول لاسبت او مشنر وحرده قطعه على العوج والتمثل بجول والحد حال  
 يقول ولها خدين ناعم كقرطاس الصناعات الشاس او كالقرطاس الشاس و  
 مشفر دقيق لين كاديم السابرا اليماس في الاولاد يم اليماس وقد استقامت منه مستويا  
 من كويد كرخاره او درز من ونازكي كباخذ شاس من مانه ولب او  
 درز من وباريكي بيار واديم نم ياني ميرسد و حال امينكه كمال و رستي و رستي  
 اورا شفا فنتا ثابته يعينه كال او سكي نرم ونازكي صبي شاس كا غذا و رست  
 او سكي اسيو پور سستل جيه مين كك وهور كك سكي سا و كك امو قال و  
**عينا كالما و تين استكتا كك بفي حجاب صخرة قلت**  
 الما و تين المرأة والتشبيه في المعان ولسبريق و سبتل به على قوة الدماغ  
 الدالة على قوة الاعصاب الدالة على سرعة سيره ولذا يشبه عين الفرس و اسير  
 بها قال امر لقين صيف فرس ع عينا كالما و تين و مجر و قال علمه بعض  
 ناقص بعين كراهة الصناعات يره و استكت اذا خست في الكون اسه ليت و  
 عنه به الاستقرار و استكت في الفعل للعنين والكهف النار والحجاب تحكيم  
 المعلقة على الجبين كحجاب وقد كبر الجانب وعظم الحجاب والظاير ان المراء  
 بالحجاب الجانب والصخرة استقرار لعظم الوجه والاضافة الاولى للمعبر  
 في والثانية معبى اللام ولا يخفى ما فيه من ايها التناسب حيث لم

مے گوئند و یا برنگ سنگ پیرسازان که بران پیر خشت میازند سخت و  
 درشت، واقع شده و بدان مے ماند که موصوع اتصال اجزای شش بعضی اجزا  
 او را بعضی دیگر که درشتی و درشتی حکم موان دارد چون حکم داده و بعضی  
 او را مکی که چوب است ایستاده که اگر است به جیسے لوسی کوشنی که این پانچ سو گاه  
 کا پتیر و تاسے گویا او سکی جوڑون کی جگہ نے او کے بعض ٹکروں کی ایسے بعض  
 ٹکروں سے جوڑا ہے جو سو جن کی مانند کڑے بن عرض کہ وہ کو پرے برے کڑے  
 ٹکروں سے بنائی گئی ہے قال وخذ القرطاس الشامی وانشور  
 کعبت الیما فی قدہ لم یجرو الخ ودارسینیہ رخساره وندیہ کال مرفوع  
 عطا علی سابق و القرطاس معروف و انشامی جہوز العین نسبتہ الی الشام  
 سنی بہ لوقوعہ فی شمتہ عینہ الخ کما سنی الیمن بہ لوقوعہ فی مینتہ و اکثر  
 بکفیفہ و ادا بہ الصانع الشامی و یجوز ان یکن نقشا للقرطاس علی قول من یجوز  
 ان نقشا الموصوف الی الصنفہ الخویہ و تشبیہ فی اللمین و النہوتہ و النہوتہ الخ و قد  
 فی الشافعی قال کعب بیت قنوار فی مرتبہ البصریہ الخ حق مسین و سنی الخ و  
 تشبیہ و لشف کعب شقہ البعیر عطف علی حند و است بالکسر کل جلد ندر  
 بالقرط و نحوه فایسہ جرم نخچہ و مندیہ نری و میا اطلاق علی الصغیر و الکبیر و  
 عینہ بقطعة منہ و شیبہ بشفقہ الا بل قال التنبی ع کر عن بیت فی آثار  
 من الورد و الیما فی نسبة الی اللمین بزيادة الالف و ما تیل فی توجیہ الاضما

بوز و ہونوع من اسفیتہ و جبکہ بالکسر و الفتح نہر سفید و معروف غیر منفر  
 و المصعد اسم فاعل من اصعد اذا جرس و وہب یقول ولها عنق طویل شدید  
 القیام و کثیرہ اذا رقتہ یفسح و یکن مثل سحان بوضعی جایہ فی نہر جبکہ  
 مے گوید کہ گردن بلند و بسیار خیر دارد کہ چون اورا بالاسمے کشد زبان  
 سحان کشتی کہ جب بعد از میر و بلند و نمایان سید مکر و عین و ہا سید لایع  
 گردن رکھتی ہے جو بہت بلند او بی تھم ہے چنانچہ جب وہ او سکو او بہار تی  
 ہے تو وہ جلد بعد از کسپتی ٹیرے کا پتہ وار معلوم ہوتے ہے قال و مجتہ  
 مثل العلاء کا نما و سہ المستفی منھا الی حرف مبر و البحر یا لفظ  
 انحف رفوع عطفا علی السابق و العلاء السندان و البحر الذی یحیف عدیلا  
 رکابا جامع فان تشبیہ فی الصلابة و الاول نیاسب المسبہ و الوسع الضم  
 و الجمع و المستفی موضع التقار شین و ارادہ الدر و منها حال و مقبول الوسع  
 محذوف و تمیل ان یکن من تبعضتہ مفعول الوسع و حرف اشئی طرفہ و المبرد  
 بالکسر التمر و فیکون من الحسیدہ فارسیہ سولان و سہ یہ سولان و سہ یہ سولان  
 المضموم الیہ یقول و لما تحفت شدید صلب کا سندان او کا البحر الذی یحیف عدیلا  
 الاقط کان المستفی اجزاء باضم بعض اجزاء الی طرف بعض منہا تشبیہ بالمبرد  
 فی الصلابة و لا شک ان کل بعض منہا مضموم و مضموم الیہ کان الکل کا لبر و  
 مے گوید کہ کاسہ سر بزرگ او زبان سندان آہنگران کہ بہ ان آہن



التخریص بالفوقانیة فالمعجزة فالمهلتین کسورا معرب تیز زلف علیہ فی  
 القاموس و يقال فی الفارسیة شاخ حابہ و شاخ بیراہن البیضا و فی الهندیة  
 کلّی و یویدہ قول المستنجع یقطر من کم الی السبایق فان لا یقطر من الكم یقطر  
 الی التخریص لوقوعه تحت من فترہ بالخشیج فخرہ یا فانہ یکون قطرة ثوب تحت  
 الابط و يقال چون بلا و عبل والغز جمع الاغ و هو الابيض من کل شیء و المقد  
 اسم مفعول من فخرہ و اشتقه طولاً یقول تبار فی ملک الآثار تارة و تتفارق  
 اضری کما تتلاقی و تتفارق التخریص البیض فی القیض لمشتق یا کر یح مسکوک  
 کہ آن رشا ہا گاہے ہمے پیوند و گاہے از ہم سے گسلہ چاہیچہ تیز یا سفید  
 پیراہن دریدہ نصیبہ ہوا جدا و پیوستہ مے گرد و لعینے و ہ نشان آہین  
 کبھی ملتی ہیں اور کبھی ایک دوسرے سے الگ ہوتی ہیں جیسے پٹی کر نی  
 اکلیان ہوا کی جھوکی سے باہم ملتی ہیں اور پھر الگ ہو جاتے ہیں قال و  
 اطلع نہاض اذا صعدت بہ کسندکان بوصی بدجلیہ تصعد  
 الالیع بالفوقانیة فاللام فالمهلة اسفل صفة من استلح و هو طول النیق و  
 منه جید تلح اذا کان طویلاً مرفوعاً علی محمدان والہناض مشدید التہویر  
 اسے البقیام و ضد محفوا و شد و لازم والبار للعدیة والمجرور للالیع والکسندکان  
 بالضم و شدید الکاف و ذنب اسفیتہ فارسیہ و نبال کشتی و منبذہ شوار  
 والجار والمجرور متعلق بمحذوف ہو جواب الشرط والمیو صی معرب

موار و من خلفا رسته فی ظهر قمر و العلوب الاثا جمع علب بالمهجة و این  
 بالنون المكسورة فالهاتین سیر نشیج عریضا و یشد به الرحل علی البعیر فارسیه  
 تنگ شتر و الدیات محركة جمع دایه و سه فقره الطهر و منه ابن دایه للغراب  
 فانه یا کل منها اذا و بر البعیر و الموار و جمع مورد و هو النهر الصغیر الذی یسیر و ده النهر  
 و الذواب فارسیه جوس خور و الخلیفتا بالمعجزة فالقاف الحجر الالمس الا بغير  
 و انقرو و بالتأخیر فالحملات لثلاث کبیر الارض الغلیظة المرتفعة و ظهر الارض  
 ظاهر و وجها یصفیها کبيرة الاسفار فیقول کان آثار السبع الذی یشد بها  
 الرحل علیها من مواضع مختلفة من نقار ظهر المرتفع انهار صفار من الحجر الالمس  
 الالبیض علی وجه ارض غلیظة مرتفعة مسیگوید که نشانیهای تنگ او بر پشت  
 بلندش که جای نمایان گردیده بدان جوایس خور و ماز که از سنگ سفید  
 و صافی بر روی زمین بنحش بلند باشد یعنی و ه گمری نشان جوشگون  
 کی باشد نه سه جگه جگه او سک پشه پر نمایان ہوگی بین گو یا سیا پاش  
 پتر کے نمایان بین جو موئی ازین زمین پر سبائی گئی بین قال تلاقی و احیا  
 تبیین کا بنمایان بخبر سه قیص مقصد و اصل تلاقی تلاقی  
 مخذفت احدی التامین و احیا نامضوب علی الطرفیة معطوف  
 علی مخذوف حذف استقامت و تبیین معناه تفارق و استکن سینه  
 الفعلین للبعیر و این جمع نسبتیه تر قید الموحدة علی النون و سه

رسے ہوتی ہے اور دونوں بازو اسکی اگلی دھڑ سے نیچی کو اوٹا رسے گئی ہیں  
 قال جنوح وفاق عندل ثم افرغت لها كقفا في معاني مصعد  
 الجنوح الناقه التي تمثیل من جانب الی جانب نشاطا وهو وصف قال بصیف  
 البیاق ع فواسق عن قصد لاجوازا والدقاق ككتاب وخراب السرقة التي  
 كانها تكتب ويقال في الفارسية جهان قنار العنزل ضخمة الراس وکینے  
 بعن قوة الاعصاب وصلاتها فان الراس منبت الاعصاب وشم للشریب  
 في الذكر والانتقال من مطلب الی آخره فاستعدده وفضل جودل واکتف  
 معروف وفي معنی الی والمعانی اسم فعول الفخر المعلى واستیع لموضع ككتفیر  
 من مقدم الحجد والمصعد كمعظم المرفوع يقول ذات مرج وثا طمیل من جانب  
 الی جانب فی سیر یا شرح کا ہا نہ فقیۃ الاعصاب من حیث انہا ضخمة الراس  
 مع ذلك اصعدت كقفا الی مقدم حجد یا الذی ہو كالقصر المرفوع المعظم  
 مع كویہ كہ حکم نشاط از جانبی بجانب نیسگر اید وچنان تیر نیروہ کہ گویا  
 مع جہد و مسرعت دارو کہ دلالت بر قوت وصلات اغصالبش سے کند  
 و بالاینہ ہر دو نشانہ او بجانب مقدم حجدش کہ چون قصر بلند می نماید بالا پرده شد  
 معنی خوشی کی متوالی او میرا و میر کو چکینی واسے چلے میں کو دنی پہاںد لی بہت بڑی  
 رکلی ہی اور اسکے دونوں ہونہ ہی اگلی دھڑ میں جو ایک بڑی اونچی محل کے  
 پر اسے او بہار کر لگی کئے ہیں قال کان غلوب السع فی دایانہا

علی السیر لا تفل مسکد با فہی تیر و تجرب مسکودید کہ نوای زیر گلویش گلگون  
کہ منجملہ علامات عتق و کرامت اصل اوست و شپت او محکم و استوار و گامیہا  
فراخ و دستھائش بسیار روان و دوان است یعنی او کے گلی کی نمی  
کی بال ہوئے ہیں جو اس بات کو جتانی مین کہ وہ نسل کی سچی اور اصل کی پور  
اور پٹیا کی ٹپٹی اور او کی دگن چوڑے چپکلی اور پانچھ او کے ان تھک ہیں جو برا

چلتی رہتے ہیں قال امرت بیدان قتل شرز و حجت لھا اعضا نام فی  
سقیف سند الامار احکام القتل و کنی بہ عن الاحکام لیس فی الفعل یجوز  
والشرز با محبتین فالمتہد ان قتل الخیط او الجھل عن البیہار او من خارج ثم مژدہ الی داخل  
فاضافۃ القتل الیہ اضافۃ العلم الی الخاص لانه نوع منہ ولا شک ان الجھل او  
الخیط او قتل یکذا کیون محکما و الاحباح الاماۃ واللام فی لھا کاللام فی تک  
فی قولہ تعالیٰ الم شرح تک صدرک و فی معنی من و سقیف سقیف  
لنقدم حیدرہ ما تقبل بہ العضدان و السند کعظم ما سند لعضبہ الی بعض و کنی  
بہ عن الحکم بقول قتل بیدان قتل شرز ہے حکمت احکا ما بلینا و اسیت لھا  
من مقدم حیدرہ لہ شبہ بالستف الحکم المرفع مسکودید کہ و ستہائش  
چون سخی استوار کردہ شدہ کہ از برون و ورون اور انجونی تانستہ باشند  
و مرد و بازویش از مقدم بلندش کہ سقیف بلند و محکم مے ماند فرو واد  
نشدہ یعنی دو نو تانہ او کے مضبوط ہیں جیسے و دہرے ہی ہو سی



وذلك لان الحجج والشعبي  
ومنى الجعب دخوه ونحوه  
منطق الطائر

فالمعجم كجعب ما يطلى به كالجعب وبأبني به كالاجبر والجر فالجر والجر والجر والجر والجر  
الاول اعني المتكسفن فالمراد به الاحتر والجرارة وان كان متعلقا بالثاني اعني تشاو  
فالمراد به الجعب ونحوه وكلاهما صحيح والاول اولي يقول هي مثل جعب عظيم بناه  
سمار رومي اتم ما لك بالقل والتدلي طن وليلاء بالاجر والجرارة حتى يشاد  
بالجعب ونحوه مے گوید که آن شتر ماده چون پل بزرگ است که شمار و مے  
رنگ بنایش ریخته و مالک او برین موگند خورده که نشت و سنگ انباشته گرد  
تا که بخوبی کج کرده شود یعنی ایسی کیلی می جیسی ده بڑا پل حبکو رو مے راج  
فے بنایا هو ادا و سکی بنوانے والے نے یہ تم کہا ہے کائون اور  
پتروں سے اوسکے بہرے اور پھر چوہے سے اوسکی میانی جو و قال  
صہاب بنیہ العشنون موحدة القرى بعیدة وخذ الرجل موا  
الید الصہابی الا صہیب وهو الاشقر والعشنون بالضم عدة شعيرات طويلة  
کیون تحت حنک البعیر وصہوتہا من علامات العنق عندہم والموحدة  
مہو الحکمة لفظ ومعنی من آجده اذا حکم ومنہ بناء موحدة ای حکم وفاقہ  
اجد بنین والقرى الطهر ومنہ ناقہ فردا اذا كانت طويلة الطهر والوحد  
بالواو فالعجبة فالدل المہتمة سعة الخطو و ما بین القدین والموارب سبالة من  
ما اذا جبرے علی وجه الارض يقول ہے کہ تہ الاصل یدل علیہ صہوتہ  
عشوتہا حکم الطهر و شیتة القفار طویلة القوائم شیتہ لہ سعة خطواتہا قویة

واحدة كدو السقامين والدالج بالهتة فاللام بالحسب من يعزغ الدلو في الخوض  
 من البيرة والشدة ومقاساة الشدة وشبهها به لانه بعيد عضده عن جنبيه حين  
 ما يزداد من البيرة الى الخوض يقول لها من قان العباد عن جنبها العباد  
 شدة يا حتى لطيف بها وهي في مقاهها انها تمر بدلو في دالج قوسه يقاسي الشدة  
 في عمه ميگويد که هر دو آن خوش از هر دو پهلوش چنان بعدا نتاوه  
 که گویا کار دلو کشته می کنند که هر دو دست خود دلو پر آب از چاه گرفته در آغیز  
 می اندازد و بسیار محنت میکشد و مخفی نماید که هر دو دست آن خوش کش آدم از  
 پهلوش علیحده میباشد یعنی او یکی دو نو بازوان یاد و نو کنه میان  
 پسلیون سے ایسی الگ تگت ہیں کہ گویا وہ مانند فی کسی مزد و محنتی کے  
 بہری ڈولون کو اوٹھائی لئی جاتے ہے جبکی اوٹھانے سے بازوان او سر  
 غریب کی کھل جاتے ہیں قال القنطرة الروم قسم ربحا التکتفن حتی  
 تشا و تقمر الکاف اسمیة لوقوعها جر المتبدا محذوف والقنطرة الحمبر العظیم  
 وخص الروم بالذکر لما ان العرب کانن عاریة عن حسن الصناعة وترغم ان  
 الحکم لهم حیاة فیه واللام فیہ للعهد الذہنی والمحبس ولذلك وصف مضاعف  
 بالجملة ویمثل السکون الجملة حالاً متقدیر شد یعنی سرب القنطرة ما کما والا کتشاف  
 انخط والاحاطة والقنطرة مجهول والجملة جواب القسم وشار الحایط اذا هلا  
 بالشد وهو کل باطلی به من الحس ونحوه ومنه قصر نشید والقمر بالثقاف الممتدة

وہو السدر البری و يقال له فی الفارسیہ کنار دشت و فی الہندیہ چتر  
 و کفہ احلاطہ و الاطریا ہلین عطف القوس صنیف الی موصوفۃ المعنوی  
 کما تر منسوب عطا علی کناسی ضالہ و الصلب عظم الطہر من الکامل الی الحب  
 و يقال له فی الفارسیہ استخوان پشت و فی الہندیہ کنگر و و المویہ القوی  
 الشدید من ایدہ اذا قواہ یقول کانت اصلعہا الحیلہ یغنیہا الامین و الالبیرہ  
 النخیجۃ تیا طیبی من الضالہ بحیطان بھا من جانبیھا و قسّی معطونہ و صنعت  
 تحت صلب حکمے گوید کہ پہاڑے چپ و راست او گویا و دو خواجگاہا ہست  
 کہ از کنار دشتی بودہ و بہر دو جانب آن شتر مادہ محیط افتادہ و کما بناخم دادہ  
 کہ بزیر استخوان پشت محکم شد یعنی اوسکی داین یا سین کی پسلیان گویا  
 ہرن کی دو گہرین جو چتر نیسے کی جہاڑیان ہین اور اوس ساندہ فی کی داین  
 باین کی لپی ہین اور موڑی ہوئے کما سین ہین جو کری کنگر و کی نجی کہی گین ہین قال

لھا مرقان فتملان کما تم بلی و الج تمشد و المرق  
 بالکنر مصل الذراع الی البعد و يقال له فی الفارسیہ آرنج و فی الہند  
 کہنی و الاقل تفضیل المقتول من فتمل اذا بعدہ و بعد المرافق عن الحنب  
 مدوح فی الابل قال کعب رضی عنہ و مر فقہا عن نبات الزور مقتول و يقال  
 للناقۃ السرقینہ لمار الذراعین و روسے کا ہا بدل کا نما و الضمیر للناقۃ  
 کما فی تمر و البار لبقدرۃ المرور و سلم بالفتح الدوالی کیوں لہا عروہ

نبات الزور  
 حی الخلع

والخلف جمع خلف وهو انصر اضلاع الحنب والضمير المجرور للمحال  
فانه جمع على وزن المفرد وايضا يفرق بينه وبين واحدة بالتاء وحمله <sup>لشبه</sup>  
نعت محال والاجزئه جمع جريان وهو مقدم عنق البعير من المنج الى النحر  
والجمعية باعتبار الاحسب او فان جريان للبعير الواحد لا يكون الا واحداً  
مرفوع عطف على السابق والمترادف الصاق <sup>عل</sup> وفعّل محمول والداي قمار  
الظفر والعنق جمع داية والمنضد اسم مفعول من نضده اذا جعل بعضه فوق بعض  
على الترتيب وبالغ فيه يقول ولها نثار ظفر محكمه طوى بعضها الى بعض تشبه  
اضلاع النابتة منها القش في الصلابة والاختار ومقدم عنق من المنج  
الى النحر الصق بقدر مرتبه بعض مصفاً فوق بعض على الترتيب السليم  
منه گوید کہ محره باي شيش باهم چپيده و اضلاع خور دش  
که بدان محره تعلق دارد در کمي و در شش بکاهنا سے ماند و مقدم گردنش  
بهره های تو بر توجیه سخت الصالی دارد <sup>عینه</sup> کند و ترا و سکا باهم نگالها  
هی جسکی چو می پدیان کانون کی مانند گرمی می پڑے مین اور اوسکی گردن  
کی اکاڑے سارے پورے اوسکی گردن کی محرون سے کی لٹیر  
ہے جو او پر نمی برابر چینی ہوئے ہیں قال کان کنا سی ضالۃ لکینا ہما  
واطر <sup>قمتی</sup> تحت حملب موید الکنا س بالکسر بیت الطبی و قیل  
له بالفارسیۃ خوا بگاہ آمو ولا ادرے ہندیۃ خاضۃ والضالۃ واحد الضال



بہ تارۃ خلف الرذیفہ و تارۃ تمرہ علی ضرب طایا بس کا لڑق البالی مقطوع  
 اللبیب میگوید کہ دم سے حبنا نہ چنانچہ گا ہی بدان پشت رذیفہ را نیزند  
 و گا ہی بر پستانی میگذازد کہ چون مشک کہ نہ خشک گردیدہ و از شیر مریدہ شدہ  
 یعنی بکبہ او سکور ذیفہ کی چھڑی مارتے ہوا و کبھی سوکھی تنوں پر  
 لیجاتی ہے جو سوکھ سوکھا کی پرانے مشک سے جو گہی مین اور دودھ کا نام و  
 نشان اون میں نہیں رہا قال فخذ ان اکل الخض فیہا کانہا بابا صنف  
 محمد و اکل ما ض مجہول بلخض بالون فالہلہ فالعجۃ اللحم یعنی بابا مین مصر  
 الباب و الصنف القصر العالی الطویل والمرۃ الملس و سنہ صرح محمد بقول  
 لھا فخذ ان اکل اللحم فیہا کثر کان لھا و قدر تقعا نکا ہنہا مصر احاباب قصر  
 طویل ملس بالجص و نحوہ میگوید کہ او دوران دار و کہ گوشت نباشتہ  
 چندان بلند ساختہ اند کہ چون دوبارہ کی دروازہ کاخ بلند نمایان میشود یعنی  
 اوسکے دو در این ایسے گوشت سے تو سی گھمیں اور اتنی او پر گوا و بہار سے  
 گھمیں کہ ایک بڑی محل کی دروازہ کی دوبارہ معلوم ہوتے ہیں قال و طی  
 محال کا محنتی خلوفہ و اجزۃ کثرت بدایہ منصف الطی معروف  
 فارسیہ نور دین و چچیدان و مینی بہ عن الاحکام الصنف الی موصوفہ المسو  
 مرفوع علی نہ معطوف علی فخذ ان و المحال جمع محاذ و ہی نقار الطیر و قری  
 تدیر المحال بمعنی القوس و الحنفی النفسی و تشبیہ فی الصلابة و الاستقامۃ

کتاب بجانب وشک بالمعجزة نظر وامنعل مجبول والمعجزة حال تنبذ یرتد  
والسبب لمعجزة تنبذ نظم الذنب ولسرد بالمعجزة کثیرا یخیز رب الاویم  
والاثره التي یسرد مع یسجد به الدرع وکلاهما متعل وبقال للماول فی الفاتحة  
ورنش وفی البهذیة ستاری وستانی بصیف ذنبها کثرة الشعر فبقول انه  
کثیر الشعر حتی کان جنباً حی صقر طویل الجناح احاطا بنجا بنی عطه وقد  
به بما یخیز رب الاویم او بما یسرد به الدرع مع یسجد به که دم سبیرا موش چنان  
سے نماید که گو یار و بار و سے باز کلان باز ورا چپ و راست استخوان چپا  
برفش کفش ووزان ویا سوزن زره بافان و دخت اند عینی او سکی  
ایسے چرے چکی سبے که گو یا کسی همیشه با فکے دو وزن باز وون کو دم کی  
پیشی کی داین با نین زره با فون کی سوتی یا مویون کی ستاری سے سیدیا  
به قال بطور یہ خلف الومیل و تارة علی حشف کالشن ذاب و مجد  
الجمود فی به نندسه جنسل و متعلقه مخدوف والومیل بالمعجزة روف راکب  
البعیر والمخضبة بالمعجزة فالتحفة محرکة الطیرع البسانی الیاس وشن بالمعجزة فالکون  
الزرق الیاس والذادس بالذال المعجزة فالواو الیاس من ذوس الشی اذا  
جفت والمعجزة باجسیر فالذالین لمعجزة تنبذ اسم مفعول الضج الذس قطع لبسه ونبه  
اشعار باهالم لک ومانند قال آخر طیت وکوسه بریان العسیب ترة علی  
فرج محروم الشراب معجزة و قال عنقه مع تذب به طوا و طوا ترة بقول

حصہ ہے مجموعہ شعر۔ وکنے بذیہ الخنیل عن الذنب اکثر شعر و  
 ہو وصف فی الابل وخنیل و الر وبعہ الفرغہ و الافتراع وکنے بہ  
 عن الخنیل و الصولہ فان الصایل یروع من یصول علیہ و الاکلف من الابل  
 و غیرہ ما یکون لونیہ بین الحمرۃ و السدا وکنے بہ عن الفیہ القویۃ و الملبیہ اسم <sup>عجل</sup>  
 من البد الخیل اذا ضرب فخذیہ بذنبہ و یفعل ذلک عند غلبۃ الشهوۃ <sup>عجل</sup>  
 بقوۃ السمع وقلہ احرص علی الاکل و التحرز عن ضارب الغیل فیقول تعود من الکر  
 الی صولۃ را عیبا الداسہ ففی قویۃ السمع و قلیۃ احرص علی الاکل فان  
 احرص علیہ <sup>عجل</sup> لا یسرع و یقبل الذنب اکثر شعر ستاحا جزا مینہا و بین حملات  
 الخیل الفیہ القویۃ الشفوۃ فلا یقبل فلما یضعف <sup>عجل</sup> معہ گوید کہ بیاگ  
 شبان چراگذاشتہ می آید و چندان در چہرہ دین فرومیرد و در کبک  
 نشو و نہور آید شتر جوان قوی شہوت را بدی می راند کہ مویشی بسیار  
 و انبوه افتاد و غرض کہ بار و زنجیر و پس را جوان شود یعنی چرواہی  
 آواز پراقتی ہے اور ایسے دھنڈے نہیں جو گھاس کہا فی مین پی ہی کھیکو  
 اور شہوت کی مانتی ہے جوان اونٹ کی چڑایوں کو ایسے دم سے روکتی  
 ہے جو ہلکے کثرت سے چوری چلی ہے غرض کہ وہ بیاقتی نہیں <sup>عجل</sup>  
 نہیں قال کان جبنا حی مضر حی ملکنا حافیه شکافی العنسیہ  
 لفری باجمیۃ فالجمیۃ النقر الطویل الجناح و تکلفہ احاط بہ و الجناح

ہذہ الجملۃ معطوفۃ علی ترتبت وحذف العاطف والحدایین جمع حدیقۃ و ہست  
 کل مرعۃ حیط للرعۃ و یقال لہ مرعزار والمولی اسم من العولی وهو المطر  
 بعد المطر صفۃ موصوف محذوف والاسدۃ جمع سدرۃ ہونیز موصوف تن  
 الارض والاغید بالمحجۃ فالتحانیۃ کثیر النسبات من الارض لم یس معنی  
 الناعم فانه من صفات الانسان والاعصان یقول رعت القفین سے فایام  
 الربیع وحسنہ فی محکمۃ النوق لثی حفت لبانہا وقد کن یرعین ریاض مکان  
 مطہور الموضع الطیبۃ اکثر النسبات او ترعا بالیوم تغنیہا سے گوید کہ  
 در عین موسم ربیع موضع قفین در گلہ شتر ما و گمانی چریدہ کہ شیر در تنہا  
 آہنا خشک گردیدہ و در مکاسے کہ موضع سیکہ بارغانی متواتر شد الی یافتہ  
 و خود او کثیر النبات بودہ میچریدند و یا خود آن شتر ما و در چنین جایا میچرد  
 یعنی ساڈھے کے دنوں میں موضع قفین پر ایسے اونٹنوں میں چرتے  
 رہیں جن کی تن سو کہہ گئی تھی اور اسی زمین کی چر گاہوں میں چرتی  
 تھیں جسکی اچھی ایسے مہکانے پی در پی مہوں کی برسے سے بری بھر  
 ہتی اور خود ہی وہ بڑے زورین سے تھے قال شریع الی جمہور منہ  
 و تفتی بذکۃ حصل روحا ستہ اکلف تلبہ لیا لراہ انہا  
 یعنی بانی قال امر القتیس عم یہ عن الی موصوفۃ اذا جمعت و  
 اہل الراعی اذا دعا الابل لیس بعدتہ و اتقی بجلہ وقایۃ لہ و کھنسل جمع



ہے جو ایک جوان پیشی شتر مرغ کا مقابلہ کرتی ہے قال تباری  
 عتقا قانا جیات و سعت و طیف و طیف فوق مور معبد  
 المباراة المعارضہ والمقابلہ والعناق النجائب من الحنیل والابل والکنا  
 جمع ناجیۃ و سہ اسریۃ و سعت معناه یتبع من اتبعہ ایاہ و بہ اذا جلدہ بالعل  
 والوظیف مسند ق الباق والذراع من کل دابۃ و یقال لہ بارکی ساق دوت  
 و فی الہندیۃ فی الابل علی ذی الخیل کلمی والمور بالفتح الطریق المستوی والمعبد  
 المذل و کہ یعن طریق سیکل الناس سے گوید کہ شتر ما و گان چالاک و توانا  
 و کریم النسل را مقابلہ کرتے در راہی کہ بسیار جارے باشند بارکی پارا پس  
 بارکی دست برابر سے فرسند و از رفیق و اسے ماند عینے چال کے پورے  
 نسل کی بھی سا بیٹھو کی برابر سے کرتی ہے اور چلتی راہ میں پھلی پانوں کو گڑ  
 پانوں کے چھ لگا ہی چلی جاتے ہے قال ترعت القفین فی الشول  
 ترعتی حدائق موی الاسخڑۃ اعیند التربع الرع فی ایام الریح  
 و ہوا جود اوقات الکوار و الرع و القفان بتقدیم القاف علو الفار المسدۃ  
 موضع وضع علی صیف المشنی کالجریں قال لال اسمہ رالفقین فاکر کن و  
 الشول البصر المجتہد حمد شایہ علی خلاف القیاس وہی کل ناقۃ اتی علی  
 حملہا او وضعہا سبغہ او ثانیۃ اشہر خفیف لہما و خصما بالذکر لقوتہا فان جلب  
 اللبن یورث النصف و الارقاء الرع و الخبۃ حال من الشول و یحتمل انکلو

کیسے بی کہہ سبکو میں نے سدا ایسے رستہ میں چلایا جو کماٹے کمل کاسپاٹ  
 اور چٹیل تھا قال جمالیتہ وجنار نزویہ کا تھا سفینہ میرے لایعرا  
 الجمالیہ بنیم الحیم النافذہ التي تشبہ الجمل فی القوۃ والوثاقۃ وتام الخلق والوجار  
 الشدید القویۃ وقیل عظمتہ الحببتین والردیان بالملکتین نوع من سیر الابل  
 بین العدوس والمشی قیل لہ الفارسیۃ شافقن و فی السندیۃ یسکنا  
 والفعل من حد سے یہ سے واسفینہ اسے اسفنج و کھلس الخفیف الطیر ان  
 من ذکور النعام و برے لہ عارضہ و اتمنا وصفہا لیکمالان المعارض لسی غایۃ  
 السع والازعر بالمعجۃ فالملکتین الطلیم لتلیل الشعر والاربد بالشیب منہ لونه لون  
 الرماد وکنہ ہما عن الطلیم مفتی القوۃ فانہ اذا کان صغیرا یكون کثیر الشعر مالیا  
 الی الصفرة وکما کبیر یقل شعرہ و صفرۃ حتی اذا تم وکمل یكون ازعر ارب  
 وانجر الاربد للضرورة یقول تشبہ الجمل فی الوثاقۃ والقوۃ شدید الخلق عظیمۃ  
 الخدین تیر سیر الرديان فتشبه فیہ اسے النعام خفیتہ الطیر ان تعارض فقیما  
 قویا من ذکور سے گوید کہ با وصفہ شیر ناوگی شیر تر سے ماند و در  
 تمام اعضا درست و استوار افتادہ و چنان سے شتاب کہ گویا مادہ شتر مرغ  
 تیز بہ و از است کہ بمقابلہ نوجوان شتر مرغ سے بکار سے برویے وہ  
 اونٹنی کیسی ایک اونٹ ہی جو اپنے سارے جوڑ بند و ان میں پورے  
 اور بڑے کلی چہری والے ہی اور اسے لیسکیٹی ہے کہ گویا وہ و شتر مرغ

کہ باعث کثرت سفر لاعترا افتادہ روز و شب برابر میر و دعیسی  
 اگرچہ وہ پیاری کا لے گو سون جا پڑے مگر حال اپنا یہ ہے کہ جب کوئی ہم پیش  
 آتی ہے تو بین او کو ایسے سانڈنی کے ساتھ سر کر تا ہوں جو سفرون کے  
 کہی رمی بڑے دو فی جینی رات دن برابر چینی و لے ہے سو امید ہے کہ میں  
 اوس سے جا ملونگا قال امون کا لواح الاران مناس تھا علی لواح  
 کا نہ طھر برجہ الامون و شیعہ اخلق کا تھا امت الصنف الکمال  
 یکل البحر و الرض و کذا ما بعدہ و الاران بالہذہ کتاب سریر المیت و تابوتہ و  
 التثنیۃ فی الصلاۃ و الملا تہ و ہو ممدوح فی الابل و کذا التثانیۃ تہ  
 الامام سابقا و یقال بالصاد المہتہ العینا و اللاحب تہ الموحدة الطریقۃ الواسعۃ و البرجہ  
 فالہذہ فالجیم کہ بن الکسا العلیط و تشبیہ التثانیۃ بالواح الاران و تشیل الطریق  
 مثل البرجہ معروف عند ہم قال امرہ عیس مپت و عیس کا لواح الاران  
 علی لاجب کالبر و ذی الحیرات العیس التثانیۃ القویۃ یقول و شیعہ اخلق مسار  
 الحجد مثل لواح التابوت ارجیہا علی طریق و صنج مثل طھر انکسا  
 العلیط حیث لم یکن علیہ علم و لامن رد لانیہ مار و لا کلا و مے گوید کہ  
 و عنقت خود و یرت و استواز و چون تخت ہی تابوت صاف و مستحکم و در  
 راہی راندش کہ چون روے کلیم رفت بی نشان و علم و بی آب و گیاہ  
 بود عینے جوڑو کی کشیلی اپنے سارے باتون میں پورے تابوت کی تختون

يقول وتكشف عن وجه مضی کان شمس الوقت علیه ضوءاً صافاً في اللون مخضر  
 طری لم یسب خائف حتى تشیخ وتقلص میگوید که روئے مے نماید که گویا  
 آفتاب عالم تاب چادر نور خود را بران انداخته و پاکیزه رنگ و تازه و سیراب  
 که چین و شکن بدو راه نیافته بعین ایسا کھڑا دکھاتی ہے کہ گویا سورج نے  
 اپنے نورانی چادر او سپردلی ہے اور رنگ و روپ کا پورا اور بہت ہی برابر ہے  
 حسین خیم چون کا پتا نہیں ہے قال وانی لامضی الہم عند احتضار العجوة  
 مر قال تروح وتفتد الو او حالیتہ والامضار الانفاذ والاجراء والہم  
 المطلوب الہم والاحتضار المحضور والعوجار الناقة الضامرة من كثرة الاسفار والافعال  
 السريعة السیر من اقل اذا اسرع فی اسیر وراح نقیض غذا و اغتدے و  
 الافعال المشتملة الاستمرار و اتنا ذکر الناقة وسیر ما بعد ذکر ارتحال المحببة علی عادتہم  
 فانہم نہ کروں کہ لک نے اکثر شعرا بان المحبوبة وان ارتحلت مع قوجا ولاکن  
 ساحتہا مشبل بذہ الناقة قال امر لعتیس بعد ما ذکر ذبت عفتیت فدعها و سل  
 الہم عنک محببة ذمول اذا صام النهار و حبت او قال الحارث الشیخی ع  
 غیر انی استعین علی اہم الخ کما یاتی بقول ذمب القوم بہا و بعدت خوتہ عنہ  
 وانی لا جبرے ما اہم بہ عند حضورہ بباقة ضامرة من كثرة الاسفار سريعة السیر  
 تروح و تغدو علی الاستمرار ففعل ان الاحتضار القاء مے گوید کہ محبوبہ بعد  
 افتادہ و حال این است کہ من ہم پیش افتادہ را بان ہمازہ تمیز و میکنم

لک  
 اکبر علیہ السلام  
 والذین علیہم السلام  
 عام و جبریت با جبر



کہ وہ مہنہ کے پانی سے گسیلا اور بڑے تیل کی سیج میں واقع ہو سکتا ہے  
 سقۃ ایاۃ الشمس الاثنا عشر اسف ولم یکدم علیہ بانحمد الفمیر  
 للامی وایۃ الشمس بالکسر وفتح نور یا حوسہا من فوج علی الفاعلیۃ وفتح وۃ الثانی  
 محذوف اذا سقی تیدے الی مفعولین والثلاث جمع اثنتہ وہو معروف و اسف  
 ماضی مجہول من اسف الحرج دوار اذا اوجسہ فیہ لم یسکن فیہ الثلاث اذ ہو جمع  
 علی وزن مفرد و الحکۃ حال تقبیر قد و کم علیہ عض علیہ و اثر فیہ بجدیدۃ و الا  
 بالکسر حجر الکحل و الحار رواجبہ و متعلق باسف کما فی قول المناقبہ عم بر دا  
 لثاۃ بالثامہ و کانت نار العرب سیتلن الاثنا عشر المسحوق علی الثلاث کما ان  
 سار الہند سیتلن یا قیال لہ سسی تشدید لہمتہ و تخفیفہا نصف بریق الشعر و سواد اللثۃ  
 فیقول سقاہ نور الشمس البریق و اللعان الاثنا عشر و قد اسف بالاثامہ و لم یوثر فیہ  
 بشئ سقۃ مے گوید کہ فوراً قباب او ر و شبی مناسب نو شائیدہ مگر جا  
 وندانش فروگذاشتہ کہ سودہ سرمہ اصسفہا نے بران پاشیدہ و بران جن  
 زسیدہ بود یعنی سوچ کے روشننے نے چک دھک سے او کو اچھی طرح  
 سے بہا تھا مگر اسکے مسورون کو چھوڑا تھا جن پر سرمہ پاشا گیا تھا اوپر  
 کوے زخم او کو نہین پہنچا تھا قال و وجہ کان الشمس الوقت رد اربا  
 علیہ نقی اللون لم یتجدد مجر و عطف علی الی در دار الشمس صنور لم و النقی  
 الصافی اللطیف و التجدد بالبعثۃ فالہمتین تشخ و تقصص و کنہ بہ عنف

کہ آئینہ الجنتیہ والامی البار والبرق لغت لشعر و ہذا جو ذاق الاسنان توفیق  
 بالبر و عندهم قال عم و تفر عن شیت برود و قال علمین کان سید سے برویا  
 العلی الشیت الاسنان المتفرقة فی الجمل و ہودج عندهم یجوز ان ینکون مثل عنقہ  
 من لمی کر ضہ اذا اسودت شفقتہ بختہ یہ اشقر الملی الشفتین والمنور اسم فاعل  
 نور الشجر اذا خرج نوره و عنہ یہ الاخوان المنور فان الشفر شیبہ بہ عندهم و تخلفہ توسط  
 و صر الرمل و وسط طسیہ و المد حص بالمہر <sup>الثلاث</sup> بآلک المقطعہ الصغیرۃ المستدیرۃ  
 من الرمل فاعل تحلل المصنوع المجر و وسطہ لہ المنور و السند سے صفۃ شہدین کہ  
 کرے اذا ابتل قلیلا و الجمل لغت منویا و حسبہ کان محمد و نحو جملہ تشبیہیہ باسمہ  
 صحت المی و اما جعل موضع الاخوان المنور ملک المقطعہ مع ابتلاہا بآل المطر لیکون  
 الطف و ان تلف فی زیہ کمالا لہ تشبیہ بقول و کشف فی التبعیر عن ثغراب و الریق او  
 عن ثغرا الملی الشفتین کان بر اخوانا منور توسط لہ و وسط الرمل الطیب و عن مثل فہو  
 فنیہ مے گوید کہ بکام تقسم ملک دندانے سے کشاید کہ آب و دانش سر و شین  
 و یا لبہائش می آلودہ بودہ و بدان بابونہ شگفتہ مے ماند کہ جبین تودہ  
 رگب داد شگفتگی دادہ کہ آب لہان تر شدہ و در آغوشش تودہ رگب کلام  
 و پاکیزہ نشیتہ یعنی سکرانی من ایسے دانقون کے لڑے و کہانے ہی جبکہ نامہ  
 ٹہڈا ایسٹ او سکے او دے ہین یعنی سہی سہ کے دہری او پیر جی جو سہی سہے اور  
 آپ او سہولی کہلی بابونہ سے مٹ سہے جو ایسے چوٹی میں پر کہلا سہے

وشمالا فان الطبیہ اذا کان حالہ کذا لک سیطر کذا لک وتراس ماخوذ من راس  
 انکار الحیث اذا راس معہا والرب رب القطع من الوحشی والحشیہ بالجمہ الارض التي طاب  
 بناتہا وتناول ماخوذ وخفت احدے ہتائین فی تناول والطرف جانب  
 کل شے وطایقہ منہ ولہ سبیر بالوجدہ فالہاتین کسیر یثرا لراک والارثہ الیسیس  
 الرد اوکنے چمن الاستتار قول ہے طبیہ تخلص عن صوابہا قطعہ عینہ ولیرثہ  
 ترعی مع قطع من الطبار فی ارض طیبہ النبات تاخذ اطراف البریر بعد عینہا  
 وتستر بالاوراق معنہ ان فی القوم خود اتد العنق وتنظر عینہا وشمالا لمان قلبہا  
 متعلق ایضا سے گوید کہ او آسمانہ است کہ از یا ران خود جدا ماندہ چپ و راست  
 سے نگر دو در زمین یک و بازہ بیک گلہ آسمان سے پردہ و اطراف و قدر سے از  
 ثنائی جال بدلان سے گیر و چپ و راست سے کشد کہ برگہای جال اور اسے پوشد  
 حاصل اینکہ خود از یا خود جدا افتادہ ہمراہ قوم خود میرود و گردن بردہ شستہ بچپ  
 راست سے نگر و عین سے وہ ایک ایسے ہر فی ہے جو اپنے ساتھیوں سے الگ  
 ہو گئی ہے اور ہر فون کی ریوڑ میں ایک اچھی زمین میں چرتی ہے اور او بہر کر پہلوی  
 پہل کچہ کچہ کہاتی ہے اور اسے او بہر فی ہے کہ مچون میں چپ جاتی ہے غرض کہ  
 خود جمعہ سے جدی ہو کر یہاں بندوں کی ساتھ جاتے ہوا درادہرا و در ہر جمعہ کو  
 دیکھتی ہے قال و تقسم عن الی کان منوراً تجل حر الرمل و عص لہ تدقیل  
 سہم ذاتہم و عدس بعین بطنہ معنی الکشف فی الجملہ و لیسکن فی الفعل مستعار

کرتا ہے قال و فی الحی احوے تنقیض المرد و نشان مطاہر  
 سمطی لور لور و زبرجد اللام فی الحی للعبد والا حوے فاعل صفتہ من  
 احوۃ و ہی حمرة اشعة الی نوع من السواد و نعت للطبی المستعار لحوۃ و انقص  
 التخرک بالانقضاء و المرد بالمعتلین الثمر الطرس لفضیج من ثمار الاراک و کنی بعن مد العنق  
 فان تحرکیه تصیور و نشان و ان بالمعجمۃ فالمعجمۃ الطبی الفیتی القوس و المطاہرۃ لبس  
 الثوب و نحوہ علی آخربان تبیل طہر احد ہما طہر الآخر قال ع مطاہر سربالی جدید  
 علیہما و السمط بالکسر خیط السطم و القلاۃ نقیال لہ فی الفارسیہ رشتہ مروارید  
 و فی الہندیہ لڑے و الزبرجد الزمرد و لبس القلاۃ تین کان ممدوحا عند ہم قال ع  
 کبر میں کرمی نصتہ و فرید و قال ع من الحلی سمطی لور لور و زبرجد الکرم القلاۃ  
 نقیول و فی ہولاء القوم طینیۃ فنیۃ منقص ثمار الاراک بمعنی عبقھا علیہا عند ان عقد  
 من لور لور و عقد من زبرجد سے گوید کہ و آن قوم آہو مادہ است نوجوان  
 کہ گردن بر کشیدہ ثمر نختہم حال راسے اہمٹا بند و بران یک رشتہ مروارید  
 و یک رشتہ زمرد است یعنی اون لوگون میں ایک نوجوان ہر فی ہے جو اوپر  
 پیلو کی پہل پہاڑتی ہے اور او سکے کھلی میں ایک لڑے موتیوں کی اور ایک کرک  
 زمرد کی پر ہے ہے قال ح و ل ترا ع ربر باجمینۃ شمول اطراف  
 البریر و ترندی الخذول بالمجتہنین یا تخلف من الطیار عن صواجر مرفوع  
 علی ان نعت احوے المراد بہ المحبوتہ اوجبہ محذوف و کسے بعن نظرہ ہینا



ویا از کشتی با سہ ابن یا من با سہرے بودہ و حال سیکہ ملاح آہنا را گاہی کج بہرہ  
 و گاہی براہ راست سہرے بر دینے وہ قریب عدولی و یا دخت عدولی کی کشتیوں  
 یا عدول اوستا کی ناوون یا ابن ماسن کی بیرون مین سے ہیں اور حال یہ ہے  
 کہ ملاح او کو اور اوہم لہجہ کرتا ہے اور کہی سہیا چلاتا ہے قال شوق حباب  
 المار حیر و منها کما قسم التراب المفاصل بالید حباب المار بالہتہ فالو حیر  
 کما سہب معظمہ و الخیز دم الصد و ما استدار بالطن و الطہر و یقال لہ فی الفار  
 مینا و سہینہ ستور و المجر و الاول للسفن و الشائے للنواصف و البار للظرفینہ و  
 افراد الخیز لہم اللبس کما سہ معہم و المفاصل بالفار فالہتہ من لعیب بالیقوال و ہو  
 نوع من اللعب فانہم یخفون فی کومۃ من التراب شیئا صغیرا ثم یقیمہا علی سوتہ  
 فیقال الخفی بعضنا منہم عن الشی المستورا و ہنہ ای التسمین من قل انہ فی ہذا القسم  
 و ہو فیہ فہتہ فاز و غلب و الا غلب و یقال لہ فی الفار ستیہ خاکبازی و ہو المار و  
 و فی الہند یہ ہوا لکو و ون و ڈھیرے کاٹ و کوڑی و قند و قسم معینے عتیم بقول  
 لیشوق صد و رنگ السفایین معظم المار فی ملک النواصف کما یقسم المفاصل کومۃ التراب  
 بیدہ بلا تکلف سہ کوید کہ مقدم آن کشتیہا موج چہنہ آب را در آن آب رو با  
 چنان برابر مے شکافد کہ صاحب بازی مگو تو وہ خاک را بدست خود دو پارہ مے  
 یعنی اون کشتیوں کی اگر سہراون چہ و مارون مین بڑی گھرے پانی کو ایسے چیرنے  
 ہی جیسے سوا لکو و ن کا کہیلینی و المامشی کی دھیرے کو ہاتھ سے دو گھرے

و انہ کی دھیرے چہ  
 سہی ہاتھ لکان جا کجا

و یا حکم لہو و لعب چپ و راست چون کلاں کشتیہاے آب رو با بود و  
 جب بنو مالک غولہ کی چال سے نیرا وہ چلے تو اس سے روڈا و کلاں کی جاسے ایسے  
 جاتی تھی جیسے وادے دوسرے چھہ دار و زمین پر سے پڑے بیڑیاں جاتی ہیں یا  
 و وادین بائیں کے گھانے سے عجزہ دار و ن کے بیڑیاں کیسے دکھائے دیتے  
 ہی قال حد ولیہ از من سفین ابن بنی مخور بحال الملاح طور او بیتہ  
 الحد ولیہ نفتح السین والدال السنین نبتہ الی عدولی دہے قریہ بالبحرین  
 الشجرة الطویة المقدیة او اسے عدول و ہو علم جبل کان تخیال الفان و بالبحرین  
 للسفینة العظیمة الثامنة السناد و کیوں کہ یہ من البحر و ہو سفینة صغیرة دولیہ  
 قال النابذ بیتہ کہ بحر قنص بالعدولی و بالبحرین السناد و ہو بحر و علی الیوں نفتح  
 سفین او مرفوع عن سفین کیوں نہنت خلا یا او جنب متبدا و عدول و من سفین  
 عطف علیہ فی الخد فی الاعراب کمال مستوح و ابن من کان جلا من اہل بحر  
 من بلاد الیمین بصیغ کبار سفین او یکبار و رے ابن متبل متقدیم النون علی الموج  
 فالقونانیہ کعب و الاول شہر شعیرہ امر بعتیس فی وصف السفین عم حمتہ بنو البنا  
 من آل یمن و الحویر فیض الاستدار فی الحجة و البالسفین و الحجة حال بقول ہے  
 من سفین قریہ عدولی او شجرة عدولی او من سفین عدول الضاع او من سفین  
 ابن یمن یمنیل بحال الملاح عن متقدیم اسیل طور او بیتہ سے بہا علیہ طور اسے گوید  
 منجہ کشتیہاے قریہ عدول و یا وخت عدولی دیا از مصنوعات عدول

نسیب و توفاعی انه حال من اطلاق و هو مکرمة محضه بالثرف و فی الحقیقة صغیره  
 و هو المجرور فی بها و الجلادة القوة و الشدة و التحمل الطهاره و معنی الشعر هو المذکور  
 فیما سبق مع تعزیریه قال کان حد و ج المملکیه حد و ج خلا یا سنین بنوا  
 من د و الحد و ج جمع حد و ج و مرکب لثا و ک الحقیقة و هو یقال له کثرابه و کجاو  
 او هو الحد و ج و المملکیه نسیب الی مالک بن زید من امة بن تميم بن مر و ا و بها الطلقة  
 المملکیه و هو ر و ج و نسیب عند وة علی الطریق و هو مکرمة تعزیر معنی المعرفه ای  
 عند وة الحریل و الحلا یا جمع خلیة و هی السفینة العظيمة و السفین جمع سفینة و النوا  
 جمع ناضجة و هو مجرر المار من النهر و نحوه و یقال له فی الفارسیة آب و و میخ  
 و فی الهندیة دمار و مجرر دمار و د و بالذین المملکتین علم و اد علی ما قبل و قال فی اللغة  
 موضع دیوید الاول ذکر النواصف معه فانه یزید مع الا و تیه و لهیاه قال تميم بن نويرة  
 ع نبا صفة البعوضة حیث سالت و البعوضة ما لبس بنی اسد و قال خفاف بن ندبة  
 ع و آخر بالنواصف من هاء و هو الصیقا مار و قبل معناه الهو و اللعب و فیه اشعار  
 بوجه التشبیة بقول تامل بنو مالک ر و ج و ت و کانت حد و ج فداة حیلهم کعطام سفید  
 تجرر فی مجار المار من واد و د و کانت کشل ملک السفاین من جهة  
 الهو و اللعب حیث کانت تجرر نارة مینة و اخری بیره — گم گوید که چون  
 بنو مالک بن زید من امة قوم خود خست سفر فر و ستند کجا و ده باسے امان در بابد  
 رحیل بدان کلان کشتیله مماند که در آب ر و می وادی و دی و دسمه شتاب

بن نعيم لانه يقول لها الخنظية نسبة الى خنظلة من مالک كما قال فيها ع قتل نجيل  
 الخنظية نقيلب و نارة يقول لها المالكية نسبة الى مالک بن زيد سنة كما قال في  
 هذه القصيدة حيث قال ع كان حدوج المالكية غدوة وهذا هو الصحيح والحجج الصريح  
 فمن قال انه اسم امرأة كلبية فقد اخطا فانه ليس في بطون من كلب من سمى

بمالک او خنظلة قال لنحوه اطلال ببرقة شهيد تلوح كباقي الوشم في ظاه  
 اليد من ثا في الطويل والقافية متدارك والطلل اثر الدار جميع على اطلال و  
 طول والبرقة الارض التي فيها تراب وحجارة وشهد بالمشة كعبر موضع ولا ح  
 الشى ظهر وبدأ الوشم غز الامة في مواضع من البدن ثم فر النيلج عليه ويقال  
 له في الفارسية آرين و آجين وفي الهندية گودنا بالكاف الفارسية وكانت  
 العرب تفضل ذلك في الجاهلية ففعله اليوم اعراب الهندك في البلاد الشرقية و  
 كلهم كانوا يفعلون بالنار دون الرجال ولذا قال عليه السلام لعن الله الوشمة والوشمة  
 يقول لنحوه الخنظية اطلال بعيت في برقة شهيد تلوح على الهنطين بالتأمل كما يلوح  
 باقبي من آثار الوشم على ظاهرا اليد ميگويد که آثار من نزل خوله خنظية در زين  
 سنگ لاج موضع شهيد چنان مے نمايد که نقب آرين بر ظاهركف و ساعد منظر  
 مے آيد بعين خوله کی پراست که مندر موضع شهيد کی بهتر ملي زين مين ايسے نظر  
 آتی مين جيسے کودنی کی رہے سپر نشان ہاتھ او پہونچي کی ظاہر پرد کہائی ديتے  
 مين قال وقوف ابھا صبحی علی مطہم تقو لون لا تہلک اسی حکید





الى العشي نفثه وادثره والارجاء النواح والقصوى تانث الاقصى و  
 فيه اشعار بان فحش الملاطف فاحشك بالاطراف والانايش جمع انوش و  
 هو الاصل مرفوع على انه خبر كات وبعفضل البصل البرى ويقال له فى  
 الفارسية پياز وشته وپياز موش وفى الهندية كاند اولايزال غرقا فى الماء  
 وهو وجه تشبيه يقول كانت السباع فى ذلك الوادى ومن غرق  
 فى المارعية ذلك اليوم باطراف البعيدة كانهن اصول البصل البرى  
 مے گوید کہ درندگان آنوا دے وحال این بود کہ شام آنروز در اطراف و  
 نواح او غریق و سرشار بودند باصول پياز و شته کہ فرق آبى ماندے ماندے  
 يعينے وادے چو اکی درندے چو شام کے وقت او سکی دور دور کی کناروں  
 میں ڈوبی پڑے تھے کاندھى کی جبرٹين معلوم ہوتے تھے و علم ان ما ذکرہ امر ہر  
 فى فى القصبية و امر فخر علی مہتہ خرد اللہ و للعب بہا و وصف النفس و  
 الصید و مقاساة الشدة من البرق و لطر ذکرہ فى عدة من قصاید حتى اتى  
 بصدر بیت مرتین او مرات و تارة بكل البيت مع اذنی تغییر علی ما کان دہم  
 فى الجاہلیة و انما المقصود الافتخار بمرات و اظهار القدرة علی تغییر حکایة  
 بالفاء مختلفہ و لک فعل اللہ فى القرآن من ذکر عاد و ثمود و حدیث  
 و فرعون مع تغییر سبب مع ان میں فایہ تکرار التذکیر لیسلا یقول الان اننا  
 ذکرنا مرة واحدة ففسینا و لک هذا فعل اللہ بحیث بعد و لک امر

گریون و الناس قال کان مکا کی باجوار غدیه مصبح سلافا من حریق  
 مفصل المکا کی جمع مکاء و هو طائر ابيض معروف بکوه صغير و اذ اصوات فی غیر رفته  
 فهو علامته الفخا و لذا قال ع و لیت لنا بالذک مکا رخصه و باجوار باحیم فاولو  
 کتاب و ادنی بالذکس قریب من الغبیط و الغدیه تصغیر عذوة و صبح و یوم  
 اذا سقی الصبوح و اسلاف النحر العقیقه ما خود من سلف اذا قدم و الرحق ان  
 انما الص و المفضل المنوط بالغافل المسوق او المدقوق و کان ذلک متداولهم  
 فی السبا و یقول کانت مکا کی وادس باجوار و یستند فی نشاط و طرب فکانهن سقین  
 صبحا سلافا من خمر صافیه خالصه و یقبل انیکون منها ه ان ملک المکا کی  
 ابتلن شدید انهم یقیدون علی الطیران فکانهن سقین خمر و سکون منها بحیث  
 لا یطعن الطیران معهم گوید که بدولت بارش فراوان ناشای در مرغان  
 هویداشده چنانچه حال مکا کی وادس جوار بدیجاریسید که گو یا صبح صافی نشیده  
 و یا چنان تزییند که پریشان تو استند که گو یا صافی نوشیده اند یعنی  
 جانورون کی یہ کیفیت تھی کہ وادس جوار کی بعض جانور ایسے خوشی میں متوالی رہتی  
 کہ گو یا پرانے دار و پلائی گئی ہیں یا اتنے شور و بر ہو گئی تھی کہ ادرنے سے لاپا  
 تھی گویشہ میں پڑے ہیں قال کان اسباع فی غرقه عشیه با جوار  
 القصود انما یبیش عضل الضمیران المجرول و الجوار و غرقه جمع غرق  
 حال من اسباع و عشیه بعد الزوال و فیه شعار بان المطر کان من الغد و

حلقہ نسبتہ بود بلند بہا سے سرشیں بیان بادریہ دوک بنظر سے آمد عیسیٰ  
 رو کی پانی اوراد ہر او دہر کی گہا س تپوں نے مجسم بہا کے چوٹی کو بہا  
 کہیا تھا کہ اوسکے اونچا بیان دمرک سے نظر آتی تھیں قال والقی بصجار  
الغبیط بعاعہ نزول الیما نے ذی العیاب المحمل الغبط المعجزة  
 فالوحدة فالهتک کامیرارض فی بلاد بنے ربوع بن غیط بن مرة والبعاع  
 بالوحدة فالهتکین کسحاب ثقل السحاب من المطر والنزول منصوب علی از  
 منقول مطلق مما سیفا ومن المصراع الاول فان کلمہ معبے نزل والیما فی وقت  
 مخزوف والعیاب جمع عیبتہ وهو وعار الشیاب یقال لمن فی انما  
 جامہ دان ولعل النکان اسم فاعل فهو نعت ثالث لتا جرد مکان انتم فاعل  
 فهو نعت للعیاب فیذا اقرب وان کان جمعا فان علی وزن المفرد یقال والقی  
 وکث السحاب المطر ما کان منیہ من ثقل المطر صحبہ ارمیہ الارض ای نزل  
 فیہا نزول الرجل الیما فی ذی العیاب المحمل او ذی العیاب المہوز نمیکو  
 ہرچہ آن ابر ببار بار از گرافی باران در آغوش خود داشت در سیدان عجیب  
 کہ زمینی است در دیار بنے ربوع فرو انداخت و بان سوداگر بنیہ کہ داہما  
 بیار و گران دشتہ باشد فرو آمد عیسیٰ اون گہاڑے باد لون سے سارا  
 بوجہ بہا اپنا غبط کی میدان میں جو بنے ربوع کے ستیوں میں ایک  
 زمین معروف و مشہور ہے ایسے والا جیسے ابن کا کو سے سوداگر طبعی ہے



سن زله اذ الفے ثوب او الہمہ ایاہ والاصل فیہ الرض علی انہ نعت  
 کبیر ولکن اتبع الرض الجبر للضرورة او الجبر یا یقول العیب علی جیل شیر قال  
 الماد من راسہ الی اصلہ فی طرق مختلفہ حتی کانت فی اوایل مطرہ کبیر قوم قد زل  
 فی کسار مخطا سے گوید کہ کوہ شیر در اوایل باران کہ آب از بالایش در طرق  
 سقہ و فرو سے آید چنان نمایان سے شد کہ سردار قوم کلیم مخطط برخو و پیچہ نشسته  
 بیغے شیر پار او کے پھیل و بارون بن جب جگہ جگہ او سپر پانے بنی گ  
 ایسا و کہانی و میا تھا کہ کسی گانو کا چوہہ سے و مایون دار کملی میں لپٹا ہوا میا سے  
 قال کان ذر سے راس المجیر عذوۃ من اسیل والفتار فلک مغزل  
 الذر سے جمع الذر وہو علی الشی والمجیر بحسب فالحمد منصفرا جیل والفتار  
 ما بین غنم الخمر الی طلوع الشمس منسوب علی الطر فیہ والفتار بالمعجۃ فالشفا  
 کزنا و غراب ما جف من اوراق الشجر والحشیش والمغزل بالکسر آت الغزل و  
 يقال ذر فی الفارسیۃ دوک و فی الہندیۃ تکلا و يقال فصلکۃ و هو ما یجمع فی الفاتۃ  
 سکوک و بادریس و فی الہندیۃ و مرک و و مبرکا و و مکراد و مکار و مینوری و چکنی  
 علی اختلاف اللغات و یکون من احبلہ غالباً و قد یکون من الخشب و فہو  
 یقول بن اسیل ما سے من اللواق و الخشیش قریباً من راس المجیر و احاطت  
 و احاطت تاتہ حتی است اعالیہ کفلکۃ المغزل میگوید کہ از بکہ سیلاب  
 باران در گاہ سے و خستان و خشن و خاشاک نہ بین قریب سر کوہ مجیر سیہ

حلی لفظ فقیران و فقیران  
عراق

تیمار و تقسیم فوقانیة علی التحتانیة موضع قریل قریة عادیة حجر و عطف علی محله  
فان محله النصب علی ان المجرور و المجرور انجر کیوں مفعولاً برفی تحقیقہ و لذا صح  
عطف ارجحکم علی رؤسکم فیض علیہ الرضی او بفعل مقدر مشل اصحاب فیال و انجیر  
بالکسر ساق الشجر و يقال له فی الفارسیة تنہ و رخت و فی الہندیہ ٹنٹہ و ٹہونٹہ  
و محله النفی بیان احوال و الاطعمہ بالطار لہم کہ منق بہم القصر و الحصن و اہیت المذبح  
و المشید اسم مفعول من شاد و بقصر اذا طماہ یا بخص و نحوہ و منہ قصر شید و قد شید  
الحصن بالحجارة و الحبل الحصری الشدید یقول و مرشے من نفیاز علی تیمار اد  
اصحاب شئی منہ لم یرک بہا ساق نخدہ و لا القصر او حصینا الا ما کان منہ مشید بالحجارة  
سے گوید کہ قدر سے از باران ریزہ مالش بر قریہ تیمار بگشت و پچ تنہ درخت  
خزما و حصنی و کلانے در و گذاشت مگر آنکہ یہ گہا ہی سنوار و حکم کردہ شدہ ہوید  
ہوئے سے اور قی بن زمین او سکی تیمار کا نو پر پین چنانچہ وہاں او نہوں لے  
بجو رکاکوے ٹونٹہ اور کوے گد شہ اور گہر سوی او کے باقی چچو راجو بہتر و ان سے  
مضبوط کیا گیا تھا قال کان تمیر آسے عراقین و یلہ کیمر اناس سے  
بجا و منزل شیر یا شتہ فالوحدة کفقیر حبیل بکد و منہ تو ہم اشرق شیر کیا غیر  
ور وے کاں ابانا و ابان بالوحدة کسی حبیل فیہ ما و دخل فی شرقہ الحاجر  
معروف و آخر نسبتی فرارۃ و عربین کل شے اولہ و اولہ المطر و المجرور للسحاب المذكور  
العیاد بالوحدة فالبحیم فالمدال المہل لکتاب الکمال المحیط و المنزل اسم مفعول

عیب الما و شاید اصول کتبیفہ کیب او کیب او و ہو کیب اشجرا لکنہنبل علی  
 روسحا مع استحکام اصولها و رسوم عروقاتها میگوید کہ آن ابر غلظت اگر موضع  
 کتبیفہ سخت و بسیار باریدن و وخت آن کہنبل را از جا برکندن و سبب افکندن گرفت  
 یعنی برستی برستی بھیمہ نوبت پہنچی کہ موضع کتبیفہ کی چار و اطراف ٹوٹے  
 برستی او کہنبل کی وختون کو سر کے بل کمرے لگا قال و قر علی القنآن منز  
 نفیانہ فانزل منہ العصم من کل منزل القنآن بالقنآن فالتون کسحا  
 جبل لسنی اسد و نفیان بالنون فالقار فالتحانیہ محرکہ مایط من قطرات الماء  
 والمطر و قیل و نف المظفر نیل من لسنی و نف الفارستیہ باران ریزہ و نف  
 الہندیہ بچار و الفیمیہ المجر و للمطر و السحاب و الشانی القنآن و العصم جمع عصم  
 و ہوسن الوحول یا کیون کلہ اسود او اعر و نف ذرعیہ او نف احد ہما بیاض و  
 قیل لسنی الفارستیہ و گنک و بز کو ہے و گوزن و نف الہندیہ بارہ سینکاو چار  
 کرا و قیل و مرشہ من قطراتہ المتطایرۃ علی جبل القنآن فانزل العصم من کل  
 منزل منہ میگوید کہ قدرے از قطرات پریدہ او بر کوہ قنآن کہ در بلاد  
 بنہ اسد واقع است بگذشت و بزآن کو ہے اور از ہر موضع و مکان او  
 بر زمین آورد یعنی کچھ تھوڑے سے اترتی ہوے یونذین او سکے کوہ قنآن  
 پرین سودہ او سکے پھا کے کبرون کو او سکے ہر جگہ سے ہوا کر نیچی لآمین  
 قال و تمیاد لم تیرک بھا جذع خندہ ولا اطما الا مشید ابجدل

متدبشا بشیم البرق وایره علی حبیل استا بنحی حبیل یذیل وینما بون  
 معید میگوید که آن ابر غلیظ که در آن برق میرخشد چپ و راست بارین  
 گرفت چنانچه جانب راست او بر کوه قطن بود که در دیار بنی اسد واقع شده  
 و حال این بود که برش راسه دیدیم و جانب چپ او بر کوه ستار که بنی سلیم  
 و بعد از آن بر کوه یذیل می بارید عینی ده گمر بادل دامن بنین بر سنی لگا  
 چنانچه دامن جانب او سکه کوه قطن پر او را بنین جانب او سکه کوه ستار اور  
 پھر کوه یذیل پر برے اور جگہ حبیل حبیل کو ذقی تپے اور ہم او سکو دیکھتے ہی

قال فاضحی سح الما حوال کشفه کجیب علی الاذقان وروح  
 الکهنبل اضمحی کتبے صار و سح الما و صبه صبا شد یا کو شتیقہ بالفوقانیة کا  
 کجانیة موضع من بلاد بنی باید منوع عن الصوف لثانیة و لم یستند و صر  
 لاصرة و کب من کسبه اذا القاه علی وجه لازم و مستعد و مہنا متعد و  
 من قولہ تعالیٰ کتب علی وجه لازم و الحجة بدل من الاولی او حطوفہ علیہا محذوف  
 و اعطاف او حال من استکن فی سح و الاذقان حسب جمع الذقن و هو سنی  
 الاصل حبتع الحیین من الاستغل و مہنا محاذ عن الرس و من قولہ  
 تعالیٰ یخرون علی الاذقان تحمل تحت یقہ و المجاز و الدوح عظام الاشجار و الکهنبل  
 تنقذہ المنون علی السبار و الموحدة کسفر حبیل نوع من الشجر و الاضافہ من  
 اضافۃ العام الی الخاص کشجر الاراک بقولہ فصار ذلک السحاب المطر



سلیک بن سکتہ عم فبا تو اظنون الطنون و صحتی و الصارج بالمعجۃ فالحق  
 فالحیم موضع و العذیب بالمعجۃ فالحق صغارا و بعد من الطرف الثمانية  
 متعلق بقعدت و من اخذه فعلا ما ضیا من البعد فقد بعد عن قریب  
 و ما زیادة ادخلت بین المضاف و المضاف الیه حکما فی قول الحامی ۶  
 ای طعنه ماشیخ و المتامل لمتامل مصدر مہمی یقول قدت انا و اصحابی  
 من اجل ذلک البرق اللامع بین الصارج و العذیب بعد لمتامل التام  
 مع گوید کہ من و یاران من بیاعث آن برق تا بان میان موضع  
 صارج و آب عذیب بعد از تامل صا و ق فرو شتم یعنی میں اور  
 میرے ساتھی اوس بجیل کی چاک دھمک کی مارے بہت سے سوچ  
 پچار کے بھی صارج اور عذیب کی حیایح میہ گئی قال علی قطن بالشیم من  
 صوبہ و النیرہ علی استار فیدیل قطن بالقاف فالمعجۃ محرکہ جبل لبی  
 اسد بن خزیمہ و الحبار و الحجر و مقدم و الشیم مصدر شام البرق اذ ارادہ و الطرف  
 متعلق بمجذوف و ہو حال و الامین یفتیق الاسیر معروف مرفوع علی الاستد  
 و الصوب المطر و الضمیر المحبر و للبرق الادنی ملائکہ او للجبس و الاستار  
 بالمعجلتین بینہما الفوقانیۃ کتات جبیل فی بلا و سلیم بن منصور و یدیل بل بال  
 المعجۃ فالوحدة کیفی صوف و یقال لہ اذ بل مثل انصر متکل جبیل معروف و  
 الفار حاطقة یقول کان یصوب متواترا علی المین و الشمال فکان امین صوبہ علی قطن

بالتیال القتل الاضمار و هو سبب الادام لم يخاصه فلو لم يبق في حال  
 كذا و سبب ما برق و هو الشك و المصباح عطف على سبب و تفسير المصباح قد  
 و السبب الرتبة و كل من يؤخذ من الجواب و قد يخص به من السبب و المصباح  
 صفة لئلا يقال ما كان اذا غلبه و ترجع عليه قال عم فالت جو كوز بانها  
 اسر عليه و عليه و اما له غلبه عليه و لا يسعد ان يكون محسنة على او الى لما قالوا  
 من ان عطف الجوز بم بعضهما مقام بعض و المذال بانهم جمع و ياله و هي  
 انشائية و اللام فيه عوض عن المضان اليه و هو ضم المصباح و القتل اسم مفعول  
 من قتل اذ الواو جدينا عطف و جمع بانفسه و من حيث انه من الجوز عطف  
 بفرق منها و من واحد بالتا على انه على وزن المفعول و قد مر ثم تقرر في  
 سبق ايضا و المحلة تحت راجب يقول لا ادرى الفضي ضرره ام بضئى مصابيح راجب  
 اهل الرتبة على و بالها الشدية و القتل مكيو يد كنه و انم ك ايار و شنه  
 آن برق تا بان يتا بد و يا حيدر خان فامد ترسا يان م فروز ك بر طية  
 انهار و عن سيار تحت عسنة من بهنوي جانب ك اوس حبي كى رو  
 حكتي به و كسى ايسى راجب ك سبب ع طلبة من حنه او كلى بتون بر سبب  
 سبب و الابه قال قد است له و صحبتى من صا راج و من العبد  
 بعد ما سألنى الضمير المبرور و البرق المذكور و المحبة غنى الاصل مضد بطون  
 على الاحصاء ك الصواب معطوف على ضمير استلام لوجود القتل قال

[illegible]

مستقلانہ متی تترق فیہ العین من اسفلہ الی اعلاہ یندفع من اعلاہ اسفلہ  
اسفلہ الحسن کل موضع منہ میگوید کہ ہنگام شام از سیر و شکار فراغت یافتہ  
بارگشتیم و حال این بود کہ نظر در تماشای جل واد ما کہ خوبے آن اسپ گیران کوتاہی  
مے کرد و ہر گاہ ہیک چشم تماشائی از پائین در بالا تھمتے مسین نمود جان دم از بالا بہ  
پائین مے آمد و بزبان جل این شعراء ہیکر و بیت ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے  
گنرم بہ کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جانیخاست عینے ہم شام کو فراغت پاکر لوٹی  
اور گھوڑے کا یہ عالم تھا کہ آنکہ او سپر ٹھرتے تھتی چنانچہ چون ہی نیچی سے  
او چوکو جاتی تھے و دن ہے او پر سے چمکو آتی تھے اسلئے کہ وہ سارا من کو لبھاتا  
اور جی کو سمھاتا تھا قال قبات علیہ سرجہ و لحبامہ و بات بعینی قایما  
غیر مرسل منہ الاستعلا رہنما متعلق علی سبیل عموم الجہاز او متعلق لجامہ مجذوب  
والجملہ الطرفیہ خبر بات انکانت ناقصۃ او حال انکانت تامۃ و قیال ہو بعینی ا  
فے نظرے او فی حطی و عنی بالارسل الارسل للربیع والربیع قبلہما و صنف  
فے الفرس بقول قباب ذلک لفسر متعلق بہ سرجہ و لحبامہ او علی طھرہ  
سرجہ و فی فہ لحبامہ و بات فی نظرے و حطی قایما غیر مرسل للربیع والربیع  
میگوید کہ بعد از ان ہمہ شب باین طور بسر برد کہ زنیس پرشت و لکاش در  
وہن بود و در نظر محبت و حفظ و حمایت من استادہ ماند و نگذاشتم کہ کیا ہے  
بجز و دیا آبے نوشد یعنی سارے رات اوسنے ایسے گذارے

منہ الاستعلا منہ الاستعلا  
جیون کیون کیون  
فاد الاستعلا فاد الاستعلا  
کیون الاستعلا فاد الاستعلا





فلم یغفل میگوید که یک زگا و وحشی و یک ماده گاو وحشی را یک دوش  
 دریافت و پی در پی شکار کرد و هیچ غرق نداد چنانچه بدان شسته نشد و یا  
 بنیاء عرق نداد پس بدو شسته نشد یعنی اوس گھورے نے ایک دوڑ  
 میں ایک بیل اور ایک گاؤی کو جا دیا اور پی در پی اونکو شکار کیا اور  
 باوصف اسکے کچھ بھی نہ پسجایا بہت نہ پسجایا چنانچہ پسینوں میں نہ بنایا قال فظل  
 طحاۃ اللحم من بین منبج صغیف شوار او قدیر محمل +  
 الفار للثقیب و ظل معنی صار اومع مراعات الوقت والطہارۃ جمع طاہ من  
 طہ اللحم اذا وصلہ للاکل بالشیء ادا طبخ و الحار و الحار و رے محل النصب علی آنہ  
 حیر ظل و کلمۃ بین فی مثل ہذا ترکیب یضاف الی متدد و المنبج اسم فاعل من  
 انبج اللحم اذا شواء علی السفود و منه المنبج للسفود و الصغیف ما یضیف من  
 اللحم المقطوع المقدوس علی السفود فی شواء علی الحجر مضروب علی آنہ مفعول منبج  
 و الشوار بالضم او الکسر اللحم المشوی علی النار و کلمۃ للثقیب و استنویع کما فی  
 قول الامرئیت قوم اذا متف الصیخ راہم من بین لحم عمرۃ او سافع اسے  
 من بین ذین الثقیین و سافع من یاخذ بناصیتہ الفرس لیرکب عند الحاجة و  
 قد یوتی بالواو کما فی قولہ عم من بین منغفر و آخر منہ و لذلہ قیل ان کلمۃ او  
 التیمت السابق معنی الواو و التقدير اللحم المطبوخ فی القدر حجر ورتبقدیر اسم فاعل  
 مثل منبج مضایف الیہ معطوف علی منبج فان ما یطیف علی مدخل بین فی

بدخواه فیما بین کان کالبرق الخاطف او النظر النفذ میگوید که پس آن  
 است برقرار را برادر و گاه و آنرا رسانید که رنهای همه گله بودند و پیش پیش رفتند  
 و در جانب پسین او با و گاه آن پس مانده در جماعتی بودند که از درآمدن او از هم پنا<sup>ش</sup>  
 گوید که برق تا بان و یا نگاه گذران بود که در گذشت و معلوم نشد معینی پیر  
 او سگ و گوسفند و در چوپان که همگرا گلی گایون تک پهن چایا و او را هر چوپایی  
 گایان ایک ایست جماعت من زمین جو او سگ گرس پشینی است پرکنده نهوی  
 گوید و گویا که در تقی مجبلی یاد و در تقی نظر حق قال فغادی عدا من ثور  
 و نغجه در اکاسم بنی بایزید بنی بایزید بنی بایزید بنی بایزید بنی بایزید  
 علی الولاء فی طلق واحد یوسف به الفرس فانه یل علی شده عدوه و عتی بالی  
 الثور الوحشی و استی بقره الوحشی و تنکیرها للوحدة والدراک لکتاب الخلیق  
 الفرس الوحشی و یدر که منصوب علی احوالیه بتاویل الصفة و نفع بالمارش و  
 المراد بالمار العرق و تنکیره لتفقیل و لتکثیر المعنی علی الاول لم یعرق راسا  
 و یؤید به بقره تحت السنفی و قول فی موضع آخر عدا من فغادی عدا من فغادی عدا من  
 فغادی عدا من فغادی عدا من فغادی عدا من فغادی عدا من فغادی عدا من فغادی عدا من  
 و علی اثبات فی لم یعرق کثیرا و غیل مجبول مطوف علی السنفی و فلم یغیل ترتب  
 علی کلا التقیرین و الاول لبق مقام المدح یقول غوالی من ثور وحشی و بقره  
 وحشیة فی طلق واحد مد کا یا یا هانم یشت یعرق فلم یغیل او یعرق کثیر

الی الطرف و الجار و الجور حال من الضمیر سے اوبرن و المثنیٰ عنی مجید متعلق باوبرن  
 و المعکم کبر المیم و ضمہا کثیر الاعمام او کثیرہم و الخول الحسن کریم الاحوال و قال فی موضع  
 آخر مجید غلام ذمے نہیں مطلق بقول سدا رایتنا اوبرن عبتا و قد کن کا انحرز  
 الیما فی الذمے فضل بنیہ نجید مستقیم فی لبیاض و السواد باعناق مرتفعہ کہفتوا  
 من کیون کریم الاعمام و الاحوال فی عشرتہ مسیگ کو چکر کہ چون نگاہ شان بریا  
 افتاد و خوف جان از ما بگرختند و حال این بود کہ حکم سیاہی و سفیدی چون ہر  
 سیلابی بوند و گرد و کھائی افزائشہ شان چون گردن بلند کسی بود کہ در برادے  
 خود نجیب الطرفین باشد عینی وہ ہکو دکھتی ہے چچی کو لوٹین اور حال او کا  
 یہ تھا کہ سفید سیاہی میں مھرہ میانی کی مانند تھیں اور او ہرے گردن او  
 اوس بلی آدمے کے گردن کی مشابہت میں جو اپنی بہائی بندون میں ناب الچی  
 یعنی مامون چچی اوسکے اچھی چون قال فاکتھا بالھا دیات و دونه  
 جواحرہا فی صرۃ لم تر یل اللام فی الہادیات بدل عن المضاف الیہ  
 و قد مر عن الہادیات عن قریب و دون ہنا لا کان و احوال جمع جاذرہ من  
 حجر تقیم اجم علی المہلتین و انا حشر و خلف وہے اسبقات المتخلفات و الضمیر  
 الجور و الہادیات و الاضاق لادنی ملائمت و الصرۃ بالمہلتین الجماعہ و التلیل  
 التفرق و الانشار و علیہ لسنغنی ذمۃ صرۃ بقول فاکتھا ذلک لفسر ہادیات  
 ذلک لقطع کانت و نہ متخلفات لک الہادیات فی جاعہ لم تفر



والمنعاج جمع نعجہ وہی البقرة الوحشية وقد يقال له نعا ج الرمل فارسيہ  
 مادہ گاوشتی و ہندیہ سوراگائے والعدار سے جمع عذرا وہی البکر من  
 النار والدوار کتبان وقد یضم یخفف اسم صنم کا نوا بطوفون حولہ طوفیم حول  
 البیت واصنافہ العذار سے الیہ لادنے ملائمہ وقد یکنی منعا ج عن الایکار قال  
 عم کان ایکارا نعا ج ودار و ہلا جمع ملائہ وقد يقال له فی الفارسیۃ چا درفض علیہ  
 فی الصراح والمذیل الطویل العریض ووصف الجمع بالمفرد علی ان هذا الجمع من  
 المجموع اتے ہی علی وزن المفرد ویفرق بینا و بین واحدہ بالتاء یقول فعدونا  
 یوما علی حادثنا فیرذلنا قطع من الوحش کان بقراءۃ عذار سے دوار یطعن  
 حولہ فی ملائہ ذوات ذیال میگوید کہ روزے پگاہہ برخاستیم حسب  
 اتفاق این چنین گدہ و حشیان پیش آمد کہ مادہ گاوش چون دوشیز گانے  
 بودند کہ در چادر بای باریک و دراز گرد و واربت خود میگردند یعنی  
 ایک دن ہم بہت سویرے اوٹھی کہ ناگہان ایک ریوڑ وحشیوں کا سامنے  
 سے گذرا جبکی گائیاں اون کواریو کی لگ بھگ تھیں جو چوڑے لاسبنے  
 چا درون میں دواربت کی گرد پھرتے ہیں قال فادبرن کا لجرع  
 المفضل منہ بجمع اسم فی العشیرۃ محول الا و بار نقیض الاقبال  
 و الجزع انحر الیما نے الذی یكون فی وسطہ خیط امیض و بالجملة یكون فیہ یما  
 و سواد یشبہ بہ العین لکہ معرہ سلیمانے و المفضل اسم مفعول اسند

غسله و دهنه و منہ قول عایشہ رض کنت ارجل رسول اللہ  
صلعم تقول انه یصید الہا و یات حتی کان الدمار اکتے تخرج من الکفالن او  
صدر من عندنا نفعنا بالراح و تقع علی صدره عصارۃ حنا و مسح علی  
شعر جل میگوید کہ این اسپ آن مادہ گاوان و حشہ را شکار میکند  
کہ از ہمہ گاوان پیشش میروند و خونہا کہ از سرین و سینه آنہا بنوک سنان  
بر می جہد و بر سینه او می افتد چنان می نماید کہ عصارہ حنا  
میانیدہ بر موئے سفید شستہ و رقتہ رنگ خود رختہ یعنی بیہ گہور  
اون سوراگانیون کو مارتا ہے جو سب سے آگے آگے چلتے ہیں اور وہ  
ہوا و نکاح جو بہالی کے مار سے اونکے آگے یا پچھلی سے نکلتا ہے اور  
اوسکے چہاتی پر پرتا ہے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا مہندی کا پنچوڑ  
اچھی سلجی سلجمائی دھوئی دھولائے چٹی بالون کو ملا یا گیا ہے قال فغن  
لھما سرب کان نعا جہ عذارے دوار فی ملاء مذیل

الفار للعطف علی محذوف ومن عادتم انعم اذا وصفوا الفرس یذکرون  
صیدہ البینا کما وقع عن علقمہ وزہیر و عیندہا من الشعراء و عن الشہ  
عنا اذا طہر و برز معطوف علی محذوف مثل عذونا و ذلک بدلیل حنا  
علی مایاتے و شہادۃ وقت اخذے علی ما مر و السرب بالکسر قطع  
من الوحش و یقال لہ فی الفارسیۃ گلہ و رمہ و فی الہندیۃ ریوڑ

او حجر صلب کبیر علیہ الحفظ اولیٰ فیہ بار تفاع جانبی صلب و یقول کان  
 جانبی عظم طھرہ حجر اسبق بطیب العروس او فہر الکبیر بہ الحفظ او حفظا  
 نضیجا صفر من جنس الحفظ میگوید کہ چون بقرب خانہ سے آیتد  
 پشت صاف و سخت او سبک پنی سے ماند کہ طیب عروسان بران  
 سے ساند یا بسنگ کہ بران حفظ سے شکنند و یا این میگوید کہ ہر دو جانب  
 استخوان شیش چانت کہ گویا آن دو سنگ بران نھا وہ اند کہ طیب عروسان  
 بران سے ساند و حفظ بران سے شکنند و یاد و حفظ کہ زرد و نختہ بران  
 گذاشتہ اند یعنی جب وہ گھوڑا گھر کی باکھر ہوتا ہے تو پیٹہ اس کے ایسے معلوم  
 ہوتی ہے جیسے دلہن کی سھاگ پوڑے پنی کے سل و یا اندر این کے کھیل  
 ٹوڑنے کا چوڑا پتھر ہوتا ہے یا جب وہ گھوڑا او بہر کر باہر کھڑا ہوتا ہے تو  
 اس کی کمر کے ہڈے کی دائیں بائیں ایسے او بہرے اور گڑے دکھائے  
 دیتی ہیں جیسے سھاگ پوڑی کی پنی کے مٹی یا اندر این کے پہل ٹور نیکی چوڑے  
 پتھر ہوتے ہیں یا اندر این کے دو پہل پکے پیلی او پیر کہے ہیں قال کلن  
 دما الہا و دیا ت بنجرہ عصارۃ حناء شیب مرحل

الہادیۃ البقرۃ الوحشیۃ الیٰ تقدّم سائر البقرات کا تھنا تیدھا والنحو الیٰ در  
 و عنی بالشیب اشعر الابیض وقال فی موضع آخر میت عصارۃ حناء  
 شیب مخضب ولا یكون المخضب الا اشعر الابیض والمرحل بالراء فالکیم عظم من رجل الشعرا ذی

به الطيب بالاتفاق والصلابة المسمى عليه ويقال للمماسل طبيا ويؤيد المداك صغيم  
 الصغرية فانه على وزن اسماء الظروف من الاجوف وتشبيه الصدر بالمداك  
 قال علقمة بن عبيدة عم الى جو جو مثل المداك المختب اجو وجو الصدر والصدر يوصف  
 بالوصفة وقال الزوزني المداك الحجر الذي يسمى به الطيب والصلابة الحجر المسمى الذي  
 يسمى عليه الطيب ويستفاد من القاموس المداك المسمى به الطيب حيث قال و  
 المداك والمدوك كنبه الصلابة ثم قال الصلابة مدق اے ما يدق به وقال في  
 الصراح المدوك سنگ بوساسه وهو ما يقال له في الهندية بيا وهو الاظفر محجب  
 الصيغة فان طلق كل منهما على كل من المؤمنين اے المسمى به فاما بالمعنى الاول  
 يناسبان الرواية الاولى فان صلابة النور وما استمدح في الفرس حتى  
 شبه ظهرة بظفر الحمار الوخش القايم على مرتفع ينظر بينا وشمالا قال بيت له ابيلا  
 طنب وساقا لغامة وصهوة غير قايم فوق مرتقب وبالمعنى الثاني يلائمان الرواية  
 الاولى فان ارتفاع جانب الصلب في ظفر الفرس مدوح عندهم حتى يقال كان  
 التمر وضع راسا عدي عليه قال بيت لهما متان خطا كما كتب على ساعديه  
 النراصل خطا خطا تان اسقطت النون للضرورة اے ضخمتان ويؤيده رواية  
 صراية خطل والصراية بالهمزة فالتعنية انمطل الفحيح الاصفر اے  
 هذا النوع من هذا الجنس صيفه بصلابة الظفر وما استه فيقول كان ظهرة  
 حين هو قايم له المبيت محرو عن بعض المس يسمى عليه طيب العرب وس



میانہ ہر دورانِ حوزہ میں بند کھنڈ کہ مویشیوں بسیار و انبوه و حووا و  
 قدرے بلند از زمین واقع شدہ و این عادت اونیت کہ دم خود را بجانجو  
 مایل دارد یعنی وہ گھوڑا اٹھون گانٹھ پورا اور چھاتی پنلیون کا چورا چکلا اور  
 بٹے دم والا ہے چنانچہ جب تو اس کی چھپی سے آوے تو وہ اپنے رانوں کو  
 بیچ کو ایسے لاسنے سیدھی پورے دم سے بند کرے چوزمین سے کچھ  
 اونٹنی رستے ہیں اور اوہیں یہ عجیب نہیں کہ وہ دم کو ہمیشہ دایین یا بائین رکھ  
 قول کان سر اترے لے لبت قایما مداک عروس او صلیا  
 حنظل کہنے نے بعض الشروح و فی دیوانہ و فی شرح الرزونی کان علی التین  
 منہ اذا اختی واساۃ علی کل شے و سر اترے لے لبت قایما مداک عروس او صلیا  
 والظرف متعلق بہ والمنہ فی المصل مامصلب من المارض و انقص کالمستند و  
 تمنا الظہر جانب الصلب جانب عظم الظہر و الخبار و الخبر و اعنہ منہ حال و اختی  
 اذا اعتمد علی الارض اسے قام والمداک طرف من داک الطیب اذا سقته  
 و یتوال للبحر العریض الذی سقی علیہ الطیب و مسئلہ الصلاۃ قال الرمنشرے فی  
 الاساس سقی الطیب علی الصلاۃ و داک الطیب علی المداک و قال فی الصراح  
 المداک سنگ صلاۃ و منہ الصلاۃ لبک پہن و ہو ما یقال فی  
 المنہیۃ سل کما فی انفسائیس و یؤیدہ قول الاطبار بالفہر و  
 الصلاۃ و الفہر بالکمر ما سقی بہ الطیب بالاتفاق و الصلاۃ ما سقی

دوش است بار خاگردگ و قتریش که قسمی از رفتار است بتقریب روابه  
 می ماند یعنی او سکی کو کهن نهن کے کو کهن اور مانگین اسکے شتر مرغ کے  
 مانگین اور دُوراو کے بھیڑنے کے دُوراو رچال او کے لومری کے چال ہے  
قال صلیع اذا استدبرته سدر فرجه بضاف فویق الارض  
 لبس باغل الضلع الفرس التام المخلق وسیع الصدر والاصلاع و  
 استدبره اتاه من جانب دبره و الفرج المکان المتسع و عسنة به ما بین الفخذین و  
 الضافی بالعجته فالغاء التام الکثیر و منه ثوب ضاف اذا کان کاملا و اراده الذنب  
 فانه یوصف بالسبع و کثرة اشعر قال یصف الفرس الالسنه به بیت لها ذنب  
 مثل ذیل العروس تدبره فرجهما من دبر و فویق تصغیر فوق سبی لتصغیر التقرب  
 لتقبیل و بعید و فیہ اشعار بطوله علی ان لانس الارض فان قصر الذنب و  
 طوله بحیث یس الارض کلها عیب فی الفرس عندهم و الاغل من الدواب  
 ما یكون مایل الذنب علی العادة و هو معیوب عندهم فحله السن فی نعت للفرس و ان  
 الذنب یقول تام المخلق وسیع الصدر والاصلاع اذا اتیت من جانب دبره  
 تدما بین فخذیه بذنب تام کثیر اشعر مرتفع عن الارض قلیلا لیسیل ذنبه الی جانب  
 علی سبیل العادة منناه انه ضلیع ذو ذنب کثیر اشعر مستقیم امیب و فیہ  
 نوع من احیاء موسیگوید کہ ہمہ اعضائش درست و استوار و سینہ و  
 پہلویش فراخ و کشادہ و دم او دراز و بسیار مو کے چه اگر از پس او بیا سنی

لاضافۃ الی ما ہونے حکم لشکرۃ عندہم والموصل کعظم انجیظ المحکم الذی  
 وصل بعض طاقاتہ بعیض فارسیہ رشتہ دوتائے و منہ یہ کجور  
 و دورا تشبیہ فی السرعۃ مع حنہ وج الصوت و ہو وصف ممدوح کما مر  
 بقول مریم العدو سمیع منہ عند جریہ اشدید صوت کا نہ خذروف صبی  
 امرہ کفایہ التباہان بخطین موصولین او انجیظ موصول میگوید کہ بسیار سبک میر  
 و باغی میدہ کہ تو گوئی کہ ماہر کو دکی است کہ ہر دو دستھائش پر شتہ آوا  
 اور پی در پی میگرداند یعنی وہ بہت تیز جاتا ہے اور ایسی آواز اوسمین  
 آتی ہے جیسی لڑکی کی پھر کے مین سے نکلتی ہے جبکہ اوسکی دونوں ہاتھوں نے  
 مضبوط دہلی سے برابر پھرایا ہوا قال یہ ابطال طبی و ساقا لغامۃ  
 و ارخار سرحان و تقریب سفل الا طیل انما صرۃ کالاطل و الفرس  
 یوسف بدق الاطل و يقال لہ اقب قال عم اقب کہ خان الغضا متمطر و الارخان یغ  
 من العدد فوق التقرب و قیل ہو شدة العدد و منہ فرس مرخا و اسرحان  
 بالکسر الذنب و التقرب ان یرفع الفرس یدیا معا و ینیعھا معا و قیل ہو  
 وضع الرجلین موضع الیدین و بالحقہ ہو دون المحضر فانہ اشد منہ و لتسفل الفوی  
 فالقاء الثعلب اولدہ بقول لہا خا صرتان کخاصرتی الطیۃ و ساقان کاتے  
 النعامۃ و ارخار کارخا و الذنب و تقریب کتقریب الثعلب میگوید کہ  
 میانش میان آہو و ساقش باقی شتر مرغ و ارخائش کہ نو سے

اشباب الذی ملع شاربہ او لکھل والحف الخفیف والصمودۃ متعد الفارس من  
 طغر الفرس والجمعیۃ باعتبار الاجراء والموسی بہ رماہ قال عم کتب رتو  
 بالکلیف الموصدا می ترے بہ وعنی بالاثواب انفس کما مر سابقاً والعنیف  
 من لافق لہ برکوب الخلیل والمثقل الشدید لثقل من الرجال یعنیہ بالحرۃ والشرۃ  
 فبقول نزل الرجل الخفیف الکرکوب عن طغرہ حیث لا یکن منه اوستیجی توان  
 یکن تحت مشد وپرے الخفیف لثقیل عنہ حمیۃ وعار من انیکو فی لولانتقاد  
 لہ سے گوید کہ در صل و صل خود شریف است چہ کم سوار از پشت او سیغزد  
 و یا خود او ازین شرم سیغزد اند کہ زیر پیشش باشد و سوار کہ سخت و گران  
 باشد ازین ننگ اوراے منکند کہ مطیع و منقاد او گرد و عیسیٰ انامی کی سوار  
 سے شرماتا ہے چنانچہ او سکون پیشہ پر جمنے نہیں دیتا اور بھارے گرے سوار کو  
 ننگ و بغیرت کے مارے گراتا ہے قال دریر کنذر وف الولید امرہ  
 ستابع کخبیہ بخیط موصل الدر فیغیل من در الفرس اذا عدا عدد اشدیدا  
 وانخذروف بالمجبتین فالملہکۃ کعصفور شے یدور و تیخذ من الجبلد و یجعل فیہ ثقبان  
 فیجعل فیہ خیطان موصولان کلما حبذ بها الصبی دار وصات شدیداً و یقال لہ  
 فی الفارسینہ بادقرو فی البندیۃ پزکی و پیہیرے و قیل ہو حصاة شقوہ یجعل  
 الصبیان فیہا خیطاً حکماً و یدیر و یخا حول روسہم فیصوت و یویدہ و حدۃ الخیط  
 الموصل والولید الصبی واللام للعبد الذنبے وامرہ جملہ یدرو الخجۃ لغت انخذروف



مسیح اذا ما الساجات علی الوفی اثرن العبار بالکدیرا المرکل مسیح  
 بالکسر الفرس الذی یجری جریا بعد جری کانه مسیح و ما زایدہ والسبح الفرس الجید  
 السید کانه یسبح فی الماء والوسی النقال والفتور والاثارة من الثوران واثارة  
 العبار کنا عن السیر السیر قال تعالی فاثرن به نقا وقال خفاف بن ندبه سم  
 تیرا المنقوع من طهر النفاف الضمیر للخیل والنفاف موضع وقال  
 آخر بیت الالیت شعرے ہا اے انجیل شریا تیرا عبادہ مسیحی انجیل  
 وقال بیت اثرنا بھا فتع الکلاب وانتم تیرا فتع التمسق بالمفارق  
 والتمسق والعجاج هو العبار کدیرا الارض الغلیظة والمرکل ما ضرب من الارض  
 بجوافر الدواب یقول جریا بعد جریا اذا كانت الخیل الجیدة السیر شیخ  
 سیرنا علی الارض الموطوءة بالخوافر علی فتورنا وکلام الحامینی بفعیل فعل  
 الساجات من انجیل علی فتورہ مے گوید کہ چون اسپان خوش قدر  
 باوصف واما ندگی خود بر زمین پا مال شدہ تیرا تیرا میر و ندا ہم ہا بر میر و دو میج  
 کہ نمی کنند عین ہی جب ایچہ ایچہ گہوے باوجود ہتک رہی کے روندے  
 زمین پر اپنے چال پھین تو یہ کہی نہیں کرتا ہے غرض کہ یہ بھی عمدہ گہوے  
 میں سے ہے قال یزل الغلام الخف عن صہواتہ ویلوے بانواب  
 الخفیف لمقت بل یحیل ان یکن یفعل من الزلل اللززم او من الازلال  
 المستعد والشافی انب للفعل الآتے فانہ من المستعد وعنہ بالغلام

الخف  
 الخف  
 الخف

بہا کے سیاٹ پتیرا ترقی کے جگہ سے پہلے کرتا ہے قال علی الذیل  
 جیاش کان استہراما اذا جاش فیہ حمیہ علی حر بل ککوتہ  
 علی معینہ مع الذیل مصدر ذبل الفرس اذا صغرو والصغار من کون  
 الفرس بین الزوال والسنن و ہو مع فی انخیل قال صیف انخیل مع ضوامر لانہا  
 ولا شیارا شیار السنن و ابیاش مبالغہ من جاش اذا علی و يقال  
 للفرس الذس اذا حرکتہ بقبک جاش والاسہرام مصدر استہرام الفرس  
 اذا سمع منہ صوت جریہ والحمی مصدر حمی الفرس اذا تسخن وعرق والنفلی  
 مصدر غلب القدر اذا فارت و ہوشبہ بتقدیر المضاف اعنی الصوت والمزحل  
 کثیر التدریج من الصفر وغیرہ وصفہ بانہ لیسع منہ صوت نغصہ عند الجری و ہو وصف  
 فی الفرس و علیہ قولہ تعالیٰ والعاویات صنجا اے تضح صنجا و ہو صوت المانعا  
 عند الجری و قد شیبہ العرب الصوت المطر و بصوت الريح یقول بوجیاش عند  
 الکف علی صغورہ و کان ما یسمع منہ من صوت شدید عند جریہ حین  
 یتسخن و یعرق صوت خلیان القدر اذا فارت مے گوید کہ حسیلی لاخر  
 اندام است و با وصف این خوبی لضرب پاشند مے جوشد و با گئی کہ از و ہنگام گرم شد  
 و تیز رفتن او بگوش میرسد یا بک و یک جوشان ہا بدیعنی وہ چہیزہ یکن کاکہور او را بد جود  
 اس خوبی کے ایثار نہ کہ ساتھ کرتا ہے اور اسے گرم ہونے اور پینے پر جو او را وسعہ کا کون  
 میں پہنچتی ہے وہ ہانڈے کے اوبال کے آواز معلوم ہوتے ہے قال

شہید الکسیر الفرمقیل مدبر نے اوقات مختلفہ عند عرض الحاجۃ  
 اوسے وقت وجد بحث لامتناہیہا وتحرک بالحرکۃ الارادیۃ کما تحرک البحر فی  
 بحرکۃ الطبیئۃ حین یطی اسیل من فوق میگوید کہ میگزرد و باز میگزرد  
 و پیش میرود و پس میآید و در تیز روی سبک میماند کہ بعد سبیل از بالا  
 فرو میآید یعنی وہ بہاگتا ہے اور لوٹتا ہے اور آگاہی بدہتا ہے اور چھٹی ہوتا  
 اور ایسا تیز آتا ہے جیسے کوس بہا رہے پھر روکے عدمہ سے اوپر سے

یہی کو آئے قال کمیت یزل اللبد عن جال مستنہ کما زلت الصغور  
 بالمتزل الکیت بن الفرس ما یخاطب حرۃ فوع من السواد و هو مرغوب عنہم  
 قال علفیہ کمیت کلون الارواح انشترتہ واللبد معروف یوضع تحت السرج  
 وزلتہ عن الفرس علی کتار الجرد و ملاستر جلدہ و هو مدح فی الفرس قال عمرو  
 بن سعد کیرب عم و عجلۃ یزل اللبد عنھا و الحال موضع اللبد من متن الفرس  
 و المتن الظہر و الصغور اھجر الالمس و المستزل موضع التمثیل بقول کمیت سالوان المظہر  
 بحیث یزل اللبد عن وسط ظفرہ کما یزل اھجر الالمس عن موضع التمثیل  
 سے گوید کہ کمیت رنگ است و شیش چنان صاف و پالہ افتادہ  
 کہ ہندوین ازوے مشبہ صاف سگی سے لغز کہ از موضع تنزل لغزان  
 فرو میآید یعنی وہ رنگت کا کمیت ہے اور پٹہ اوسکے ایسے  
 سٹاپ اور چمکتی ہے کہ زمین کا ہذا اوس سے یوں پہنتا ہے جو

لکھنؤ  
نور محمد  
تبریزی

فہمہ منہ و مہکۃ و صدر البیت اور وہ فی موضع آخر حیث قال بیت و  
قد اغتدے والطیر فی کنا تھا بجز و عجل الیدین تبیین مع انہ مشترک بینہ  
وبین حلقۃ بن عبدہ قال بیت وقد اغتدے والطیر فی و کنا تھا و ماء  
الندے سحر علی کل مذنب ہذا یتصف نفسه بالسکور والفرونتہ وصید الوحوش  
من السقرات فیقول والے معاد بالسکور فاعتدے حین یكون الطیور او  
الغربان فی اوکار ما یفرس قضیر شمر مقید الوحوش طویل قوسے گوئیہ  
کہ سحر وقتی سے حینم کہ مرغان سحر جزا از آشیانہای خود بیرون آستند  
و بر اسی پرے شینم کہ موے پنش کم و کوتاہ و خداز و توانا و زنجیر پائی و  
است یعنی میں ایسے سویرے اوٹتا ہوں کہ پرندے اپنے گہنسلون میں  
چوٹی ہن او را ایسے گہورے پر سوار ہو کر نکلتا ہوں جب کار و نشان بہت کم اور  
جو تیار و توانا اور حشیون کے لئے بیڑے ہے قال مفر مکر مدبر مقبل  
معاً کجلمو دم صخر خطہ اسیل بمنزل الکمر نعتیض الفرد منہ قولہم الکمرۃ  
بعد الفرة ومنہ حیدر الکمر افانہ کان یکیز علی العدو بعد ما یفر منہ شیئاً و کلاہما  
بالکمر للمبالغة والاوصاف الاربعہ مد و خۃ فی الفرس قال آخر م مقبل مدبر  
مفر مکر بمعنی المعینۃ الاجتماع فی نفس الامر لاف وقت واحد فانہ محال  
اللہم الا ان یكون علی المبالغة والادعاء و الحبل و الحجر لثقیل والصخر الاحباب  
الصلاب العظام و لعل کبیر اللام و ضمہا العلو یصفی بالسرعة فسیقول



چہ وہ من کیسب کسی دسک بکین مہز ولا ضعیف او یوحید لا زلا لا عبا حیث  
 لایکون اعظامہ وکانہ یزل ویمیب فلا تطلع فی ولا اطلع فیک مسیکو مید کہ من و  
 تو بر و چنان بد بخت بہتیم کہ چون بخیزے میرسیم اور از دست میدسیم و کسیک  
 کسب من و تو کند لاغر و ناتوان خواہد بود و یا خلق اورا لالع و لای خواہد انگاشت  
 چہ بصید رسیدن و باز شکار نکردن بازے نمایدینے من اور تو دونوں  
 ایسے بضیب ہین کہ جب کسی شے کو پاتا و اسکو یون ہی گنوا یا اور جو کو ہی میر  
 یتے کام کو کر لگا وہ بلا شہد کام لگیا یا لوگ او سکونشی باز سمجھنے قال وقد  
 اغتدی والطیر فی وکنا تھا سمجھ رفتہ الا وابد سیکل  
 کلمۃ قد للتحقیق کما فی قولہ تعالیٰ قد یعلم اللہ المتوقین منکم والا غدا البکور  
 والطیر جمع طایر وقد قنع علی الوح فقیل عنہ بہ الا غنۃ فانہا شد کورا  
 والکونۃ مشقۃ عیش الطاکر و مہو فی الفارسیۃ آشیانہ و فی الہندیۃ گہونلا  
 والجماد خال والمخز الفرس الذی کیون شعرہ قلیلا قصیرا و مہو مع فی الفرس  
 والظرف متعلق بالفعل المذكور و فقیل بمعنی المتعبد علی الاستمرار والانتفاء  
 قال الرضی وقد جاز بعض الاسماء و لا باسم الفاعل استمر فیکون اضافۃ  
 الفظیۃ لقولہ مع بمخز و قد الا وابد سیکل اس مقید الا وابد استہ والا وابد جمع ابد  
 ا بود اذا انفرد و ہرب منہ الا بلفظہ و تنفرہ عن الماضي والخال و الیکل  
 الفرس الطویل و فیہ اشعار باز کاین ذکر افان مونثہ لہ سیکلہ قال مع و ہیکل

وتمول الرجل أكثر ماله وأراد به نفي المال رأساً ومول تمول حذف أحد  
 التائين في ساو غلب المستكلم على الخطاب في شافنا فان معناه شافي وشاكك  
 يقول فلما دعوه علي قلت له ان شافي وشاكك شي قليل من لينة ان كنت لم  
 تتول قط الى يومنا هذا وانست متساويان مسيگو يدك چون نالیده نالیده بن  
 رسید خطابش کرد و گفتم که حال من و توفرت قليل ان عینے است اگر گاهی تمول  
 نشدے پس من و تو هر دو دکم باگی برابرستیم عینے جب وہ بیڑیا چیتا چلتا  
 مجھ تک پہنچا تو میں نے اس سے بھیہ کہا کہ میرا تیرا ایک سا حال ہے اگر

تو کہی بالدر بنین ہوا قال کلانا اذا مانال شینا افاتہ ومن بحیرث  
 حرثی وحرثک بہزل کلوا کلت کلما ہمز ولفظا وشنی معنی فیکون

یعنی غیر المفرد الغائب مذکر او موشا سوا اصنیف الی المضمر او المظهر قال تعالی کلنا  
 الحبثین آتت الکلیما والافاتہ لیدے الی مفعولین فان الفتوة سیدے الی مفعول

واحد و یجوز ان احسن فعلیہ کما فی قول الکاسی عم افاتہ یجوز ید بن عمرو ای

افاتہ الناس و احمرث الکلب کالاترث وینزل مجهول من الہزال

یقال ہزل الرسل مجهول اذا اصاب الہزال ویجوز ان کن مضارعاً مجهولاً من انزل

اذا وجدہ باز لا لعاب من الہزل فتنیض الحب ثم لا یخفی علیک ان ہذہ الابیات

الاربعیۃ المذکورۃ لا توجد فی دیوانہ وکلہا صاحب العقد الثمین فی المجلدات

یقول کل منا اذا مانال شینا من الاشیاء افاتہ لفسہ حیث لا یتفع بہ شامتہ

رب کما فی قولہ بیت عرق کجوف العیر قفر مضلة قطعت سبام سبام الوج  
 حسان و تحیل نیکون لغا للوادے و آخرت عن اجواب کما فی قولہ بیت الاربا  
 حضم فیک الوی رودتہ نصیح علی تعدا لغیب یؤتل و اما حض الذنب بالذکر  
 لای یحتمل و یکید و لاسیما اذا کان جانیاء العرب تقفر لبقایہ فی الصحراء و اتقارهم  
 ایاء و یریدون بہا ملحقا حرم و تحطم و لولا مخافة التویل لا ورت عدة  
 ابیات للشمخ و الفروق و المرقش لتیفح ان العرب نفیجرون بذک صیف  
 نفسه بالبحرم و التیقظ و یقول و رب و اذل من المار و الکلا مثل جوف حمار  
 ابن مویلع الملقب بالعیروکطن موضع العیر قطعتہ و قد کان الذنب یعوی  
 فنیہ کالتقام الذئب فیرولہ عیال کثیرا و رب و اد کجوف العیر و بہ الذنب یعوی  
 قطعتہ سے گوید کہ بسی اچسپین و ادیحا درنوشتیم کہ چون وادے حمار بن مویلع  
 بیانی و یا مثل لطن عیر خراب و پریشان و خالی از آب و گیاہ بود و گر گے گرسنہ  
 دروچان سے نالید کہ عیالدار قار بخت مینالد و یا چنین وادے نور و دیم و جا  
 این کو دران گر گرسنہ آنچنان مینالید عینے مینے بہت ایسے وادے  
 و ہر لٹی جو وادے حمار بن مویلع ملقب بعیروکطن یا موضع عیر کے مانند گھا  
 پانی سے خالی اور اوجار تھی اور وہاں ایک بہوکا بیٹریا بہوک کی مارے ہار  
 ہوسی جو اسے بال بچوں والے کو طرح چلاتا تھا قال فقدت لہ لما عوی  
 ان شاتنا فلیل العنہ ان کنت لما تمول لما الاستغراق النفی الما

ذکره فی الاغانی بیکر خدمته للرفاق فی السفر ویقول رب زق من  
 ازفاق اقوام زفاق کانوا معی فی الاسفار وصنعت عصا محاسنی کاهل کانی  
 من منقاد لهم ومجول لهم حتمه میگوید که بس از مشکهای قیقان که همراه  
 بودند و او را بر دوش خود نهادم که مطیع و بارکش آنان بود یعنی من سفر  
 مین یارون کا خدمتگذار را چنانچه بهت سے او کی مشکین اپنے کہندے  
 او تھا میں جو او کی لئے بارکش بنا گیا تھا قال واد کجوف العیر تفر  
 قطعتہ بہ الذئب یعوی کخلیع المعیل الواو واو رب والواو  
 کل منفرج بین الجبال والرمال الجوف علم واد فی بلاد الیمین کان قد جاء حمار بن  
 مولع المنقب بالعیف ارسل الله علیه ناراً فاحرق مضار خالی من الماء والكلاء  
 والیضا کان العیر موضعاً ذا حصب وسعة فغیرہ الدبر مضار تفر وکلا الامرین  
 منصوص فی القاموس والجوف علی المعنی الشانی معنی البطن فمن اخذ  
 العیر ہینا معنی الحمار الوحشی فهو کمثله او دونه ولقم المکان الخالی عن  
 الماء والكلاء واللام فی الذئب للعهد الذئب والعوار صوت الذئب وخیع  
 المقام الذئب قر وهو الانسب للذئب فان الخلیع من اسماء الصیفا و  
 المعیل اسم فاعل من عییل عیالہ وسم کثیر ولا بد له من السبکاء اذا کان قلیل  
 المال قال تابطش ابعیت بکی اذ نانا زلین بیاہ وکیف بکار ذی القلیل المعیل  
 والجملة الظرفیة تحیل انیکون حالاً من الضمیر المنسوب فی قطعته وهو جواب



وکتیزا لکتنان و الجندل للجنس و الجار و الجرد و متعلق بمجد و ف نخو شدت و  
 علقت و المنار بالهجرة فالهجرة الحبل المقتول و المصالح المقام و المتقرو و یذ بل حبیل  
 و حلة التبییه بجاها لغت لیل علی التاویل اے مقول فی حقہ فان الحلة  
 انشائیة یقول فحجت من طوله و قلت یا عیسیٰ منک من لیل یویل مقول فی  
 حقہ کان بخومہ الراكدة شدت بجال محسنة من کتان اے صلاب من الجوار  
 الفاظ حیث لا تحرك عن موضعها میگوید کہ میں از طویش در شگفت  
 افتادم و بگفتم کہ من در شگفتی از تو کہ تو چنین شب ہستی کہ گویا ستار گاش  
 بر سخای استوار کتان بنگہامی سخت و گران سببہ شدہ کہ از جانی  
 نمی جنبید یعنی بہرین طول او سکا و یکہ کر حسین و سرگردان ہوا  
 اور یہ کہ کہا کہ میں تجہی جو تو ایسے رات ہے جبکہ تارے گویا مضبوط  
 سیون سے بہارے پتروں سے باندھے گئی برہمی اضہیٰ میں ہوتا

و قریہ اقوام حلبت عصا محھا علی کابل منی ذلول مرص  
 الواو و اورب و القرۃ الزرق و عصا م القرۃ حبیل الذی شہ بہ و یقال  
 لہ فی الفارسیہ وہ ال سگ و الکابل بامین الکفین و الذلول المتقار و  
 المرحل بالمہتین کہ ظلم من رحلہ اذا حبلہ راحۃ تخیل الاثقال و من ذہب  
 الی ان المراد بہ حمل الدیات و الغرامات غلہ لم یطفر فی القرۃ و العصا  
 و قد کانت العرب تخیل قرب الرفاق فی الاسفار اذا کانوا علی شاة

اکشف عن صبح و افصح و تفريق عنه لم يظن لئلا يكن ليس ذلك منافع  
 لي فان الصبح ليس بخير منك فان الهوم لا تنفع به ميسر كيدك چون آن  
 شب تيره شيت خود را دراز و سرين خود را برون كرد و سينه خود را بالا برداشت  
 يعني خميازه كشد و دراز شد بدو گفتم كه اے شب دراز آگاه باش و از رو  
 صبح روشن دور شو گرچه حاصل كه با ما دراز تو بهتر نيت چه هموم و احزان  
 بدو منافع نشود عيسى جب اوس كالى رات نے انگريزى لي اور  
 وہ پيٹ بہر کر بڑے ہوئی تو مين نے اوس سے پکار کر يہ کہہا کہ اے  
 او بڑے رات اب لوز کا ٹر کا چاہے تو اوس سے الگ ہو جا مگر کیا فایدا  
 اسلی کہ وہ تجھ سے بہتر نہین قال فیا لک من لیل کان نجومہ  
 بامراس کتان الی صم جندل کہذا یوحی فی الشروح و اما فی دینا  
 کہذا بیت فیا لک من لیل کان نجومہ بکل معارف شت بید بل +  
 کان الثریا علق فی مصاعها بامراس کتان الی صم جندل الفاء للعطف  
 و یا کلمۃ النذار واللام لتعجب کما فی قولہم یا لمار و یا لدر و اہم و کاف الخطاب  
 مفتوح و هو ضمیر مبہم انصیر جنبہ ما بعدہ و من للتمیۃ و الامراس جمع مرسل و  
 ہو الجمل المحکم الشدید القتل و الکلتان شجر معروف یتخذ الجبال من الحارہ و  
 ہو فی الہندی الہی علی الاشہر و قد یقال انہ ما یقال فی الفارسی لا و نہ  
 و فی الہندی سن و سنی و الصم جمع الاصم و ہو الحجر العلب و انجندل العذی

بسی از شبها که بس تیره و تاریک و چون موج دریا از ہر جانب جوشان و  
خروشان می آمد با نواع ہوم و حسان ہجوم آورده پر دماے خود را برین  
فرو بہشت کہ مرا بیا ز ما بد عینی بہت سے را بین جو بر ٹمی اند ہیرے اور  
موج دریا کے مانند اندھے چلی آتے بہتین طرح کی غمون و سکروں کے  
ساتھ اپنے پردے مجھ پر چوڑے تاکہ مجھ کو جانچیں تو لین قال فقلت له

لما تمطی بصلبہ وار د ف اعجازا ونا بکل کل الا ایہا اللیل  
الطویل الا تحیل بصبح واما الا صباح منک بمثل

التمطی التمد و الباء للتعنیت والصلب الطھر وار د ف اتبعہ اے اخرجہ الی الخمار  
کا نہ التابع والا اعجاز جمع عینہ و ہو لک فضل وار د ف ا فوق الوحد و الحجار  
والجور و محمد ز ف اے اعجازا منہ و نار بہ حملہ علی جہد و مشقہ و رفعہ و کل کل  
الصدر والا الشانینہ تاکید للادلے والا انجلاء الانکشاف یقال جلاہ عنہ  
اذا کشفہ فانجلی اے فانکشف عنہ و یفترق والبار معینے عن کما سف

قوله تعالی سال سابل عذاب واقع والا صباح الصبح اسم لہ و نفع  
علی وزن المصدر کلا اعصار والا مثل الافضل و انجرارہ للضرورة  
و انجذرت محرج قوله تعالی و اسف لہ الذکر سے یقول نسما طال علی لک

اللیل المہیم بان مذ و طہرہ و احسنہ ج کفارہ اے انجارج و رفع صدرہ  
اے فوق اے فعل فعل التمتع قلت لہ الا ایہا اللیل الذی طال علی

اسے خلصوا لہما والنقدال العذل سب القہ وعلیٰ علیٰ معنا یا اومعنی فی و  
 الموقلی اسم فاعل من استلی الرجل اذا قصہ وجبہ الا لو وہ فیسر قوله تعالیٰ و  
 الا یا قل اولم یفضل منکم وردتہ جواب رب یقول الا رب خصم بخا صمنی فی امرک  
 شدیداً خصوصتہ مخلص خالص علیٰ عدلہ اوسے عدلہ غیر مقصر فیہ ردوتہ عنی  
 ولم اطع امرہ میگوید کہ آگاہ باش کہ سب کس رکور معاملہ تو با من جنگ و  
 جدل نیکر دزد و شدیداً خصوصتہ و در عدل و ملاست ناصح مشفق و مخلص خالص  
 بودند و در وعظ و نصیحت کمی کوتاہی ہے روانی داشتند از پیش خویش اورا  
 بر اندم و بر قول آنان عمل نکردم معینی میں نے بہت سے ایسے لوگوں کو  
 دہتا بتائے جو تیرے معاملہ میں مجاہد سے لڑتی جھگڑتے تھی اور بڑے جھگڑاوتھی  
 اور میرے سمجھانے میں یہ اہل چاہتی تھے اور برے پہلی کہنے میں کمی تھی

کرتی تھے قال ولیل کبوج البحر ارجی سدولہ علیٰ بانواع الہوم  
 لتبیل الواو واورب والتبئیہ بوج البحر فی الامباط و سکون مع نوع  
 من الطلہ والسدول جمع سدل و ہوا شروکنہ بارخا ہدول عن الطول  
 والسکون والجمدہ جواب رب و یجوز ان یکن صفتہ ثانیۃ وجواب رب محذوف  
 نحو فاسیت امرہ والبار للکلاستہ والتم المحزن وما تم بہ والاب تدار الانحاز  
 والاضل منصوب باللام ولاکن سقہ لصبیہ للضرورۃ یقول و رب لیل مظلوم  
 مطویل منبسط کبوج البحر طال علیٰ بانواع الہوم لیلو نے فسیحا میگوید



تسکت عمایات الرجال عن الصبی ولس فوادى عن  
 هواک بمنسل قیل تلى عنه اذا ذهل عنه ونسبه کانس عنه والعمایة العوة  
 والصبی جهالة الشباب قیل ان فیہ قدبا والاصل تسکت الرجال عن  
 عمایات الصبی وهذا غلط ان یراد بالصبی نفس الشباب والفتوة و  
 قیل عن منہا معنی بعد وهو غلط ان یؤخذ لیس بمعنی الزوال والاکشاف  
 مع انه لا یمکن المستراح الشاب فی فان کلمة عن ثم علی معنای بل یناسب ان  
 یراد بعمایات الرجال الرجال العوة وان کان لا یخلو عن شے وكاف  
 الخطاب کمسورة وفيه التفات وروى عن هواکما هو فی دیوانه و  
 علی هذا التفات فیہ یقول ذهل الرجال العوة عن جهالات شبابهم من  
 حب النار ونحو ولم یذهل فوادى عن هواک او عن هواک میگوید کہ  
 همه عشق بازان جوش و خروش جوانی فراموش کردند کہ محبت  
 زنان بگدشته نگردل دیوانه ام عشق ترا فراموش نمی کنند یعنی سارے  
 عشق باز اپنے جوانیوں کے اور سنگون کو بھول گئی اور عشق بازے کی نفسی  
 قضائی چوڑ بیٹی مگر مین تیرے محبت مین ویسا ہی ہوں جیسا کہ  
 تھا قال الارب خصم فیک الوی ردوتہ یصح علی نقی  
 غیر موئل الاحرف التنبیہ والخصم الخاصم والطرف متعلق بہ والالوی  
 شدید الخصومة والنصح المخلص واراہہ انجیر ومنہ نصحو اللہ ورسوله

کما شہرت صد القناتہ من الدم علی ان المراد بشلھا ہے المروۃ الجھینۃ  
 و بین معنی نے و الجوار و المجور و فی محل الضرب علی الحالیۃ من استکن فی  
 و الدرع قمیص المروۃ و یقال لہ فی الفارسی پیرامہن و فی الہندیہ کرتے و الجول  
 بالجیم کذبہ المندرتہ و یقال لہ فی الفارسیہ شاکیچہ و سینہ بند زمان و نیم تنہ  
 و قیل ہے فی الہندیۃ انکیا و لاکن کون ہذا النوع من الثیاب فی عہد ہم فی  
 حیرانخوار نعم کان فی عہد ہم ثوب صغیر کانت ہر ہم بلینہ و شیدہ ہر و کان  
 قد یصلح السرة و یقال لہ فی الفارسیہ نیم تنہ و قیل ان الجول قمیص الجاریہ کہیں  
 و لعل قمیص الکبیرۃ و لاکن لا یخفی علیک ان ہذا احتیاج الی تقدیر المضاف  
 بان یقال بین ذات درع و ذات مجول و انکان ہذا الصنف محبوبا الیہم کما  
 یدل علیہ قول الشماخ عم نواعہم بین البکار و عیون یقول الی مثل ہذہ الجھینۃ  
 دون غیرہا فیظر العاقل لمبتین نظر امتہ سلا متواتر انصابتہ بجا و صباہا  
 اذا امتدت فی درع و مجول کانت بین کبر و عوان مسکونہ کہ در  
 چینین پرے پیکر مرد زیرک و دانا بکمال میل خاطر و متقی برابر سے خود  
 کہ پیرامہن و سینہ بند بر خود کشیدہ خود را بالا بکشد و یاد و میانہ باشد  
 نہ خور و باشد نہ کلان یعنی ایسے کنپیرے جیسی کو بڑا سیانہ جھجھ پوچھ کا پورا  
 بڑی چاہت سے ٹھٹھکی بانہ کہ جب دیکھتا ہے کہ وہ کرتی اور چھوٹی کپڑے  
 میں تکرر کپڑے ہو وے یا نہ بہت بڑے جو نہ بہت چھوٹی ہو قال

بہا من جنل عن الطريق و یفعلون ذلک حین میون فی کنایہم شبہ الشعرا  
 بہا الحسن بن النضر قال المحرز مے فقلت شمس ام صبا یح بیقہ بدت اک خلف  
 السحف ام انت عالم و البیقہ معبد النضر مے نقول تنزیل النظمه و قضی المکان  
 المظلم فی اول اللیل بوجہا المینہ و کانہا سراج منارۃ او سراج یوقدہ  
 المرءیہ النقطع عن الدنیا فی کنیہ تنصین السار میگوید کہ در اول شب  
 تیرہ کہ ظلمت گریزد جهان می شتابد بروے تابان خود تیر گے میزداید و  
 یا مکان تیرہ را منور میگرداند و بچراغی میماند کہ عابد ترسیان کہ از دنیا بریدہ  
 باشد ہنگام شام او را بر منارہ معبود خود می رسد و زوایا یعنی وہ جهان ہوتی  
 ہے وہاں شام کی ہوتے ہی اندھیرے کے جگہ او جالاجوٹا ہے اور ایسے  
 چمکتی ہے جیسے کسے نضرائی تارک دنیا کا چراغ او کی مناری پر شام کو

جدا ہے قال الی مشطایر نو الحکیم صبا تہ اذا ما سبکرت  
 بین درع و مجول کنے ہمشل عن نفسہا کما فی قولہم مشک لا یخجل و  
 اراد من یا ثلہا من النار و تقدیم الطرف لا فادۃ التخصیص و رما الیہ اذا  
 نظر الیہ متصلا و الحکیم العاقل لہ تین و النسبۃ میل القلب و مضیہ علی انہ  
 مفعول لہ او علی انہ حال ان را ید بہ الصنفۃ و الاسکرا الارتفاع و الا متندا  
 و الصغیر فی الغفل لہا نفسہا او مشطایر و تانیث الفعل علی التقیہ الثانی  
 لا کتاب لفظ المثل التانیث من المضاف الیہ کما فی قول الاسعفی ع

ایراد اسم کان مفردا و خبر با جمعاً شایع فی اسانهم و علیہ قولہ تعالیٰ کانہ  
 روس الشیاطین و فی الحدیث کانھا عایم الرجال و الضمیر الشمن و قال المحقق  
 بیت لقد خلقوا منی غذا فان کانہ غنا قید کرم انبعث فاسبحرت یقول وینا  
 میان لنین ناعم لاصلب کاندا سابع وادے طنبی اومسا ویک شجرہ الاحمل  
 واصل ان لجانبا نامشلا مسیگوید کہ ہر چہ میگیرد با گشتہاے میگیرد  
 کہ در نرمی و نازکی کبرجھای نرم و سفید وادے طنبی میرسد و یا مسبو الکھاس  
 درخت اسحل می ماند یعنی ایسہ نرم و نازک انگلیون سے چنرون کو لیتی  
 او ٹھاتی ہے جو وادے طنبی کے چٹنی لیسری کیرٹون یا درخت اسحل کی عمدہ  
 مساو کن کی مانند بین قال قضی الظلام بالعتشی کانھا منارة ممسہ  
 راہب متبل الاضارة بہنا مستعد الظلام بالفتح الظلمة و عنی باضارة  
 الظلام انہ اللہ او بالظلام المكان المظلم فان اضارة نفس الظلمة غیر معتونة  
 والعشی آخر النهار و عنہ باول التلیل و فی دیوانہ بالعشاء بدل العشی و ہو  
 اول التلیل والمنارة لضم المیم الممرجة اسم ظرف من انارارة و الظاہر انہ  
 بتقدیر المضاف و یجوز ان یرا دہہ اسراج علی التجوز و المسمی بالضم اسرا و اضارة  
 المنارة با دنی ملائمة و الراہب من ترتیب من الضارۃ فزک اللذات و  
 لبس المسوح و لتبطل الانقطاع و منہ التبول من اسما النساء و خصہ بانکر  
 لما ان رہبان الشام کانوا یؤتدون المصایح علی المنارات لیتندس



وتنام الضحی لا اعتیاداً به من غیر ان تشد النطاق بعد القفصل حیث لا یجوز  
 الی ان تفعل شیئاً بنفسها لکثرة الحوادث میگوید کہ شب می خسپد تا اینکه  
 قریب چاشت میرسد و ریزه های مسک خالص بر بستر خوابش می بارد و باز  
 بعبادت خود می خسپد و میان بند بر پارچه پوشیدنی نمی بندد چه خود کنیز  
 منیت و کنیزگان بسیار دار و عینے و ه جون کے ماتی نمیدون کی متوالی  
 ہے جو پیرون چڑھی تاک سوئی رستی ہے اور مسک کی ریڑے او کی  
 بچھونے پر بکھری ہوئے تین اور پیر و پیر کو اپنے عادت پر سوئی ہے اور سو  
 کے کپرون پر لونزی باندیون کے طسج پٹکا نہیں باندھتے غرض کہ وہ  
 پہلی بی بی لاڈون پلی ہوئے سہلیون والے ہے قال و تعطو بر حص  
 غیر ششکانہ اسار طع شبی او مساویک سحل العطا الاخذ  
 والتناول والرحض اللین الناعم لغت البنان والشن بالمعجۃ فامثلة الغلیظ  
 الصلب فغیر حص تاکید کما فی قوله تعالی اموات غیر احیاء والاسایع جمع  
 اسرود و مود و ابض اللون احمر الراس لین المحب یوجد فی الرمل  
 والتشبیہ فی اللین واللون و حمرة الراس ولا اعرف فارسیہ ولا مندیہ  
 وطنبی و اد علی سرب من عر و هو موضع قال ع وحلت سلیمی طبن  
 یطنے فعر واکلہ اولت وای واما ویک جمع مساوک والا سحل بالمطین  
 کدریم او کز برب شجر تخیز منه المساوک و تشبیہ فی اللین والاستوار ثم ان

سے ہری اور سید ہے تہہ دکھاتی ہے قال وتضحی قیت المسک  
 فوق فراشها نوؤم الضحی لم تستطق عن تفضل یقال اضحی اذا  
 دخل فی الضحی کامسی وصبح والضحی فوق الضحوة وہے وقت ارتفاع النهار  
 والقیق المقوت من فته اذا کسره مرفوع علی الاستدار والظرف خبره وحلہ  
 حال من یسکن فی الغسل **وهن المسک** بالذکر لما یکنی الجود الطیوب عندهم  
 ولا یماعذ انہم قالت بیت سخن نبات طارق والمسک فی المفاقر  
 وقال عم وبت یفوح المسک فی حجراته والنوؤم مبالغة النایم کا صبور مبالغة البصا  
 یتوی فیہ المونث والمذکر یدرج بہ لیس آحیث یمنی بہ عن التنعیم ولهم قال  
 النمری بیت رمتہ اناۃ من ربغیہ عامر نوؤم الضحی فی ماتم ایے ماتم وق  
 یقال انما کمال الضحی ویکنے بالتنعیم عن الحسن والجمال فان ضیق العیش یمیز  
 بالجمال قال عم لم یغیر من شقا عیش ولا یتیم والانتطاق لبس النطاق و  
 شدہ علی الوسط وهو شقة ثوب تلبسها المرء بان تشد وسطها بشئ ثم تزل  
 اعلاما علی اسفلها وکلمہ عن مبعی بعد کما فی قولہم کابر اعن کابر التفضل  
 ان تلبس الانسان الفضلہ وہے ثیاب النوم وحلہ اسفی حال من یسکن  
 فی النوؤم وکنے بہ عن حریتها وکثرة خوادها فان شد النطاق علی التفضل  
 من افعال الامار خاصتہ فانما لا تنسج عن الخدمۃ یقول تمام فی الدلیل  
 ان یدخل فی الضحی والجمال ان کسار المسک کون منتشر فوق یسکھا

ماہل دلمند و موہا پے چھیدہ اور سوہائی دو تو بافتہ و موہائی غایب و پوشیدہ  
 بود غرض کہ نوی سرش بسیاری و انہو ہے داشت معینی گندی ہوئی بل  
 او سکی او پر کو او بھری ہوئے اور او سکی جوڑی دوہری گندی اور شکنی  
 انون میں چھپی ہوئی تھے غرض کہ بال اسکے اتنی بہت تھی کہ کئی قسم پر ہو گئی تھی

قال الکشاف کالج بل محض و ساق کا نبوب السقی المذل  
 الکشاف محض و عطف علی السابق و المجدیل زمام البعیر و المحض مکعظم الدقیق  
 یقال شرح محض و متن محض و الانبوب مابین العقدین فی القصب و نحوه و  
 السقی البردے و ہونبت نیت فی الماد یقال لہ فی الفارسی الخ یضم اللام و سکون  
 المعجمة و فی الہندی نرکل و نرسل و تل علی اختلاف اللغات و سہی بہ  
 لہا نہ نیت فی الماد فکان الماء سقیہ و شیبہ بہ الساق قال حسان بعیت ماکوف  
 الساقین شہما بردیا متیجر غمراے مستدیرۃ الساقین شیبہ بہا بردیا مار  
 ساکن کثیر و البردیۃ و حب البردے و من قال ان اسم بعضی السقی و التقدیر کانوب  
 النخل السقی فقد ضل و ضل فان النخل لا یکون لہ انبوب و المذل الملین  
 الملین بقول و مکشف لی عن حضر لطیف دقیق کزمام البعیر و عن ساق طریۃ  
 مستویۃ لہا کانوب البردی الملین مہیگوید کہ ظرفہ میاے چون مہار شتر  
 مار یک تازہ و ساقی کہ ہاں مہیان دو پیوندخ تازہ درست و راست بود  
 می نمود معینی وہ مکر جو مہار شتر سے پتلی اور وہ پنڈلی جو نرکل کے پورے

الطهر السود شديد السواد كثير محتجب متكاثف مثل كباسته النحلة التي لها كباسات مسكوبه  
بعد من سينود كذا كبرش رسيده و باوصف غایت سیاهی چون خوشه در  
نرمای خوشه دار بسیار و انبوه افتاده بود یعنی ده ایسے چوٹی دکھائی تھی  
جو کم تک پہنچی ہوئے اور بڑھی گئی گلی اور خوشون واسے کچور کی خوشه کی طرح

گئی اور گنجان تھے قال غدايره مستشرزات الى العلى فصل العقاص

فی مثنی و مرسل الغداير الذوايب جمع حذيرة فارسيه گسيده بافته الضمير  
المجرور للفرع ويؤيده قوله في موضع آخر م باسود ملتف الغداير واراد الفرع ملتف  
غداير قور و غداير على ان الضمير للمذكورة و استشرز الحبل فاستشرزاذ فاستشر  
من الخارج ثم رده الى الطبقة فانقتل لازم و متقد و كلاهما محتمل في استعير لفسف

المفتول وعدى الى التضمنه معنى الميل والارتفاع و على جميع ضلبي صفة الالفة  
العالية كالسموات العلى و كنه به عن جانب الفوق و ضل فيه غاب قال بقا  
اذا ضلنا في الارض والعقاص جمع عقبيه من عقص الشعرا و اصفره و جمعه و

ماقتل منه مثنی و المرسل بالمفضل و ارسل غير مفتول و لا مجموع و تنكيرها بالكثرة  
و اجملة حال بن الضمير المجرور يقول ذوايبه و ذوايبها مرقتات بالقتل او مرفوعة  
به الى جانب الفوق و قد غابت عقاصه في مشناه الكثرة و مرسله الوافر  
معناه ان شعرا سمها كثير و انما مختلفه و هو و وصف حمدوح فانه يقابل  
جارية قبله اشعره كشيتره ميگويد كه گسيده بافته او بجانب بالا



فی وصف الحمازۃ عیطار غرضیہ الصدر العیطار طویۃ العنق والفاش  
 ما تجاوز القدر المعتدل والمنع الزیغ والطرز متعلق بفاحش ولم یصل الی  
 عن الحلی وقال فی موضع آخر جم وجب الجید الزیم لم یطال یقول وکتشف  
 لے عن عنق طویل عنق الطیۃ الا انہ لیس بتجاوز عن الحد المعتدل اذا فرغت  
 الی شیء ولا یعطل عن الحلی بخلاف جید الطبی میگوید کہ گردن می نمود  
 مگر گردن آهومی ماند مگر سرق اینقدر بود کہ خالی از ریو تناسب نبود و ہنگام  
 برداشتن بیار از زیند یعنی وہ ایک ایسی گردن دکھاتی تھے جو  
 ہرن کے گردن کی لگ بھگ تھی مگر اوٹھانی پر بہت بدبستی تھی اور زیورے  
 خالی تھے قال وفرع یزین المتن اسود فاحم اثیث کفتوا لحدۃ  
 المستعکل الفرع شعر اس المرۃ واللفظ المستعل لے عن الفارسی  
 والمفتوح فی الہند چوٹی مجور عطا علی ماسبق والزین نقیض اشین متعہ غیبہ و  
 المتن الظہر فیہ اشعار بطول الفرع والفاحم شدید السواد والاثیث الکثیر  
 المتجمع والقنو بالکسر الکب استہ ویقال فی الفارسی خوشہ و فی الہندی  
 گہوڑ گہڑ بالکاف الفارسیہ ورا الہندیہ و تعکل النخل اذا طربت عما کیلہ  
 اسے کھاساتہ والاصل انہ بالتاء علی انہ لغت النخۃ ولكن حذف  
 التاء ضرورة قال الشماخ الا اصحبت عری من البیت با محامد قال عم  
 کما نہ جیتہ بالسیف مقبول یقول وکتشف لے عن فرع تام طویل یزین

و در بستر محمد بن بکر منعمه لها فرع و جید و يقال اتقى به اذا جعله حاجزا و انظر  
 الحقرة الوحشية و النبطية ميل مطلق فانه نعت و لكنه به عن نفسيهما و من اراد بها العين  
 فيلزم عليه احد الامرين اما ان يفتح مطلق فالتا طرة بمعنى العين و هو كما ترى  
 او تقع نعتا لوحش و حرة فيلزم عليه وقوع لسكره المفرد نعتا للجمع المعرفه فان  
 الوحش جمع اصناف الى و حرة و هو علم موضع معين منع عن الصرف لاجتماع  
 التانيث و العلية لمطلق ذات الطفل من انطبا و لسكرات و خصتها بالذكور لان  
 المطلق منها تبطيئا و شمالا على خوف يقول نعتا عنى و كشف عن خد سبل و  
 تجعل نفسيها بيني و بينها و هي تنظر نظرا وحشية من وحش و حرة ذات طفل  
 صغير مينا و شمالا اميگويد که حکم نازد دلال از من روگردانی میگرد و در و  
 طولانی خود را بمن سینود و در من چنان می گزست که بچه دار آمواده و یا مادگا و  
 وحشی از وحشیان موضع و حرة و در چپ و راست می گزد و غرض که بیابا که نه سیدید  
 یعنی ده بظاهر عجیبه سے روکتی تھے اور اپنے لابی چھرہ کو دکھانی تھے او  
 انہیں کہو لکرا ایسے دیکھتی تھے جیسے وحشیان موضع و حرة کی کو بے بچہ والے  
 ہرنے کا سوراگائی کو دہر کو دیکھتی ہے قال و جید کجید الیریم لیس  
 بغاش اذا ہے فضته و لا معطل مجرور عطف علی سبل و الیریم  
 الطبی الامیض و تشبیہ فی الطول و طول لغت مع عند ہم قال ابو  
 عمر بعبیة ہوے لغت ط طبیة النشر و هوے القرط بعبیة قال النعمان

اقول لا بعد فی ذلک فان العرب تشبه النار بالتمرد والیا قوت قال  
 بیت کائنات النار یا قوتہ اخرجت من کسین یقین وقال تعالی کائنات الیا قوتہ  
 والمرجان وقال کما مثل اللؤلؤ لکون ومن قال ان الراد بها البرد سے وهو  
 نوع من المنبت فقد ذهب غیر مذہب فان العرب لا تشبه النار بالبرد سے نعم  
 يشبه به الساق السنية الضخمة قال حسان بیت مکررة اس قین شبهها برؤیا  
 متحیر عمر وقل عروسا ق کانبوب اسقی المذلل کما سیاقی والبیاض منضوب  
 ومجروح وخذ افضل فاض والخیر المار العذب الصافی والمضئیر المنضوب لعیصہ احمد  
 والمرء اذا کانت لطیفة اجمد یقال لها الماویة نسبة الى المار کما هنا لا تطعم دون  
 المار والمحل کل مار یکدر بحلول الابل فیہ وعنیر منضوب علی انه حال تقیل  
 نقیم اللون کقول بیضه من بیضات الغمام او کدرة مینیه من درر الصدف  
 غذا المار العذب وهو غیر مکدر ممدکد کہ چون اول بیضه نی شتر مرغ  
 صاف و پاکیزہ رنگ دیابان در کتاسے صدف تابان و رخشان و جوآب  
 لطیف و شیرین چیز سے مخورده یعنی شتر مرغ کے جیٹی اندھی کی ہو مکنی  
 چیری یا سینپ کی اکوئی موتے کی سے مکتی دھکتی اور بیٹی نرمل پانے سے  
 ملی ہوئے قال تصد وتبدی عن اسیل و تنقی سنا طرة تمرز  
 وحش و حرة مظنل الصدود والاعراض و ابرے عنه کشف عنه و  
 الاسیل من الخد و ما فیہ نوع من الطول و هو مدح عنیم قال رثش بیت

ای منضوب علی الاضافہ  
 وهو منضوب علی سبب  
 منضوب علی سبب  
 برادیا کر سبب

في النساء وكل نساء العجائب هكذا والتراب جمع ترتيبه وهو موضع القلادة  
 من الصدر والجميعة على أن كل حسنة منها ترتيبه مستقلة وفيه اشعار بسبعة صدقات  
 وهو وصف ممدوح قال النعمان الأكبر في وصف الجارية وسيتة الصدر و  
 المصقولة المصفاة الجملة والسجمل المرأة لغة رومية والعرب تخرج بنت راشر  
 الصدر قال بليت ونخر شرق اللون كان ثدياه تمان وقال عم كان على لبها  
 جبر مصطل يقول دقيقة الشح ضامرة البطن نفقة اللون مشرقه النحر كان صدرا  
 مراة مصقولة سيكويديك يا بيك بيان وباكيزه رگك وچسید وگم  
 وسينه اوبان آئینه صاف وروشن بعینی کمر کی پتی رگت کی گوری پت  
 سیات چکتا سینہ جیسا آئینہ قال کبکرة المقاناة البياض لبصرة غذايا  
 ثمير المار غير محلل الكاف همية ولسكر من كل شيء الم السبعة مشله والمقانة  
 تانث المقاني اسم فعول من قناه به اذا خلط به واراو بهيض النعام قاتها  
 تكون على هذا اللون وهو احوال الالوان عندهم قال بليت اشترت لون صفرة  
 بياض وهي في ذلك لذته غدا وسعته بكرة با اول بيفته من بيض النعام  
 والعرب تشبه النار بها قال النابتة عن نواعم مثل بيفات مجننة وقال تعالى  
 كانهن بيض كنون على ان الصفرة من حسن الالوان عندهم قال آخر  
 بليت قد علمت صفراء من بنه فبر وقال آخر بليت قد علمت بياضا  
 الاصل وقيل ان المراد بالمقاناة المذكورة الصدقة وبكرها دعتها ابيته



واحد الدم وهو شجر النقل واستخبر عننا باللفظين كما استعار في موضع  
 آخر في بيان هذه المقصة ببيت فلما تارة غما الحدیث وسمحت سمعت  
 بعض من ذی شایع خیال وروى ان ذالقت بالی نولینی تالیت واتی منها  
 اعطی اسم فعل فلوله اعطاه ولفعل المذكور بدل من تاتی ومفعول الاعطای محذوف  
 وجواب لما علی هذه الروایة اما انتمی بزيادة الواو او محذوف والهضم فعل من الهضم  
 محركة وهو ذالک شخ ومنور البطن روح في النار قال ببيت وقد كنت اخل بها  
 وفيها بضم الفیم الکشح جالیه السبریم منصوب علی الحالیة من استکن فی تالیت  
 والیریا تالیت الیریا من روى ریا وکنه به عن العجینة السیمیه ومنه ریا الروادف اذا کان  
 لا یخل ولا یخل موضع الخخال کنایة عن فی الساق ویشبه الخخال حال بعد حال  
 یقول جذبتا الی بقرونها فتالیت الی ملاکفة ویهی وقیة الکشح ضامرة البطن  
 یخیه الساق مسکوبید که هر دو گمبوش گرفته بطرف خویش اورا در کشیدم چنانچه  
 فی عند وکلفت بر من باین صفت یال شد که میانش لاغر و ساقش فربه بود  
 یعنی من نے او کی زلفین پکڑ کر اپنے طرف او کو کھینچا چنانچہ وہ بی کہر  
 کھینچ آئے اور حال یہ تھا کہ کمر کے پتی اور پنڈلیوں کے موٹی تہی قال  
 قطعہ بیضا ر غیر معاضة تر ایہا مصقولہ کا سمجھل المنہفہ المنہفہ  
 انصر ضامرة البطن تجل البضب علی انہ حال بعد حال والرفع علی انہ خبر محذوف  
 وکذا ما بعده والبیضا ر تسمیة اللون صافیة والمعاضة تخریج البطن وهو عیب فی

وطين الشيء جوفه والجنب المطن من الارض قال في القاموس الشئ من بطون  
 الارض وانحناء جمع حقف وهو الرمل المعوج والمستدير والمستطيل وفي  
 ديوانه ذس قفاف وهو جمع قف معناه ما ارتفع من الارض وغلط والعقيل  
 كسفر جبل الكتيب المتراكم والوادي الواسع فعلى الاول بدل من تخاف وعلى الثاني  
 بدل من خبت ويجوز ان يكون وصفا له لا فائدة معني الوسعة لا يشترط في المنعوت  
 ان يكون صفة شقة ومنه قولهم مررت برجل اسد صرح به الرضى يقول فضلا تجاوز  
 محله هو لا القوم واستويا على الطن مكان مطن شمع ذس تلال من الرمل مترا  
 حطة به ميكويد كه چون از محله ان قوم در گذشتیم دور وسط زمینی که قدره است  
 وکشا ده دور میان شتهای ریگ بوده واقع بود باطینان خاطر شستم یعنی جب  
 هم اون لوگون کی گهرون سے گد زکرا یک ایسے جگہ میں بخت ہو کر بیٹھی کہ وہ  
 کچھ تھوڑے سے نیچی اور چوڑے چلی اور بڑے بڑے ٹیلوں کی طرح میں واقع  
 تھی قال مصرت بقو دس راسھا قتمالیت الی منیم الکشیع ریا  
 المحل محل البصر المجذب والامالة ومن البصير للاسد فانه يجذب البصير الی  
 نفسه فیمیل البصر الی محذوف ويجوز ان یمن مفعوله بدخول الباء والباء وحسنه علی  
 المفعول نایدة كما فی قوله عم نضرب بالسیف ونزج بالفرج اسے نزج بالفرج  
 وجمعة جواب لما وثیل انشی والواو زائدة وثیل محذوف والغو معظم مشعر  
 الراس من جانب الاذن وروى بعضی وروى الغضن معروفا والروية

قال خرجت بها اشي تجر ورائنا على اشرها ذيل مرط مرط  
 فوق ديوته تفت بها على اشرها ذيل مرط الباء للتعدي او المصاحبة وحده اشي  
 حال من جنه المستكم والجرح الجذب على الارض وتيل مطلقا واحبة حال والاش  
 بالفتح والخر تريك نقبت الشئ وحسب على اثره اسعده ومعنى بالاش نقب القدم  
 والمرط بالكسر الكس من اخرج والمرجل بالهتاء الحميم مافيه صور الرجال وباء  
 مافيه لصنا وير الرجال وكلاهما صحيح يقول اخرجهما من خدرها وخرجت متلبسا بها  
 او قمت معها وانا اشي فتدعها وهي تجر ورائي ووراء على اشرها ذيل  
 كسار مرط لسا يعلم بنا احد من الابل والاحراس ميگويد كه اور از پرده  
 بيرون آوردم يا ادا بدر آدم ويا اباو بر خاستم وحال اين بود كه من پش پش او  
 ميختم و او دامن چادر نقش ريشي بر نقش پاي من و دو كشان كشان مي آمد تا  
 كه سراغ ملبست من پاي عيني مني او سگو پرده سے باهر نكالا چنانكه  
 اكي اكي مين تها چچو چچو وہ تھے اڑھ اپنے چتر اسی سے میرے اور اپنے  
 پانوں کے نشانوں پر پونٹي دار چادر کے پلي کو کھینچ چلے آتی تھی تاکہ کہو جیون کو  
 پتا نہ لگے قال فلما اجزنا ساتھ احي وانتمي بنا بطن خست  
 دے حواف محقق الا جازة التجاوز وساحة القوم علمهم والحي اوط  
 واللام فيه للعهد والانتظار الاستعداد بعيد بالها واصل الكلام ان خينا به وكنته  
 قلب الامر كما في قوله تعالى التنبؤ بالعصبة اولى القوة والاصل تنبؤ بها بالعصبة

اوسکی پائیکس وہ پردہ کی اکھیں کپکپاتا کرکے سوئے کو تیار تھی کہ سونے  
 کے کپڑے پہنے تھے قال قتالت یمن اللہ مالک حیلہ و ما  
 ان ارے عنک الغوا یحلی الیمن فی الاصل الید و سحر بالقسم  
 لا یختم کانونا یتاحون اید یحیم عند الخلف و روے مرفوعاً و منصوباً فالرفع محمول  
 انہ خبر مجزوف المعتمد او مستند عند وفی الحب را می بینی یمن اللہ و یمن اللہ  
 یعنی و الرضب علی انہ کقول مطلق لے احلف یمن اللہ و معناه الیمن بالبدن  
 او باسماہ و قيل بما حلف به اللہ و کلثبه ان نایدة تو کہ المنفی والغوا یتاح  
 النساء و منه قول الطلاح الاسدی فیہ ان امر القیس غویے عاہر والابجداء  
 الاکتشاف و یقین معنی الزوال یقول نسلا راتنی لہ یھا قالت اقسم باللہ  
 مالک حیلہ ولا سبیل الی فی ذل الوقت مع کثرة الاحراس و هجوم الاعداء  
 فکیف جبتنی و ما ارے ان ترزول الغوا یتاح عنک مادست حیاً میگوید کہ  
 چون مرا بزد خود دیدی ساختہ بر زبان براند کہ سو گندم جدا است کہ برای تو  
 سچ حیلہ و بھانہ منیت کہ بذریعہ او درین تاریکی از رقیبان و دشمنان گذشتہ  
 تا با نیجا بر سے و نمی بینم کہ محبت زمان از خ ط تو زایل گردد یعنی چون ہی  
 کہ اوسو بھکود کھا تو می ساختہ یہ کہہ او ٹھی کہ ظلمت تیری نے کوی حیلہ بھانہ ایسا نہیں  
 کہ جس سے تو ایسے وقت میں گھبانوں سے چھوٹ کر یہاں تک پہنچ کر  
 اور میں نہیں دیکھتے ہوں کہ مرنے دم تک عورتوں کی محبت تجھ سے چھوٹی



الحارثیہ اسے حین انقطف اللیل میگوید کہ من از ہمہ دیگر گذشتہ وقتی  
 باور رسیدم کہ عقد پروین در وسط گردون گردان چون سلکھاے <sup>ج</sup> و شا  
 کہ در میان پرو و مهرهای او جوهر مخا لطف و یادانہ سیم یاز کردہ باشند و  
 جلوه گرے میداد یعنی من بب سے گذر کر ایسے وقت میں اوس  
 تک پہونچا کہ آدھے رات گئی تھی چنانچہ بر نیان آسمان کی چپاچ ایسے  
 نمایان ہتین جیسے موگی کے مالکی لرین ہوتے ہیں قال فحبت وقد  
 نصت لنوم ثيابها لده الستر <sup>اللبسته</sup> المتفضل عطف علی تجا  
 والحو او حالیت و نصت بالتخفيف من نضا الثوب اذا زعده و وزن المصراع  
 فعول مفاعلهن مفاعلهن و هو مقبوض مفاعلهن و تنكير نوم للمخبر  
 و الستر بالكسر معروف و اللبسته بالكسر ضرب من الثياب كما هو في  
 القاموس و ليس بمعنى قتيبة بس الثياب او حال الملبس كما توهم بعض السرا  
 فانه لا يصح استناره من الثياب فانه ليس من جنس الثياب و  
 المتفضل اسم فاعل من تفضل اذا لبس الفضله و هي ثياب النوم قال في القاموس  
 و الثياب التي قبذل للنوم و انحر يقول فانيته و قد كانت نزعته ثيابها  
 للنوم عند الستر الا الثياب التي كانت تلبسها عند النوم میگوید کہ پس  
 نبرد او بدین حال آمد کہ بجز جامہ خواب ہمہ جامہای خود را قریب پرده  
 کشیدہ آہنگ نختن کردہ بود یعنی پر من ایسے حال میں پاس

میتوانستند مرا همه کشته رخت خود سلامت برده بدان خنجره رسیدم یعنی  
 میں چکیداروں اور ایسے لوگوں سے گزر کر جو میرے لہو کے پیاسے تھے  
 اور اگر وہ خون کو چھاسکتے تو بی مارے پھرتے خاص اوس پر وہ نشین  
 بت پہنچا قال اذا ما الترياس في السما تعرضت تعرض اشرا الكوشا  
 المفصل اذا للطفية المحضة وازايده والشرا يا تصغير ثروے من الثروة  
 وهو كثرة العدو ستي به النجم كثرة الكاكب ويقال للم في الفارسية پودين و  
 پرن وفي الهندية ہرنیان وچھکا وتعرض في الشئ سكن في عرنه وظهر  
 تعرض النجم في وسط السمار كناية عن نصف الليل قال حسان بيت نعل به بر  
 انيا بها + اذا النجم وسط السمار استقل اے قام وكنن والاشرا جمع شئ وهو  
 احد طاقات الشئ اذا كان ذا طاقات كالحبل المقتول مشلا وتقال  
 له في الفارسية تاي وفي الهندية ثرو وثرے والوشاح بالكسر والضم كمرسان  
 اى سكان او اكثر فيلان من اللؤلؤ وعسيرة من الجواهر ونحو الف بينها فنيغظا  
 على الآخر ويقال له عندنا به اے اذا كان من الازمار وحامل كمنب الاستعمال  
 وقد يقال له ملا اذا كان من هذا الملاس وقد يعقل من خمراته بما نجا النحاس  
 المنجبت والنفقة وعسيرة باخيال المفصل والتشبيه في النكتن في الوسط مع  
 لحاظ ان بعض خمراته يكون شدة هورا ويصعب استعمال النجم الثريا ويقول تجاوزتم  
 اليها حين نكتن النجم في وسط السمار كما تسكن اشرا الوشاح المعقل في الوسط

ورت جاریہ ستورہ مخدّرة نقیّة اللون کبیف النعام نبقۃ البیت کثیرۃ الاحرار  
 لا یقصد احد من العواۃ لہوت بها غیر معجل عنھا حیث لم یکن ابالی بالہا ولا  
 بالحراسہ میگوید کہ بسہ از دوشیزگان تو خیر کہ در پردہ عصمت مستور  
 و محفوظ و چون بغیر شتر مرغ خوش رنگ بود و محاکس قصہ او نمیکرد و کمال  
 الطین خاطر و تسق با و فرو با ختم لطیف بہت سے نئے عمر کے گواہان  
 جو پردوں میں رہتی تھیں اور شتر مرغ کے اندھی کے طرت چمکنی چری تھیں  
 اور کوی مرد او کے گہروں کو چہانک بھی نہ تھا تھا میں ساقیہ اولیٰ کی کشتی  
 بنا کیا کیا قال تجاوزت احراسا الیہا و معشرۃ اعلیٰ حرمہا  
 لو سیر وان مقتلی الاحراس جمع حرس جمع حارس ہر اس جمع  
 حرس یعنی مقتلی بہ فان احراس بیعہ سے بعد قال بقالی حرسین علیکم و قال  
 ان تحرس علی ہاتھم و المعشرۃ کسکن اہل الرحیل و ابجاؤ فان عنی میفتۃ الحمد علی  
 و هو العالی فہم بخوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناتہ بن کنانہ  
 و سیرون بالسنین المحاتہ من امرہ اذا انسقاہ و روسہ بالسنین المعقۃ من شتر  
 اذا انظروہ و یوید الاول قول الاحمر و کوتمہ قتلت لسانہم قتلہ و انقل مبعی  
 انقل و البیت و ما بعدہ بیان لما سبق یقول تجاوزت الیہا احراسا شادا  
 و انما احراسا علی قتلی لو سیرم انجیف و آدمی قتلہ نے میگوید کہ  
 از گنبدان ہوشیار و مردمان خوشخوار کشتہ خون من بودند و اگر افتخار سے غنم

جو کہ قمار بازان صاحب رقیب و معالی کہ عمدہ تیرا سے قمار اند تمام حصص خیر و  
 بیک خود می گیرد یعنی تو جو روتے ہے سو تیرا رونا صرف اس غرض سے  
 ہے کہ میرا دل جو پامال و تباہ ہو گیا ہے پورا پورا تیرے قبضہ میں آجاوے جیسی  
 جو ہارے کی قبضہ میں ہارنے کی اونٹنی کا جیسی آجاتی ہیں **قال** و بیضۃ حذر  
 لایرام جباؤ ما تمعت من لہو بہا غیر محجل **الواد** و اورب و امانہ  
 بالکسر شہارۃ یہ لکھا ہے ناحیہ من نواسی اس بیت فیکون ہی منیہ و  
 بیضۃ حذر جاریۃ نفس علیہ فی العاوس لا تھا نقصان فیہ کالبیضۃ او کنون کا  
 فی حسن اللون و یارب البیضۃ حقیقۃ النعام فانھا کنون حسن لونا قال عم و من اصنع  
 ثمن النعام و اعلی الماد بھا سلی الکنانیۃ فانہ ذکر ہذا المصنوع فی موضع آخر و من  
 عاد و تم انعم نیک کرون معینا بلطف یدل علی الکثرۃ و منہ قولہ تعالی و کم نقصنا من  
 قرۃ فقیل اراد ہم اسحاب الارس و قیل عینہ ہم بنی حصہ و ہم الذین بعث الیہم  
 شعیب بن زید مہدی علیہ السلام الرطام القصد الخجل مجبول و الخمار البعیت کہون  
 من و ہر اوصوف و شعر تیام علی عمودین و مثلثہ و سکنیہ و عن کثرۃ الاعراض  
 الاخوان و الطرف الاول مشق بہتقت و الثاني لہو فان انتفع قیدہ من قانی  
 عم متق من شعیب مراد نجد و اللہو شیدے بالبار قال عم و لکھ ہوتے ہوتے  
 میادہ و نصب غیر علی اسی لیتہ و محجل اسم فعل من المجہل اذ حمل علی الخ  
 یقتر بقرۃ علی النساء استوارات الحصان علی ما ہو اب انہا لہو و یقول



قال وما ذرفت عيناك الا لتضرب بسهميك في اعشار  
 قلب مقتل يقال ذرفت العين اذا سالت دموعها واختلفت في معناه  
 السهمين والاعشار فقتل ان المراد بالسهمين الرقيب والمعنى من سهام الميهر  
 وبالاعشار حصص الجزور فانها يكون عشرة على عدد سهام القمار فهو جميع عشر ويكون  
 للرقيب ثلثه من الاضبار والمعنى سبعة منها المجموعها عشرة وبقية كل حصص  
 الجزور من ضرب بهذين السهمين وفاز بها لما فقدك جميع حصص الجزور فكنت  
 اضربها في اعشار القلب عن مكبتامة ويؤيده تعدية الضرب بالبارفانه  
 يقال فلان يضرب بالقداح اس سهام القمار وقتل ان المراد بالسهمين الدرع  
 ونحو العين وكلاهما استتارة والاعشار معني الاجزاء والقطعات ولا يخفى  
 فانه فان الضرب لا يلائم السهم بل لا يلائم سيف كما ان الرجب يلائم السهم فانه يقال  
 رماه بالسهم وضربه بالسيف على انه يستلزم القول بزيادة كلمة في فان الضرب  
 مستعد بنفسه وبذا الشعر من اجود كلامه عند البغوارض عليه في الاغانى  
 والمقتل اسم مفعول من قتل يحب اذا ذلته قال في القاموس ومن القلوب  
 المذلل الذئب قتل العشق يقول وما كبيت الا التملكى فتلج المذلل بتبانه كما  
 يملك الضارب بالرقيب والمعنى جميع حصص الجزور مسكوبه كذا في نوكره  
 منى كنى نكره باین عرض كه دل دیوانه ام را كه خوار و خراب كرده عشق  
 خانه خراب است بتبانه در ملك و تصرف خود در آس چنانكه در

مہمات مرے قلبی شے فیصلہ طوعاً و رغبتاً اسے لا تعبرے بذلک فائے وصل  
و قطع میگوید کہ شاید تو باین فریفتہ شدے کہ محبت تو قاتل من است و بچہ  
کہ دلم را بغیر مائے بجا آرد ز بخار باین غرہ نشوے چہ من چے کلم و چے آمیز نعمی  
شاید بچکو یہ دھوکا لگا کہ تیرے محبت نے بچکو مار لیا اور میرا دل تیرے کہو  
مین ہے جو تو حکم کریگی وہ مانے گا اور حقیقت میں یوں نہیں بلکہ میں جو بڑا کڑا آدمی

ہوں قال وان تک قد سارتک منی حلیقۃ فی شیانہ  
عن شیاک بمنزل یقال سارہ ضربہ و ضدہ سرہ و الخلیقۃ العادۃ و الخصلۃ  
وسلہ نزعہ برفق و مہلتہ و کنے بسل لشیاب عن القطع و قیل الشیاب کنایۃ عن النفس  
و بہ منقولہ تعالے و شیاک فطہر و یقال لمن یقول نفسہ زکیہ کریمۃ فی الثوب و  
منزل الصوف اذا سقط استعارۃ لفعل محبہ و م علی انہ جواب الامر و علی تقدیر  
ان کیون الشیاب کنایۃ عن النفس تحیل ان کیون سلی امر اس سلی تبتہ و بمنزل  
من الانسلا سقطت الیاء نے حالتہ انجزم و یقول وان کن خصلۃ من خصلائے  
قد سارتک قاطعاً عنی برفق و تودہ انقطع عنک انقطاعاً بالاجد و کہ  
اوسلی نفی عن نفسک بمنزل بلا کلفہ و شقہ میگوید کہ اگر بالفرض  
عادتے از عاداتم ترا خوش نیامدہ باشد تو از من یکسبل من از تو خواہم سخت  
چہ پرواے تو ندارم یعنی اگر کوئے بات اپنے بچکو برے لگی تو توراہ  
اپنے میں اپنے راہ لوگنا میں وہ نہیں ہوں جو یا رکے گجڑے پکڑتو بہ کروں

ریت کی تہلی پر چبھ سے بڑے سختے برے اور ایسے سخت قسم کھائے حسین  
 انشاء اللہ کھایا تو کہ کفارہ اوس کا دنیا قال فاطمہ محصلا بعض ہذا التذلل  
 وان كنت قد اذعرت صرعی فاجملی الہزۃ للذء و فاطمہ ترخیم فاطمہ  
 ومحصلا معناه امہلی سیتوے فیہ المذکر والموئث والمفرد والجمع من امہلہ اذا ترکہ  
 والتذلل ان تریک المرأة ان یما خلافا وما یما خلافا فی الواقع وازرع الامر وعلیہ  
 اذا عزم علیہ جربا والصرم القطع الباین واجمل الرجل ذالتے بالامر یجمل یقول فقلت  
 لہا یا فاطمہ دعی شیئا من ہذا التذلل فانے لا ارے بک خلافا فی الواقع  
 وان كنت قد عرمت علی القطع والفساق فاطعیہ بالمعروف ولا تسکی مسلک  
 الجور والاعتساف **سیک** گوید کہ چون تشدد او معاینہ کردم بدو این سخن گفتیم کہ  
 اے فاطمہ قدرے ازین خلاف نامے بگذار کہ من خوب میدانم و اگر ہمین  
 سنجہا ہے کہ تو از من بریدہ شوے باید کہ بطرز معقول از من میرے **عینے** جب  
 میں نے بہت بگرتی دیکھے تو یہ بات اوس سے کہی کہ او فاطمہ یہہ جھوٹی روکھایا  
 جھوٹ اور اگر ٹوڑنا ہی منظور ہے تو سیدھے طرح سے ٹوڑ قال اعزل منی  
 ان حبک قاتلی واثک محصلا ما مرے القلب لفعیل الہزۃ  
 لانا کارد خو لہا علی اثبت دون التقریر کا تو ہم بعضہم فاطمہ تذل علی استغنی کا  
 نے قولہ تعالیٰ لیس اللہ نقاد و وعزہ خذعہ واللام فی القلب عوض عن البضایف  
 البیہ و ہونہا ضمیر المستکمل یقول اخذک منی ان حبک قتلنے او قیتلنے واک

چون شیر خوارہ او در پیش گریست بصف بلای خود با ملتفت گردید و نصف پائین  
او کہ در تصرف من بود از جای خود بجنبید یعنی جب وہ دودہ پتیا بچاؤ  
سچے رونے لگا تو اس نے سر اوٹھا کر او کو دیکھا اور بچے کا دھڑاؤ سکا

میرے تے جو کاتون ریا قال ویوما علی طم الکثیب تعذرت  
علی والک حلقہ لم تحلل نصب یوما بالفعل المذکور اے تعذرت و آن  
اسل العظیم من الرمل و طفره فوقه کطفر الارض و تعذر علیہ شد و لم یسکن فی  
الفعل لفاطمة التنیخا طبعھا فی البیت الاتے و ہی فاطمة بنت عبید مصغرا  
بن ثعلبہ بن عامر بن عوف العذری کے کما فی الاغانی و قیل للمرضع و الابصح  
اسیون لغیبة فانہ لم یتفق لہ معھا مثل ہذا قط و الایلا ر الانقسام و الحلقہ  
انقسم و لم تحلل معروف اصلہ لم تحلل بتا بین من تحلل فی مبیہ اذا استثنی فیہا  
اے قال انشاء اللہ تعالیٰ قال بیت و من الذی سد الثینۃ غدوۃ علی حلقہ  
لم یبق فیہا تحلل ثم حذف حتی التا بین قیاسا و لا یبعد اسیون مجولا من حلال الصبر  
اذ الکفر باثم ہذا الشعر تحلل اسیون مما یقولہ فی نفسہ و حکمی عما مضی اسیون مما قالہ  
لغیبة لتعلم انہ جلید شدید یقول وقد تعذرت علی فاطمة بنت عبید یوما علی من  
الرمل و حلفت حلقہ لم تتثن فیہا شیئا او لم تحللہا بشئ میگوید کہ رو  
فاطمہ بنت عبید برشتہ ریگی بر من شد و کرد و سو گندے بخورد کہ در او انشاء اللہ  
ملفت و یا اور اسگشت کہ کفارہ بدہ یعنی ایک دن فاطمہ بنت عبید نے



خنپا ذات ولد رضیع قد زلت علیہا لیلۃ فصرفتہا ایۃ عن ولدہا الرضیع مع ان  
 مشکھا لا ترغب فی غیر ولدہا و تعلم ان اللبن یفسد بالجماع فمالک لا ترغبین  
 و تفرین منۃ میگوید کہ بے زنان مابرو دار و مادران کو دوکان شیرخوار  
 کہ در شکل و شمایل مثل تو بودہ اند منجم شب برایشان نازل شد و صبح یک رو  
 از من نگر و امید و مادر شیرخوارہ را از ان بچہ باز گردانیدہ بسوے خود برگردانیم  
 با این لکڑہر دو نوع از مردان میگردیزند پس ترا چہ شد کہ تو از من میگردیزے و من  
 نمی آیم یعنی بہت سے پیٹ والیان اور دودہ پتی بچہ کئے مایان جو  
 تجھ سے کنیلی چمپیل تین اور مردوں کے نام سے گھبراتے تین رات کے وقت  
 اونکی پاس میں گیا اور کوئے بھی گھبرائے بلکہ بچہ و لے کو اوسکے بچہ سے  
 الگ کر کے ساتھ اپنے مشغول کیا قال اذا ما بلی من خلفھا انصرف  
 لہ لبق و تحۃ شفقہا لم یحول ما زایدۃ و اسکن فی بکۃ لذۃ  
 التمام و اللام معینۃ الے و لبق بالکسر نصف الشۃ و عینۃ بالشق الاول نصفھا  
 والا علی من الجید کما قال فی موضع آخر میت یعنی علیہا ریتی و یسورہ +  
 لکھا نشنی الجید ان تیفتو + یقال تنوع الصبۃ اذا تلوے علی نفس من  
 الکبار و بالشق الثانی نصفھا الاسفل و لم یحول مجول و الجذۃ حال یقول اذا  
 بلی ولدہا الرضیع من خلفھا انصرف الیہ نصفھا الاعلی بان رفعت الیہ راسھا  
 و التفت نحوہ بجید یا تحۃ نصفھا الاسفل غیر متحول عن موضعہ میگوید کہ

او نث کے دور و شبیل ڈال اور اپنے میٹھی چومون سے چمکو محروم نکر قال  
 مشک حبلی قد طرقت و مرضع فالہتیا عن ذی التایم  
 محول الفار فاربت و مشک في حکم السكرۃ لما قالوا ان لفظ المثل لا یعرف  
 بالاضافۃ الی المعارف و حبلی لغتہ فان ربہ دخل علی کمرۃ موصوفۃ فی  
 الاغلب و يجوز ان یکون بدلا منه و طرقہ انا لم یسل و غیر المفعول محذوف المجرور  
 و مرضع بالجرج عطف علی حبلی و روسی بالصب عطف علی الصغیر المحذوف و بی  
 ما کون من المنار ذات ولد رضیع و المرضعۃ بالتشار من تلثم ثدیہا ولد لها بالان  
 و لذا قال یسأل فی ذیل کل مرضعۃ عما رصنت و التشبیہ فی الحسن و الجمال و یرید ان  
 الشباب و ضمها بالذکر لکما انما لا ترغبان فی الرجال و المعاد عنہ شغلہ عنہ  
 و صرفہ قال قتالی لا یلکم امواکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ و التایم جمع تئیمہ و ہن  
 عدۃ ضررات تنظم فی السیر و تعلق فی اعناق الاطفال لدفع النظر قال  
 بیت واذ المینۃ انشبت اقطارہا الغیت کل تئیمۃ لا تنفع و ذوال التایم الطفل الصغیر  
 کمفعول التایم قال تراقب منظوم التایم مرضعا و المحول الحسن ما اتی علیہ المحول  
 و روسی معنیل اسم مفعول من عنیلت المرۃ اذا ارضعت ولدہا الغیل و ہو  
 اللبن الذی ترضعہ المرۃ و ولدہا فی عین الجماع یحیی غسیزۃ علی ان  
 ترغب فیہ ولا تنفر عنہ فیقول و رب امرۃ مشک فی الحسن و الجمال ذی  
 حبلی قد اتیمہا لیسلم نکر منی مع ان مشکا کثرہ الرجال و رب امرۃ مشکا

میترا الظفر و قیل استقر الظفر اذا وبراؤ مصدر عقر الابل اذا اتعبها ومنه  
 رجل معقور وعقرا اذا كان معقرا لابل من شدة التعب ایاما یقول وتقول وقد ابل  
 ہو و جہانی و ہا اے جانب لقد جرت ظمیر سے و القبة فانزل منہا امرؤ لفتیر  
 شقة علی و علیہ میگوید کہ چون ہودہ او باہر دو بطرفے مایل میشد بن  
 این می گفت کہ پشت شترم ریش کر دے و او را در پنج و ثقب الکنذے برای  
 خدای بن چارہ بخت سے دار پشت او سہر و آسے یعنی جب ہودا ہم  
 دو فوسمیت ایک جانب کو ہگت تھا تو وہ یوں کہتی تھی کہ او امرؤ لفتیس میر سے  
 و نٹ کو تو نے آفت میں ڈالایا او سکی بیٹھ کو لہو لو بان کیا خدا کے لئے نرا

و نیز کہ ہوا قال فعلت لھا سیرے و ار محی سے زما عہ

ولا تبعدینی من جباک المعلن الجنی الرطب و تمر الطرے و قال فی  
 الاغانے و کل شے تحبہ فهو المحببے و ہو من الانسان کا لقبہ و نحو ہا و المراد بہ  
 ہننا فانہ کان بقیۃ لھا و کاف الخطاب کسورة و المعلن اسم مفعول الطرے اکثر  
 الطراوة کا زستی المارعة مرات یقول فعلت لھا سیرے کہ تیر بن  
 و اسنے زما البعیر فیہ لکاییر ولا تجعلنی بعیداً من وجہک الطرے و قبلک  
 اللذیۃ میگوید کہ پس جو ایش میں گفتم کہ میر و چن کہ میر و سے و مھا  
 شتر بطور او بگذار و از بوسہ ہا سے رو سے ہستی خود مراد و رکن یعنی  
 جب وہ کہہ چکے تو میں نے یہ بات اس سے کہے کہ سید ہے چلی چیل او

بٹی ہوئے سفید ریشم کے لپھوٹنے لگے مانند تپتے ایک دوسری کو مارتے تھیں  
 قال ویوم دخلت الخدر عمنیة فقالت لك الیامات انک <sup>خاک</sup>  
 اخذت بالکسر خشات تضب فوق قتب البحر وتستر بالشوب وقيل هو الیوم  
 والثانی بدل من الاول وصرف عمنیة للفرورة والویلد الفصیحة والجملة اغتراب  
 والمرجل اسم فاعل من ارجله اذا جله راجلا اسے ماشیا بقول ولا سیما  
 حین دخلت او وا ذکر یوم دخلت هو یوم عمنیة فقالت لی فضحک الدنک  
 جاعل لے ماشیة تحت لاسیطیع یعنی ان محیلنے وایاک علی انی اگر وہ ان  
 کمون می وقتیلے مرے بعد اخرے مسیکوید کہ خصوص روزے ویا یادیم  
 روزے را کہ در ہودہ عمنیة در آدم پس گفت از من کہ خدا ترار سو اکند تو مرا  
 پیادہ خواہی کرد چہ شتر من تاب دو کس نذار و ونیز نے خواہم کہ تو با من نشینی و  
 دسبدم روزے من ہوئے یعنی خصوص وہ دن کہ نہ ہو لو نگاہ من عمنیة  
 کے ہودہ میں گیسر مہیا پھر اوسنی زچ چچ ہو کر بھیہ لکھا کہ خدا ابھگو سوارے  
 تو اب عجب کو پاؤ چلاو لگا میرے سوارے میں دو کے اوٹھانیک کا بوتانہیں او  
 میں پیرے پاس ٹھنی اور چومنے چاٹنے سے گہرائے قال تقول وقد  
 مال البیط بنامعا عقرت بعیری یا امرؤ القیس فانزل  
 البیط بالمعجزة فالوحدة فالهجرة فوع من الرحل وقيل ضرب من الیودج  
 والبار للصاحبة والعقرا مامصد عقر الفہرا ذابرجہ ومنہ رجل منقار اذا کان



مع آلاتہ علی رکابین حیث لم یکن ذلک مطنونا ولا موہوما سیکوید کہ  
 خصوص روزے دیادروزی سیکم کہ پیاس خاطر آن دوشیزگان تہی  
 شتر مادہ خود بریدیم و بعد از آن شگفت خود را ندا دادم و یاد گیران را گفتیم کہ شگفت  
 مرا بگردانین کہ من کجا و این دولت کجا کہ پالان شتر مادہ مرا شتران اینا  
 بردارند یعنی خصوص وہ دن یا وہ وقت جبکہ میں نے اون کواریوں  
 کے لئے اپنے اونٹنی کے کوچین کا طہین اور پھر اپنے تعجب گویا لوگوں کو اس  
 چہنہی کے بات کے دیکھنے کے لئے پکارا کہ میرے اونٹنی کے رخت و پالان

کو اون پر زیادوں کے سوار یاں اوٹھا وین قال قطل العذارى ریمز  
 بلجہا و شحم کھذاب المقدس المقتل اللام للعذارى للعبد الخارجی  
 والارتما والمرامة والمذاب کلب رخل الثوب و يقال لمن الفارسی پر زہ جہ  
 ومنه مقتس مہذب والمقتس الابریم الابيض والمقتل المقتول الشید  
 المقتل نعت للمقتس یقول قطلت ملک العذارى یرے بعضہن بعضا بلجہا  
 و شحمہا النعے کان مثل ہذاب الابریم الابيض المقتول فی الآون والسطل و  
 لا یخنی ما فی وضع العذارى مظفر المضمض نوع التناذ میگوید کہ  
 پس آن دوشیزگان شوخ و شنگ گوشت و پیہ آن شتر مادہ کہ چون پر زہ  
 ابریشم سفید بافتہ بود با ہم فرو باختند کہ یکی برد گیرے میرد یعنی پر وہ  
 کواریاں اسپین بون کہیں لگین کہ گوشت کیے ٹکی اور چربی کے کڑیے جو

فاشتریکہ فان ذکر الایام الصالحہ لیلہ الحزن عن الحزن میگوید کہ غمگین شو  
 و آگاہ باش کہ سباروزمانیک و مبارک از ایشان نصیب تو گردیدہ و حضور  
 روزیکہ در داریہ طلیل واقع شدہ بود یعنی گذشتہ پرافسوس کنرا و آگاہ و  
 خبردار ہو کہ بہت سے اچھ دن تجھ کو اونہوں سے نصیب ہوئے اور خاص کردہ  
 دن جو داریہ طلیل میں تجھ کو ہاتھ آیا جب کہ تو نے او کو نہ کھلی دیکھا اور خاص و  
 عزیزہ کو چوچاٹا قال و یوم عقرت للعداری مطیتی - فیما عجیب  
 من کوریا محل الظاہر انہ معطوف علی یوم بداریہ عطف عنوان علی عنوان مع  
 اتحاد المصداق فان کلا الیومین واحد و یجزان یرا و بالیوم الوقت فیکون من  
 عطف البعض علی کل فان یوم الدارۃ کان مشتملا علی اوقات مختلفہ و یکذا  
 قولہ الاتے و یوم دخلت الحدرا لخی و کل من المعطوفین اعراب المعطوف  
 علیہ رفعا و نصبا و حبرا و لا یطغیر فیہا للبناء علی لفتح من حیث الاضافۃ الی  
 مبنی الاصل عن الماضی و یجزا یکون مضوبا بفعل مقدر نحو اذکر اولادہ  
 و العقر جرح قوایم الدایۃ و کان ذلک من عاداتہم و العذارے جمع عذراء  
 و ہی اجماریۃ البکر و عجبی منادے او مفعول فعل محذوف و الالف مبدیۃ  
 من یاء التکلم و الکور بالضم الرسل مع الالات و روسے من حلقا و المتحمل اسم  
 مفعول من تحلہ یقول و لاسیما یوم عقرت او و لاسیما یوم عقرت ناقصی لتک  
 العذارے فقلت یا عجبے او نادیت الناس ان انظر و عجبی من حلقا الجمول

اسے علی اختلاف القویین  
 فی ہذا لہ

کینه طوفان و زین  
کینه لباس ۱۲

ماضی الامر علیها واخذت ثوبها بید ما ثم قلن له قد حبستنا وجوعتنا وعزتنا قل  
انا لکن ان عقرت لکن ناکت قلن نعم نعم فراقته وصاح بالخدم فجمعوا له الخطب  
فجعل یقطع من سنامها وکبدها ولبقها علی البحرین لکن ویاکل ویشرب حتی  
شعبن وروبین وطرین ثم لما اردن الرحیل قالت احدیہن انا احمل طفلة  
وقالت الاخری انا احمل جسدہ وقالت الاخری انا احمل حیثیہ وانشاعہ ففعلن  
لما انه لم یکن راقه وبقیت عنیة لم تحمل شیئا فقال لکن تخمینا تک فحلمت علی  
غار بعیر یا فکان یحسل راسه فی خدر یا وبقیها فاذا انتعت مال حد جبالی جانب  
فتقول عقرت بعیرے فانزل منه انتہای عینے حدیث دارة حبل این است که  
عنیة مع همراهیان خود را بگیر این داره که منشی در میان کو بهما واقع بود بر  
عسل زدن درآمد بود امر القیس این فرصت را غنیمت شمرده با جمعی  
ایشان برداشت و از همه برهنه بر آمدن طلب کرد آخر کار تنگ و تاریک شد  
همه برهنه از آن آب برآمدند و حرف گریه بر زبان راندند امر القیس  
شتر ماده خود را پیاس خاطر ایشان بکشت و همه را بخورانید و چون امر القیس  
بی سوارے ماند همه زنان اسباب پالاش برداشتند و خود و عنیة امر القیس را  
برداشت و چون نوبت بانجا رے رسید امر القیس بوسه گرفتن آغاز نمود و  
او نهایت تنگ میشد و تکلیف فرود آمدن میداد و این قول را بخون علی ما فاک  
منها و منهن فانه ریب یوم صلیح کان لک منهن و لایسما یوم کان لک بدارة

ولايستأليس من كلمات الاستثناء حقيقة بل ما يذكر بعد ما ينبس على اولوية بالحكم  
السابق واما عدد من كلمات الاستثناء لان ما بعد ما يخرج من حيث اولوية ما يذكر  
السابق والشيء كالمثل لعمامة وعنه وقال به في موضع آخر بليت الا يوم صا  
قد شئته + ولا مثل يوم في قد اران غلته + وقد اران موضع ويوم منصوب +  
مرفوع ومجوز فالنصب على ما ذكره غير موصوفه والنصب يوم بالفعل مقدر اے  
اعني به وقيل بضمه على التميز والرفع على انه خبر مبتدأ محذوف وما موصولة و  
موصوفة اے المثل شئ هو يوم اولامثل الذي هو يوم والجزء على ان ما يذكر  
والشيء مضاف الى يوم او ما ذكره غير موصوفه ويوم بدل من ماض عليه الرخصة والظاهر  
كل ارض واستعين الجبال ودارات العرب كثيرة منها هذه وحليل بالجمعين كقوله  
فيها عذير ولذا يقال لهذا اليوم يوم العذير وحديثه على ما نقل في الاغانى عن  
الفرزدق الشاعر كان قد وقع له مثل ذلك ان امر القيس كان يوم  
عذيرة بنت عمه شرجيل وكان يطلب غرة لها حتى كان يوم العذيرة فاحتمل  
الرجال وتعدوا وبقيت الخدم والنساء فتمكث امر القيس عن الرجال وقد  
في كمن حتى مات به النساء فبين عذيرة فلما وردن العذير نزلن عن الرجال  
ودخلن المار محبرات فاما هن على غفلة منهن ولا خذ ثيابهن وقال لا اعطى  
ثيابكن حتى تخرجن محبرات من المار فابين ذلك حتى ارتفع النصار ثم خفن  
ان لا يبلغن المنزل فخرجت احداهن ثم تابعت وبقيت عذيرة فخرجت بعد

منه



ع ذرفت دموعک فوق ظہر الحمل یقول فمالت دموع العین وہے منے  
 عند ذکر ہا او ذکر ہما او ذکر من علی صدر سے صباۃ بہا او بجا او بہن حتی بل دمی  
 السایل حالہ سینے میں گویا کہ چون ذکر اویا ذکر ایشان بر زبان آوردم  
 استہماے روان از چہان من بی باعث جوش محبت بر سینہ من چندان فروخت  
 کہ حالہ شمشیر من ہمہ تر گردید یعنی چون ہی کہ وہ یاد آئے یا وہ یاد آگئیں  
 تو محبت کی مارے اتنے آنسو میرے آنکھوں سے میرے چہاتی پر پڑتی کہ تلوا

کا پڑ تلا شور بوری گویا قال الارب یوم کان منہن صالح ولا  
 سیما یوم بدارۃ مجلس وروے ع الارب یوم لک منہن صالح و فی دیوانہ  
 ع الارب یوم صالح لک منہما الا کلمۃ تنبیہ تدل علی تحقق ما بعدہ و رب للکثیر و  
 منیر جمع الملوٹ للماقی اجہن فی اوقات مختلفہ و متع منہن فی ایام متفرقہ  
 و من غنیرۃ و فاطمہ و اسماء و ماویہ و سلمہ و ہر و فرنا و ہند و سلامتہ و سعاد  
 و سیاستہ و لا بد استکون غنیرۃ فہن فروایہ منہما علی ان یکون الصبر لآم المحویر  
 و ام الرباب بنحیفۃ لان یوم دارۃ مجلس لم یکن من ایامہما و التحصیص بلاسیما  
 یقتضی انیکون الیوم المذکور من ایامہما ایضا و صالح مجہد و علی آتہ نعت  
 یوم و یویدہ ما قال فی موضع آخر ع الارب یوم صالح قد شہدتہ و علی الریۃ  
 اثابۃ تحمیل الرفع علی الحنبرۃ و الواد فی ولاسیما اعتراضیہ کما فی قولہ  
 ع فانت طلاق و الطلاق البتہ و مع ما بعدہ ضلہ مستقلہ نص علیہ الریۃ

وصفها بالطیب لما انما احب عندهم في السار قال ع وجدت بها طيبا وان لم  
 تطيب وقال ع بعبدة موهي لقمط طيبة النشر + وحسن المسك والقرنفل  
 لما انها اجود الطيوب عندهم قال قرش بليت والنشر مسك والوجه  
 وناثير واطراف الكف عجم وقال آخر بليت باطیب من یرج القرنفل ساطعا +  
 لما التف من دبر لها وخمار يقول وكاننا بحيث اذا قامت على وجه الريح تنفث  
 المسك منها تنضوع نسیم الصبا او نسیم الصبا وقد جارت به یرج القرنفل ولا یسعد ان  
 يقال تنضوع المسك منها على نسیم الصبا ویه متکلفه یرج القرنفل على ان  
 قلنا الرکبتین تاتے منها فحماطة ویویدہ اشعر المدور فانه جمع فیه تنضوع المسک  
 وراية القطر اے العود الهندی میگوید کہ آنچنان بود کہ چون از جای خود  
 می خاستند بوی مشک از آنان بد باع این و آن میر رسید چنانکہ از نسیمی کہ بوی  
 قرنفل داشته باشد میرسد و یا بوی مشک از ایشان پرسی می آید بحيث کہ بوی قرنفل  
 آورده باشد یعنی دوه ایسی تہین کہ چون او تہی تہین تو کستورے کی سپٹین و نہون  
 سے آتے تہین جیسے پر و اسے ہوا لوگ کی خوشبو لاوے یا کستورے  
 اور لوگ دونوں کی خوشبو یاں ملی جلی آتے تہین قال ففاصت دموع  
 العین منی صبا تہ + علی النحر حتی بل ومعنی محلی + النظر اعنی منی حال  
 من الدموع والصبا تہ احب اشد مفعول لہ والنحر الصدر والحمل کنہ حالہ السیف  
 والعرب تمنی بالتبدال حالہ السیف عن کثرة سیدان الدموع قال عنترہ <sup>طیفت</sup>

اذا قامت صنوع المسک منها وراحت من اللطیفة والقطر + وكانت ام الرباب  
 من بنی نہان وسم بطین من الطی و ام الحویرث بن الحارث بن حصین الظہمی من کلب ہی ہر والحویر  
 فی قتلہ المحبوبۃ الذل علیہا الفیاض الجبارۃ تانیۃ الجار قدیر البصر + و ماسل مہورنا الطی و صغیرہ شاعر  
 حیث قال عم لن بن المعری بما مویسل + وقال بعضهم انہ اسم حبیل و فی  
 البیت اتفحات من الکلم الی الخطاب و فی البیت الثالث عکسہ بنیاطب نفسہ  
 و یقول ان حنک من ہذہ المحبوبۃ الی تذکر ما فی ہذہ المواضع مثل حنک  
 من ام الحویرث قبلہا و مثل حنک من ام الرباب بما ماسل اسے لقیۃ منھا  
 مثل بالقیۃ منھا مہمب گویہ کہ نصیب تو ازین محبوبہ نہان است کہ پیش از و  
 از ام حویرث تو رسیدہ و از ام رباب مہمب ماسل قمت تو گردیدہ  
 یعنی چنانکہ در فراق آمان مے نالی در فراق این ہم مہمب الی عینہ  
 بچکد اس محبوبہ سے وہی پہونچا جو اس سے پھیلے ام حویرث اور اسکی پڑوسن  
 ام رباب سے آب ماسل پہونچا قال اذا قامت صنوع المسک منها  
 نسیم الصبا جارت بریا القفل + صناع المسک و صنوع اذا مشرت  
 راجحۃ بعد تحرک و نسیم نفس الریح اذا کان صغیرا تذکرہ و یونث منصوب علی  
 المصدر تہ او تقدیر حرف الجبر و الصبا ریح تہب من المشرق الی المغرب  
 و یقال لھا مے نسیم ہر واسے و حنک جارت حال تقدیر قد او لغت علی  
 انکون اللام فی الصبا للبعد الذنب فان المہور الذنب عنہم کالمکرۃ

کے ہستی  
تک

ہذا لایرتب علی مضمون الصدر علی انه یخالف دایم فانتھم بیکرون فی اشعارهم  
بکاء ہم عند الرسوم الدارسة ففی مواضع البکاء عندهم والدارس اسم فاعل  
من درس الرسم اذا عفا وتجاوز مستعمل فی الاستقبال کما فی قوله تعالی انی جال  
فی الارض خلیفه ومن زایدہ فان الکلام غیر موجب والمعول مصدر مبین من عول  
الرجل اذا رفع صوته بالبکاء ولس بمعنی الاعتما واول المعتمد فانه بعید غیر ملایم للمقام  
بقول وکیف اصبر عن البکاء علی قولهم واما ان شفاے قلیل من البکاء او  
کثیر منه فصل من رفع صوت البکاء عند رسم پیرس عن قریب وان لم یندر  
بعد اے اتنی ذلک لیسکون لی شفاے میگوید کہ چگونه نگریم و حال امنیت کہ  
شفاے من گریہ است قلیل باشد یا کثیر پس میخواہم کہ نزدیک این شفاے کہ بعد چند  
نیت و نامو و خواہد شد خیلے گریہ و زارے و زارنالی کردہ شود یعنی من  
کیسے زروں اور حال بھی ہے کہ رونامیرے شفاے پس جی جان سے چاہتا ہوں  
کہ پاس ان نشانوں کے جو بیٹنے والے ہیں تو ثابت ہو یا جاوے قال  
کہ ابک من ام الحویر **تیسرا** وجار تھا ام الرباب **باسل** +  
الذاب الحط والشان و الجار والمجرور فی محل الرفع علی الخبریۃ من محذوف  
و کذلک مستعمل غالباً قال تعالی کہ اب آل فرعون والذین من قبلہم و کلمۃ  
من متعلقۃ بکتاب فانه یبغی الحط وقال الرسنۃ فانه التبع و کلاهما لیس  
من و اعل المراد بہا ہر وقت و ہاے موضع آخر شم قال بیت





مدعی ولایم لنفق الحنظل حکمی ماکان قد عراه یوم الفراق ویقول ان المار  
 کان یسل من عینی عن ثمرات القوم یوم تخلوا من هذه المواضع غداً <sup>الغداً</sup> کما سید من  
 عین ناقف الحنظل فکانے کنت ایاہ میگوید کہ روزے کہ رنط حبیب  
 فراق از مواضع رخت سفرستہ آدہ رحلت شدند آب از چشمان من چنان رفت  
 کہ از چشمان جنظل شکن میرود گویا کہ من خود جنظل می شکستم یعنی جب وہ لوگ  
 ان منزلوں سے صبح کو چلنے لگی تو میرے آنکھیں ایسی ہنی لگیں جیسے اندر  
 کے پھلوں کی ٹوٹنے والے آنکھیں ہتی ہن بھان تک کہ گویا میں ہی ادب پھلو  
 کو توڑتا تھا و علم ان ہدین البیتین لا یوجد ان سے شرح  
 الزوزنی و سکھا فی العقد الثمین فی الاشعار المخرجات الی امر لقتیس  
 والعلم عند اللہ قال وقوفاً بھا صحیح علی مطہم یقولون لا یتکلم  
 اسی و کجمل الوقوف جمع واقف من وقفہ وقفا اذا حبسہ منضوب علی انہ  
 حال من ضمیر المتکلم فی نیک فهو قید للبکار ولا یبعد ان یكون حالاً من <sup>ضمیر</sup> الوقوف  
 لوجود ضمیر بانیہ ولما کان الوقوف جمع مکسر علی وزن مفرد وقد خرج عن <sup>ان</sup> وزن  
 الفعل جازاً سندہ الی الفاعل الظاہر و محسب جمیع صاحب والیاء  
 للطرفیۃ و علی متعلق بالوقوف فان الوقوف یقید علی قال تعالیٰ ولوقفہ  
 اذ وقفوا علی السار و یجوز ان یكون علی منبہ التام والمطی جمع مطیۃ و سہ الدلیۃ  
 اثبتہ فی السیر منضوب علی المفعولیۃ والاسی انھن مفعول لہ یتکلم التزمین

کالفضل و هذا اقرب فانه يقال رجب قفل فی العرف و کلاهما محتمل فی قول  
 عترة بیت فاستبدلت عفر الطیار کما ايعارما فی الصیف حب القفل  
 والتشبيه فی اللون و الشكل و الانتشار يقول خلت منازل تک الموضع عن  
 اهلها و سکت الطیار نسیمها حتی انک ترے بعرا تخاص فی ساحاتها و اراضیها الخ  
 کما تاجبا القفل میگوید که منازل این موضع مسکن و حشیان گردید  
 چنانچه سگهای آهوان سفید را در صحن و میدان آنها چنان می بینی که داخل  
 قفل و یاد آنهاست حب قفل فاده یعنی یہ منزلین اب و حشیوں کی جگہ پر  
 چنانچہ تو او کی صحنوں اور میدانوں میں ہوسے ہر نوکی میں گیوں کو گول چر  
 کی دانوں یا حب قفل کے طرح جگہ جگہ پر سے دیکھتا ہے قال کافی

هذا المبین یوم تحملوا لدے سمرات الحی باقف حنظل  
 الغداة ما بین ظهور الفجر و طلوع الشمس و التحمل کنایہ عن قرب الارتحال  
 و الضمیر المرفوع لمرط الحبيب و روى لما تحملوا و السمرة لضم المیم شجر معروف  
 فارسیہ سیلان و بندہ کی کرب و بھول و یس شجرة الطلع کما تو ہم  
 بعضهم فانه يقال له فی الفارسی موز و فی الهند کے کیلا و الخی القوم و  
 الامام فی العہد و السقف کسر الحنظل و یزمنہ سیلان الماء من العین  
 لحدۃ ما یصل منه الی العین کما ترے فی البصل و لذا فیوض امره الی العبد و  
 الامار قال حسان میدج آل حفتہ بیت سیقون دریا ق الرجیق و لم تکن

هذا النمط يمنع النحر دون العفا فعلى هذا كان المراد بقول الخفيف سمحاً ميكيد  
 قري باسيتيدى ياران من که ماوشما باهم بگر نیم از یاد مجبوسیکه دشتیم  
 و ذکر منازل او که در مقطع ریگ چپیده از موضع دخول تا موضع حمل تا وضع  
 و تا مقرات بوده حال این است که آثار آنها باوصف تو اتر جو شمال نیست و نابود نشد  
 یعنی او میری یار و کچھ ٹھہر کہ ہم ٹھہر کر وین ایک دست کی ذکر اور او سکی منز کوئی  
 یاد سے جو کبھی موضع دخول سے لیکر موضع حمل تک اور موضع تو وضع تک  
 اور موضع مقرات تک تین احوال یہ ہے کہ نشان او کی او تر ہرے دکھائی

ہو اوں کے مار مار پر بھی اب تک باقی ہیں قال سی عبد اللہ الامام فی  
 عرصاتها و قیاماتها کما فی فضل الطاهر ان الخطاب لکلوا  
 من الخلیس لمقدم خطا بھا و يجوز ان یكون الخطاب لغير معین فان الغرض من  
 خلوا الموضع عن الیھا والبرح حرکت روٹ ذوات الخف والطف من الدواب یقال  
 لرفی الفارسیہ شیک و شکل و فی البندیہ میگوینے والا رام قلوب الارام جمع رُم  
 بالکسر مھوز العین و هو الطبشی الابيض و روی لشران و هو جمع ثور و عنی بہ  
 الثور الوحشی والعصا ست مھر کہ جمع عرصۃ و ہی کل بقعۃ من الارض خالیۃ من  
 البناء والقیعان جمع قاع و ہی الارض المستویۃ الخالیۃ قال تعالی قاعا صافصفا  
 والضمیر المحجور و لمواضع المذکورة بالتأویل المذکور و فی فضل معروف و يجوز  
 ان یمکن حب القفل بالقافین و ہو کہ برج ہز نیست کیوں اسودا استدیرا



نفس الرضى على وجوب المحذف في امثاله في بحث الفاء والدخول كالقبول  
 وتوضيح كنهه معروف والمقراة كالمرامة وحول كجوهروا صنع بين امررة واسود  
 العين وعفا الرسم اذا اندرس لازم والضمير المحجور للمواضع تنقيح المصنف  
 وحجته النفي حال من المواضع واللام للتقليل واما موصولة والفتح استعارة لهيئة  
 المحجوز والشمال على الاختلاف والمستكن في الفعل للوصول لانه بين بالمحجوز  
 والشمال وكلاهما مونث قال البدياوس في تفسير قوله تعالى فلما اضاءت  
 ما حوله ان تانيث الفعل لان ما حوله اماكن واشياء وروى نسخة فالضمير  
 المنصوب للرسم والشمال كجفرت في الشمال ثم انما حاطب انخليلين للبكاء لانه  
 من واب العرب ان يتعينو الاحبة على السكاء ليكون المحزن خفيفا قال الحماد  
 بن عيسى خيلي ان لم تبكيا في استن خيلا اذا نسيت ومعنى كى ليا يقول  
 قفا خيلى بك معا من جبل ذكرى حبيب كانت لي ومنزل كان لها بسقط  
 النوى من الدخول الى حول والى توضيح والى المقراة لم يعف بعد رسوم  
 منازلها بمرور المحجوز والشمال عليها مرة بعد اخرى مع ان هبوب الرياح من  
 اسباب التغير والنفار وهذا المعنى اقرب فان العرب يعيدون الرياح والامطار  
 مما يغير الرسوم والاطلال قال زهير بن ابي عمير يا امار واج والديم وقال  
 عم عفتها الريح بعدك والسمار وما قيل في معناه انه لم يعف رسمها لما ان احد  
 الريحمين اذا استرخى كشفها الاحمر في فنية ما فيه فان اختلاف الريحمين على

آخر ع خلیلی عوجا انھا حاجتنا و تحیل انھیں کہ خطا بالواحد فانہم قد بخا طبتون  
 الواحد بخطاب الاشئین قال سويد بن کراع ع فان تر جرانے یا بن خفا  
 ان تر جرانے تر جرنے تر جرنے علی التکرار کما قبل فی قوله تعالی رب ارجعون  
 وقیل ان الالف بدل من النون الخفيفة والاصل قفن و سبک مخروم علی  
 انه جواج الامر ومن سبیته والذکر اسم الذکر ولا یبعد ان ینکون مشغی الذکر  
 اصنیف الی المعطوف والمعطوف عیدہ کما فی قول طرقة عم مطاهر سہل  
 لولہ وزبر جثوا الحبیبیل معنی المفعول یتوے فیہ المونث والذکر والتکیر للوجه  
 والسقط مشددة منقطع معظم الرمل واللوس بالکسر ما التوے من الرمل ثم استند  
 وقیل هو کل ارض تقصیل بین الحزن والرمل والجار والمجرور مجرور محلا علی انه نعت  
 منزل وتکیر منزل للمحبس او مضروب علی انه ظرف للبکاء وتکیر منزل ح لوجه  
 وکلمة بین فی امثال هذا التركیب مشمل من الابتدائیة والی معنی الفاء قال  
 فی الاغالی یقال مطرنا بین الکونفہ فالجزة کما یقال من الکونفہ الی البصرة علی معنی  
 ان المطر لم یجأ وزیدین الموضعین وقال فی الرضی وقد یجی الفاء العاطفة بمعنی  
 الی ثم قال ویشمل قوله عم تفانیک من ذکرے حبیب ومنزل نالغاف فیہ معنی  
 الی اقول وقد یصرح بها قال عکان لم ین بین الحزن الی الصفا وقال یجحدے  
 عم و سکنی بین العروب الی اللوس ثم ان اصل الکلام الی حویل والی توضیح  
 والی المقررة ولا کن حذف العاطف تحفیفا حفا علی ان المقصود تعدد الالکنة و

بن الملك قد حذف لالف بن موشع بالفوقانية فاجتمعتين بن اخوخ بالمجتمعتين بنهما اللين  
 وقيل جنوخ قالوا المحمد فانون فالعجة وهو ادريل السبي عليه السلام بن اليار وقيل  
 ير وبالتمانية فالحملين والذل الحجة بن محلا سيل بن قتيان بالقاف فالتحانية فالونين بن انوتر  
 بالنون فالعجة بن شيث بن آدم عليه السلام والقيس الشدة ومعناه حبل الشدة وهو  
 لقبه واسم سيمان وقيل حنيج وكنية ابو الحارث وقيل ابو وهب وقيل  
 ذوالفروج المستقح بن من لباس فيصير الروم وقيل ذوالفروج لما انه كانت له بنا  
 ويقال له الملك التذليل كيت لفضلاله في حب النساء وكانت امه فاطمة بنت  
 اخت عجل وكليب وكان اسفرا ولا دابة ومطروده لشغفه بالشعر وكانت الملوك  
 تالف من الشعر وتستقي وكان يسير في البلاد مع شاذ من العرب حتى قتل ابو ه فاحذ  
 ثبارة وهذه القصة من اجود كلامه يذكر فيها بعض النساء ويومع مع غيرة بنت عمه  
 شرجيل الذي قتل يوم الكلاب وضعيف فرسه وصيده وقاتل الذي ابجوع واتمال  
 شاذ السفر وخدته الرفقة ومقاساة الشدة في الليل المطم وعند كثرة المطر على ما هو داب  
 اجمالية كما يظهر ذلك عند التوغل في اشعارهم وهذه القصة لامية قال  
 قفا بك من فكري حبيب منزل سبق اللوى بين الدخول  
 فحول فتوضح فالقراءة لم يعف سمها لما نتجها من جنوب وشمال  
 من ثافي الطويل والقافية تدارك والطاهر ان الامر شئ من وقف وقوفنا  
 فان العرب اكثر ما يحب الاشئين قال ع خليله ماني على ام حنوب وقال

القضية الاولى

هی لامراء القیس بن حجر بالضم بن الحارث بن عمرو بن حجر اکمل المراری بن معاویة  
 بن ثور اعنی کنده و قلیل هو بن حجر بن عمرو بن معاویة بن الحارث بن ثور  
 و قلیل هو ابن حجر بن الحارث الملک بن عمرو و اکمل المراری بن عمرو بن معاویة  
 بن الحارث بن یعرب بن ثور بن مرتع بن معاویة بن عقیس بالمجاهد صغریا بن  
 عدی بن الحارث بن مرة بن ادد و بالذال المجهلتین کنز بن زید بن شعیب بالمعجر  
 فالجیم فالله و کنیز بن عریب بالمجھلتین بن زید بن کهلان بن سبا و هو عبد  
 شمس بن شعیب بن یعرب بن قحطان کعثمان بن عابر و هو ابو الیمنی  
 علیه السلام بن ثعلج بالمجھلتین بن ارفخشذ بن سام بن نوح و قلیل هو بن  
 عبد الله بن رباح بن الحنظل و بن عواد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح



## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي شرح صدره شرح الكتب ورفع عني الاستار والحجب فلا لي يا قل أو كثر  
ولا أجمع عما صغروا كبروا الصلوة على من هو الصادق الصدوق والسابق السجوق وهو خاتم الرسل  
وخير من يهدى سبيل على آله الكرام وصحابة العظام وتبين لهم لي يوم القيام المولوية **بيت** قم  
هم السادة السبيل الكرام المنفصل وفوز بما شاءوا من الرتب كل انكر كريم صالح حسن و صليب  
شريف النفس والنب و تحفى النجوم ولا تحجب من قبهم فان اخذت نقد اقيت في العتب  
و بعد يقول الفقيه السهرافوري القريشي الحسن في انه لما كانت سبع المعلقات كالسبع الشدا  
ولم يملك شارح من شدا بها سلك الداد وقد تنا و لها المرفعون يغفون الادب و  
تدا و لها المرفعون بلبان العرب اردت ان اشرجهما شرحا و افيا و اكشف عنها كشا كافيا  
ثم ضمتي غيبة رانا المشهور في المشرق و المغرب بحسن التمايل و كرم المناقب جي و يليو بيتر صاحب  
**بيت** لرحيم لو كان في الدهر شلهو كان لنا ما كان خير او صلحا و اتيانا من ارض بعيدنا طها  
فلولا لمرنا و ما كن رعا و فترتها على ان فترت بالعريته لغاتنا و ما سئلنا من صلاتنا و محاوراتنا  
و ترجمت اولا بالعريته ثم بالفارسية ثم بالهندية جميع ابياتنا لئلا يطول الغتاب بلا طابيل

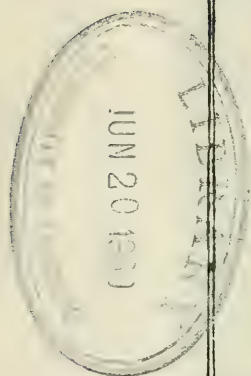
PJ

7642

A2F3

1882

al-Mu'allagāt  
Riyād al-Fayḍ





الحمد لله الذي خلق سبع سموات طباقا

للمؤلف

ابن گل تازہ کہ در نیکبش باد صبا شمع بوی وی از جای بجائی می برد  
کلی انگشتن این بیت علوم است که هیچ فضل گلزار بیش نتواند آورد

الحمد لله والمنه که کتاب مستطاب مایه فضل تمام چشمه  
فیض عام کاشف معضلات فاسد تعلقات شرح سبعه تعلقات المستمیه

# ریاض الفاضل

تصنیف ادیب ارباب فضل مشهور مولوی فیض الحسن بن رسول علی عز  
کمالی علوم شریفی الملوک بطریق تبیین فی علمان و متعلمان جمہور

بہ شرح لغات زبان عربی فارسی ہندی سائنسہ دیگر شرح فارسی بی راکہ فی زمانہ در بلاد ہندوستانی  
افراد پس گوش انداختہ کجاہ فصحاء و المحدثی و لمیو بستر صاحب در جبر الیہ العلوم  
در مطبع مخزن الملوک

بابا یحییٰ شمس الملوک مطبوعہ تاج جادوی الاولیٰ حلیہ الطباع پذیرفت







PJ            al-Mu'allaqat  
7642            Riyadh al-Fayd  
A2F3  
1882

PLEASE DO NOT REMOVE  
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

---

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

---

